وَمَاهُمْ بِضَارِّيْنَ بِهِ مِنْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ (البقرہ102)

اوروہ اس (جادو) کے ذریعے بغیر اللہ کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے

جادو نگری جنات و عملیات کی دنیا

عاملوں کی فریب کاریاں اور گمراہیاں

عملیات کی دنیا میں زلزلہ برپا کردینے والی کتاب

تالیف:

مولانا حکیم سید عبدالوہاب شاہ شیرازی

فہرست مضامین

مقدمہ

کتاب لکھنے کا مقصد

جادو نگری اور جنات وعملیات کی دنیا کے نام سے یکم جولائی 2019ء کو میں نے ویڈیوز کا ایک سلسلہ یوٹیوب پر شروع کیا۔اس سلسلے کو شروع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو عملیات کی دنیا کے بارے بتایا جائے کہ یہاں کیا کیا ہوتا ہے اور کیسے کیسے عامل، جادو گر لوگوں کے نہ صرف مال وعزت کو لوٹتے ہیں بلکہ دین ایمان سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔ عملیات کو عام طور پر روحانیت کے نام پر کیا جاتا ہے اور دین کا ایک حصہ یا شعبہ سمجھا جاتا ہے،اس لیے ایک عام آدمی تو عام آدمی ہے اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بلکہ عام علماء بھی اس فراڈ اور بے دینی کی باریکیوں سے واقف نہیں ہیں۔ عملیات کا کام کرنے والے پہلے معاشرے میں معیوب سمجھے جاتے تھے اور انہیں کاہن، عراف، اور نجومی کہا جاتا تھا، لیکن پھر آہستہ آہستہ دین دار طبقہ کہلانے والے بعض جاہل علماء نے بھی اس میدان میں قدم رکھ لیا، بس مارکیٹ سے دو چار عملیات کی کتابیں اٹھائیں اور ان میں سے دیکھ دیکھ کر لوگوں کو تعویذ لکھ کر دینے لگے۔اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ عام عوام نے ان علماء کی مسندوں، پگڑیوں اور داڑھیوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اس شیطانیت کو روحانیت اور دین سمجھنا شروع کر دیا۔اس بھی بڑھ کر یہ نقصان ہوا کہ لوگوں کا دینی تصور ہی غلط ہو گیا اور لوگوں نے دین اسلام اور قرآن کو محض دم درود، وظیفوں اور عملیات کی کتاب سمجھ لیا۔ حساب کتاب کے نام پر عاملوں نے جو سلسلہ شروع کیا اس سے لوگوں کا یہ عقیدہ بن گیا کہ یہ عامل غیب جانتا ہے اور میرے ماضی حال، مستقبل اور میرے نفع نقصان کی خبر رکھتا ہے۔ لوگوں کا قرآن کے بارے عجیب تصور بن چکا ہے،ان کا خیال ہے قرآن محض اس بات کی کتاب ہے کہ اس فلاں آیت کو اتنی بار پڑھا جائے تو کاروبار چلتا ہے اور فلاں آیت کا اسٹیکر دکان میں لگانے سے دکان چلتی ہے۔ جبکہ قرآن کا اصل مقصد اسے سمجھ کر اللہ کے پیغام کو جاننا اور اس پر عمل کرنا ختم ہو گیا۔

اس کے علاوہ کچھ عرصہ قبل میں نے دجالیت پر ویڈیوز کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا اور لوگوں کو کافی فائدہ ہوا مجھے کئی لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ جادو جنات وعملیات پر کچھ ویڈیوز بنائیں، میں خود بھی اس بارے سوچ بچار کر رہا ہے تھا لیکن سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیسے اس موضوع پر بات کروں، جب بھی ویڈیو بنانے کا ارادہ کرتا

کوئی موضوع زبان پر آتا ہی نہیں تھا بس ذہن میں ہی باتیں رہتی تھیں، پھر اللہ کو جب منظور ہوا تو ایسی زبان کھلی کہ اب تک ایک سال میں دو سو کے قریب ویڈیوز بن چکی ہیں اور ابھی بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس دوران لاہور سے کسی صاحب کا مجھے فون آیا کہ میں آپ کی ویڈیوز کو لکھ کر کتابی شکل دینا چاہتا ہوں، میں نے ان کا شکریہ بھی ادا کیا اور کہا کہ یہ کام دونوں مل کر کریں گے۔ لیکن پھر دوبارہ نہ تو ان صاحب نے رابطہ کیا اور نہ ہی مجھے ہمت ہوئی۔ ابھی پچھلے دو تین دن سے بار بار مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ اس موضوع کو اور منظم انداز بھی مرتب کر کے تحریر کی شکل میں بھی محفوظ ہونا چاہیے تا کہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ آج مورخہ 2020/11/27 کو اللہ کا نام لے کر میں اس کام کا آغاز کر رہا ہوں۔ میری کوشش ہوگی جب بھی کسی ایک ٹاپک کو مکمل کروں دو چار صفحات لکھوں تو اسے ایک مضمون کی شکل میں فوری طور پر اپنی ویب سائٹس

www.etopk.com www.Nuktaguidance.com www.eislamicbook.com

سمیت سوشل میڈیا پر پبلش کر دوں تا کہ کتاب تیار ہونے کے ساتھ ساتھ مضامین کی شکل میں یہ باتیں عوام تک پہنچتی رہیں۔

اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ مجھے نہ صرف جلد از جلد اس موضوع کو مکمل کرنے کی توفیق دے بلکہ صحیح اور حق بات لکھنے کی بھی توفیق دے۔

وماتوفیقی الا باللہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا التباعہ وارنا الباطل باطلا

وارزقنا اجتنابہ

مولانا حکیم سید عبدالوہاب شاہ شیرازی

باب اول

جنات اور انسان

قارئین ! جس زمین پر ہم آباد ہیں اس پر ہم انسانوں کی تاریخ تقریبا دس ہزار سال پرانی ہے۔یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تقریبا دس ہزار سال کا عرصہ گزرا ہے۔جبکہ اس زمین کو بنے ہوئے لاکھوں سال گزر چکے ہیں۔انسان سے پہلے یہاں جنات آباد تھے، جنات نے یہاں بہت فساد مچایا آپس میں جنگیں کرتے تھے، خون بہاتے تھے، پھر جب اللہ نے انسان اب اس زمین پر اللہ کے نائب اور خلیفہ کے طور پر آباد ہو تو حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔اور زمین پر بھیج دیا۔جبکہ جنات کو جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف بھگا کر ان کی حکومت ختم کر دی اور اب زمین پر انسان حکومت کرتے ہیں۔جنات کی دنیا کو ایک الگ مقام دے دیا وہ رہتے تو اسی زمین پر ہیں لیکن ان کا سسٹم ہم سے الگ ہے۔وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں، ہمیں نظر نہیں آتے، وہ ہم سے طاقت میں بھی زیادہ ہیں اور آبادی میں بھی ہم سے زیادہ ہیں۔ان کی عمریں بھی ہم سے زیادہ ہیں۔ہماری عمریں پچاس ساٹھ ستر سال ہوتیں ہیں جبکہ جنات کی عمریں پندرہ سو سال اور دو اڑھائی ہزار سال تک بھی ہوتی ہیں۔اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔انسانوں اور جنوں دونوں کا مقصد تخلیق ایک ہی ہے یعنی اللہ کی بندگی۔جن بھی دنیا کی زندگی میں اللہ کی بندگی کرنے کے پابند ہیں اور انسان بھی اللہ کی بندگی کرنے کے پابند ہیں۔اسی طرح دنیا و آخرت میں عذاب و ثواب، جنت اور جہنم جس طرح انسانوں کے لیے ہے اسی طرح جنات کے لیے بھی ہے۔بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تخلیق سے پہلے جب جنات آباد تھے تو اللہ نے ان کی طرف بھی نبی بھیجے تھے۔لیکن انسانوں کی تخلیق کے بعد جنات بھی انسان نبیوں ہی کی تعلیمات اور دین و شریعت کے پابند ہیں۔چونکہ جنات ہمیں نظر نہیں آتے اور ہم جنات کی دنیا کے بارے زیادہ کچھ نہیں جانتے اس لیے جنات کے بارے انسانوں میں بہت ساری باتیں اور کہانیاں من

گھڑت اور بے بنیاد مشہور و معروف ہو چکی ہیں۔ عام طور پر لوگ جنات سے بہت خوف کھاتے اور ڈرتے ہیں اور بچوں کو بھی جنات سے ہی ڈرا کر چپ کرایا جاتا ہے، اس طرح ایک بچہ بچپن سے ہی جنات کا خوف لے کر بڑا ہوتا ہے۔
حالانکہ اللہ نے انسانوں کو جو طاقت دی ہے جنات اس کا مقابلہ ہر گز نہیں کر سکتے مثلاً ہم بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کریں تو وہ اندر داخل نہیں ہو سکتے، ہم آیت الکرسی پڑھ لیں وہ ہمارے قریب نہیں آسکتے، ہم بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھائیں تو وہ ہماری پلیٹ میں سے کچھ نہیں لے سکتے۔ لیکن پھر بھی انسانوں میں جنات کا ایک انجاناسا خوف ہر وقت سوار رہتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات کی دنیا بہت خوفناک ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم سے جنات کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جنات کی آبادی بہت زیادہ ہے، جنات گھروں میں بھی رہتے ہیں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں بھی ہماری آبادی اگر سات ارب ہے تو شاید جنات کی آبادی بیس تیس ارب ہو گی۔ پھر ان کی شکل، ان کی جسامت اور ان کی حرکتیں ایسی ہیں کہ اگر ہمیں نظر آئے تو ہم خوف کے مارے مر ہی جائیں۔ شاید اسی حکمت کی بناء پر اللہ نے انہیں ہم سے پوشیدہ رکھا کہ وہ ہمارے ارد گرد موجود تو ہوتے ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے جراثیم کو اللہ نے اتنا چھوٹا بنایا کہ وہ ہمیں نظر نہیں آتے کچھ ہمارے لیے مفید اور کچھ ہمارے لیے نقصان دہ ہیں۔ اگر جراثیم ہمیں نظر آتے تو ہمارے لیےکتنا مشکل ہو جاتا کہ ہم پانی پی رہے ہیں اس میں بھی پچاس پچاس ٹانگوں والا جرثومہ پھر رہا ہے۔ ہم سیب کھاتے اور اس میں بھی عجیب و غریب اور خوفناک شکل کا جرثومہ بیٹھا ہوا نظر آتا، لیکن ہمارے سکون کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو اتنا چھوٹا کر دیا کہ ہمیں نظر ہی نہیں آتی۔

جدید نظریات رکھنے والے لوگ اور بعض سائنسدان جنات کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا نظریہ یہ ہے کہ جو چیز حواس خمسہ میں نہیں آتی ہم اسے نہیں مانتے۔ حواس خمسہ یعنی چھونا، سونگنا، چکھنا، سننا اور دیکھنا ہے۔ یعنی جو چیز نظر نہیں آتی، اس کی آواز نہیں آتی، اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا، وہ چیز کوئی وجود نہیں رکھتی، یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ نہ صرف جنات بلکہ فرشتوں، آخرت وغیرہ کے بھی منکر ہیں۔ جبکہ جراثیم کا معاملہ بھی عام انسان کے لیے اسی طرح ہے لیکن بعض آلات کی مدد سے وہ نظر آتے ہیں اس لیے جراثیم کے وجود کو وہ مانتے ہیں۔ حالانکہ آج سے چند سو سال پہلے ان جراثیم کو بھی نہ دیکھا جا سکتا تھا اور نہ ہی محسوس کیا جا سکتا تھا لیکن ان کا وجود

اس وقت بھی تھا، اسی طرح اگر آج ہمارے پاس ایسا کوئی آلہ نہیں جس سے جنات کو دیکھا جاسکے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جنات ہی موجود نہیں۔

جنات میں نبی

انسانی تاریخ دس ہزار سال پرانی ہے یعنی پہلا انسان حضرت آدم علیہ السلام تقریبا دس ہزار سال پہلے آئے۔ جبکہ جنات کی تاریخ لاکھوں سال پرانی ہے، وہ پہلے سے ہی اس زمین پر موجود ہیں۔ لہذا جنات کی تاریخ کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ یعنی جنات کا ایک وہ دور جب انسان نہیں تھے۔ اور جنات کا دوسرا وہ دور جب انسان بھی آ گیا۔

چونکہ جنات بھی ایک مکلف مخلوق ہیں، اور اللہ کے احکامات کو بجالانا ان کے لیے بھی ضروری ہے، حلال حرام اور جائز ناجائز کے احکامات ان کے لیے بھی ہیں، لہذا انسانی دور شروع ہونے سے پہلے جنات تک اللہ کے احکامات پہنچانے کے لیے جنات کے اندر بھی نبی آیا کرتے تھے۔

سورہ انعام آیت نمبر 130 میں ارشاد ہے:

یامعشرَ الجن والانس اَلم یاتِکم رُسُل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقآء یومِکم ھذا۔ قالوا شھدنا علی انفسنا۔۔۔۔الخ

اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے اور وہ تمہیں ڈراتے تھے اس دن کی ملاقات سے، کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا ہے اور اپنے اوپر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

یعنی کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے؟ ان الفاظ سے اشارہ ملتا ہے کہ انسانوں میں سے انسان رسول اور جنوں میں سے جن رسول آئے۔

اسی طرح ایک کتاب ہے تاریخ الانس الجلیل

قال کعب الاحبار: فاول نبی بعثه الله من الجان نبیا منهم یقال له عامر بن عمیر بن الجان، فقتلوه۔ ثم بعث لهم من

بعد عامر صاعق بن ماعق بن مارد بن الجان، فقتلوہ۔ حتی بعث الله الیهم ثمانماءة نبی فی ثمان ماءة سنة فی كل سنة نبیا وهم یقتلونهم۔۔۔الخ (الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل ص14۔ مصنف مجی الدین الحنبلی العلیمی)

کعب احبار فرماتے ہیں: پہلا نبی جو اللہ نے جنوں میں مبعوث فرمایا اس کا نام عامر بن عمیر تھا۔ جنوں نے اسے قتل کر دیا، پھر اللہ نے ان کی طرف صاعق بن ماعق کو مبعوث کیا جنوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے آٹھ سو سالوں میں جنوں کی طرف آٹھ سو نبی بھیجے اور وہ قتل کرتے رہے۔

اس سے معلوم ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جنوں میں نبی آتے رہے ہیں۔ جبکہ آدم علیہ السلام کے بعد کی جو تاریخ ہے اس میں جنات کے اندر نبی آئے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا کہنا ہے آدم علیہ السلام کے بعد بھی جنات میں نبی آئے ہیں، جبکہ زیادہ تر کا کہنا ہے آدم علیہ السلام کے بعد انسان نبی ہی جنات کے لیے بھی ہوتا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بلاشبہ انسانوں اور جنوں سب کے نبی ہیں۔

جنات کی اقسام

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جنوں کی تین قسمیں ہیں ایک قسم کے پر ہیں اور ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم آباد ہونے والے اور کوچ کرنے والے ہیں۔ اس حدیث کو طحاوی نے مشکل الآثار میں (95/4) اور طبرانی نے طبرانی کبیر میں (114/22) روایت کیا ہے اور شیخ البانی صاحب نے مشکاۃ (21206 نمبر 4148) میں کہا ہے کہ اسے طحاوی اور ابو الشیخ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

علامہ بدر الدین محمد دین احمد عینی بخاری شریف کی شہرہ آفاق شرح عمدۃ القاری میں جنات کی چند اقسام تحریر کرتے ہیں۔

(۱) غول: یہ سب سے خطرناک اور خبیث جن ہے جو کسی سے مانوس نہیں ہوتا۔ جنگلات میں رہتا ہے مختلف شکلیں بدلتا رہتا ہے اور رات کے وقت دکھائی دیتا ہے اور تنہا سفر کرنے والے مسافر کو عموماً دکھائی دیتا ہے جو اسے اپنے جیسا انسان سمجھ بیٹھتا ہے، یہ اس مسافر کو راستے سے بھٹکاتا ہے۔

(۲) سعلاۃ: یہ بھی جنگلوں میں رہتا ہے جب کسی انسان کو دیکھتا ہے تو اس کے سامنے ناچنا شروع کر دیتا ہے اور اس چوہے بلی کا کھیل کھیلتا ہے۔

(۳) غدار: یہ مصر کے اطراف اور یمن میں بھی پایا جاتا ہے اسے دیکھتے ہی انسان بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔

(۴) ولھان: یہ ویران سمندری جزیروں میں رہتا ہے اس کی شکل ایسی ہے جیسے انسان شتر مرغ پر سوار ہوتا ہے جو انسان جزیروں میں جا پڑتے ہیں انہیں کھالیتا ہے۔ (عمدۃ القاری، ج 10، ص 644/جنات کی حکایات ص 10)

قرآن پاک میں ''عفریت'' جن کا ذکر موجود ہے۔ عفریت جنات کے ایک قبیلے کا نام ہے اس قبیلے سے تعلق رکھنے والے جنات کو عفریت کہا جاتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کابینہ کا اجلاس ہو رہا تھا، انہوں نے اپنی کابینہ میں کہا کہ ملکہ بلقیس کا تخت کون لے کر آئے گا تو قرآن میں ہے:

قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک (سورہ نمل آیت 39)

عفریت نے کہا اے سلیمان میں اس کا تخت آپ کے یہاں سے کھڑا ہونے سے پہلے لاوں گا۔ لیکن اسی کابینہ میں ایک اللہ کا بندہ موجود تھا جس نے کہا:

قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔

وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا اے سلیمان میں اس کا تخت پلک جھپکنے سے پہلے لاوں گا۔ اور پھر وہ لے بھی آیا۔ اس واقعہ سے ایک اہم نکتہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنوں سے بھی زیادہ علم اور

طاقت عطا کی ہے۔آج کے دور میں انسان کی طاقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کیونکہ انسان اگرچہ خود جنوں کی طرح تیز رفتار تو نہیں لیکن اس نے ایسے جہاز اور گاڑیاں بنادی ہیں جو مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر لیتی ہیں۔انسان ایک ملک میں بیٹھ کر دوسرے ملک میں بیٹھے لوگوں کو نہ صرف دیکھ سکتا ہے بلکہ لائیو ان سے بات کر سکتا ہے اور اپنی آواز ان تک پہنچا سکتا ہے۔

جب ایک عورت پر عفریت جن حاضر ہوا

عرب کے ایک راقی ہیں ابو رقیہ،انہوں نے ایک عورت پر رقیہ پڑھا تو جن کی حاضری ہوئی،اس نے کہا میں عفریت ہوں،اور میری بڑے شیطان نے یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی کہ ہندوستان کے فلاں مزار پر بیٹھ جاؤ اور لوگ وہاں جو نذرانے چڑھاوے دیتے ہیں ان کو غائب کر دیا کرو تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ ہمارا نذرانہ قبول ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک شخص کو مرگی کے دورے پڑتے تھے وہ کسی جعلی عامل جادوگر کے پاس گئے اس نے کہا اسے فلاں مزار پر لے جاؤ وہاں جاڑو دیا کرو یہ ٹھیک ہو جائے گا۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔یہ بھی دراصل انسان کو شرک میں مبتلا کرنے کا شیطانی منصوبہ ہے،چونکہ جادوگر شیطانوں کے ساتھ رابطے میں ہوتا ہے تو ان کے مشورے سے ہی ایسی تجویز دیتا ہے جب کوئی مریض جاتا ہے تو یہ شیطان جو پہلے اسے تنگ کرتے اور مرگی کے دورے لگاتے تھے اب چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اس کا یہ یقین بن جائے کہ قبر والے نے مجھے ٹھیک کیا ہے۔

اسی طرح جنات کی ایک قسم ''قرین'' بھی ہے۔قرین کا معنی ساتھی اور ہمنشین ہے۔حدیث میں ہے کہ :

ما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن قالوا: وإياك يارسول الله؟ قال وإياي، إلا أن الله أعانني عليه فأسلم، فلا يأمرني إلا بخير (صحيح مسلم 107/1 باب الوسوسة

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر اسکے ساتھ ایک جنوں میں سے ہم نشین لگایا گیا ہے تو صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ کے ساتھ

بھی؟ تو آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالی نے اس پر میری مدد کی ہے تو وہ فرمانبردار ہو گیا ہے اور مجھے سے صرف نیکی کی بات ہی کرتا ہے۔

عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان للشیطان لمة بابن آدم وللملک لمة فأما لمة الشیطان فإیعاد بالشر وتکذیب بالحق، وأما لمة الملک فإیعاد بالخیر وتصدیق بالحق۔ (سنن الترمذی)

''ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ فرشتہ اس کو خیر کا مشورہ دیتا ہے اور شیطان شر کا حکم کرتا ہے''۔ اسی کو عوام الناس ''ہمزاد'' کہتے ہیں۔ ہمزاد انسان کے مرنے کے بعد بھی بہت عرصے تک زندہ رہتا ہے، کیونکہ جنات کی عمریں عام طور پر لمبی ہوتی ہیں۔ بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ہمزاد انسان کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر ہی ڈیرہ ڈال دیتا ہے، اور کبھی باقی جنوں کے گروہوں کے ساتھ جا کر شامل ہو جاتا ہے۔ سورہ ق میں ''قرین'' کے لفظ سے انہیں تعبیر کیا گیا ہے، اور قیامت کا ایک خوفناک منظر بیان کیا گیا ہے، جب انسان کو قبر سے اٹھا کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو قرین فرشتہ اور قرین شیطان کیا کہے گا، ان آیات کا سورہ ق میں ضرور مطالعہ کریں۔

ان کے علاوہ بھی بہت ساری اقسام ہیں۔ جس طرح ہم انسانوں کی مختلف اعتبار سے مختلف اقسام ہیں اسی طرح معاملہ جنات کا بھی ہے۔ مثلاً ہم انسانوں میں مختلف قومیں قبیلے اور خاندان ہوتے ہیں ایسے ہی جنات میں بھی ہوتے ہیں۔ جیسے ہم انسانوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں ایسے ہی جنات مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ جیسے ہم انسانوں میں مختلف نظریات کے حامل انسان ہوتے ہیں ایسے ہی جنات میں مختلف نظریات کے حامل مسلمان، کافر، عیسائی، یہودی، ہندو، دیوبندی، بریلوی، وغیرہ وغیرہ نظریات کے جنات ہوتے ہیں۔

جیسے انسان کے ساتھ ایک ہمزاد ہے، اسی طرح انسان کے ساتھ کچھ فرشتے بھی ہوتے ہیں، ایک فرشتہ تو وہ ہے جس کا ذکر ابھی گزرا کہ وہ انسان کو خیر اور حق کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ دو فرشتے اور بھی ہیں جنہیں قرآن میں کراماً کاتبین سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی ایک انسان کی نیکیاں لکھتا ہے اور ایک انسان کے گناہ لکھتا ہے۔ بعض

روایات سے پتا چلتا ہے کہ ان تین فرشتوں کے علاوہ بھی مزید فرشتے انسان کے ساتھ ہوتے ہیں جو انسان کی سیکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ اس کائنات میں بے شمار ایسی ایسی مخلوقات ہیں جو انسان کو لمحوں میں ملیامیٹ کر سکتی ہیں، یہ فرشتے اس وقت تک انسان کی حفاظت کرتے رہتے ہیں جب تک اللہ چاہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں بارہا ایسا دیکھتے ہیں کہ فلاں آدمی چھت سے گرنے ہی والا تھا کہ بال بال بچ گیا، یا فلاں آدمی گاڑی کے نیچے آنے ہی والا تھا کہ بال بال بچ گیا، یہ دراصل فرشتے اس کی حفاظت کرتے اور اسے بچا لیتے ہیں۔ لیکن جب اللہ کو حادثہ منظور ہوتا ہے تو فرشتے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور حادثہ رونما ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کچھ فرشتے تو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں اور کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو عندالطلب یعنی انسان کے طلب کرنے پر آجاتے ہیں، مثلاً اگر آپ چاہتے ہیں کہ جب آپ رات کو سوئیں تو ایک فرشتہ صبح تک آپ کے سرہانے کھڑا رہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ آیۃ الکرسی پڑھ لیں جونہی آپ آیۃ الکرسی پڑھیں گے ایک فرشتہ آکر کھڑا ہو جائے گا اور صبح تک آپ کی حفاظت کرتا رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے:

اذا اویتَ الی فراشکَ فاقرأ آیۃ الکرسی، فانہ لن یزالَ معک من اللہ تعالیٰ حافظ، ولا یقربک شیطان حتی تصبح۔(بخاری)

ترجمہ: بخاری شریف میں ہے کہ جب تو بستر پہ آئے اور آیہ الکرسی پڑھے تو اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آسکتا۔

ایک دلچسپ واقعہ

ایک اور رویت میں ایک دلچسپ واقعہ مذکور ہے: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کیلیے مقرر فرمایا تو ایک رات کو ایک آنے والا آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے والی چیزیں بھرنا شروع کر دیں، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج، عیال دار اور سخت حاجت مند ہوں۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اپنے رات کے قیدی کا حال تو سناؤ؟" میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب اس نے کہا کہ وہ سخت حاجت مند اور عیال دار ہے تو میں نے رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور پھر آئے گا۔" اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی دوبارہ آئے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دے دی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا، سو میں چوکنا رہا، چنانچہ وہ آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) خوراک ڈالنا شروع کر دی۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور مجھ پر اہل و عیال کی ذمہ داری کا بوجھ ہے، اب میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوہریرہ! اپنے قیدی کا حال سناؤ؟" میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سخت حاجت اور اہل و عیال کی ذمہ داری کے بوجھ کا ذکر کیا تو میں نے ترس کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔" میں نے تیسری بار اس کی گھات لگائی تو وہ پھر آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے کی اشیاء اڈالنا شروع کر دیں۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا، اب میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ بس یہ تیسری اور آخری دفعہ ہے، تو روز کہتا ہے کہ اب نہیں آئے گا لیکن وعدہ کرنے کے باوجود پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمھیں کچھ ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جن سے اللہ تعالی تمہیں نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا کلمات ہیں؟ کہنے لگا جب بستر پر آؤ تو آیت الکرسی (اللہ لاالہ الا ہوالحی القیوم) سے لے کر آخر تک پڑھ لیا کرو ساری رات اللہ کی طرف سے ایک محافظ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہ آسکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے رات کی قیدی کا حال سناؤ؟" میں نے عرض کی، اے اللہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالی مجھے نفع دے گا تو

(یہ سن کر) میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کی،اس نے مجھ سے کہا کہ جب بستر پر آؤ تو اول سے آخر تک مکمل آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اس سے ساری رات اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔اب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم خیر و بھلائی کے سیکھنے کے حد درجہ شائق تھے۔یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تم سے بات تو سچی کی ہے حالانکہ وہ خود تو جھوٹا ہے،اے ابوہریرہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم تین راتیں کس سے باتیں کرتے رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: نہیں،تو رسول اللہ نے مجھے بتایا ''وہ شیطان تھا۔''(بخاری،کتاب الوکالۃ)

جنات کی ایک قسم وہ بھی ہے جو نیند کی حالت میں انسان پر بوجھ ڈالتے ہیں،ہم میں تقریبا ہر آدمی کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا ہے کہ رات کو سوتے ہوئے ہم پر بوجھ پڑتا ہے ہم ہلنا چاہیں تو ہل نہیں سکتے لیکن جونہی آیت الکرسی کی ایک آدھ پڑھتے ہیں یہ بوجھ فورا ختم ہو جاتا ہے کیونکہ آیت الکرسی جنات کے لیے موت ہے۔
جنات کی ایک قسم ''خنذب'' بھی ہے جو نماز کی حالت میں وسوسے ڈالتا ہے۔

قرین،ہمزاد،موکل کیا چیز ہے۔؟

عملیات کی دنیا میں موکلات کا بھی بہت زیادہ چرچا ہے۔بہت سارے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس یعنی ان کے قبضہ اور کنٹرول میں موکلات ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگ ہزاروں موکلات کے قبضہ و کنٹرول میں ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔موکل سے کیا مراد ہے؟ جب اس بات کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تو پتا چلا جتنے منہ اتنی باتیں ہیں۔بعض عاملین کا کہنا ہے موکل ہمزاد کو کہتے ہیں۔بعض کا کہنا ہے موکل جن ہوتا ہے۔جبکہ دیوبند مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے ایک عامل جو عالم دین بھی کہلاتے ہیں ان کا اپنی ایک ویڈیو میں کہنا ہے کہ موکل سے مراد فرشتے ہیں۔اس بات کا مطلب یہ ہوا کہ جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ میرے قبضہ میں موکل ہیں تو گویا وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میرے قبضے میں فرشتے ہیں۔بہر حال زیادہ تر لوگوں کا خیال ہے ہمزاد یا قرین یعنی وہ جن جو ہر انسان کے ساتھ پیدا

ہوتا ہے جس کا ذکر حدیث میں بھی ہے وہ موکل کہلاتا ہے،اور یہی وہ جن ہے جس کے ساتھ بعض غیر شرعی چلے کر کے رابطہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ کبھی کبھی رابطے میں آ بھی جاتا ہے۔

قرین یا ہمزاد دراصل اس جن کو کہا جاتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔اور ساری زندگی اس کے ساتھ رہتا ہے۔اس بات کا ذکر حدیث میں بھی ہے۔اسی طرح ہر انسان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جو ساری زندگی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہمزاد جن ساری زندگی انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اسے غلط کاموں کی ترغیب دیتا رہتا ہے،جب انسان مر جاتا ہے تو یہ جن یا تو بڑے شیطان کے پاس سمندر میں چلا جاتا ہے اور یا اسی شخص کی قبر پر بیٹھ جاتا ہے اور بعض اوقات وہاں عجیب عجیب کرتب بھی دکھاتا ہے جسے دیکھ کر لوگ قبر پرستی اور گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔اس ہمزاد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انسان جس طرح کی زندگی گزارتا ہے یہ ہمزاد بھی اسی طرح کا ہوتا ہے،اگر انسان نیک اور تقوے والی زندگی گزارے تو یہ ہمزاد بہت کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی شرارتوں سے انسان محفوظ ہی رہتا ہے۔

کیا ہمزاد قابو ہوتا ہے؟

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہمزاد کا ذکر حدیث میں بھی ہے

حدیث میں ہے کہ:"

عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما منكم من احد، الا وقد وكل به قرينه من الجن قالوا: واياک؟ يا رسول الله قال: واياى، الا ان الله اعانني عليه فاسلم، فلا يامرني الا بخير (صحيح مسلم: 107/1، باب الوسوسة)

عن عبداللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق، واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق. (سنن الترمذی:)

ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ فرشتہ اس کو خیر کا مشورہ دیتا ہے اور شیطان شر کا حکم کرتا ہے''۔ اسی کو عوام الناس ''ہمزاد'' کہتے ہیں، ورنہ اس کے علاوہ ہمزاد کا کوئی شرعی ثبوت نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات بیان فرمائی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک موکل ہمزاد ہوتا ہے تو صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ بھی ہے تو آپ نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا ہے وہ مجھے کسی برائی کی ترغیب نہیں دیتا۔ اس سے معلوم ہوا ہمزاد پر غلبہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، آج اگر کوئی دعوی کرتا ہے کہ میں نے قرین، ہمزاد یا موکل کو قابو کر لیا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے، کیونکہ قرین انسان کے ساتھی فرشتے اور شیطان دونوں کو کہا جاتا ہے، اور انسان کے کنٹرول میں نہ فرشتہ آتا ہے اور نہ ہی شیطان۔ ایک حدیث اور ملاحظہ فرمائیں:

اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی اور بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس یا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے راویت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی علیہ حتی اسلم (مجمع الزوائد البزار باب عصمتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن القرین ۸/ ۲۲۵ وباب منہ خصائص ۸/ ۲۶۹)

دوسرے انبیاء کرام پر دو باتوں میں مجھے فضیلت بخشی گئی، ایک یہ کہ میرا شیطان کافر تھا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اس پر قوت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اس حدیث میں اس معاملے کو ایسی خصوصیت قرار دیا گیا ہے کہ جو دوسرے انبیاء کو بھی حاصل نہیں ہوئی لیکن ہمارے معاشرے میں چوڑے اور چمار بھی اس خصوصیت کے حصول کے دعویدار بنے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں قرین، ہمزاد، موکل ہمارے قابو میں ہیں۔

اس معاملے میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ الٹے سیدھے جنتر منتر اور شرکیہ کفریہ چلے کرکے ان کے ساتھ کچھ رابطے میں آجاتے ہیں اور پھر اس شیطان کے کہنے پر کچھ شیطانی عمل کرتے ہیں جس کے جواب میں وہ بھی کچھ کام کرکے دے دیتے ہیں۔

جنات قابو کرنا

کیا جنات کو قابو کیا جاسکتا ہے یعنی مکمل طور پر اپنے کنڑول میں کرنا کہ جو چاہیں اس سے کام لیں۔؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا البتہ جنات سے لنک اور رابطہ تو بن جاتا ہے لیکن وہ مکمل طور پر قابو اور قبضے میں نہیں آتے۔ ویسے بھی شرعا یہ درست نہیں ہوسکتا کہ آپ جن پر قبضہ کرلیں اور جو چاہیں اس سے کام لیں، کیونکہ وہ بھی انسانوں ہی کی طرح اللہ کی ایک مکلف مخلوق ہے، جیسے کسی انسان کو غلام بنانا جائز نہیں اسی طرح کسی جن کو بھی غلام بنانا جائز نہیں ہوسکتا۔ اس سلسلے میں کچھ تفصیل ہے جس کی وضاحت حضرت مفتی شفیع صاحب نے اپنی کتاب معارف القرآن میں کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"خلاصہ یہ ہے کہ جنات کی تسخیر اگر کسی کے لیے بغیر قصد و عمل کے محض منجانب اللہ ہو جائے جیسا کہ سلیمان علیہ السلام اور بعض صحابہ کرام کے متعلق ثابت ہے تو وہ معجزہ یا کرامت میں داخل ہے۔ اور جو تسخیر عملیات کے ذریعہ کی جاتی ہے اس میں اگر کلمات کفریہ یا اعمال کفریہ ہوں تو کفر، اور صرف معصیت پر مشتمل ہوں تو گناہِ کبیرہ ہے، اور جن عملیات میں ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جن کے معنی معلوم نہیں ان کو بھی فقہاء نے اس بنا پر ناجائز کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ ان کلمات میں کفر و شرک یا معصیت پر مشتمل کلمات ہوں۔ قاضی بدر الدین نے "آکام المرجان" میں ایسے نامعلوم المعنی کلمات کے استعمال کو بھی ناجائز لکھا ہے، اور اگر یہ عمل تسخیر اسماء الٰہیہ یا آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ ہو اور اس میں نجاست وغیرہ کے استعمال جیسی کوئی معصیت بھی نہ ہو تو وہ اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ مقصود اس سے جنات کی ایذاء سے خود بچنا، یا دوسرے مسلمانوں کو بچانا ہو یعنی دفعِ مضرت مقصود ہو، جلب منفعت

مقصود نہ ہو کیونکہ اگر اس کو کسبِ مال کا پیشہ بنایا گیا تو اس لیے جائز نہیں کہ اس میں استر قاقِ حر یعنی آزاد کو اپنا غلام بنانا اور بلا حقِ شرعی اس سے بیگار لینا ہے جو حرام ہے واللہ اعلم (معارف القرآن: ۷/ ۲۶۶)۔

جنات قابو کرنا نا ممکن ہے۔

میرے خیال میں جنات کو قابو کرنا ممکن بھی نہیں کیونکہ قرآن پاک کی سورہ ص کی آیت نمبر 35 میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک دعا ہے:

قال رب الغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی، انک انت الوھاب

ترجمہ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے معاف فرما دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے، بیشک تو بڑا ہی بخشنے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قبول فرمایا اور آپ کو جو کچھ عطا فرمایا جو بعد میں کسی کو نہیں دیا اس کا ذکر اسی سے اگلی آیت میں ہے:

فسخرنا له الريح تجری بامریه رخاء حیث اصاب۔والشیطین کل بناء وغواص۔ وآخرین مقرنین فی الاصفاد۔ ھذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب۔

تو ہم نے تابع کر دیا سلیمان کے لیے ہوا کو، جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی، جدھر وہ پہنچنا چاہتا تھا۔اور سرکش جنوں کو بھی ہم نے اس کے تابع کر دیا ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور۔اور بہت سے دوسرے جنوں کو جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔یہ ہماری بے حساب بخشش ہے پس احسان کرو یا روک لو۔
ان آیات سے پتا چلتا ہے تسخیر عناصر اور تسخیر جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس دعا کا نتیجہ تھا جو انہوں ان الفاظ کے ساتھ مانگی تھی کہ میرے بعد کسی کو نہ ملے۔ لہٰذا آج یہ دعویٰ کرنا کہ ہم تسخیر جنات کر لیتے ہیں جنات کو تابع کر لیتے ہیں یہ من گھڑت سی بات ہے۔اس حوالے سے ایک روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے:

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحۃ او کلمۃ نحوھا لیقطع علی الصلاۃ، فامکننی اللہ منہ، فاردت ان اربطہ الی ساریۃ من سواری المسجد حتی تصبحوا وتنظروا الیہ کلکم، فذکرت قول اخی سلیمان: رب ھب لی ملکالاینبغی لاحد من بعد۔ قال روح فردہ خاسئا۔ (بخاری و مسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے فرمائی، وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آگئی (اے میرے رب! مجھے ایسا ملک عطا کرنا جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو)۔ راوی حدیث روح نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شیطان کو ذلیل کرکے دھتکار دیا۔ (بخاری 461۔ مسلم 1209)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو اسے ستون سے باندھ سکتے تھے لیکن آپ نے بھی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا پاس رکھا۔ لہذا آج اگر کوئی جنات کو قابو کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو گویا وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام والی حکومت مجھے بھی مل گئی ہے۔

بعض عاملین کا کہنا ہے ہم کوئی غیر شرعی عمل نہیں کرتے بلکہ جائز طریقے سے جنات کے ساتھ دوستی لگاتے ہیں اور ان سے کام لیتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ جیسے ہم انسانوں میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً نیک بھی ہوتے ہیں بد بھی ہوتے ہیں۔ اللہ کے ولی اور دین کا کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور گھٹیا کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جنات کا بھی معاملہ ہے ان میں نیک بھی ہوتے ہیں اور برے اور گھٹیا کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ ہم اگر انسانوں کو دیکھیں تو یہاں جو نیک اور ولی اللہ اور دین کا کام کرنے والے ہیں وہ ایسے

گھٹیا کاموں میں نہیں پڑتے بلکہ وہ ایک نارمل زندگی گزارتے ہیں اللہ کے دین کا کام کرتے ہیں جیسے مثلاً مفتی تقی عثمانی، مفتی رفیع عثمانی، مفتی منیب الرحمن، حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ وغیرہ وغیرہ ہر مسلک کے بڑے بڑے علماء جو علم میں بھی بڑے ہیں اور تقوے و دینداری میں بھی بڑے ہیں، وہ ان عملیات کے چکروں میں نہیں پڑتے۔ بالکل ایسے ہی جنات میں سے بھی جو نیک ہوتے ہیں وہ ان چکروں میں نہیں پڑتے۔ اب لامحالہ انسانوں میں بھی چھوٹی سوچ، گھٹیا اور لالچی ذہن رکھنے والے اس کام میں پڑتے ہیں اور اُدھر سے جنات میں بھی گھٹیا اور شیطانی ذہن رکھنے والے جن ہی ان چکروں میں پڑتے ہیں، چنانچہ ان کا آپس میں رابطہ ہو جاتا ہے اور پھر یہ کچھ اس کی مانتے ہیں اور کچھ اپنی منواتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

اہم سوال اور اس کا جواب

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جنات تابع اور قابو نہیں ہوتے تو پھر کچھ عامل جادوگر لوگوں کی بعض باتیں کیسے بتادیتے ہیں، مثلاً کسی کو اس کا نام بغیر پوچھے بتادیتے ہیں یا کچھ اور باتیں بتادیتے ہیں۔؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کا ہمزاد یعنی وہ جن جو ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے اس کے ساتھ لنک پیدا کرنے کے لیے بعض چلے کیے جاتے ہیں بعض ایسی عملیات ہیں جن کے ذریعے بعض اوقات ہمزاد سے لنک قائم ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس ہمزاد کے ذریعے کچھ باتیں ادھوری سی معلوم کی جاتی ہیں، اور لوگوں کو بتائی جاتی ہیں۔ جنات کے ساتھ اس طرح کا لنک پیدا کرنے اور دوستی لگانے کے لیے کچھ ایسے کام کیے جاتے ہیں جن کی شریعت میں گنجائش نہیں بلکہ بعض اوقات کفر بھی کرنا پڑتا ہے تب جا کر وہ شیطان جن خوش ہوتا ہے اور کچھ لنک قائم کر لیتا ہے۔ خاص طور پر دو کام کرنے پڑتے ہیں، ایک انسانیت کی تذلیل، دوسرا دین کی توہین۔ یہ دو کام کرنے کے بعد ہی شیطان جن کے ساتھ دوستی کا تعلق پیدا ہوتا ہے، اور پھر اس سے کام لینے کے لیے بار بار ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے شیطان انسانیت کی تذلیل کیوں کروانا چاہتا ہے؟ تو دراصل بات یہ ہے کہ انسان اور شیطان کا جھگڑا شروع ہی اس بات سے ہوا تھا کہ اللہ نے فرمایا: ولقد کرمنا بنی آدم۔ ہم نے بنی آدم کو فضیلت بخشی ہے، تو شیطان نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میں افضل ہوں کیونکہ انسان مٹی سے اور میں آگ سے بنا ہوں۔ چنانچہ

آج بھی جو لوگ شیطان جن سے دوستی لگانا چاہتے ہیں وہ اس وقت تک دوستی کا تعلق نہیں پیدا کر سکتے جب تک اپنے آپ کو ذلیل نہ کریں۔ چنانچہ یہ عملیات سیکھنے اور اس میں مہارت پیدا کرنے اور جادو گر بننے کے لیے ناپاک رہنا پڑتا ہے۔ پاخانے اور گندگی میں رہنا پڑتا ہے۔

مجھے خود کراچی سے ایک خاتون کا وائس میسج آیا اور اس نے کہا میں اچھے گھرانے کی عورت ہوں لیکن میری شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی ہے جو گٹر کا ڈھکن کھول کر گٹر کے اندر چلا جاتا ہے اور کئی کئی گھنٹے گٹر میں بیٹھا رہتا ہے، کبھی کمرے کی لائٹیں بند کر کے موم بتیاں جلا کر کئی کئی گھنٹے بیٹھا رہتا ہے۔ سعودی پولیس نے کسی کی شکایت پر ایک گھر پر چھاپہ مارا تو وہاں دیکھا ایک شخص پاخانے کے ڈھیر میں لیٹا ہوا ہے۔ غسل خانے میں نہانے کا جو ٹب ہوتا ہے پہلے کئی دن تک وہ اس میں پاخانہ جمع کرتا رہا اور پھر اس میں لیٹ کر چلہ شروع کر دیا۔ یہ سب کچھ شیطان جن اس لیے کرواتا ہے تاکہ انسان گندگی میں لیٹ کر اپنے آپ کو ذلیل کرے۔

عملیات اور جادو سیکھنے والے اپنے کورس کے دوران دوسرا بڑا کام دین اور قران کی توہین کا کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ قرآن کو جوتا بنا کر پہنتے ہیں، گندگی میں پھینکتے ہیں، اپنی کسی محرم عورت مثلا اماں، بہن یا بیٹی کے ساتھ زنا کرتے ہیں، تب جا کر شیطان جن دوستی کا تعلق قائم کرتا ہے۔

شیطان کے نام پر انسانی جان کی قربانی

اسی طرح یہ چیزیں سیکھنے اور جنات سے دوستی لگانے کے لیے تیسرا بڑا کام شیطان کے نام پر انسانی جان کی قربانی پیش کرنا ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے کسی نابالغ بچے یا بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کر کے اس کا گلا دبا کر اسے قتل کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے معاشرے میں آئے روز اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں کہ کوئی بچہ یا بچی اغواء ہو جاتی ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس کی لاش ملتی ہے، معائنہ اور پوسٹ مارٹم کرنے پر پتا چلتا ہے پہلے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی تھی اور پھر گلا دبا کر مار دیا گیا۔ حالانکہ ہمارے ملک میں بڑی عمر کی خواتین کے ساتھ بھی زبردستی جنسی زیادتی کے واقعات بھی ہوتے ہیں لیکن وہاں قتل نہیں ہوتا۔ ہم یہ سنتے رہتے ہیں کہ فلاں علاقے میں دو بندوں نے فلاں عورت کے ساتھ زبردستی زیادتی اور فرار ہو گئے۔ جبکہ نابالغ بچے بچی کے ساتھ زیادتی کا جو بھی واقعہ ہوتا ہے

اس میں گلا دبا کر مار دیا جاتا ہے، حالانکہ اگر محض زیادتی مقصود ہوتی تو زیادتی کرنے کے بعد فرار ہو جاتے لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں گلا دبا کر مارنا ضروری شرط ہوتی ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ صرف پاکستان میں سالانہ پانچ سے چھ ہزار بچوں کو اس طرح قتل کر دیا جاتا ہے، اگر قاتل پکڑا بھی جاتا ہے تو تفتیشی ادارے محض قتل کی دفعات لگا کر سزا دے کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ جب تک معاملے کی جڑ تک نہیں پہنچا جائے گا، اور قتل کی اصل محرکات اور وجوہات کو تلاش کر کے ان کا سدباب نہیں کیا جاتا یہ قتل وغارت گری اسی طرح جاری رہے گی۔ اس لیے میری متعلقہ اداروں سے گزارش ہے وہ بچوں کے کیسز میں مجرم سے اس زاویے سے بھی تحقیق کریں کہ آیا اس نے یہ جرم کسی چلے وغیرہ کی تکمیل کے لیے کیا ہے؟ اور کس استاد کے حکم پر ایسا کیا ہے؟

جنات سے کام لینا

پہلی بات تو یہ کہ ایسا ممکن نہیں، اگر ممکن ہوتا تو یہ عاملین اور جادوگر ملکوں کے وزیراعظم اور صدور کو اتار کر خود تختہ حکومت پر بیٹھ جاتے، جب دل کرتا جن کو حکم کرتے آرمی چیف اور چیف جسٹس کو غائب کر دیتے، بنگالی اور ہندوستانی اب تک جنوں کے ذریعے پاکستان کو تہس نہس کر کے رکھ دیتے۔ یا افغان طالبان جو بلاشبہ اس دور کے ولی اللہ ہیں ان کو بیس سال امریکا کے ساتھ جنگ نہ کرنی پڑتی اور وہ نیک جنوں کو حکم کرتے اور امریکا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے۔

اس راستے پر چلنا شرعا جائز بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ہم سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ کو دیکھیں تو ہمیں وہاں بھی ہمیں ایسا کچھ نظر نہیں آتا، مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے کتنی تکلیفیں اٹھائی لیکن کبھی جنوں سے کام نہیں لیا، بڑی بڑی جنگیں لڑی، زخم کھائے شکست ہوئی فتح ہوئی، شہادت ملی قیمتی جانیں قربان ہوئیں، ایک ایک فتنے کو ختم کرنے کے لیے چالیس چالیس ہزار صحابہ نے قیمتی جانیں قربان کر دیں لیکن کبھی کسی جن کو نہیں کہا کہ تم اس فتنے کو ختم کر دو۔ غزوہ خندق کے موقع پر پیٹ پر پتھر تو باندھ دیے لیکن جنوں سے یہ کام نہیں لیا کہ ہم جنگ میں مصروف ہیں چلو تم اتنا کام ہی کر دو کہ ہمارے لیے کھانے پینے کا بندوبست کر دو۔

باب دوم

جادو

سحر کے لغوی معنیٰ:

علامہ فیروز آبادی نے لکھا ہے کہ جس چیز کا ماخذ لطیف اور دقیق ہو وہ سحر ہے۔(قاموس ج2ص، 66 مطبوعہ داراحیاءالتراث العربی، بیروت 1412ھ)

علامہ جوہری نے بھی یہی لکھا ہے۔(الصحاح ج2ص679 مطبوعہ دارالعلم بیروت، 1404ھ)

علامہ زبیدی لکھتے ہیں:

''تہذیب''میں مذکور ہے کہ کسی چیز کو اس کی حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف پلٹ دینا سحر ہے، کیونکہ جب ساحر باطل کو حق کی صورت میں دکھاتا ہے اور لوگوں کے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ وہ چیز اپنی حقیقت کے مغائر ہے تو یہ اس کا سحر ہے۔(تاج العروس ج3ص، 258 مطبوعہ المطبعۃالخیریہ،مصر، 1306ھ)

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

سحر وہ عمل ہے جس میں شیطان کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے اور اس کی مدد سے کوئی کام کیا جاتا ہے، نظربندی کو بھی سحر کہتے ہیں،ایک چیز کسی صورت میں دکھائی دیتی ہے، حالانکہ وہ اس کی اصلی صورت نہیں ہوتی(جیسے دور سے سراب پانی کی طرح دکھائی دیتا ہے یا جسے تیز رفتار سواری پر بیٹھے ہوئے شخص کو درخت اور مکانات دوڑتے

ہوئے دکھائی دیتے ہیں) کسی چیز کی کیفیت کے پلٹ دینے کو بھی سحر کہتے ہیں، کوئی شخص کسی بیمار کو تندرست کردے یا کسی کے بغض کو محبت سے بدل دے تو کہتے ہیں: اس نے اس پر سحر (جادو) کردیا۔ (لسان العرب ج4ص348، ملخصا، مطبوعہ نشرادب الحوز؟، قم، ایران 1305ھ)

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: سحر کا کئی معانی پر اطلاق کیا جاتا ہے:

(1) نظر بندی اور تخیلات جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی جیسے شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے لوگوں کی نظریں پھیر دیتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

"فلما القوا سحروا اعین الناس واسترھبوھم"۔ (الاعراف: 116)

ترجمہ: تو جب انہوں نے (لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر سحر کردیا اور ان کو ڈرایا۔

لوگوں کو ان جادوں گروں کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپوں کی شکل میں دکھائی دینے لگیں اور وہ ڈر گئے۔

"فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی۔ (طہ: 66)

ترجمہ: تو اچانک ان کے جادو سے موسیٰ (علیہ السلام) کو خیال ہوا کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں۔

(2) شیطان کا تقرب حاصل کرکے اس کی مدد سے کوئی غیر معمولی کام (عام عادت کے خلاف) کرنا۔

قرآن مجید میں ہے:

"ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر"۔ (البقرہ: 102)

ترجمہ: البتہ شیطانوں نے کفر کیا تھا لوگوں کو سحر (جادو) سکھاتے تھے۔

(3) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جادو سے کسی چیز کی ماہیت اور صورت بدل دی جاتی ہے، مثلاانسان کو گدھا بنادیا جاتا ہے، لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(4) کسی چیز کو کوٹ کر اور پیس کر باریک کرنے کو بھی سحر کہتے ہیں، اسی لیے معدہ کے فعل ہضم کو سحر کہتے ہیں اور جس چیز میں کوئی معنوی لطافت اور باریکی ہو اس کو بھی سحر کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے، بعض بیان سحر ہوتے ہیں۔ (المفردات ص226، مطبوعہ المکتبۃ المرتضویہ، ایران، 1342ھ)

سحر کا شرعی معنی:

علامہ بیضاوی (رح) لکھتے ہیں:

جس کام کو انسان خود نہ کرسکے اور وہ شیطان کی مدد اور اس کے تقرب کے بغیر پورا نہ ہو اور اس کام کے لیے شیطان کے شر اور خبث نفس کے ساتھ مناسبت ضروری ہو اس کو سحر کہتے ہیں، اس تعریف سے سحر، معجزہ اور کرامت سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ مختلف حیلوں، آلات، دواؤں اور ہاتھ کی صفائی سے جو عجیب و غریب کام کیے جاتے ہیں، وہ سحر نہیں ہیں اور نہ وہ مذموم ہیں، ان کو مجازا سحر کہا جاتا ہے کیونکہ ان کاموں میں بھی دقت اور باریکی ہوتی ہے اور لغت میں سحر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے صدور کا سبب دقیق اور مخفی ہو۔ (انوار التنزیل (درسی) ص، 95-96 مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

سحر کے ثبوت میں مذاہب، سحر کے دلائل اور ان پر اعتراضات کے جوابات:

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعہ کوئی غیر معمولی اور عام عادت کے خلاف کام یا چیز صادر ہو اس کو سحر کہتے ہیں، اور یہ باقاعدہ کسی استاذ کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے اس اعتبار سے سحر معجزہ اور کرامت سے ممتاز ہے، سحر کسی شخص کی طبیعت یا اس کی فطرت کا خاصہ نہیں ہے اور یہ بعض جگہوں، بعض اوقات اور بعض شرائط کے ساتھ مخصوص ہے، جادو کا معارضہ کیا جاتا ہے اور اس کو کوشش سے حاصل کیا جاتا ہے، سحر کرنے والا فسق کے ساتھ معلون ہوتا ہے، ظاہری اور باطنی نجاست میں ملوث ہوتا ہے اور دنیا

اور آخرت میں رسواہوتاہے' اھل حق کے نزدیک سحر عقلا جائز ہے اور قرآن اور سنت سے ثابت ہے' اسی طرح نظر لگنا بھی جائزاور ثابت ہے۔

معتزلہ نے کہا: سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' یہ محض نظر بندی ہے اور اس کا سبب' کرتب' ہاتھ کی صفائی اور شعبدہ بازی ہے' ہماری دلیل یہ ہے کہ سحر فی نفسہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس کا خالق ہے اور ساحر صرف فاعل اور کاسب ہے اور اس کے وقوع اور تحقق پر تمام فقہاءاسلام کا اجماع ہے۔اس کا ثبوت قرآن مجید کی ان آیات میں ہے:

(ترجمہ)البتہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے' وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور انہوں نے (یہودیوں نے)اس (جادو) کی پیروی کی جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھااور وہ فرشتے اس وقت تک کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہتے: ہم تو صرف آزمائش ہیں تو تم کفر نہ کرو' وہ ان سے اس چیز کو سیکھتے تھے جس کے ذریعہ وہ مرد اور اسکی بیوی میں علیحد گی کر دیتے'اور اللہ کی اجازت کے بغیر وہ اس جادو سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے' وہ اس چیز کو سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہنچائے اور ان کو نفع نہ دے(البقرہ:102)اور قرآن مجید میں ہے:

''ومن شر النفثت فی العقد''۔۔ (الفلق)

ترجمہ: آپ کہیے کہ میں گرہوں میں (جادو کی) بہت پھونک مارنے والی عورتوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔ان آیات سے معلوم ہوا کہ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے' سحر کے ذریعہ نقصان پہنچ جاتا ہے'مرد اور اس کی بیوی میں علیحد گی ہو جاتی ہے۔اسی طرح جمہور مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ سورۃ فلق اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سحر کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں آپ تین راتیں بیمار رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو

امام بخاری(رح)روایت کرتے ہیں: حضرت عائشہ (رض) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ پر جادو کر دیا گیا' حتی کہ آپ یہ خیال کرتے تھے کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے' حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا حتی کہ آپ ایک دن

میرے پاس تشریف فرماتھے آپ نے اللہ تعالیٰ بار بار دعا کی، پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو پوچھا تھاوہ اللہ تعالیٰ مجھے بتادیا، میں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس دوآدمی آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھ گیااور ایک میرے پاؤں کی جانب پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیادرد ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پوچھا: جادو کس نے کیا ہے؟ کہا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنوزریق سے ہے، پوچھا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ کہا: ایک کنگھی میں اور نر کھجور کے غلاف میں لپٹے ہوئے خوشہ میں ہے پوچھا وہ کہا ہے؟ کہا: وہ ذی اروان کے کنویں میں ہے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنویں پر گئے، آپ نے اس میں جھانک کر دیکھا، اس کنویں کے پاس ایک کھجور کا درخت تھا، پھر آپ حضرت عائشہ (رض) کے پاس واپس گئے اور فرمایا: بہ خدا اس کنویں کا پانی گوندھی ہوئی مہندی کے پانی کی طرح ہے اور گویا اس کھجور کے خوشے شیاطین کے سر میں ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے اس کو کنویں سے نکال کیوں نہ لیا آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے شفادے دی، اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس کے نکالنے سے لوگوں کو ضرر پہنچے گا پھر آپ نے اس کنویں کو دفن کرنے (بند کرنے) کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری ج2ص858)۔

صحابہ کرام پر جادو

اسی طرح روایت ہے کہ ایک باندی نے حضرت عائشہ (رض) پر سحر کیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر (رض) پر سحر کیا گیا تو ان کی کلائی ٹیڑھی ہوگئی۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر جادو کا اثر ثابت ہوتا تو جادوگر تمام انبیاء اور صالحین کو نقصان پہنچاتے اور وہ جادو کے ذریعہ اپنے لیے ملک اور سلطنت کو حاصل کرلیتے؟ نیز نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جادو کا اثر کیسے ہوسکتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"واللہ یعصمک من الناس"۔ (المائدہ)

ترجمہ: اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

"ولا یفلح السحر حیث اتی" (طہ)

ترجمہ: اور ساحر جہاں بھی جائے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ سحر ہر زمانہ اور ہر وقت میں نہیں پایا جاتا' اور نہ ہر علاقہ اور ہر جگہ میں پایا جاتا ہے' اور نہ سحر کا اثر ہر وقت ہو سکتا ہے اور نہ ہر معاملہ میں جادو گر کا تسلط ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ وہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو محفوظ رکھے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کو لوگوں کے ہلاک کرنے سے محفوظ رکھے گا' یا آپ کی نبوت میں خلل ڈالنے سے محفوظ رکھے گا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جادو گر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یا آپ کے بدن میں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ ایک اور اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے:

''اذ یقول الظلمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا۔ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا''۔

(بنواسرائیل)

ترجمہ: جب کہ ظالم یہ کہتے ہیں کہ تم صرف اس شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا ہوا ہے۔ دیکھئے انہوں نے آپ کے لیے کیسی مثالیں بیان کی ہیں' تو وہ اس طرح گمراہ ہو چکے ہیں کہ اب صحیح راستہ پر نہیں آ سکتے۔

کفار نے کہا کہ آپ پر جادو کیا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہی فرمایا' اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا' اور ''صحیح بخاری'' میں یہ حدیث ہے کہ آپ پر جادو کا اثر ہوا۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ کفار کی مراد یہ تھی کہ جادو کے اثر سے آپ کی عقل زائل ہو گئی ہے اور آپ کا دعویٰ نبوت کرنا اور وحی الٰہی کو بیان کرنا اسی جادو کے اثر سے ہے' اور اسی جادو کے اثر کی وجہ سے آپ نے عربوں کے دین کو ترک کر دیا' اور حدیث میں جادو کے جس اثر کا بیان ہے اس کا اثر آپ کی عقل پر نہیں تھا آپ پر بیماری کا طاری ہونا' آپ کا سواری سے گرنا' جسم سے خون کا نکلنا عوارض بشریہ کی وجہ سے تھا اور نبوت کے منافی نہیں تھا اسی طرح آپ پر جادو کا اثر ہونا عوارض بشریہ سے تھا اور یہ آپ کی نبوت کے منافی نہیں تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے قصہ میں ہے:

''یخیل الیہ من سحرھم انہا تسعی'' (طہ)

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو خیال ہوا کہ ان کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے' یہ صرف نظر بندی ہے اور کسی کے ذہن میں خیال ڈالنا ہے' ہم کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ فرعون کے جادو گروں کا سحر یہی تخیل اور نظر بندی تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے علاوہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اسی طرح نظر لگنا بھی ثابت ہے کیونکہ بعض انسانوں میں ایسی خاصیت ہوتی ہے ہے کہ جب وہ کسی چیز کی تعریف اور تحسین کرتے ہیں تو اس چیز پر کوئی آفت آ جاتی ہے' اور یہ چیز مشاہدات میں سے ہے اور اس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے' نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نظر حق ہے۔ (صحیح مسلم' ج2 ص220 مطبوعہ کراچی)۔

علامہ مازری نے کہا ہے کہ سحر' معجزہ اور کرامت میں یہ فرق ہے کہ سحر بعض اقوال اور افعال سے مکمل ہوتا ہے اور کرامت میں اس کی احتیاج نہیں ہوتی بلکہ وہ عموما اتفاقا صادر ہوتی ہے اور معجزہ میں چیلنج ہوتا ہے' امام الحرمین نے یہ نقل کیا ہے کہ سحر فاسق سے صادر ہوتا ہے' اور کرامت کا ظہور فاسق سے نہیں ہوتا۔ (فتح الباری)

سحر کا حکم

امام بخاری (رح) روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو' صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا' جادو کرنا' جس کو قتل کرنے سے اللہ نے منع کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا' اور مسلمان پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔ (صحیح بخاری ج1 ص388) اس حدیث کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ فی نفسہ جادو کرنا' حرام اور گناہ کبیرہ ہے' اگر جادو کے عمل میں شرکیہ اقوال یا افعال ہوں تو پھر جادو کرنا کفر ہے اور جادو کے سیکھنے اور سکھانے میں فقہاء کے مختلف نظریات ہیں۔

مام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں اھل علم اتفاق ہے' جادو کے سیکھنے اور جادو کے عمل کی وجہ سے ساحر کی تکفیر کی جائے گی' خواہ وہ جادو کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو یا اس کے مباح ہونے کا۔ اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی' کیونکہ امام احمد نے فرمایا: عراف' کاہن اور ساحر کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ ان کے ان افعال پر ان سے توبہ طلب کی جائے' کیونکہ میرے نزدیک وہ حکما مرتد ہیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کو چھوڑ دیا جائے۔ راوی نے پوچھا: اگر توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟ تو کہا: نہیں بلکہ اس کو قید میں رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے' راوی نے پوچھا: اس کو قتل کیوں نہیں کیا جائے گا؟ کہا: جب تک وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کی توبہ اور رجوع کی توقع ہے۔ امام احمد کا یہ کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ ساحر کافر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آیت) ''وما کفر سلیمان''۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا'' یعنی انہوں نے جادو نہیں کیا حتی کہ ان کی تکفیر کی جائے اور فرشتوں نے کہا: (آیت) ''انما نحن فتنۃ فلا تکفر''۔ ہم تو محض آزمائش ہیں تو تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو''۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کرنا کفر ہے۔

صحابہ کرام کا موقف

حضرت علی (رض) نے فرمایا: ساحر کافر ہے۔ حضرت عمر (رض) حضرت عثمان بن عفان (رض)' حضرت ابن عمر (رض)' حضرت حفصہ (رض) حضرت جندب بن عبداللہ (رض) حضرت حبیب بن کعب (رض) حضرت قیس بن سعد (رض) کا قول یہ ہے کہ ساحر کو بطور حد کے قتل کر دیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ (رح) اور امالک کا بھی یہی قول ہے' امام شافعی کا اس میں اختلاف ہے' ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مسلمان کو قتل کرنا صرف تین وجہوں سے جائز ہے' ایمان لانے کے بعد کفر کرے' شادی کرنے کے بعد زنا کرے' یا ناحق قتل کرے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ساحر نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا' اس لیے اس کو قتل نہیں کیا جائے گا' اس کا جواب یہ ہے کہ سحر کرنا بھی ارتداد ہے' نیز حضرت جندب بن عبداللہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ ساحر کی حد' اس کو تلوار سے مارنا سے مارنا ہے

(ابن المنذر)اور امام داؤد نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر(رض) نے فرمایا: ہر ساحر کو قتل کردو۔(المغنی ج9ص 34' مطبوعہ دارالفکر بیروت)

علامہ مرداوی حنبلی لکھتے ہیں: ساحر کی تکفیر کی جائے گی اور اس کو قتل کیا جائے گا' یہی مذہب ہے اور یہی جمہور اصحاب کا نظریہ ہے' ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور جو شخص دواؤں اور دھوئیں سے شعبدہ بازی کرتا ہو اس کو صرف تعزیر دی جائے گی۔(الانصاف ج10ص350' مطبوعہ داراحیاءالتراث العربی' بیروت)

سحر کے شرعی حکم کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ:

علامہ ابن ھمام حنفی لکھتے ہیں:

سحر کی حقیقت ہے اور جسم کو تکلیف پہنچانے میں اس کی تاثیر ہے' جادو کو سکھانا بالاتفاق حرام ہے اور اس کی اباحت کا اعتقاد کرنا کفر ہے' ہمارے بعض اصحاب' امام مالک اور امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ جادو کا سیکھنا اور جادو کا کرنا کفر ہے' خواہ اس کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھے یا نہ رکھے' اس کو قتل کردیا جائے گا' حضرت عمر(رض)' حضرت عثمان(رض)' حضرت ابن عمر(رض)' حضرت جندب بن عبداللہ(رض) حبیب بن کعب(رض)' قیس بن سعد (رض)' اور عمر بن عبدالعزیز(رح) نے ساحر سے توبہ طلب کئے بغیر اس کے قتل کا فتوی دیا' حضرت جندب(رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ساحر کی حد یہ ہے کہ اس کو تلوار سے مار دیا جائے' امام شافعی(رح) کا مذہب یہ ہے کہ جب تک ساحر جادو کے مباح ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو کافر کہا جائے نہ اس کو قتل کیا جائے' ساحر کو کافر قرار دینے نہ دینے میں امام شافعی کے مذہب پر عمل کرنا واجب ہے' البتہ اس کو قتل کرنا واجب ہے' جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ کوشش کرکے جادو کرتا ہے' اس سے توبہ طلب کیے بغیر اس کو قتل کردیا جائے۔(فتح القدیر ج5ص232مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ' سکھر)

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ ساحر جب تک کسی کفریہ امر کا اعتقاد نہ کرے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی: النہر الفائق'' میں اسی پر اعتماد کیا ہے' اور علامہ حصکفی نے بھی اسی کی اتباع کی ہے اور ساحر کو مطلقا قتل کردیا

جائے گا"فتاوی قاضی خاں"" میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کے لیے کوئی عمل کرے، وہ مرتد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے گا بہ شرطی کہ وہ تفریق میں اس عمل کی تاثیر کا اعتقاد رکھتا ہو، اور جو شخص لوگوں کو ضرر پہنچانے کے لیے سحر کرتا ہے اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور جو ساحر تجربہ کے لیے سحر کرتا ہو اور اس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔امام ابوحنفیہ(رح) نے فرمایا: جس شخص کا سحر کرنا اس کے اقرار یا گواہی سے ثابت ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی،اس میں مسلمان، ذمی،آزاد اور غلام برابر ہیں،ساحر سے مراد وہ شخص نہیں ہے جو معوذات سے جادو کو دور کرتا ہو،نہ طلسم کرنے والا مراد ہے(شعبدہ باز)علامہ ابن ھمام نے جو ہمارے بعض اصحاب سے سحر کا حکم کفر نقل کیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ سحر کا تحقق کلمات کفریہ کہنے پر موقوف ہے۔(ردالمختار ج1 ص، 31 مطبوعہ داراحیاءالتراث العربی،بیروت)۔

ڈاکٹر وھبہ زحیلی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنفیہ(رح) کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔(التفسیرالمنیر ج1 ص252 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

مذاہب اربعہ کا خلاصہ اور تجزیہ:

امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ساحر مطلقا کافر ہے اور امام شافعی(رح) اور امام ابوحنیفہ(رح) کے نزدیک ساحر مطلقا کافر نہیں ہے۔اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک(رح) اور امام احمد(رح) کے نزدیک سحر کفریہ عقائد اور کفریہ اقوال اور افعال کے بغیر متحقق نہیں ہوتا، اس لیے وہ سحر کو مطلقا کفر کہتے ہیں،اور امام شافعی(رح) اور امام ابوحنفیہ(رح) کے نزدیک سحر عام ہے، یہ کفر کے بغیر بھی ہو سکتا ہے اس لیے سحر مطلقا کفر نہیں ہے، البتہ جس سحر میں کفر کا دخل ہو وہ ان کے نزدیک بلاشبہ کفر ہے جیسا کہ ان کی عبارات سے واضح ہے اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سحر حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، اور امام مالک(رح)، امام احمد(رح)، اور امام ابوحنفیہ(رح)، کے نزدیک ساحر کو حدا قتل کرنا واجب ہے اور وہ ڈاکو کے حکم میں ہے، امام شافعی(رح)، کے نزدیک ساحر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

جادو کی اقسام

یہاں جادو کی اقسام جنہیں امام رازی نے بیان کیا ہے انہیں تفسیر ابن کثیر سے نقل کیا جاتا ہے۔
اب جادو کی قسمیں سنیئے جنہیں ابو عبداللہ رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

1۔ نجومیوں کا جادو

ایک جادو تو ستارہ پرست فرقہ کا ہے وہ سات ستاروں کی نسبت عقیدہ رکھتے ہیں کہ بھلائی برائی انہی کے باعث ہوتی ہے اس لیے ان کی طرف خطاب کے مقرر الفاظ پڑھا کرتے ہیں اور انہیں کی پرستش کرتے ہیں اسی قوم میں ابراہیم علیہ السلام آئے اور انہیں ہدایت کی۔ رازی رحمہ اللہ نے اس فن میں ایک خاص کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام: السر المکتوم فی مخاطبہ الشمس والنجوم رکھا ہے ملاحظہ ہو ابن خلکان وغیرہ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے بعد میں اس سے توبہ کرلی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف لوگوں کو اس علم سے آشنا کرنے اور خود کو اس کا عالم ثابت کرنے کیلئے یہ کتاب لکھی تھی ورنہ ان کا اپنا اعتقاد یہ تھا جو سراسر کفر ہے اس کتاب میں ان لوگوں کے طور طریقے لکھے ہیں۔

2۔ وہم کا جادو

دوسرا جادو قوی نفس اور قوت واہمہ کے طاقتور لوگوں کا فن ہے وہم اور خیال کا زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے دیکھئیے اگر ایک تنگ پل زمین پر رکھ دیا جائے تو اس انسان پر سے بہ آسانی گزر جائے گا لیکن یہی تنگ پل اگر کسی دریا پر ہو تو نہیں گزر سکے گا اس لیے کہ اس وقت خیال ہو گا کہ اب گرا اب گرا تو واہمہ کی کمزوری کے باعث جتنی جگہ پر زمین میں چل پھر سکتا تھا اتنی جگہ پر ایسے ڈر کے وقت نہیں چل سکتا حکیموں اور طبیبوں نے بھی مرعوف] جس کو نکسیر بہنے کی بیماری ہو شخص کو سرخ چہروں کو دیکھنے سے روک دیا ہے اور مرگی والوں کو زیادہ روشنی والی اور تیز حرکت کرنے والی چیزوں کے دیکھنے سے منع کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ قوت واہمہ کا ایک خاص اثر طبیعت پر پڑتا ہے۔ عقلمند لوگوں کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ نظر لگتی ہے۔ صحیح حدیث میں بھی آیا ہے کہ نظر کا لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔] صحیح مسلم:2188[اب اگر نفس قوی ہے تو ظاہری سہاروں اور ظاہری کاموں کی کوئی

ضرورت نہیں اور اگر اتنا قوی نہیں تو پھر اسے آلات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جس قدر نفس کی قوت بڑھتی جائے گی وہ روحانیات میں ترقی کرتا جائے گا اور تاثیر میں بڑھتا جائے گا اور جس قدر یہ قوت کم ہوتی جائے گی اسی قدر گھٹتا جائے گا یہ کیفیت کبھی غذا کی کمی سے اور لوگوں کے میل جول سے ترک کرنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے کبھی تو قوت کو حاصل کر کے انسان نیکی کے کام یعنی شریعت کے مطابق اس سے کام لیتا ہے اس حال کو شریعت کی اصطلاح میں کرامت کہتے ہیں جادو نہیں کہتے اور کبھی اس حال سے باطل میں اور خلاف شرع کاموں میں مدد لیتا ہے اور دین سے دور پڑ جاتا ہے ایسے لوگوں کے ایسے قابل حیرت کاموں سے کسی کو دھوکا کھا کر انہیں ولی نہ سمجھ لینا چاہیئے کیونکہ شریعت کے خلاف چلنے والا ولی اللہ نہیں ہو سکتا آپ دیکھتے نہیں کہ صحیح احادیث میں دجال کی بابت کیا کچھ آیا ہے؟ وہ کیسے کیسے خلاف عادت کام کر کے دکھائے گا لیکن ان کی وجہ سے وہ اللہ کا ولی نہیں بلکہ ملعون و مردود ہے۔

3۔ جنات کے ذریعے

تیسری قسم کا جادو جنات کے ذریعہ زمین والوں کی روحوں سے امداد و اعانت طلب کرنے کا ہے معتزلہ اور فلاسفہ اس کے قائل نہیں ان روحوں سے بعض مخصوص الفاظ اور اعمال سے تعلق پیدا کرتے ہیں اسے سحر یا بالعزائم اور عمل تسخیر بھی کہتے ہیں۔

4۔ نظر بندی

چوتھی قسم خیالات کا بدل دینا آنکھوں پر اندھیرا ڈال دینا اور شعبدہ بازی کرنا ہے جس سے حقیقت کے خلاف دکھائی دینے لگتا ہے تم نے دیکھا ہو گا کہ شعبدہ باز پہلے ایک کام شروع کرتا ہے جب لوگ دلچسپی کے ساتھ اس طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر ہمہ تن اس میں مصروف ہو جاتے ہیں وہ پھرتی سے ایک دوسرا کام کر ڈالتا ہے جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتا ہے اور اسے دیکھ کر وہ حیران رہ جاتے ہیں، بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اسی قسم کا تھا اسی لیے قرآن میں ہے:

لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان کے دلوں میں ڈر بٹھا دیا اور جگہ ہے یخیل الیہ موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں وہ سب لکڑیاں اور رسیاں سانپ بن کر دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں۔ سورہ اعراف 116) حالانکہ در حقیقت ایسا نہ تھا۔

5۔ شعبدہ بازی

پانچویں قسم بعض چیزوں کی ترکیب دے کر کوئی عجیب کام اس سے لینا مثلاً گھوڑے کی شکل بنادیا اس پر ایک سوار بنا کر بٹھا دیا اس کے ہاتھ میں ناقوس ہے جہاں ایک ساعت گزری اور اس ناقوس میں سے آواز نکلی حالانکہ کوئی اسے نہیں چھیڑتا، اسی طرح انسانی صورت اس کاریگری سے بنائی کہ گویا اصلی انسان ہنس رہا ہے یا رو رہا ہے، فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اسی قسم میں سے تھا کہ وہ بنائے ہوئے سانپ وغیرہ زئبق کے باعث زندہ حرکت کرنے والے دکھائی دیتے تھے گھڑی اور گھنٹے اور چھوٹی چھوٹی چیزیں جن سے بڑی بڑی وزنی چیزیں کھینچ آتی ہیں سب اسی قسم میں داخل ہیں حقیقت میں اسے جادو ہی نہ کہنا چاہیئے کیونکہ یہ تو ایک ترکیب اور کاریگری ہے جس کے اسباب بالکل ظاہر ہیں جو انہیں جانتا ہو وہ ان اسباب و فنون سے یہ کام لے سکتا ہے اسی طرح کا وہ حیلہ بھی ہے کہ جو بیت المقدس کے نصرانی کرتے تھے کہ پر اسرار طریقہ سے گرجے کی قندیلیں جلادیں اور اسے گرجے کی کرامت مشہور کر دی یا اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف جھکالیا۔ بعض کرامیہ صوفیوں کا بھی خیال ہے کہ اگر ترغیب و ترہیب کی حدیثیں گھڑ لی جائیں اور لوگوں کو عبادت کی طرف مائل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بڑی غلطی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ جہنم میں مقرر کر لے۔] صحیح بخاری:110] اور فرمایا میری حدیثیں بیان کرتے رہو لیکن مجھ پر جھوٹ نہ باندھو مجھ پر جھوٹ بولنے والا قطعاً جہنمی ہے۔] صحیح بخاری:106]

ایک نصرانی پادری نے ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک پرندہ کا چھوٹا سا بچہ جسے اڑنے اور چلنے پھرنے کی طاقت نہیں ایک گھونسلے میں بیٹھا ہے جب وہ اپنی ضعیف اور پست آواز نکالتا ہے تو اور پرندے اسے سن کر رحم کھا کر زیتون کا پھل اس گھونسلے میں لا لا کر رکھ جاتے ہیں اس نے اسی صورت کا ایک پرندہ کسی چیز کا بنایا اور نیچے سے اسے کھوکھلا رکھا اور

ایک سوراخ اس کی چونچ کی طرف رکھا جس سے ہوا اس کے اندر گھستی تھی پھر جب نکلتی تھی تو اسی طرح کی آواز اس سے پیدا ہوتی تھی اسے لاکر اپنے گرجے میں ہوا کے رخ رکھ دیا چھت میں ایک چھوٹا سوراخ کر دیا تاکہ ہوا اس سے جائے اب جب ہوا چلتی اور اس کی آواز نکلتی تو اس قسم کے پرندے جمع ہو جاتے اور زیتون کے پھل لالا کر رکھ جاتے اس نے لوگوں میں شہرت دینی شروع کی کہ اس گرجے میں یہ کرامت ہے یہاں ایک بزرگ کا مزار ہے اور یہ کرامت انہی کی ہے لوگوں نے بھی جب اپنی آنکھوں یہ ان ہونی عجیب بات دیکھی تو معتقد ہو گئے اور اس قبر پر نذر نیاز چڑھانے لگے اب کرامت دور دور تک مشہور ہو گئی حالانکہ کہ کوئی کرامت نہ تھی نہ معجزہ تھا صرف ایک پوشیدہ فن تھا جسے اس ملعون شخص نے پیٹ بھرنے کے لیے پوشیدہ طور پر رکھا تھا اور ایک لعنتی فرقہ اس پر ریجھا ہوا تھا۔

6۔ ترکیب

چھٹی قسم جادو کی بعض دواؤں میں عجیب عجیب خاصیتیں ہیں مقناطیس ہی کو دیکھو کہ لوہا کس طرح اس کی طرف کھچ جاتا ہے اکثر صوفی اور فقیر اور درویش انہی حیلہ سازیوں کو کرامت کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور انہیں مرید بناتے پھرتے ہیں۔

7۔ دھمکانا یا متاثر کرنا

ساتویں قسم دل پر ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر اس سے جو چاہنا منوالینا ہے مثلاً اس سے کہدیا کہ مجھے اسم اعظم یاد ہے یا جنات میری قبضہ میں ہیں اب اگر سامنے والا کمزور دل کچے کانوں اور بودے عقیدے والا ہے تو وہ اسے سچ سمجھ لے گا اور اس کی طرف سے ایک قسم کا خوف ڈر ہیبت اور رعب اس کے دل پر بیٹھ جائے گا جو اس کو ضعیف بنادے گا اب اس وقت جو چاہے کرے گا اور اس کا کمزور دل اسے عجیب عجیب باتیں دکھاتا بیٹھ جائے گا جو اس کو ضعیف بنادے گا اب اس وقت جو چاہے کرے گا اور اس کا کمزور دل اسے عجیب عجیب باتیں دکھاتا جائے گا اسی کو تمبلہ (عام زبان میں اسے معمول) کہتے ہیں اور یہ اکثر کم عقل لوگوں پر ہو جایا کرتا ہے اور علم فراست سے کامل عقل والا اور کم عقل والا انسان معلوم ہو سکتا ہے اور اس حرکت کا کرنے والا اپنا یہ فعل اپنی قوت قیافہ کے ذریعہ سے کم عقل شخص کو پہچان کر کے ہی کرتا ہے۔

8۔چالبازیاں

آٹھویں قسم چغلی کرنا جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر کر لینااور خفیہ چالوں سے اسے اپنا گرویدہ کر لینا یہ چغل خوری اگر لوگوں کو بھڑکانے بدکانے اوران کے درمیان عداوت ودشمنی ڈالنے کے لیے ہو تو شرعاً حرام ہے جب اصلاح کے طورپر اور آپس میں ایک دوسرے مسلمان کو ملانے کے لیے کوئی ایسی بات ظاہر کہہ دی جائے جس سے ایک فریق دوسرے فریق سے خوش ہو جائے یا کوئی آنے والی مصیبت مسلمانوں پر سے ٹل جائے یا کفار کی قوت زائل ہو جائے ان میں بددلی پھیل جائے اور مخالف وپھوٹ پڑے تو یہ جائز ہے جیسے حدیث میں ہے کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو بھلائی کے لیے ادھر کی ادھر لے جاتا ہے۔] صحیح بخاری:2692[اور جیسے حدیث میں ہے کہ لڑائی مکر کا نام ہے۔] صحیح بخاری:3030[اور جیسے سیدنا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہمانے جنگ احزاب کے موقعہ پر کفار عرب اور کفار یہود کے درمیان کچھ ادھر ادھر کی اوپری باتیں کہہ کر جدائی ڈلوادی تھی اورانہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی یہ کام بڑے عالی دماغ زیرک اور معاملہ فہم شخص کا ہے۔

یہ یادرہے کہ امام رازی رحمہ اللہ نے جادو کی جو یہ آٹھ قسمیں بیان کی ہیں یہ صرف بااعتبار لفظ کے ہیں کیونکہ عربی زبان میں سحر یعنی جادو ہراس چیز کو کہتے ہیں جو بہت لطیف اور باریک ہو اور ظاہر بین انسان کی نگاہوں سے اس کے اسباب پوشیدہ رہ جائیں اسی واسطے ایک حدیث میں ہے کہ بعض بیان بھی جادو ہوتا ہے۔] صحیح بخاری:5146[اوراسی لیے صبح کے اول وقت کو سحور کہتے ہیں کہ وہ مخفی ہوتا ہے اوراس رگ کو بھی سحر کہتے ہیں جو غذا کی جگہ ہے۔ابوجہل نے بدر والے دن یہی کہا تھا کہ اس کی سحر یعنی رگ بعام مارے خوف کے پھول گئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے سحر ونحر کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔] صحیح بخاری:3100[تونحرے سے مراد سینہ اور سحر سے مراد رنگ غذا۔تفسیر ابن کثیر عبارت ختم

قارئین کرام جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ ان تمام اقسام کو لفظ سحر کے معنی کے اعتبار سے جادو کہا جاتا ہے ورنہ اصل جادو جسے حرام کہا گیا ہے وہی ہے جس میں جنات شیاطین سے مدد حاصل کر کے یاان کے بتائے ہوئے کلمات،نمبرز جنتر منتر تنتر کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

جادو کی تاریخ

جادو کی تاریخ بہت پرانی ہے، جادو بذات خود کوئی چیز نہیں بلکہ جنات شیاطین کی مداخلت کو ہی جادو کہا جاتا ہے، جیسے ہمیں جنات نظر نہیں آتے ایسے ہی جنات کے کام بھی ہم سے پوشیدہ ہیں، چنانچہ جنات شیاطین کے ہی بتائے ہوئی کچھ کلمات، جنتر، منتر، تنتر پڑھنے لکھنے یا کرنے سے کچھ کام جنات کر دیتے ہیں جن کا سبب ہمیں نظر نہیں آتا، کیونکہ اس کا سبب جنات کی مداخلت ہوتی ہے اور جنات ہم سے پوشیدہ ہیں لہذا وقوع پذیر ہونے والی بات کا سبب ہم سے پوشیدہ ہوتا ہے اور ہم اسے جادو سے تعبیر کرتے ہیں۔

تاریخ میں جادو کا تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں بھی ملتا ہے، یہ دور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام سے سینکڑوں سال پہلے کا دور ہے۔ حیرت انگیز طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور جادو کا نہایت اعلیٰ اور ترقی یافتہ دور شمار ہوتا ہے۔ آپ کے معاصر جادو گر نہ صرف اپنے وقت کے بلکہ انسانی تاریخ کے نہایت بلند رتبہ اصحابِ فن شمار ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کسی بھی فن کو کمال اور عروج تک پہنچنے کیلئے صدیوں کا سفر درکار ہوتا ہے اور کئی نسلوں کی عمریں اس فن میں مہارت پیدا کرنے اور اسے بامِ عروج تک پہنچانے میں کام آجاتی ہیں۔

بابل کے کلدانی اور جادو۔

بابل کے کلدانیوں نے نہ صرف یہ کہ سحر و جادو میں بہت کمال حاصل کر لیا تھا بلکہ جادوئی تصورات کو عوامی عقیدہ بنانے میں بھی وہ کامیاب ہو چکے تھے۔ کلدانی تہذیب نہ صرف جادو کی دلدادہ اور اس میں یکتائے روزگار تھی بلکہ اس کی تہذیبی اٹھان اور اجتماعی فکر و نظریہ بھی سحری تصورات کی چھاپ واضح نظر آتی ہے۔ چنانچہ کلدانیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ انسانی زندگی میں کامیابی و ناکامی، پریشانی و خوش حالی، تنگدستی و تونگری، صحت و بیماری، ترقی و تنزل اور عزت و ذلت کے حالات بدلنے میں ستاروں کا گہرا عمل دخل ہے۔ ستاروں کا عروج و زوال ان کی زندگی میں وسعت

وفراوانی لاتاہے اور ستارے انسانی زندگی پر اثرات چھوڑتے ہیں جس کے نتیجے میں ذلت ومسکنت، مصائب وخوشحالی آتی ہے۔ چنانچہ ماہرینِ علم نجوم اور عملیات کرنے والے عاملین کا آج بھی یہی اعتقاد ہے۔

کلدانی اسی اعتقاد کی وجہ سے وہ ان سیاروں کی نہ صرف پوجا اور پرستش کرتے تھے، انہیں دیوتا اور مشکل کشا مانتے تھے بلکہ ان سیاروں سے فیوض وفوائد سمیٹنے یا ان کے غضب اور نحوست سے بچنے کیلئے اپنے پہناوے میں مختلف رنگوں کا انتخاب کرتے، ان سیاروں کی عبادت وپرستش کے لئے مخصوص ساعات کا انتخاب کرتے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے الگ الگ قسم کی بخور جلایا کرتے تھے تھے، ان کے نزدیک ساعات نحس وغیرہ بھی ہوتی تھیں۔

کلدانیوں کے چھ عجیب وغریب طلسمات:۔

سحری فکر ونظر اور عقیدہ وایمان میں سیاروں کی عظمت وہیبت اور ان کی عبادت وپرستش کے ساتھ ساتھ اس دور کے اہلِ بابل فنِ جادوگری میں اس درجہ کمال اور عروج پر پہنچے ہوئے تھے کہ اس کی نظیر بعد کے ادوار میں بھی خال خال ہی نظر آتی ہے۔ نمرود کے زمانے میں کلدانیوں نے اپنے دارالحکومت بابل میں چھ ایسے عجیب وغریب سحری طلسمات بنائے تھے جن کے کرشماتی کمالات کو سن کر آج بھی انسان ششدرہ جاتا ہے۔

1۔تانبے کی بطخ:

نمرودی ساحروں نے تانبے کی ایک ایسی بطخ تیار کی تھی کہ جونہی شہر میں کوئی چور یا مجرم شخص داخل ہوتا، وہ بطخ ایک مخصوص آواز نکالتی تھی، جس سے اس چور کو پکڑ لیا جاتا تھا۔

2۔نقارہ اور گمشدہ اشیاء

اس دور کے جادوگروں نے ایک ایسا نقارہ بھی ایجاد کیا تھا کہ کسی آدمی کی چیز اگر گم ہو جاتی تو وہ آکر اس نقارے پر چوٹ مارتا۔اس نقارے سے باقاعدہ ایک آواز آتی تھی کہ تمہاری گمشدہ چیز فلاں جگہ پر ہے۔

3۔گمشدہ افراد اور آئینہ

گمشدہ اشیاء کے لئے تونقارہ بنایا گیا تھا۔گمشدہ انسانوں یالا پتہ انسانوں کی تلاش ودریافت کیلئے کلدانیوں نے ایک آئینہ تیار کیا تھا۔جب کسی کے گھر کا کوئی فرد گم ہو جاتا تو وہ اس آئینے کے سامنے آتا اور عجیب بات یہ ہے کہ اسے اپنا گم شدہ عزیز نہ صرف یہ کہ اس آئینے میں نظر آ جاتا تھا بلکہ وہ کس جگہ اور کس حال میں ہے اس کی بھی مکمل اور واضح تفصیل آئینے میں اس کے سامنے آجاتی تھی۔

4۔سچ جھوٹ کا فیصلہ بذریعہ تالاب

بابل کے جادوگروں نے نمرود کے دربار میں ایک ایسا تالاب بنا رکھا تھا جس میں مقدمات کے فیصلوں کے حوالے سے تین عجیب وغریب کرشماتی خوبیاں بیک وقت پائی جاتی تھیں۔فریقین کے سچ جھوٹ اور صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ انہی خوبیوں کی بدولت نہایت آسانی سے ہو جاتا تھا۔(۱) پہلی خوبی یہ تھی کہ جو شخص مقدمے میں حق پر ہوتا، اسے جب حوض میں اتار اجاتا تو پانی اس کی ناف سے نیچے نیچے رہتا، جس سے یہ واضح ہو جاتا تھا کہ یہ بندہ حق پر ہے۔(۲) دوسری خوبی یہ تھی کہ اسی حوض میں جب جھوٹا اور مجرم شخص اترتا تو پانی اس کے سر سے اونچا ہو جاتا تھا جس سے وہ ڈوبنے لگ جاتا تھا۔اس طرح یہ معلوم اور متعین ہو جاتا تھا کہ اس مقدمہ میں یہ شخص ناحق اور جھوٹ پر ہے۔(۳) اور تیسری دلچسپ خوبی یہ تھی کہ اگر وہ مجرم شخص اپنی غلطی اور دوسرے فریق کے حق کا اعتراف کر لیتا تو پانی نیچے ہو جاتا تھا اور اسے غرق نہیں کرتا تھا۔

5۔کاک ٹیل بذریعہ تالاب

نمرودی دربار ہی میں ایک اور تالاب عیاشی کیلئے بنایا گیا تھا جو انسانی تاریخ کا نہایت حیران کن خصوصیت کا حامل تالاب تھا۔سال کا ایک خاص دن تھا جس دن امرائے سلطنت اور دیگر معززین ورؤسائے شہر اپنے اپنے گھروں سے اپنی اپنی پسند کے مشروبات لے کر اس حوض کے کنارے پکنک اور رنگ رلیاں منانے اکٹھے ہوتے تھے۔اور ہر شخص اپنا مشروب اس حوض میں ڈال دیتا تھا۔اس طرح شہر بھر سے آنے والے رؤساء کے طرح طرح کے مشروبات اس حوض میں مکس ہو جاتے تھے۔لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ دورانِ جشن جب یہ لوگ اس حوض میں سے مشروب پینے کے لئے برتن ڈالتے تو ہر شخص کے برتن میں صرف وہی مشروب آتا تھا جو خود اس نے اس حوض میں ڈالا ہوتا تھا۔

6۔ عجیب وغریب شجرِ سایہ دار

آپ نے سایہ دار درخت زندگی میں سینکڑوں بار دیکھے ہوں گے۔ جتنا کسی درخت کا حجم ہوتا ہے اسی کے حساب سے اس کا سایہ چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے۔ لیکن کلدانی جادوگروں نے اپنے بادشاہ نمرود کے درباریوں اور ملاقاتیوں کی سہولت کے لئے جو سحری درخت بنایا ہے اس کی کرشماتی خصوصیت پڑھ کر آپ کے بھی دانتوں کو پسینہ آجائے گا۔ کلدانی ساحروں نے نمرود کے دربار میں ایک ایسا جادوئی درخت نصب کر رکھا تھا جس کا سایہ اس کے اپنے حجم کے مطابق نہیں بلکہ درباریوں کی تعداد کے مطابق گھٹتا اور بڑھتا تھا۔ جتنے لوگ آتے جاتے، اس کا سایہ اتنا پھیلتا چلا جاتا تھا، حتیٰ کہ اگر ایک لاکھ لوگ آگئے ہیں تو اسی ایک درخت کا سایہ ان تک پہنچ جائے گا۔ کسی نئے سائبان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ (نوٹ: یہ تاریخ روایات ہیں کو جن کے سچا یا جھوٹا ہونے کا یقین سے نہیں کہا جاسکتا)

بنی اسرائیل کا دور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور کے کئی سو سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا زمانہ آتا ہے، یہ بھی جادو اور سحری عملیات کے عروج کا زمانہ تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ جب انہوں نے اپنے معجزات دکھائے تو فرعون نے لوگوں کو یہی باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ جادو ہے اور موسیٰ جادوگر ہیں۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے وہ مشہور مقابلہ ہوا جس کی تفصیلات قران میں موجود ہیں، چنانچہ فرعون کے بلائے گئے جادوگروں کا جادو موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کے مقابلے میں ختم ہوگیا اور جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ شام، مصر، عراق، بابل کے اندر جادوگری اور عملیات کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے جادو اور معجزے میں فرق کرنا ہی مشکل ہوگیا۔ کیونکہ بظاہر جس طرح جادو کے ذریعے رونما ہونے والے کام کا سبب مخفی ہوتا ہے اسی طرح معجزے کے ذریعے رونما ہونے والے کام کا سبب بھی مخفی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے کسی زمانے میں عراق کے ایک علاقے بابل میں اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں "ہاروت اور ماروت" کو نازل کیا، جس کا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں کو دو مقاصد کے لیے نازل کیا۔ایک جادو اور معجزے میں فرق واضح کرنا۔اور دوسرا انسانوں کی آزمائش اور امتحان۔چنانچہ یہ فرشتے کسی کنویں یا غار میں موجود ہوتے تھے،لوگ ان کے پاس آتے تھے،یہ فرشتے بتاتے تھے کہ ایسا ایسا کرنے،پڑھنے یا لکھنے سے جادو ہوتا ہے،اور یہ کفر ہے ناجائز ہے،اللہ کی نافرمانی ہے،ایسا ایسا پڑھنے لکھنے سے تو ہر کوئی یہ کام کر سکتا ہے۔لیکن معجزہ ایسا نہیں ہوتا،وہ ہر کسی کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ صرف اسی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے جو اللہ کا رسول ہوتا ہے،اس کے لیے ضروری نہیں کہ کچھ خاص کلمات ہی پڑھیں گے یا لکھیں گے،یا کوئی خاص عمل کریں گے تو معجزہ ظاہر ہو گا بلکہ جب اللہ چاہتے ہے رسول اور نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر ہو جاتا ہے۔چنانچہ وہ فرشتے اس طرح لوگوں کو جادو اور معجزے کا فرق سمجھاتے،اور جادو کی بھی وضاحت Explanation کرتے۔یہ سب کچھ لوگوں کے لیے ایک امتحان بھی تھا کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے،چنانچہ جادو کی Explanation اور جادو کی حقیقت بتاتے وقت کچھ لوگ اسے اپنے پاس نوٹ کر لیتے یاد کر لیتے اور پھر وہی کام کرنا شروع کر دیتے۔

یہاں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ جادو کی ابتدا ہاروت ماروت سے نہیں ہوئی بلکہ اس سے بہت پہلے یہ کفر شیطانوں نے ہی انسانوں کو سکھایا تھا،ہاروت ماروت تو اس کی حقیقت اور کفر واضح کرنے کے لیے آئے تھے۔یہ ایسا ہی ہے جیسے میں اپنی ویڈیوز میں جادو اور غیر شرعی عملیات کو واضح کرتا ہوں کہ ایسا ایسا کرنا ناجائز ہے اور کفر ہے ایسا تعویذ نہ لکھنا چاہیے اور نہ پہننا چاہیے تو بہت سارے لوگ اس کو سمجھ کر آئندہ اس سے اپنے آپ کو بچانا شروع کر دیں گے اور کچھ لوگ اس تعویذ کو اپنے پاس نوٹ کر کے کسی موقع پر استعمال کرنا شروع کر دیں گے۔

مدینہ کے یہودی جادوگری میں مبتلا تھے حالانکہ وہ اپنے آپ کو انبیاء کا سچا پیروکار سمجھتے تھے،جب ان سے کہا جاتا کہ یہ عملیات کا جو کام تم کرتے ہو یہ کون سے نبی کی تعلیمات میں ہے تو وہ فوراً کہتے یہ عملیات حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعلیمات ہیں،اور انہی عملیات کے ذریعے انہوں نے جنات کو قابو اور تابع کیا ہوا تھا اور جنات سے کام لیتے تھے۔تب اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 102 نازل فرمائی:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ج وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ" فَلَا تَکْفُرْ ط فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ط وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ط

ترجمہ: اور انہوں نے اس (جادو کے کفریہ کلمات) کی پیروی کی جس کو سلیمان کے دور حکومت میں شیطان پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا' البتہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے' وہ لوگوں کو جادو (کے کفریہ کلمات) سکھاتے تھے اور انہوں نے اس (جادو) کی پیروی کی جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ (فرشتے) اس وقت تک کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک کہ یہ نہ کہتے: ہم تو صرف آزمائش ہیں تو تم کفر نہ کرو' وہ ان سے اس چیز کو دیکھتے جس کے ذریعہ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کر دیتے۔ اور اللہ کی اجازت کے بغیر وہ اس (جادو) سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے' وہ اس چیز کو سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہنچائے اور ان کو نفع نہ دے' اور بیشک وہ خوب جانتے تھے کہ جس نے اس (جادو) کو خرید لیا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں' اور کیسی بری چیز ہے وہ جس کے بدلہ میں انہوں نے اپنے آپ کو فروخت کر ڈالا ہے کاش یہ جان لیتے۔

حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی طرف جادو کی نسبت کی تحقیق:

مدینہ کے یہود حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو ساحر اور جادو گر کہتے تھے اور جب ہمارے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت سلیمان (علیہ السلام) کا نبیوں میں ذکر فرماتے تو وہ یہودی اس پر طعن اور تشنیع کرتے اور کہتے کہ دیکھو ان کو کیا ہوا ہے کہ یہ سلیمان کا نبیوں میں ذکر کرتے ہیں حالانکہ سلیمان محض جادو گر تھے۔

امام ابن جریر (رح) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: سدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے دور حکومت میں شیطان آسمان پر گھات لگا کر بیٹھ جاتے اور بیٹھ کر فرشتوں کا کلام کان لگا کر سنتے کہ زمین

میں کون کب مرے گا، بارش کب ہو گی اور اس قسم کی دیگر باتیں، پھر آ کر کاہنوں کو وہ باتیں بتاتے، کاہن لوگوں کو وہ باتیں بتاتے، اور وہ باتیں اس طرح واقع ہو جاتیں ان کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا کر لوگوں نے وہ باتیں کتاب میں لکھ لیں، اور بنواسرائیل میں یہ مشہور ہو گیا کہ جنات کو غیب کا علم ہے۔ حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے ان کتابوں کو تلاش کروا کر منگوایا اور ایک صندوق میں رکھ کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا اور شیاطین میں سے جو بھی ان کی کرسی کے قریب جاتا وہ جل جاتا، اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اعلان کر دیا کہ میں نے جس شخص کے متعلق بھی یہ سنا کہ وہ کہتا ہے کہ شیاطین غیب جانتے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا، حضرت سلیمان (علیہ السلام) فوت ہو گئے اور وہ علماء بھی گزر گئے جن کو یہ واقعہ معلوم تھا اور کئی سال گزر گئے تو ایک دن وہ شیطان انسان کی صورت بن کر بنواسرائیل کی ایک جماعت کے پاس گیا، اور کہا: میں تم کو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ دکھاتا ہوں، اس نے ان سے کہا: اس کرسی کے نیچے زمین کھودو، انہوں نے کھودا تو وہ کتابیں نکل آئیں، شیطان نے کہا: حضرت سلیمان (علیہ السلام) اس جادو کی وجہ سے انسانوں، جنوں اور پرندوں پر حکومت کرتے تھے پھر بنواسرائیل میں نسل در نسل یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) جادوگر تھے، حتی کے جب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث ہوئے اور آپ نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) کا انبیاء (علیہم السلام) میں ذکر کیا تو بنواسرائیل نے اس پر اعتراض کیا اور کہا: سلیمان تو جادوگر تھے اللہ تعالیٰ نے انکے رد میں یہ آیت نازل فرمائی: (اور انہوں نے اس کی پیروی کی جس کو سلیمان (علیہ السلام) کے دور حکومت میں شیطان پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے (جادو کر کے) کوئی کفر نہیں کیا، البتہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے)۔ (جامع البیان ج 1 ص، 353 مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت، 1409 ھ)

نیز امام ابن جریر (رح) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: جب شیاطین (جنوں) کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی موت کا علم ہوا تو انہوں نے سحر کی مختلف اصناف اور اقسام کو لکھ کر ایک کتاب میں مدون کیا اور اس کے اوپر یہ نام لکھ دیا کہ یہ سلیمان بن داؤد کے دوست آصف بن برخیا کی تحریر ہے اور اس میں علم کے خزانوں کے ذخیرے ہیں، پھر اس کتاب کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا، پھر بعد میں بنواسرائیل کی باقی ماندہ

قوم نے اس کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی کرسی کے نیچے سے نکال لیا' جب انہوں نے اس کتاب کو پڑھا تو انہوں نے جادو پھیلا دیا' اور جب ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت سلیمان بن داؤد (علیہ السلام) کا انبیاء اور مرسلین میں ذکر کیا تو مدینہ کے یہودیوں نے کہا: کیا تم (حضرت سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تعجب نہیں کرتے کہ وہ سلیمان کا انبیاء میں ذکر کرتے ہیں حالانکہ وہ صرف ایک جادو گر تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل کی: (اور انہوں نے اس کی پیروی کی جس کو سلیمان کے دور حکومت میں شیطان پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے (جادو کرکے) کوئی کفر نہیں کیا' البتہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے وہ لوگ کو جادو سکھاتے تھے۔ (جامع البیان ج 1 ص' 354 مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت' 1409ھ)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ان دونوں روایتوں کو طبری کے حوالے سے ذکر کیا ہے (فتح الباری ج 10، ص 223' مبطوعہ دار الکتب الاسلامیہ 'لاہور)

امام ابن جوزی نے ان آیتوں کے شان نزول میں مزید چار قول نقل کیے ہیں: (1) ابو صالح نے حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان (علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے ہاتھ سے ان کی سلطنت نکل گئی تو شیاطین (جنوں) نے سحر کو لکھ کر ان کی جائے نماز کے نیچے دفن کر دیا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اس کو نکال لیا اور کہا: ان کی سلطنت اس سحر کی وجہ سے تھی' مقاتل کا بھی یہی قول ہے۔

(2) سعید بن جبیر (رض) نے حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کیا ہے کہ آصف بن برخیا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے احکام لکھ لیا کرتے تھے اور ان کو ان کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا کرتے تھے' جب حضرت سلیمان (علیہ السلام) فوت ہو گئے تو اس کتاب کو شیطانوں سے نکال لیا اور ہر دو سطور کے درمیان سحر اور جھوٹ لکھ دیا اور بعد میں اس کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی طرف منسوب کر دیا۔

(3) عکرمہ (رض) نے کہا: شیطانوں نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو وفات کے بعد سحر کو لکھا اور اس کو حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی طرف منسوب کر دیا۔

(4) قتادہ (رح) نے کہا: شیطانوں نے جادو کو ایجاد کیا' حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اس پر قبضہ کر کے اس کو اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا تا کہ لوگ اس کو نہ سیکھیں جب حضرت سلیمان (علیہ السلام) فوت ہو گئے تو شیطانوں نے اس کو نکال لیا' اور لوگوں کو سحر کی تعلیم دی اور کہا: یہی سلیمان کا علم ہے۔ (زادالمیسر ج 1 ص' 121 مطبوعہ مکتب اسلامی' بیروت' 1407 ھ)

نائٹ ٹمپلر، فری میسن، ایلومیناتی اور کبالہ جادو

کبالا جادو کیا ہے اور اس کے اثرات کیا ہیں۔؟

کبالہ بابُل کی تہذیب کا وہ علم ہے جو مخصوص اعداد شمار اور علامات کے ذریعے کیا جاتا تھا جسے مقامی زبان میں کبالہ کہا جاتا تھا، اسے ہم کالا جادو یا بلیک میجک Black Magic سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس دنیا میں موجود رنگینیاں ہمیں ظاہری طور پر جتنی حسین اور خوبصورت نظر آتی ہیں در اصل اپنے اندر اتنے ہی گھناونے اور پوشیدہ راز سمائے ہوئے ہیں کیونکہ سیاست ہو یا فلم انڈسٹری، میڈیا ہو یا کوئی اور اہم منصب ان پر موجود چمکتے دمکتے چہروں اور جسموں کے پسِ پردہ بد نما اور دہشت ناک کردار موجود ہیں جو کہ شیطانی پیروکار ہیں اور مٹھی بھر ہونے کے باوجود دنیا کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ ایلومیناتی خفیہ تنظیم شیطان کی عبادت کرنے والی خفیہ تنظیم ہے جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتی سوائے شیطانی غلامی کے اور اپنے آپ کو تمام قوموں اور لوگوں سے برتر تصور کرتی ہے کیونکہ ان کے مطابق اِن کے پاس ایسا علم موجود ہے جو دنیا کے کسی اور انسان کے پاس موجود نہیں۔ مزید یہ کہ اِن کا تعلق فرعون سے جا ملتا ہے۔ آج انہی باتوں سے پردہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے کہ اِن کا واقعی فرعون کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟ اور آخر ایسا کون سا علم ہے

جس کی بناء پہ یہ تنظیم کھلے عام تمام مذاہب کو چیلنج کرتا ہوا دکھائی دیتی ہے ایسا کیا ہے اس علم میں جس کی مدد سے آج یہ مٹھی بھر لوگ تقریباً تقریباً دنیا پہ قابض ہو چکے ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف جھکنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

سلیمان علیہ السلام کے دور میں لوگ براہِ راست جنّات اور شیاطین سے بات کیا کرتے تھے۔ جنات اور شیاطین ایک ہی مخلوق ہے جنات نیک بھی ہوتے ہیں اور بد بھی یعنی مسلمان جنات اور کافر جنات۔ مسلمان جنات کو جن ہی کہا جاتا ہے جبکہ کفار جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے۔ یہودی لوگ شیاطین سے جادو سیکھتے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد انہوں نے جادو پر مکمل طور پر یقین کر لیا اور اسے روحانی علم کا درجہ دیا، جس ذکر میں اوپر تفصیل اور باحوالہ کر آیا ہوں۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا گیا تو یہودیوں نے آپ کو ماننے سے انکار کر دیا اور بولے کہ آپ ہمارے مسیحہ نہیں بلکہ ہمارا مسیحہ کوئی اور ہے۔ یہ جس مسیحہ کا انتظار کر رہے تھے وہ دجال تھا کیونکہ ان یہودیوں نے جب کبالہ نامی جادو سیکھا تو وہ اس جادو کے زریعے کسی اور دنیا سے مخاطب ہوتے تھے وہ جس دنیا کی بات کر رہے تھے وہ ابلیس کی دنیا تھی جسے وہ روحانی دنیا کہا کرتے تھے۔ اس طرح وہ شیطانِ اکبر یعنی ابلیس سے براہِ راست ہمکلام ہوتے اُسی نے انہیں بتایا کہ تمہارا مسیحہ کوئی اور نہیں دجال ہے۔ یہ لوگ چھوٹے شیاطین سے تو بات کرتے ہی تھے اب شیطانِ اکبر سے بھی باتیں کرنے لگیں جس سے باتیں کرنے کا راستہ انہی چھوٹے شیاطین نے ہموار کیا ہوگا اور یوں یہ لوگ شیطان اور اس کی باتوں پر من و عن سے ایمان لائے۔

دراصل یہ کبالہ نامی جادو شیطانیت اور سفلیات سے متعلق ہے جو کیمیائی، جادوئی، برقیاتی لہروں یا hypnotism کے ذریعے دماغ اور اس کی سوچوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ کبالہ جادو، جادوئی دنیا کا سب سے خطرناک جادو ہے اس کے ذریعے یہ ایلومیناتی جو کہ دنیا کا ایک فیصد ہے شیطان سے براہِ راست ہمکلام ہوتے ہیں اور شیطان انہیں دنیا کو گمراہ کرنے اور اس پر حکمرانی کرنے کے نت نئے حربے سمجھاتا ہے جس کو اپنا کر یہ لوگ دولت شہرت اور حکمرانی کے خواب کو پورا کر چکے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ اس کبالہ نامی جادو کی شروعات کب کیسے اور کہاں سے ہوئی۔

کبالہ جادو کی شروعات

اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ شیطانی طاقتوں اور عملیات پر یقین رکھنے اور ان پر عمل کرنے میں بنی اسرائیل اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا اور آپ ہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے جو موجودہ فلسطین میں آباد تھی۔ حضرت یعقوبعلیہ السلام کے بیٹے اور اللہ کے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام جن کا قصہ یقیناہر مسلمان جانتا ہوگا کہ کیسے حسد کی بناء پر ان کے سوتیلے بھائیوں نے انہیں کنویں میں ڈال دیا تھا لیکن مصلحتِ خداوندی سے ایک مصری قافلے کے ذریعے آپ علیہ السلام بچ گئے اور اس قافلے نے آپ علیہ السلام کو اپنے ساتھ مصر پہنچا لیا یہاں اللہ پاک نے آپ کو مصر کی حکمرانی عطا فرمائی، آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں یعنی بنی اسرائیل کو فلسطین سے مصر بلوا لیا اور یہ لوگ یہاں آ کے آباد ہونے لگیں۔

اس دوران بنی اسرائیل جادو اور کسی سفلی علم سے ناواقف تھی۔ مصر اُن دنوں جادو میں عروجِ کمال پر تھا یہاں لوگ کبالہ نامی جادو اور سفلیاتی علم کے ذریعے ہر ناممکن اور ناقابل یقین کام کو سرانجام دیا کرتے تھے مثال کے طور پر سامری نامی جادوگر جن کا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ان کے مقابلے کے لیئے فرعون کے کہنے پہ بلوائے گئے تھے قصہ مشہور ہے کہ فرعون نے حکم جاری کیا کہ پورے مصر میں قابل قابل جادوگروں کو اکھٹا کیا جائے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کو ہرایا جاسکے۔ یہاں یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ کبالہ نامی جادو دنیا میں تمام جادووں سے زیادہ خطرناک ہے یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں سامری جیسے جادوگر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے وہ اسی کبالہ جادو کا سہارا لیا کرتے تھے۔

اُس دور کے مصری بادشاہوں کو فرعون کا لقب دیا جاتا تھا اُس وقت کے جادوگر فرعون کو کبالہ نامی کالے جادو کے ذریعے سے شیطان سے رابطہ کر کے دنیا پر حکمرانی کرنے کے نت نئے حربے سکھاتے اور ایسی ایسی ایجادات کرواتے جن کو ابھی تک سائنس سمیت انسانی عقل حیرت سے تھک رہی ہے انہی ایجادات میں احرامِ مصر بھی شامل ہیں، نمرود کے دور کی چھ عجیب ایجادات کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ ان میں سے اکثر تعمیرات بنی اسرائیل کے قوم سے ہی کروائی جاتی اور ان پر فرعون نے ظلم وستم کی انتہا کر دی اور ذلیل زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین کی طرف ہجرت کر جاءیں۔ حضرت موسیٰ

علیہ السلام بنی اسرائیل کو سمندر کے راستے نجات دلوا کر مصر سے نکل گئے جہاں فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق ہوا اور موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر دوبارہ سے فلسطین میں آباد ہو گئے۔اس دوران بنی اسرائیل قوم پہلی جیسی نہیں رہی تھی وہ کہتے ہیں ناں ماحول کا اثر ہوتا ہے بنی اسرائیل فرعونوں میں رہتے ہوئے غرور و تکبر،ماہر جادوگروں کا علم اور دنیا پر حکمرانی کے حربے سیکھ چکی تھی یعنی ان میں ان فرعونوں کی سی تمام درندگی صفات پیدا ہو چکی تھیں۔فلسطین آ کر بنی اسرائیل رفتہ رفتہ سرکش اور نافرمان بن گئی اور مصری جادوگروں سے سیکھی گئی عملیات اور جادو کے ذریعے شیطانی عملیات اپنے مقاصد کے لیئے استعمال کرنے لگیں۔یہ شیطانی عملیات مخصوص اعداد و شمار اور علامات پر مشتمل ہوتی تھیں جنہیں کبالہ کہا جاتا ہے۔

بنی اسرائیل نے جادو میں مصری جادوگروں سے بھی زیادہ مہارت حاصل کر لی اور اسے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کو نقصان پہنچانے کے لیئے استعمال کرنے لگیں یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا دور آیا۔اللہ نے آپ علیہ السلام کو عظیم الشان سلطنت کے علاوہ جنّات پر حکمرانی بھی عطا فرمائی تھی۔حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کے یہودیوں نے لوگوں کو ورغلانہ اور بہکانہ شروع کر دیا اور انہیں بتایا کہ نعوذ باللہ سلیمان علیہ السلام کے پاس کالے جادو (کبالہ) کی ہی حکمت موجود تھی جس کے ذریعے آپ علیہ السلام جنّات کو کنٹرول کرتے تھے لہٰذا لوگوں نے بنی اسرائیل کے ان یہودیوں کی باتوں میں آ کر کبالہ جادو کو ''روحانیت'' کے طور پر سیکھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جادو کے ان کتابوں کو مقدس کتابوں کا درجہ دے کر ہیکلِ سلیمانی میں رکھ دیا گیا۔

مسلسل اللہ کی نافرمانیوں کی وجہ سے اس قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور ہیکل سلیمانی پر دو مرتبہ حملہ ہوا۔پہلا حملہ بخت نصر اور دوسرا حملہ ٹائٹس نامی بادشاہ نے کیا اور ہیکل سلیمانی کو مکمل طور پر تباہ کیا گیا اور یہاں موجود بنی اسرائیل کو قتل کیا جانے لگا تقریباً ڈیڑھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا گیا بچے کچے یہودی مجبوراً ہجرت کر کے پورے کرہ ارض پر پھیل گئے۔ہیکل سلیمانی پہ حملے کے دوران جادو کی سب کتابیں ہیکل سلیمانی کے ملبے تلے ہی دب کر رہ گئی جن کا حملہ آوروں کو خبر تک نہ تھی کہ کبالہ نامی جادو کیا چیز ہے۔یہاں تک تو بات تھی ہزاروں سال پہلے ان کتابوں کے ملبے تلے دبنے کی۔

کبالہ کی کتابیں کس نے نکالیں

گیارہ سو اٹھائیس عیسوی میں ان بچے کچے یہودیوں نے مل کر ایک تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا نام Night Templar رکھا گیا۔اس تنظیم کا مقصد بظاہر عیسائی مسافروں کو تحفظ فراہم کرنا تھا یعنی بظاہر یہ ایک سیکورٹی کمپنی بنائی گئی تھی، مگر در حقیقت ان کا مقصد ہیکل سلیمانی کے ملبے تلے موجود جادوئی کتابوں کو تلاش کرنا تھا جن کے یہ لوگ کبھی طالبِ علم رہے تھے اور یہ نہایت شاطرانہ انداز سے اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔کیونکہ 1860 عیسوی میں برطانیہ کے دو انجنیئرز نے حرم شریف کے نیچے کھدائی کی تاکہ کچھ سروے کر سکے تو وہاں انہیں سُرنگوں کا ایک جال نظر آیا جو اِن "نائٹ ٹمپلرز" نے کھودیں تھیں تاکہ ہیکل کے کھنڈرات سے وہ نایاب جادوئی کتابیں ڈھونڈ سکیں۔وہ یہ نایاب اور جادوئی اثرات والی کتابیں ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے جن میں کالے جادو اور پُر اسرار رسومات کا تمام علم تھا۔اِن سب کتابوں کو حاصل کر کے ان کی غیر معمولی طاقتوں کا فائدہ اٹھا کر دنیا پہ حکمرانی کرنا ان نائٹ ٹیمپلز کا مقصد تھا۔یہ لوگ عیسائیوں کے ساتھ مل کر صلیبی جنگوں میں بھی شامل ہوتے رہے اور خود کو انہی کا حصہ یعنی عیسائی ظاہر کر کے دنیا پہ حکمرانی کے خواب دیکھتے رہے مگر سلطان صلاح الدّین ایوبی جیسے مسلم حکمران کے ہوتے ہوئے ان کے یہ ناپاک عزائم کامیاب نہ ہو سکے۔

جھوٹے نبی اور جادو گری و عملیات

قارئین کرام یہ بات شاید آپ کے لیے حیران کن ہو کہ زیادہ تر نبوت کے جھوٹے دعویدار پہلے جادو گری اور عملیات کا کام ہی کرتے تھے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ بنیادی عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں اور قیامت تک اب کوئی نبی یا رسول کسی بھی حیثیت میں نہیں آئے گا۔ لیکن دنیا میں نبوت کے جھوٹے دعویدار سر اٹھاتے رہے، یہاں تک کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ چونکہ ہمارا موضوع سخن جادو نگری و عملیات کی دنیا ہے اس لیے ہم نبوت کے ان جھوٹے دعویداروں کا ذکر یہاں کر ناضروری سمجھتے ہیں جو پہلے عملیات کا کام کرتے تھے اور اس طرح اپنا ایک حلقہ اثر بنایا اور پھر آہستہ آہستہ نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

اسود عنسی۔ نبوت کا پہلا جھوٹا دعویدار۔ سن ۱۱ ھجری

اسود عنسی سب سے پہلا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ جس کی شعبدہ بازی کے دور دور تک چرچے تھے۔ کاہن بھی تھا اور کہانت میں کوئی اس کا ثانی نہ تھا۔ لوگ اس کے شعبدوں کو دیکھ کر اس قدر مانوس ہو چکے تھے کہ جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بہت سے اس کے پیروکار بن گئے، یہاں تک کہ نجران اور مذحج جیسے قبائل بھی اس کے دھوکے میں آ گئے اور اس نے اپنی جھوٹی نبوت کا پرچار یمن کے قبیلوں میں شروع کر دیا۔ یہ عنس بن قدحج سے منسوب تھا اس کا نام عیلہ تھا۔ اسے "ذوالخمار" بھی کہتے تھے اور ذوالحمار بھی۔ ذوالخمار کہنے کی وجہ تو یہ تھی کہ یہ اپنے منہ پر دوپٹہ ڈالا کرتا تھا جبکہ ذوالحمار کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کہا کرتا تھا کہ جو شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے اس نے ایک گدھے کو سدھایا ہوا تھا یہ اسے کہتا سجدہ کرو تو وہ سجدہ کرتا اسی طرح کچھ اور کام بھی کرتا، ایسی ہی حرکتوں سے اس نے عام لوگوں کو متاثر کر کے اپنا گرویدہ بنایا تھا۔ ارباب سیر کے نزدیک یہ کاہن تھا اور اس سے عجیب و غریب باتیں ظاہر ہوتی تھیں یہ لوگوں کو اپنی چرب زبانی سے گرویدہ کر لیا کرتا تھا اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے جس طرح کاہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اس کا قصہ یوں ہے کہ فارس کا ایک باشندہ باذان، جسے کسریٰ نے یمن کا حاکم بنایا تھا، نے آخری عمر میں توفیق اسلام پائی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اسے یمن کی حکومت پر برقرار رکھا اس کی وفات کے بعد حکومت یمن کو تقسیم کر کے کچھ اس کے بیٹے شہر بن باذان کو دی اور کچھ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی۔ اس علاقے میں اسود عنسی نے خروج کیا اور شہر بن باذان کو قتل کر دیا اور مرزبانہ جو کہ شہر کی بیوی تھی اسے کنیز بنالیا، فردہ بن مسیک نے جو کہ وہاں کے عامل تھے اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ایک خط لکھ کر مطلع کیا۔ حضرت معاذ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما اتفاق رائے سے حضر موت چلے گئے۔ جب یہ خبر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس جماعت کو لکھا: کہ تم اکٹھے ہو کر جس طرح ممکن ہو اسود عنسی کے شر وفساد کو ختم کرو اس پر تمام فرمانبرداران نبوت ایک جگہ جمع ہوئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا کہ یہ اسود عنسی وہ شخص ہے جس نے تیرے باپ اور شوہر کو قتل کیا ہے اس کے ساتھ تیری زندگی کیسے گزرے گی؟ اس نے کہلوایا میرے نزدیک یہ شخص مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن ہے مسلمانوں نے جواباً پیغام بھیجا کہ جسطرح تمہاری سمجھ میں آئے اور جس طرح بن پڑے اس ملعون کے خاتمہ کی سعی کرو، چنانچہ مرزبانہ نے دو اشخاص کو تیار کیا کہ وہ رات کو دیوار میں نقب لگا کر اسود کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیں ان میں سے ایک کا نام فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ تھا جو مرزبانہ کا چچازاد اور نجاشی کا بھانجا تھا انہوں نے دسویں سال مدینہ منورہ حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا رضی اللہ عنہ۔ اور دوسرے شخص کا نام دادویہ تھا۔ بہر حال جب مقررہ رات آئی تو مرزبانہ نے اسود کو خالص شراب کثیر مقدار میں پلا دی جس سے وہ مدہوش ہو گیا فیروز دیلمی نے اپنی ایک جماعت کے ساتھ نقب لگائی اور اس بدبخت کی گردن توڑ کر قتل کر دیا۔ اس کے قتل کرتے وقت گائے کے چلانے کی طرح بڑی شدید آواز آئی اس کے دروازے پر ایک ہزار پہرے دار ہوا کرتے تھے وہ آواز سن کر اس طرف لپکے مگر مرزبانہ نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ خاموش رہو تمہارے نبی پر وحی آرہی ہے۔ ادھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مدینہ میں پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے

اور ایک مرد مبارک نے جو کہ اس کے اہلبیت سے ہے اس نے اسے قتل کیا ہے اس کا نام فیروز ہے اور فرمایا" فاز فیروز " یعنی فیروز کامیاب ہوا۔ (مدارج النبوۃ مترجم ج دوم ص ۵۵۴)۔

مسیلمہ کذاب۔ سن ۲۱ ھجری

فتح مکہ کے بعد پورے عرب سے مختلف قبائل وفود کی شکل میں حضور صلی اللہ علی وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر رہے تھے۔ انہیں وفود میں سے ایک وفد یمن سے آیا جس میں مسیلمہ کذاب بھی تھا اس وقت اس کی عمر سو سال سے بھی زائد تھی۔ اس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر اسلام قبول کر لیا، اور ساتھ ہی یہ فرمائش بھی کی کہ آپ مجھے اپنا نائب اور خلیفہ بنا لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ بہر حال اس وقت یہ واپس چلا گیا اور اپنے علاقے میں جا کر یہ اعلان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نبوت میں شریک کر دیا ہے۔

پیشے کے لحاظ سے یہ بھی جادو گر ہی تھا ساری زندگی جادو گری، کہانت اور عملیات کا کام کرتا رہا۔ اور ایسے شخص کے پاس ظاہر ہے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے، اور اپنا اچھا خاصا حلقہ اثر بھی رکھتے ہیں، اسی چیز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا:

"مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام۔ معلوم ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک کار ہوں۔ عرب کی سرزمین نصف آپ کی ہے اور نصف میری لیکن قریش کی قوم زیادتی اور ناانصافی کر رہی ہے"۔

یہ خط دو قاصدوں کے ہاتھ جب حضور نبی کریم خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچایا گیا تو آپ نے ان قاصدوں سے پوچھا تمہارا مسیلمہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی وہ ہی کہتے ہیں جو ہمارا سچا نبی کہتا ہے۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ "اگر قاصد کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کرا دیتا"۔ خاتم المرسلین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں مسیلمہ کو لکھا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ منجانب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنام مسیلمہ کذاب۔

سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے،اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے،اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنادیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی متقیوں کے لیے ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یہ مسئلہ کسی نہ کسی طرح چلتا رہا مگر آپ ﷺ کے وصال پاتے ہی مسیلمہ کذاب نے لوگوں کو اپنے دین اور جھوٹی نبوت کی طرف راغب کرنے کے لیے ایک ایسے عامیانہ اور رندانہ مسلک کی بنیاد ڈالی جو عین انسان کے نفس امارہ کی خواہشات کے مطابق تھا،چنانچہ اس نے شراب حلال کر دی، زنا کو مباح کر دیا، نکاح بغیر گواہوں کے جائز کر دیا، ختنہ کرنا حرام قرار پایا، ماہ رمضان کے روزے اڑا دیے، فجر اور عشاء کی نماز معاف کر دی، قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں، سنتیں ختم صرف فرض نماز پڑھی جائے۔ان کے علاوہ اور بہت سی خرافات اس نے اپنی خود ساختہ شریعت میں جاری کیں چونکہ یہ سب باتیں انسانی نفس امارہ کے عین مطابق تھیں اس لیے کم عقل لوگ اس پر ایمان لانے لگے اس کا اثر یہ ہوا ہر طرف فواحشات اور عیش کوشی کے شرارے بلند ہونے لگے اور پورا علاقہ فسق و فجور کا گہوارہ بن گیا۔

جھوٹے نبی کے معجزات و کمالات

ایک مرتبہ ایک شخص کے باغات کی شادابی کی دعا کی تو درخت بالکل سوکھ گئے۔کنوؤں کا پانی بڑھانے کے لیے مسیلمہ نے اپنا آب دہن ڈالا تو کنویں کا پانی اور نیچے چلا گیا اور کنواں سوکھ گیا۔بچوں کے سر پر برکت کے لیے ہاتھ پھیرا تو بچے گنجے ہو گئے۔ایک آشوب چشم پر اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ بالکل اندھا ہو گیا۔ بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا تو اس کا سارا دودھ خشک ہو گیا اور تھن سکڑ گئے۔

بہر حال خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں اس کی سرکوبی کے لیے مختلف لشکر بھیجے ایک آدھ بار ناکامی بھی ہوئی بالا خر حضرت خالد بن ولید اور دیگر کئی صحابہ اور مسلمانوں کے تیرہ ہزار کے لشکر نے مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار کے لشکر کا مقابلہ کیا اور شکست دی، حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے اپنے نیزے سے نشانہ لگا کر مسیلمہ کا قصہ تمام کیا۔اس جنگ میں دیگر بہت سارے صحابہ سمیت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی زید بن خطاب بھی شہید ہوئے۔ تقریباً چھ سو مسلمان شہید اور اکیس ہزار کافر قتل ہوئے۔

سجاح بنت حارث

یہ عورت اپنے زمانے کی مشہور کاہنہ تھی اور عملیات کا کام کرتی تھی۔ نہایت فصیحہ و بلیغہ اور بلند حوصلہ عورت تھی۔ مذہباً عیسائی تھی۔ ایک دن اس نے سوچا مسیلمہ کذاب جیسا 100 سالہ بوڑھا نبوت کا دعویٰ کر کے بااقتدار بن گیا ہے تو مجھے بھی اپنی خوبیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ جیسے ہی اس نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سنی تو دعویٰ نبوت کر دیا۔ چونکہ جناتی طاقت اور تحریر و تقریر کے فن پر اس کو عبور حاصل تھا۔ لہٰذا اس نے بہت جلد بنی تغلب اور بنی تمیم کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنا ہم نوا بنا لیا۔

جب سجاح کی طاقت بڑھ گئی تو اس نے ایک رات تمام معتقدین سرداروں کو بلا کر یمن پر حملے کی تیاری کا حکم دیا، جب سجاح کا لشکر یمن کی طرف روانہ ہوا جہاں مسیلمہ کذاب پہلے سے اپنی جھوٹی نبوت کی دکان کھولے بیٹھا تھا۔ ادھر مسیلمہ کذاب کو جب سجاح کے حملے کی خبر ملی تو وہ سخت پریشان ہوا کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ سجاح بہت ہوشیار اور حوصلہ مند عورت ہے۔ اس لیے اس نے کمال مکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انتہائی قیمتی تحائف کے ساتھ راستے میں ہی سجاح بنت حارث سے ملاقات کی اور اسے اپنے جال میں پھانس لیا اور دونوں نے 3 دن تک مسیلمہ کذاب کے خیمے میں اپنی اپنی نبوت پر بحث و مباحث کے دوران داد و عیش کے دور گزارنے کے بعد نکاح کر لیا۔ جب 3 روز بعد سجاح نے اپنے معتقدین کو مسیلمہ کذاب کے نبی برحق ہونے اور نکاح کی خبر سنائی تو بڑے بڑے سردار اس سے ناراض ہو کر الگ ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے سجاح بنت حارث اکیلی رہ گئی اور خاموشی سے اپنے ننہالی قبیلے بنی تغلب میں زندگی گزارنی شروع کر دی۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک سال قحط پڑا تو انہوں نے بنی تغلب کو بصرہ میں آباد کر لیا، سجاح بن حارث بھی ان کے ساتھ یہاں آباد ہو گئی اور توبہ استغفار کر کے دوبارہ مسلمان ہو گئیں۔ انتہائی دینداری، پرہیزگاری اور ایمانی کیفیت میں ان کا انتقال ہوا، بصرہ کے حاکم اور صحابی رسول سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حارث کذاب دمشقی

جو شخص بھوکا رہے، کم سوئے، کم بولے اور نفس کشی اختیار کرلے اس سے بعض دفعہ ایسے افعال صادر ہو جاتے ہیں جو دوسروں سے نہیں ہو سکتے۔ ایسے لوگ اہل اللہ میں سے ہوں تو ان کے ایسے فعل کو کرامت کہتے ہیں اور اگر اہل کفر یا گمراہ ہوں تو ان کے ایسے فعل کو استدراج کہتے ہیں۔ حارث کذاب بھی اپنی ریاضت و مجاہدات اور نفس کشی کی بدولت ایسے افعال کرتا تھا، مثلاً یہ لوگوں کو کہتا کہ آؤ میں تمہیں دمشق سے فرشتوں کو جاتے ہوئے دکھاؤں چنانچہ حاضرین محسوس کرتے کہ نہایت حسین و جمیل فرشتے بصورت انسان گھوڑوں پر سوار جارہے ہیں۔ یہ لوگوں کو موسم سرما میں گرمیوں کے اور گرمیوں میں موسم سرما کے پھل کھلاتا۔ اس کے گمراہ کن افعال اور شعبدوں کی شہرت آس پاس پھیل گئی اور اس بدبخت نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ خلق خدا کو گمراہ ہوتے دیکھ کر ایک دمشقی رئیس قاسم بن بخیرہ اس کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ تم کس چیز کے دعویدار ہو، حارث بولا میں اللہ کا نبی ہوں۔ اس پر قاسم نے کہا اے دشمن خدا تو بالکل جھوٹا ہے۔ حضرت خاتم المرسلین کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ یہ کہہ کر قاسم سیدھا خلیفہ وقت عبدالمالک بن مروان کے پاس گئے اور سارا ماجرا سنا دیا۔

عبدالمالک نے حارث کو گرفتار کر کے دربار میں پیش کرنے کا حکم دیا لیکن اس دوران وہ بیت المقدس کی جانب فرار ہو چکا تھا اور وہاں پہنچ کر اس نے اعلانیہ اپنی جھوٹی نبوت کا آغاز کر دیا۔ بصرہ کے ایک شخص نے اس سے ملاقات کی اور بہت دیر تک تبادلہ خیال کے بعد سمجھ گئے کہ یہ جھوٹا نبی ہے۔ تاہم اس کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے اس کا اعتماد حاصل کیا اور کچھ عرصے بعد خلیفہ کے دربار میں پہنچ کر سارا قصہ بیان کرنے کے بعد حارث کی گرفتاری کے لیے 20 سپاہی لے کر پھر بیت المقدس پہنچ گئے اور موقع ملتے ہی حارث کو زنجیروں میں باندھ لیا۔ بیت المقدس سے بصرہ تک راستے میں حارث نے شیطانی طاقتوں کے ذریعے 3 سے زائد بار اپنی زنجیریں کھلوائیں مگر یہ شخص جس نے گرفتار کیا تھا وہ کسی طور مرعوب نہیں ہوئے اور جھوٹے نبی کو خلیفہ کے دربار میں پیش کر دیا۔ خلیفہ کے دربار میں بھی حارث نبی ہونے کا دعویدار رہا جس پر خلیفہ نے محافظ کو نیزہ مارنے کا اشارہ کیا لیکن پہلے نیزہ کے وار نے اس کے جسم پر کوئی اثر نہیں کیا جس پر اس کے حواریوں کی باچھیں کھل گئیں۔ پھر خلیفہ عبدالمالک نے محافظ سے کہا

کہ بسم اللہ پڑھ کر نیزہ مارو۔اس نے بسم اللہ پڑھ کر نیزہ مارا تو وہ حارث کے جسم کے پار ہو گیا اور یوں یہ جھوٹا نبی بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

1 حارث کی شیطانی کرامات زنجیروں کے کھلنے اور فرشتوں کے نظر آنے سے متعلق علامہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان'' میں لکھا ہے کہ حارث کی زنجیریں کھولنے والا اس کا کوئی موکل یا شیطان تھا اور فرشتوں کو جو گھوڑوں پر سوار دکھا یا وہ فرشتے نہیں جنات تھے۔

مغیرہ بن سعید

یہ شخص خالد بن عبداللہ قسری والی کوفہ کا آزاد کردہ غلام تھا حضرت امام محمد باقر کی رحلت کے بعد پہلے امامت اور پھر نبوت کا دعویٰ کرنے لگا۔یہ کہتا تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اس کی مدد سے مردوں کو زندہ اور فوجوں کو شکست دے سکتا ہوں اگر میں قوم عاد و ثمود کے درمیانی عہد کے لوگوں کو بھی چاہوں تو زندہ کر سکتا ہوں۔اس کو جادو اور سحر میں بھی کامل دستگاہ حاصل تھی اور دوسرے طلسمات وغیرہ بھی جانتا تھا جس سے کام لے کر لوگوں پر اپنی بزرگی اور عقیدت کا سکہ جماتا تھا۔

جب خالد بن عبداللہ قسری کو جو خلیفہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کا حاکم تھا یہ معلوم ہوا کہ مغیرہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اور اس نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے تو اس نے 119 ہجری میں اس کی گرفتاری کا حکم دیا۔مغیرہ اپنے مریدوں کے ساتھ گرفتار کر کے خالد کے سامنے پیش کیا گیا۔خالد نے اس سے پوچھا تو کس چیز کا دعویدار ہے۔اس نے کہا میں اللہ کا نبی ہوں۔خالد نے پھر اس کے مریدوں سے پوچھا تم اس کو اللہ کا نبی مانتے ہو سب نے اثبات میں جواب دیا۔خالد نے مغیرہ کو سرکنڈے کی گھٹے کے ساتھ باندھا اور تیل چھڑک کر زندہ جلا دیا۔خیال رہے کہ خالد نے جوش میں اس کو آگ کی سزا دی ورنہ حدیث شریف میں آگ سے عذاب دینے کی ممانعت کی گئی ہے۔

بیان بن سمعان

یہ شخص اہل ہنود کی طرح تناسخ اور حلول کا قائل تھا اس کا دعویٰ تھا کہ میرے جسم میں خدا کی روح حلول کر گئی ہے۔ یہ بھی کہتا تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور اس کے پیروکار اس کو اسی طرح خدا کا اوتار مانتے تھے جس طرح رام چندر جی اور کرشن جی کو۔ یہ قرآن پاک کی ایسی تاویلات کرتا تھا جیسے قادیان کے خود ساختہ نبی نے کی ہیں۔ اس کے ماننے والے کہتے تھے کہ "ھٰذا بین للناس وھدی وموعظہ للمتقین" قرآن کی یہ آیت بیان ہی کی شان میں اتری ہے۔ اور خود بیان کا بھی یہی خیال تھا۔ بیان نے اپنی خانہ ساز نبوت کی دعوت حضرت امام محمد باقر جیسی جلیل القدر ہستی کو بھی دی تھی اور اپنے ایک خط میں جو اپنے قاصد عمر بن عفیف کے ہاتھ امام موصوف کے پاس بھیجا اس نے لکھا۔

"تم میری نبوت پر ایمان لے آؤ گے تو سلامتی میں رہو گے اور ترقی کرو گے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ کس کو نبی بناتا ہے"۔

کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر یہ خط پڑھ کر بہت غضبناک ہو گئے اور قاصد سے فرمایا اس خط کو نگل جاؤ قاصد بے تامل نگل گیا اور اس کے فوراً بعد ہی گر کر مر گیا اس کے بعد حضرت امام محمد باقر نے بیان کے حق میں بھی بددعا فرمائی۔ خالد بن عبداللہ حاکم کوفہ نے مغیرہ بن سعید کے ساتھ ہی بیان کو بھی گرفتار کر کے دربار میں بلایا تھا جب مغیرہ ہلاک ہو چکا تو خالد نے بیان سے کہا اب تیری باری ہے۔ تیرا دعویٰ ہے کہ تو اسم اعظم جانتا ہے اور اس کے ذریعے فوجوں کو شکست دیتا ہے اب یہ کر کہ مجھے اور میرے عملہ کو جو تیری ہلاکت کے درپے ہیں اسم اعظم کے ذریعے ہلاک کر۔ مگر چونکہ وہ جھوٹا تھا اس لیے کچھ نہ بولا اور خالد نے مغیرہ کی طرح اس کو بھی زندہ جلا دیا۔

صالح بن طریف

یہ شخص یہودی تھا اور اندلس میں اس کی نشوونما ہوئی۔ وہاں سے مغرب اقصیٰ کے بربری قبائل میں رہائش اختیار کی۔ یہ قبائل بالکل جاہل اور وحشی تھے صالح نے اپنے جادو کے شعبدے دکھا کر ان سب کو اپنا مطیع کر لیا اور ان پر حکومت کرنے لگا۔ ۱۲۷ھ میں جب ہشام بن عبدالملک خلیفہ تھے، صالح نے نبوت کا دعویٰ کیا شمالی افریقہ میں اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور اس کو وہ عروج ہوا کہ اس کے کسی ہم عصر حاکم کو اس کا مقابلہ کرنے کی جرات نہ ہو سکی۔ اس

شخص کے کئی نام تھے عربی میں مصالح۔ فارسی میں عالم۔ سریانی میں مالک۔ عبرانی میں روبیل اور بربری زبان میں اس کو واریا یعنی خاتم النبین کہتے تھے۔

اسحاق اخرس

ان جھوٹے نبیوں کی فہرست میں شمالی افریقہ کا اسحاق اخرس بھی شامل تھا، 135ھ میں جب عباسی خلیفہ کا دور تھا تو یہ بدبخت اصفہان سے ظاہر ہوا، اس نے تمام آسمانی کتابوں کا مطالعہ کیا اور شعبدہ بازی میں مہارت حاصل کرنے کے بعد ایک عربی مدرسہ میں قیام پذیر ہو گیا۔ 10 برس تک اس نے گونگا ہونے کا ڈرامہ رچایا۔ یہاں تک کہ اس کا لقب ہی ""اخرس"" یعنی ""گونگا"" پڑ گیا۔ 10 برس کی صبر آزما مدت کے بعد اس کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس نے ایک نفیس قسم کا روغن تیار کیا جو لگانے سے چہرہ چمک اٹھتا تھا۔ اس کا مقصد لوگوں کو مرعوب کرنا تھا کہ اللہ نے قوت گویائی کے ساتھ ساتھ نورانیت بھی عطا کر دی ہے۔ اس کی ان چالبازیوں اور مکاریوں کے اثر سے اس مدرسے کے اساتذہ اور مہتمم بھی محفوظ نہ رہ سکے قاضی وقت سمیت پورا شہر اس کا معتقد ہو گیا۔

جن لوگوں کا دل نور ایمان سے منور تھا اور جن کو ہر عمل شریعت کی کسوٹی پر پرکھنا آتا تھا انہوں نے لوگوں کو بہت سمجھایا کہ اسحاق اخرس کوئی نبی یا ولی نہیں بلکہ جھوٹا۔ کذاب۔ شعبدہ باز اور رہزن دین و ایمان ہے لیکن عقیدت مندوں کی خوش اعتقادی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بالآخر اسحق اخرس کے پاس اتنی قوت اور لوگوں کی تعداد ہو گئی کہ اس کے دل میں ملک گیری کی ہوس پیدا ہونے لگی۔ چنانچہ اس نے ایک بڑی تعداد اپنے عقیدت مندوں کی لے کر بصرہ۔ عمان اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں پر دھاوا بول دیا اور عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے حاکموں کو بصرہ اور عمان وغیرہ سے بے دخل کر کے خود قابض ہو گیا۔ خلیفہ جعفر منصور کے لشکر سے اسحاق کے بڑے بڑے معرکے ہوئے آخر کار عساکر خلافت فتح یاب ہوئے اور اسحاق مارا گیا اور یوں وہ خود اور اس کی جھوٹی نبوت خاک میں مل گئی۔

عبدالعزیز باسندی

اس شخص نے 332ھ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک پہاڑی مقام کو اپنا مستقر بنایا۔ یہ شخص انتہائی مکار اور شعبدہ باز تھا۔ پانی کے حوض میں ہاتھ ڈال کر جب باہر نکالتا تو اس کی مٹھی سرخ اشرفیوں سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ اس قسم کی شعبدہ بازیوں اور نظر بندیوں نے ہزاروں لوگوں کو گمراہی کے راستے پر ڈال دیا۔

علماء کرام اور اہل حق نے لوگوں کو بہت سمجھایا مگر جن کی قسمت میں مرتد ہونا لکھا تھا اس کو کون ٹال سکتا تھا جب باسندی نے دیکھا کہ اہل حق اسکی نبوت میں رکاوٹ ہیں تو اس نے اہل حق کے خلاف ظلم و ستم کا بازار گرم کیا۔ ہزاروں مسلمان اس جرم میں اس کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ جب لوگ اس کے ظلم و ستم سے تنگ آ گئے تو حکومت کو بھی اس کی تحریک سے خطرہ محسوس ہوا چنانچہ وہاں کے حاکم ابو علی بن محمد بن مظفر نے باسندی کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر روانہ کیا۔ باسندی ایک بلند پہاڑ پر جا کر قلعہ بند ہو گیا لشکر اسلام نے اس کے گرد محاصرہ ڈال دیا اور کچھ مدت کے بعد جب کھانے پینے کی چیزیں ختم ہونے لگیں تو باسندی کے فوجیوں کی حالت دن بدن خراب ہونے لگی اور جسمانی طاقت بھی جواب دے بیٹھی۔ یہ صورت حال دیکھ کر لشکر اسلام نے پہاڑ پر چڑھ کر ایک زبردست حملہ کیا اور مار مار کر دشمن کا حلیہ بگاڑ دیا۔ باسندی کے اکثر فوجی مارے گئے اور خود باسندی بھی جہنم واصل ہوا۔ (حوالہ: بائیس (22) جھوٹے نبی۔ تالیف۔ نثار احمد خاں فتحی)

یہ چند ایک جادوگر عاملین کا تذکرہ میں نے آپ کے سامنے کیا، ویسے تو تاریخ میں بہت سارے مدعیان نبوت آئے اور گئے، آج ضرورت اس امر کی ہے کہ دین اسلام کے پاک وجود کو بچانے کے لیے ان شیطانوں اور کذابوں کا قلع قمع کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا جائے بلکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و احکامات کی پیروی کرتے ہوئے سخت سے سخت فیصلے کیے جانے چاہئیں۔

مرزا قادیانی کا فتنہ کیوں ختم نہیں ہو رہا؟

ایک بڑا اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جتنے بھی مدعیان نبوت آئے ان کے فتنے تھوڑے ہی عرصے میں ختم کر دیے گئے لیکن قادیانی فتنہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا ابھی تک جاری ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ 1924 کو مسلمانوں کی خلافت ختم ہو گئی، اس کے بعد سے اب تک سو سال ہونے کو ہیں کوئی خلیفہ اور خلافت نہیں، اس سے پہلے فتنے اس لیے ختم ہو جائے کرتے تھے کہ مسلمانوں کا ایک خلیفہ ہوتا تھا وہ خود جیسا بھی ہوتا تھا بہر حال اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے کام کرتا ہی تھا۔ چنانچہ تمام فتنوں کو مسلمانو حکمرانوں نے ریاست کی طاقت استعمال کر کے ختم کیا، جبکہ قادیانیوں کو غیر تو غیر اپنی ریاستیں بھی تحفظ فراہم کر رہی ہیں، شاید اسی میں اللہ کی کوئی حکمت ہو، کیونکہ اللہ کا کوئی بھی کام حکمت سے کالی نہیں ہوتا۔

باب سوم

خفیہ تنظیمیں فری میسن اور ایلومیناتی

عیسائی اور یہودی ایک دوسرے کے مذہبی دشمن ہیں کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو یہودیوں نے ہی سولی پر لٹکایا تھا چانچہ جب عیسائیوں کو ان نائٹ ٹیمپلرز کا یہودی ہونے کا پتہ چلا تو انہیں قتل کرنا شروع کر دیا تو مجبور ہو کر یہ (نائٹ ٹیمپلرز) بنی اسرائیل یعنی یہودی سکاٹ لینڈ ہجرت کر گئے اور پھر رفتہ رفتہ وہاں سے اپنا اثر ورسوخ پورے برطانیہ تک پھیلا دیا۔ یہاں سکاٹ لینڈ میں ان نائٹ ٹیمپلرز کے یہودیوں نے لوگوں کو طاقت اور دولت کے سہانے خواب دکھانے شروع کر دیئے کیونکہ وہ لوگوں پر حکمرانی کرنے اور لوگوں کے نفسیات سے کھیلنے کے تمام تر حربے جان چکے تھے یوں آہستہ آہستہ لوگ دولت اور ان کی سوچ کا شکار ہو کر ان میں شامل ہوتے گئے کیونکہ انسان فطری طور پر دولت اور طاقت ہی چاہتا ہے اور یوں یہ تنظیم تیزی سے پھیلنے لگی یہاں تک کہ اسے 1128 میں مذہبی تنظیم تسلیم کر لیا گیا جس کے نتیجے میں اس نائٹ ٹیمپلر نامی تنظیم کو تمام یورپی قوانین سے استثنٰی حاصل ہو گئی اور یہی چیز ان کے طاقت میں اضافے کا باعث بنی جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت جلد ہی یہ لوگ دنیا کے تمام وسائل پر قابض ہونا شروع ہو گئے یہاں تک کہ جائیدادیں، قلعوں، جاگیروں اور دنیا بھر کے وسائل پر قبضہ کرنے لگیں۔

یہ تنظیم دنیا بھر کے تربیت یافتہ اور تجربہ کار لوگوں پر مشتمل ہو گئی اس تنظیم کا سربراہ Grand Master کہلاتا ہے اور ان کے نائبین masters کہلاتے ہیں۔ Grand Master کا حکم ان کے لیئے خدا کا درجہ رکھتا ہے۔ اس زمانے میں لوگ بیرون ممالک سفر کرنے سے گھبراتے تھے کیونکہ راستے میں ڈاکوؤں کا خدشہ رہتا تھا ان نائٹ ٹیمپلرز نے تھوڑی سی فیس کے بدلے لوگوں کی نقدی اور رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا شروع

کر دیا اور سُود لینا شروع کر دیا اسی سسٹم کے ذریعے آگے چل کر بینک کا نظام متعارف کروایا گیا۔ بعد میں یہی یہودی نائٹ ٹیمپلرز یورپ میں پہلے سے موجود ایک تنظیم میسن گلز میں شامل ہو گئے اور یہاں کبالہ جادو کے رسومات اور علامات متعارف کروانا شروع کر دیئے۔ کچھ عرصہ بعد میں اِن نائٹ ٹیمپلرز یہودیوں نے میسن گلز کے ہی اراکین میں سے اپنے ہم خیالوں کے ساتھ مل کر اپنا نام بدل کر فری میسن رکھ لیا اور یوں فری میسن نامی تنظیم وجود میں آئی جس کا مقصد پوری دنیا میں آزاد خیالی اور دِین سے بیزارگی کو فروغ دینا تھا انسان کے اندر جنس پرستی اور مادی خیالات کو پروان چڑھانا تھا۔ شروع شروع میں نائٹ ٹمپلرز نے تجارتی قافلوں کی سیکورٹی کا کام شروع کیا اور معمولی سی اجرت پر وہ تجارتی قافلوں کی رقم بحفاظت ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچاتے تھے، پھر آہستہ آہستہ دنیا کا پہلا بینک وجود میں آیا۔ ناظرین سونے چاندی کے سکے ختم کر کے کاغذی نوٹ کیسے وجود میں آئے؟ اور اب ان کاغذی نوٹوں کو ختم کر کے محض نمبر دینے کی کوشش کی جارہی ہے، پھر بینک کیسے بنے وغیرہ وہ موضوعات ہیں جن پر ہم بعد میں بات کریں گے۔

چنانچہ اسی چیز کو آگے بڑھاتے ہوئے اس تنظیم نے یورپ میں جنگوں کو بڑھایا اور سودی کاروبار یعنی بینکنگ اور عالمی مالیاتی ادارے IMF وغیرہ بنا کر دنیا کی معیشت کنڑول کرنے کا طریقہ متعارف کروایا۔ کیونکہ پوری دنیا کو کنڑول کرنے کا واحد طریقہ اس کی معیشت کو کنڑول کرنا ہے۔ ان تنظیموں نے ایک تیر سے دو شکار کر کے مغرب میں جنگ کروا کر مذاہب خاص طور پر مسلمانوں پر دہشت گردی کا ٹھپہ لگا کر مذہبی بیزارگی کو فروغ دیا اور دوسری طرف ان دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیئے اپنے ہتھیار بھیج کر اربوں پتی بن گئے یوں اس تنظیم نے دنیا میں اخلاقی پستی، مذہب سے بیزارگی اور جنسی خواہشات کو فروغ دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنے مقاصد کے لیئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس مقصد کے لیئے یہ تنظیم خود آگے نہیں آتی بلکہ شیطانی معاہدے کے ذریعے اپنے پیروکاروں سے ہر غلط کام کرواتی۔

1776 میں اس فری میسن نے مل کر ایک نئی تنظیم "ایلومیناتی" قائم کی، ایلومیناتی کے نظریات اور مقاصد فری میسن کے جیسے ہی تھے۔ اس تنظیم کی ذریعے دنیا کے بڑے بڑے فری میسنز خصوصاً جرمنی کے Rothschild روتھس چائلڈ نامی خاندان، کی مدد لے کر دنیا بھر کے مذاہب خاص طور پر اسلام اور عیسائیت کو تباہ کرنے کے لیئے

منصوبے تشکیل دیئے گئے۔اسلام کو چونکہ تباہ کرناان کے لیئے آسان نہیں تھاکیونکہ مسلمان پریکٹیلی دِین پر عمل پیرا ہیں اور دِین کے رہنما یعنی علماء کثیر تعداد میں موجود ہیں چونکہ دیگر مذاہب بشمول عیسائیت میں مذہبی علم صرف اُن کے راہب ہی حاصل کر سکتے ہیں عام آدمی کو مذہبی علم حاصل کرنے کا حق نہیں اس لیئے باقی مذاہب کے پیروکاروں کو گمراہ کرناان تنظیموں کے لیئے قدرِ آسان تھا بمقابل اسلام کے اور یہ بات تو یقیناسب ہی جانتے ہوں گے کہ عیسائی راہب وقتِ اول سے یہ بات جانتے آئے ہیں کہ ایک آخری نبی جس کی یہ یہ نشانیاں ہوں گی آئے گا جو حق پر ہو گا مگر وہ علامات جاننے کے باوجود یہ لوگ پیسے اور عہدوں کی لالچ کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے، تو ایسے لوگ جو پہلے سے گمراہ ہیں انہیں اپنے مقاصد کے لیئے استعمال کرنا کون سی بڑی بات تھی جبکہ اسلام میں علم حاصل کرنے کا حق الحمد اللہ سے ہر مسلمان کو ہے یہی وجہ ہے کہ دنیائے اسلام میں علماء بھرے پڑے ہیں جنہوں نے ہر محاذ پر اسلام کا نعرہ بلند کیا ہے چاہے وہ سیاست ہو یا دوسرا کوئی میدان بلکہ سیاسی میدان میں تو ان تنظیموں کوں ہمیشہ مات کھانی پڑی ہے جس کی وجہ سے یہ تنظیمیں اسلام پہ غالب نہ آسکیں۔لاکھ کوششوں کے باوجود جب یہ تنظیمیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں تو انیسویں صدی میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ ان کے رہنماوں کو گمراہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔کیوں ناان کے علماء کو بدنام کیا جائے تاکہ عوام ان سے دور ہو سکیں پھر ان کے عوام کو گمراہ کرنا مشکل نہ ہو گا تب انہی عوام کے ذریعے ان علماء کو سیاست سے بے دخل کر دیا جائے اور علماء کا ایسا نقشہ کھینچ کے پیش کیا جائے جسے دیکھ کر آئندہ آنے والی مائیں اپنے بچوں کو عالم بنانے سے بھی کترائیں۔

ایلومیناتی

ایلومیناتی کی بنیاد 1776 کو جرمنی میں رکھی گئی ویسے تو فری میسن جو کہ الگ سے ایک خفیہ تنظیم ہے جو سب سے پہلے وجود میں آئی وہ بھی اسی ناپاک عزائم و مقاصد کے لیئے بنائی گئی ہے اُس کی بنیاد بھی 1717 بتائی جاتی ہے لیکن اگر ہم قدیم مصری تہذیب پر غور کریں تو اس تنظیم کا نام وکام فرعونوں سے جاملتا ہے جو کہ آج سے چار سے پانچ ہزار سال پہلے گزرے ہیں۔لفظ الومیناتی کا مطلب ہے علم کی روشنی سے معمور۔سب الومیناتی خود کو دنیا کے علم سے معمور

سمجھتے ہیں۔ان کے پلانز سب خفیہ رہتے ہیں کیونکہ یہ مانتے ہیں کہ جو علم ان کے پاس ہے وہ عام انسانوں کے پاس نہیں ہوناچاہیئے اسی لیئے ان کا دین ان کا ایمان ان کا جینا مرنا سب ہی الومیناتی ہے۔

بائیبل میں شیطانِ اکبر یعنی ابلیس کا نام Lucifer بتایا گیا ہے جس کا مطلب ہے روشنی کا علمبردار۔دراصل شیطان کو Lucifer تب کی بناء پہ کہا گیا ہے جب وہ اللہ کا فرمانبردار ہوا کرتا تھا کیونکہ Lucifer کے معنی صبح کا بیٹا ہے۔یہ تنظیمیں آج بھی شیطان کو اچھا مانتی ہیں اس لیئے وہ شیطان کو Lucifer ہی کہتے ہیں اور شیطان یعنی Lucifer کو علم دینے والا اور پُر نور مانا جاتا ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ Lucifer ہر چیز کا منبہ ہے خاص طور پہ ساری روشنی اور سارے علوم کا۔اِن تنظیموں کا اس بات پر ایمان ہے کہ Lucifer یعنی شیطان اچھا ہے۔

البرٹ پائک Albert Pike جو کہ فری میسنری کے فاونڈرز میں سے ایک تھا وہ ایک 33 ڈگری فری میسنری تھا، جیسے ہمارے ہاں درجہ بدرجہ اولیاءاللہ اور تقویٰ کے لحاظ سے بڑی بڑی ہستیاں ہوتی ہیں بالکل اسی طرح ان کے ہاں بھی بتدریج ابلیس کے پجاری ہوتے ہیں جس میں سب سے بڑا درجہ 33 ڈگری کا ہے۔البرٹ پائک کی کتاب Morals and Dogma آج بھی فری میسنری کے سٹوڈنٹس کو رہنمائی کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔اس کتاب کے کچھ کلمات آپ سے شیئر کرتا چلوں البرٹ پائک لکھتا ہے

"کوئی شک نہیں یہ Lucifer ہی ہے جس کے پاس تمام انوار ہیں تمام روشنیاں ہیں۔" اسی لیئے یہ تمام لوگ Lucifer کو لائٹ بلٹ Lightning bolt سے تشبیہ دیتے ہیں اور اکثر جسم کے مختلف اعضاء پر کرنٹ current نما نشانات بناتے پھرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے دنیا کی مکمل آبادی میں سے صرف ایک فیصد الومیناتی ہے جو کہ دنیا کے امیر ترین لوگ ہیں اور یہ تیرہ بلڈ لائنز یعنی خاندان ہیں جو نسل در نسل شیطان کی پوجا کرتی آرہی ہیں۔اگر کوئی کہتا ہے کہ ٹرمپ یا اوبامہ الومیناتی ممبر ہے تو غلط ہے کیونکہ یہ لوگ کسی کو بھی اپنی خفیہ تنظیم میں شامل نہیں کرتے ہاں مہرہ بنا کے اپنی انگلیوں پہ ضرور نچوا سکتے ہیں یعنی جو لوگ مشہور ہونا چاہتے ہیں یا پیسہ کمانا چاہتے ہیں وہ شیطان سے سودہ کرکے اسے اپنی روح بیچ دیتے ہیں اور ہمیشہ الومیناتی کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں پھر وہ جیسا کرنے کو بولتے ہیں انہیں ویسا کرنا پڑتا ہے۔اگر کوئی

ممبر ایلومیناتی کے کسی قانون اور رول کی خلاف ورزی کرے تو اسے عبرتناک طریقے سے مار دیا جاتا ہے۔ فلم انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی اکثر شخصیات ایلومیناتی کی ممبر ہوتی ہیں۔ قندیل بلوچ ایک عام سی اداکارہ تھی جسے شہرت کی بلندیوں پر پہنچایا گیا اور پھر کسی رول کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے قتل بھی کر دیا گیا۔

یہ مانا جاتا ہے کہ الومیناتی کی تیرہ نسلیں بینک اونرز، ایجوکیشنسٹ، سیاستدان، دنیا کا پوری الیکٹرانک میڈیا ان کے کنٹرول میں ہے۔ اور ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا سے تمام مذاہب خاص طور پر اسلام کو ختم کرنا ہے تاکہ سارے بنی نوع انسان ایک پلیٹ فارم پہ جمع ہو کے دجال کو خدا مان لیں جسے ان کی زبان میں نیو ورلڈ آرڈر کہا جاتا ہے۔

الومیناتی کی تیرہ نسلوں میں ایک خاندان ڈیوڈ فیلپ کا جبکہ ایک خاندان روتھس چائلڈ کا ہے یہ دونوں خاندان پوری دنیا کے فائی نینشل سسٹم اور امریکہ کے فیڈرل ریزرف بینک کے مالک ہیں، یہ لوگ اسّی سے نوّے فیصد کنٹرول دنیا پہ پا چکے ہیں۔ خیر اسی فیڈرل بینک سے قرضہ لے لے کر امریکہ ان کا غلام بن چکا ہے اور اگر کہا جائے کہ امریکہ کے صدور ان کے ہاں گائے بھینس سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتے تو غلط نہ ہوگا۔

یہ تیرہ کے تیرہ خاندان کٹر یہودی ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ یہودی کسی طور مسلم دوست نہیں ہو سکتے ان کی ذہنیت ہمیشہ سے شیطانیت کی رہی ہے شائد یہی وجہ ہے کہ شیطان نے اپنی عبادت کے لیئے ان کا انتخاب کیا۔ یہ لوگ بظاہر اچھے کام کرتے ہیں انسان کی آسائش اور آسانی کے لیئے طرح طرح کے فلاحی کام کر کے لوگوں کی ہمدردی اور ان کا بھروسہ جیتتے ہیں لیکن پسِ پردہ ان کے مقاصد شیطانیت کو پروموٹ کرنا ہوتا ہے۔ ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ پہلے لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتے ہیں، چاہے وہ سیاست کا میدان ہو یا فلموں کی دنیا وغیرہ ہو یہ اپنے اداکاری کے جوہر دکھا دکھا کر لوگوں کے فیورٹ ہیرو اور سیاست دان بن جاتے ہیں لوگ انہیں اپنا مسیحا اپنا آئیڈیل سمجھ کر ان کے چال چلن کو فالو کرنے لگ جاتے ہیں انہیں سپورٹ کرنے لگتے ہیں اور جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ شکار جال میں پھنس چکا ہے تب بہت ہی غیر محسوس انداز میں ان کی مائنڈ پروگرامنگ کر کر کے شیطانیت کو پروموٹ کرنے لگ جاتے ہیں۔

سیون ٹیمپلرز

الیومیناٹی، فری میسن، سیکرٹ سوسائٹی یہ سینکڑوں سال پہلے سیون ٹیمپلرز کے نام سے موجود تھی۔ بعد میں یہ ایکسپوز ہونے کے بعد اپنی شناخت بدلتے رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی چالاکی سے ایک طرف عالم عیسائیت کو اپنے قابو میں کیا اور دوسری طرف پوری دنیا میں اپنا مکڑی کا جال بچھا دیا۔ یہ الیومیناتی خود کو دنیا کے تمام علوم سے معمور سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کالے علم کے بہت حریص ہیں جن میں بابل (بیبلیون/بغداد) کی قدیم تہذیب کا کبالہ کالا علم، اور قدیم مصری علوم شامل ہیں۔ یہ ان خفیہ علوم کے ذریعے جنات اور شیاطین سے رابطے میں رہتے ہیں۔ یہ اپنی ہر چیز میں ایک آنکھ، قدیم مصری دیوتے، مصری پیرامڈ، تکون، سٹار آف ڈیوڈ، الٹا پینٹا گون، الٹی صلیب, 666 اور بہت سے دوسرے نشانات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے مقاصد میں سے چند ایک یہ ہیں:

• دنیا میں ایک حکومت۔ • دنیا میں ایک مذہب یعنی صرف شیطان کو پوجنے والا۔ • دنیا کی آبادی کم کر نا سات ارب سے ستر کروڑ تک کم کرنا تا کہ لوگوں کو کنٹرول کرنا آسان ہو۔ • دنیا میں ایک نظام قائم کرنا۔ • سیم سیکس میرج یعنی ہم جنس پرستی۔ • کاغزی کرنسی کا خاتمہ اور اسکی جگہ ڈیجیٹل کرنسی لانا تا کہ یہ ہمارا اکاؤنٹ خالی کر کے ہمیں بلیک میل کر سکیں۔ • مسجد اقصیٰ کو مسمار کرنا اور اس کی جگہ شیطانی ٹیمپل بنانا۔ اس کے بعد دنیا بھر میں صرف ان کی ہی ایک حکومت۔

نوٹ:: ترکی ڈرامہ سیریل "پائے تخت سلطان عبدالحمید" میں فری میسن، روتھ چلڈ، الیومیناتی سمیت ان یہودیوں کی شیطانیوں کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔

شیطان کے پجاری "ویکا مذہب"

ویکا مذہب

چند سال پہلے لاہور کے عجائب گھر کے باہر جس شیطانی بت یا مجسمے کو نصب کیا گیا تھا لوگوں کی اکثریت اسکو الیومیناتیوں کا شیطانی خدا بیفومیٹ Baphomet بتا رہی ہے، یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس شیطانی بت کا نام شیچان دیوتا

ڈیول یا ڈیمون تھا اور جو کہ ایلومیناتیوں کا نہیں بلکہ اسی شیطانی شاخ کے ایک فرقے ویکا یا ویکن (Wicca Wiccan) سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جن کی خاصیت جادو ٹونا بھوت پریت اور شیاطین سے نسبت جوڑنا اور انکے زیر اثر رہنا اور خون آشامی اور آدم خوری سے متصل ہے۔

کیونکہ آج سے پہلے اکثریت کے سامنے کالے جادو یا شیطان پرستی کا نام لیا جاتا تو یقینا یہ تمام لوگ ان شر اور بدی کی چیزوں کو قدیم زمانے کے من گھڑت افسانے یا توہمات سے تعبیر کرتے۔ کیونکہ بے خبر لوگوں کی عمومی رائے کے مطابق شیطان پرستی ختم ہوئے عرصہ گزر چکا ہے لیکن گذشتہ ہونے والے شیچان دیوتا کے بت والے معاملے نے ایک بہت بڑی اکثریت کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے خیال کے مطابق یہ سب کچھ افریقہ کے غیر مہذب قبائل یا پھر بھارت کے پسماندہ اور مخصوص علاقوں میں جہاں مختلف دیوی دیوتاوں کو پوجا جاتا ہے وہاں ایسی ہولناک رسومات ادا کی جاتی ہیں۔

تحقیق کرنے والے لوگ اور اب تو لوگوں کی ایک بہت بڑی اکثریت فری میسن اور ایلومیناتیوں کے نام سے بخوبی واقف ہو چکی ہے۔ یہ موجودہ وقت کے انتہائی مشہور شیطان پرست گروہ ہیں اور انکے کرتوت اب تو تمام دنیا پر عیاں ہو چکے ہیں۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ شروعات میں انکو ایک افسانہ یا افواہ سمجھا جاتا رہا لیکن گزرتے ہوئے وقت کیساتھ ساتھ یہ لوگ قوت پکڑتے گئے۔ اور خود ہی اپنی نشانیاں اور علامتیں ظاہر کرتے چلے گئے کہ شک و شبہ کی کوئی گنجائش نا بچی دنیا کے اہم ترین سیاستدان۔ سیلیبریٹیز۔ مشہور ترین سائنسدان۔ کاروباری اشخاص اور دیگر کامیاب ترین لوگوں کی بھاری اکثریت شیطان کی انہی اہم نمائندہ جماعتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ حتی کہ شیطان پرستی نے دیگر مذاہب تک کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ انکی بنیادی تعلیمات کو شیطانی عقائد سے آلودہ کیا اور صورتحال یہ ہے کہ دیگر مذاہب کے بجائے شیطان پرستی کے مرتکب ہیں اور معصوم لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں۔

قارئین حال ہی میں امریکی مذہبی شناخت سروے نے بھی ایک ایسا انکشاف کیا ہے جو کہ کئی لوگوں کیلئے ناقابل یقین تھا۔ سروے کے مطابق امریکہ میں جو عقیدہ 1990 سے اب تک سب سے زیادہ تیزی سے پھیلا ہے وہ ناعیسائیت ہے، نالادینیت ہے اور ناہی اسلام ہے بلکہ۔ ویکہ یا ویکن مذہب ہے۔ عیسائیت کا زوال کوئی اچنبھے کی بات

نہیں مگر عمومی تاثر عوام الناس میں یہی پایا جاتا ہے کہ امریکہ تیزی سے یا تو الحاد (یعنی کسی خدا کو نا ماننا۔) کے عقیدے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ امریکہ کی 70 فیصد سے زائد آبادی الحاد کا شکار ہے۔ البتہ غور طلب بات یہ ہے کہ وہ جو کہتے ہیں کہ امریکہ میں اسلام بڑی تیزی کیساتھ پھیل رہا ہے اور اگر ایسا ہوتا تو کیا امریکی معاشرے میں اسکے مثبت اثرات نہ پڑتے۔؟ سروے نے اسلام کو دوسرا سب سے بڑا تیزی سے پھیلنے والا مذہب ضرور قرار دیا ہے مگر اول نمبر پر ویکہ یا ویکین مذہب کا آنا ایک ایسی کڑی ہے جو امریکہ کی دن بہ دن بڑھتی شیطانیت اور اخلاقی و روحانی طور پر زوال پذیر معاشرے کی وجہ بخوبی بیان کرتی ہے۔ ویکہ یا ویکین در حقیقت شیطان پرستی کا ہی ایک فرقہ ہے اور اسے (وچ کرافٹ Witchcraft) بھی کہا جاتا ہے۔

قارئین محترم۔ سروے کے مطابق امریکہ میں اس وقت اس ویکہ (Wicca) مذہب کے 200000 یعنی بیس لاکھ رجسٹرڈ پیروکار جنہیں باقاعدہ طور پر (وچز Witches) کہا جاتا ہے موجود ہیں۔ جبکہ غیر رجسٹرڈ شدہ وچز کی تعداد 80 لاکھ سے زیادہ ہے اسکے علاوہ برطانیہ و دیگر یورپی ممالک میں بھی حالات کچھ مختلف نہیں ہیں۔

امریکہ کے عیسائی مذہبی ماہرین کیلئے بھی یہ صورتحال کافی تشویشناک ہے انہوں نے نوجوان نسل کے شیطان پرستی کی جانب بڑھتے ہوئے رجحان کا ذمہ دار ویمپائر۔ زومبیز۔ ویئر وولف۔ ڈریکولا اور دیگر جادوگری سے متعلق چیزوں کے بارے میں شوق و رغبت پیدا کرنے والی فلموں اور کتابوں کو ٹھہرایا ہے۔ اور اسکے علاوہ انکا کہنا ہے کہ کئی سالوں کی محنت کے بعد اب جب نوجوان نسل کالی طاقتوں اور شیطان کے مختلف اوتاروں کی طرف مکمل طور پر راغب ہو چکی ہے تو شیلفوں پر فلموں اور فکشن کہانیوں کیساتھ ساتھ براہ راست شیطان پرستی سکھانے والی گیمز، کتابیں اور رسالے بھی کثیر تعداد میں نظر آنے لگی ہیں۔ اسکے علاوہ ویکہ مذہب کے بارے میں چند دلچسپ حقائق پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1۔ اس فرقے کو جدید زمانے کی شیطان پرستی قرار دیا جا رہا ہے۔ اور اس کی طاقتیں ایلومیناتیوں سے تھوڑی کم ضرور ہیں لیکن اپنے جادوئی اور ٹرانس ازم کے اثرات کے حساب سے یہ ایلومیناتیوں کا بھی باپ مانا جاتا ہے۔ اور اسکے رسم و رواج وہی ہیں جو برسوں سے شیطان پرستوں کے چلے آ رہے ہیں۔

2۔دیگر شیطان پرست فرقوں کی طرح ویکہ مذہب کے پیروکار ہرگز یہ نہیں مانتے کہ وہ برے ہیں۔وہ اعلانیہ طور پر شیطان (Satan) کی پوجا کرنے کا اعلان کرتے ہیں مگر انکے نزدیک شیطان بری قوت نہیں جیسا کہ دیگر مذاہب بتاتے ہیں۔

اس فرقے کی طرف نئے مائل ہونے والے لوگوں سے ابتداء میں کوئی ایسی چیز نہیں کروائی جاتی بلکہ انہیں انسان دوستی۔برداشت۔حقوق نسواں۔ہم جنس پرستی۔اور آزادءرائے کی ترغیب دی جاتی ہے۔اسکے ساتھ انہیں کچھ خاص رسوم ادا کرنے کا کہا جاتا ہے اور عبادات کے مختلف طریقے بتائے جاتے ہیں۔اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں۔رنگوں۔اور دیگر اشیاء کا استعمال بتایا جاتا ہے جو بظاہر فرحت بخش اور سکون فراہم کرنے والے ٹوٹکے ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ پجاری کو اپنے حصار میں ایسے قید کرتے ہیں تاکہ وہ پھر اس سے باہر نا جا پائے اس وقت تک جب تک کہ ویکہ مذہب کا پیروکار مخصوص سطح تک نہیں پہنچ جاتا وہ اسی گمان میں رہتا ہے کہ ہم اچھی اور نیک روحانیت کے سفر پر گامزن ہیں۔

3۔ویکن اپنا سال ہیلووین Halloween نام رسم یا تہوار سے شروع کرتے ہیں جو کہ ایک خاص شیطانی طریقے سے ادا کی جاتی ہے۔

4۔یہ 20 دسمبر کو۔یولی۔نام کا تہوار مناتے ہیں جو انکے عقیدے کے مطابق دیوی کے سورج خدا کو جنم دینے کا دن ہے۔

5۔لیتھا۔یعنی گرمیوں کے درمیانی حصے کو کہتے ہیں۔اور اس دوران ویکہ کے پیروکار خوب جادوٹونے کرتے ہیں۔اور اس دوران انکی طاقتیں بہت زیادہ عروج پر ہوتی ہیں۔

6۔کالی بلیاں۔مکڑیاں اور چمگادڑیں انکی پسندیدہ علامات ہیں۔اور ہیلووین Halloween تہوار کے دوران ان حشرات الارض کا روپ دھارتے ہیں۔یاد رہے ہیلووین درحقیقت کوئی عیسائی تہوار نہیں بلکہ عیسائیت میں شیطان پرستی کی ملاوٹ کا نتیجہ ہے اور اسکے خلاف عیسائیوں نے بے پناہ مقالات بھی لکھے ہیں۔

7۔اسکے علاوہ اس شیطان شیچان یا زونسٹ گاڈڈیول یاڈیمن کے دو لمبے دانت خون آشامی اور آدم خوری کو واضح کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان دانتوں سے شیطان دیوتا کسی کو بھی ادھیڑ کرد کھ سکتا ہے اور اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سب سے پہلے ڈریکولا کا کردار تراشا گیا جس کی خون آشامی اور انسان سے شیطان بننے کے انوکھے طریقے سے پہلی بار دنیا متعارف ہوئی اور اسکے بعد یکے بعد دیگرے کئی ایسے کردار زومبیز۔ویئر وولف یا بوگی مین جیسے کردار تراش کر گویا کہ شیاطین اور انکی خون آشامی یا آدم خوری سے انسانوں کو پوری طرح متعارف کروادیا گیا۔اور پھر چلتے پھرتے انسانوں کو اس قبیح فعل پر ابھارا گیا جو کہ شیطان کو خوش کرنے اور اس سے مزید طاقتیں حاصل کرنے کی غرض سے کیئے جاتے ہیں جیسے کہ انسانی خون پینا اور گوشت کھانا یا انسانوں کی قربانی کرنا اور اب جدید سائنس جسے کی ٹرانس جینک سائنس کہا جاتا ہے اسکے ذریعے اور شیطان اور انسانوں پر مشتمل ایسی نسل تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک چلتا پھرتا انسان جب چاہے شیطان بن جائے اور جب چاہے انسان اور انسانی خون اور گوشت کی طلب اسکے اندر موجود ہو۔اور یہ سب باتیں انکو شیطان دیوتا سے ہی سیکھنے اور کرنے کو ملتی ہیں۔جو کہ کسی بھی وقت خاص تنتروں اور منتروں سے ان سے رابطے میں آجاتا ہے۔

یہ ایک مختصر سا تعارف تھا ویکہ یا ویکین مذہب کے ماننے والوں کا قارئین ایک بات یاد رکھنے والی یہ بھی ہے کہ جس طرح روحانیت میں انسانوں کے درجے ہوتے ہیں اسی طرح شیطانیت میں بھی انسانوں کے درجے ہوتے ہیں جو مختلف شیطانوں سے ہوتے ہوئے آخری شیطان لوسیفر Lucifer یعنی جسے ابلیس کہا جاتا ہے اس تک پہنچ جاتے ہیں اور اسکے لیئے کیا کیا کرنا پڑتا ہے یہ ایک الگ کہانی ہے یہاں تک کہ اپنا پاخانہ بھی کھانا پڑتا ہے اور ہر وقت پلید گی کی حالت میں رہنا کئی کئی دن تک نہائے بغیر رہنا پڑتا ہے۔

جدید سائنس اور شیطان

ممکنہ طور پر یہ بات آپکے لیئے ناقابل قبول ہو لیکن حقیقت یہی ہے کہ جدید سائنس اور شیطانیت کا ایک شروع سے ہی عجیب تعلق رہا ہے۔گو کہ عوامی اکثریت سائنس کو ایک بے ضرر اور مفید شے سمجھتی ہے۔جس سے انسان کی زندگی آسان ہوتی ہے۔اور جو بھی اسکے خلاف بات کرے اسے کم عقل اور دقیانوسی سمجھا جاتا ہے۔ہاں البتہ

اسکی آڑ میں ایسے بے شمار نظریات پھیلائے گئے ہیں۔جو بظاہر تو سائنسی خول میں لپٹے ہوئے ہیں مگر حقیقت سے انکا دور دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔بلکہ انکا مقصد محض یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ یہ دنیا خود بخود ایک نظام کے تحت چل رہی ہے۔ اور اسے چلانے کیلیئے کسی نظام یا کسی ذات کی ضرورت نہیں۔حالانکہ ماضی میں کئی سائنسدان ایسے گزرے ہیں جنکا اصل مذہب شیطان پرستی تھا۔مثلا نکولس کاپر نیکس (Nicolaus Copernicus)سورج خدا کا پجاری تھا۔ یہ وہ ماہر فلکیات ہے جس نے سب سے پہلے یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج زمین کے گرد نہیں بلکہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

مشہور سائنسدان نیوٹن Isaac Newton نے بظاہر عیسائیت پر بھی کئی کتابیں لکھیں مگر در حقیقت وہ ابتدائی زندگی میں ناکام ہونے کے بعد اپنی باقی زندگی شیطان کے حوالے کر چکا تھا۔اور فری میسن سے منسلک ہو چکا تھا۔ جس کے مطابق اسے نت نئے سائنسی نظریات سوجھے اور وہ خوب مشہور ہوا۔

چارلس ڈارون Charles Darwin نظریہ ارتقاء کا مشہور بانی جس کے مطابق انسان بندر سے بنا ہے۔ ڈارون نا صرف خود شیطان پرست تھا بلکہ اسکا باپ بھی مشہور Lunar Society Of Birmingham کے بانیوں میں سے بھی تھا۔اور بظاہر فلسفیوں اور انقلابیوں کی سوسائٹی تھی۔لیکن اندرون خانہ شیطان پرستوں کا ایک ٹولہ تھا۔اسی طرح جب سائنسدانوں نے چاند پر جانے کا قصد کیا تو راکٹ بنانے کی ذمہ داری جیک پارسن Jack Parson نے لی جو کہ اعلانیہ طور پر شیطان پرست تھا۔اور اسی کے ڈیزائن کے مطابق آج تک راکٹ بنائے جاتے ہیں۔اور اسکو فادر آف راکٹری بھی کہا جاتا ہے۔البتہ یہ بات اب اظہر من الشمس ہے۔کہ کوئی سائنسدان کبھی بھی چاند پر نہیں پہنچ پایا اور چاند پر جانے کی ویڈیوز محض ویڈیو اور فلم ٹیکنالوجی تھی۔جو کہ فلوریڈا کے ایک علاقے ایریا 51 میں فلمائی گئی تھی۔

ایک مشاہدے کے مطابق شیطان پرست سائنسدان بے انتہا شہرت رکھتے ہیں۔اگرچہ انکی جانب سے جھوٹے نظریات ہی پھیلانے گئے ہوتے ہیں اور وہ ایجادات جن سے انسان کو واقع ہی کوئی فائدہ پہنچتا ہے انکے بس سے باہر ہوتی ہیں۔بلکہ دور حاضر کے تمام مشہور سائنسدان بھی اعلانیہ طور پر لادین ہیں۔یعنی کسی خدا کو نہیں مانتے بلکہ سائنس کی

مدد سے خدا کا انکار ہی تمام سائنس کی ایک اپنی خدمت ہے۔ اور ان میں نمایاں نام۔ رچرڈ ڈاکنز Samuel Richardson نیل ڈی گراس ٹائسن Neil de Grasse Tyson۔ اسٹورٹ کراوس۔ اور اسٹیفن ہاکنگ stephen hawking شامل ہیں۔ جبکہ امریکی خلائی ایجنسی ناسا NASA جو کہ تمام ملکوں میں موجود خلائی ایجنسیوں کا تحقیقی مرکز ہے اسکے لوگو میں بھی شیطانی علامت یعنی سانپ کی زبان موجود ہے۔ اسی طرح ناسا کا مشہور ٹیلی اسکوپ جس کا نام ہبل۔ Hubble ہے یعنی قدیم دور کے کفار کے مشہور بت کے نام پر ہے جسکا نام ہبل ہی تھا اور علماء حضرات بھی اسکی تائید کر سکتے ہیں۔ (لیکن بظاہر یہ نام ایک مجہول سائنسدان کے نام پر رکھا گیا ہے۔

اور اسی طرح ناسا اور کاپر نیکس کی رائج کردہ سائنس کے مطابق زمین ایک سیارہ ہے۔ اور ایسے کروڑوں سیارے خلاء میں موجود ہیں اس لیے نا تو زمین کوئی خاص جگہ ہے اور نہ ہی انسان کوئی خاص مخلوق۔ بلکہ ان کروڑوں مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جن کی کھوج یا تلاش میں اس وقت ناسا لگی ہوئی ہے۔ اور یہ بات ہمیں ویڈیوز اور تصاویر سے بارہا باور کروائی جاتی ہے۔ کہ ہم محض کسی لا محدود خلاء کا محض ایک نقطہ ہیں۔ اور اگر براہ راست دیکھا جائے تو یہ براہ راست ابلیس کا شکوہ ہے جو کہ زمین کی خلافت نا ملنے پر حضرت آدم علیہ اسلام سے سخت خائف ہوا۔ اور اب وہ اس جھوٹے علم کو پھیلا کر ہمیں حقیر بے مقصد اور محض حادثاتی مخلوق ثابت کرنے کے درپے ہے۔

واضح رہے کہ ساحری اور جادو گری بھی شیطان پرستوں کا ہی خاصہ ہے مگر براہِ راست جادو گری کرنے والے شیطان پرست درجہ بندی میں نچلی سطح پر ہوتے ہیں۔ جی ہاں، شیطان پرستوں کے باقاعدہ گریڈ ہوتے ہیں جن میں ٹاپ کی سطح پر مختلف ملکوں کے صدر۔ وزراء۔ سیاست دان، فلسفی اور سائنسدان۔ انسانی فلاح کی تنظیمیں چلانے والے و دیگر اس طرح کے مشہور لوگ ہوتے ہیں۔ ایک اور عجیب بات ان کے بارے میں جو معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ بلند گریڈ والے شیطان پرست نچلی گریڈ والے شیطان پرستوں کو شیطانی قوتوں اور عقائد کے بارے میں مکمل معلومات اور تفصیلات نہیں دیتے بلکہ انہیں مزید 'روشنی' حاصل کرنے اور 'حقائق' سے پردہ ہٹانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

شیطان پرست آہستہ آہستہ مختلف شیطانی قوتوں کا مالک بنتا جاتا ہے بلکہ جب اس پر حقیقت روشن ہو جاتی ہے اور وہ اس سے پیچھے ہٹنے کے نہ قابل رہتا ہے نہ ہی اس کا اپنا ارادہ پیچھے ہٹنے کا بن پاتا ہے تو اپنا لیول اور قوتیں بڑھانے کیلئے

اسے قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور خبیث سے خبیث تر افعال کو اپنانا پڑتا ہے۔ روم میں موجود عیسائیوں کے مشہور 'واٹکین چرچ' کے جتنے بھی پوپ آج تک گزرے ہیں ان سب پر ہمیشہ بچوں کو اغوا کر کے ان کا ریپ کرنے اور انہیں قتل کرنے کا الزام لگتا رہا ہے البتہ ان الزامات کو محض سازش کہہ کر ہمیشہ رد کیا جاتا رہا۔

یہاں نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں سالانہ سینکڑوں ایسے کیس رپورٹ ہوتے ہیں کہ بچے کو اغواء کیا گیا، پھر اس کا ریپ ہوا، اور پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ یہ دراصل جادو سیکھنے والے شیطان کے سامنے انسانی قربانی پیش کرتے ہیں۔ ورنہ ریپ کرنے کے بعد قتل کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ عام طور پر بڑی عمر کی عورتوں کا ریپ بھی ہوتا ہے، اجتماعی زیادتی بھی ہوتی ہے لیکن قتل نہیں ہوتا کیونکہ وہاں مقصد صرف ریپ کرنا ہوتا ہے نہ کہ قربانی کرنا۔ موجودہ پوپ فرانسیس پر بھی ایسے کئی ناقابل تردید الزامات موجود ہیں مگر اس لیول کے شیطان پرست کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔ ملکہ برطانیہ پر بھی بچوں کی بھینٹ چڑھانے کے الزامات موجود ہیں۔

شیطان کی پجاری دیگر خفیہ تنظیمیں

سکل اینڈ بونز Skull & Bones

لندن کے ایک مشہور انگریزی روزنامے 'دی ٹیلی گراف' میں 8 مئی 2006ء کو ایک رپورٹ شایع ہوئی جس کے حوالے سے 11 مئی کے بعض اخباروں نے بھی ایک مختصر خبر شایع کی جس کی سرخی یہ تھی: "صدر بش کے دادا قبریں کھود کر کھوپڑیوں کا تماشہ دکھاتے تھے"

"امریکہ میں ایک خفیہ سوسائٹی انسانی کھوپڑیوں کا استعمال کرتی تھی۔" ٹیلی گراف کے حوالے سے جو کچھ اخباروں میں شایع ہوا، وہ کچھ اس طرح ہے:

"امریکہ کے تاریخی متنازعہ مباحثوں میں سے ایک یورپ میں پھر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس بات کے تازہ ثبوت ملے ہیں کہ امریکہ میں ملک کے بڑے بڑے بارسوخ لوگوں کی ایک خفیہ سوسائٹی ہے جس کا نام 'اسکل اینڈ بونز Skull & Bones ہے۔ یہ سوسائٹی غیر انسانی مافوق الفطرت اور جادوئی طاقتوں کے حصول کے لئے طرح طرح کے خوفناک عمل کیا کرتی ہے۔ 1832ء سے قائم اس سوسائٹی کے چھ بانی ممبروں میں امریکہ کے سابقہ صدر جارج بش جونیئر کے دادا پریسکوٹ بش بھی تھے۔

سوسائٹی کے ممبران بونزمین Bonemen کہلاتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران سوسائٹی کے ممبروں نے شمالی امریکہ کے ایک قدیم (ریڈ انڈین) قبیلے کے ایک تاریخ ساز لیڈر جیرونیمو Geronimo کی قبر کھود کر اس کی کھوپڑی نکالی اور سوسائٹی کے ہیڈکوارٹر میں نمائش کے لئے رکھ دی جسے وہ لوگ مقبرہ Tomb کہتے ہیں۔

سوسائٹی کا بنیادی مقصد موت کو شکست دینا اور مافوق الفطرت قوتوں کا حصول ہے اس کے لئے وہ عبادت کے بیشتر شیطانی طریقوں پر عامل ہیں۔" Bonesmen یعنی ہڈیاں آدمیوں نے جن دوسرے مشہور لوگوں کی قبریں کھود کر ان کی کھوپڑیاں اور ہڈیاں اپنی 'عبادت' کے لئے نکالی تھیں ان میں امریکہ کے آٹھویں صدر مارٹن وان بورین Martin Van Buren (پ 1782م 1845) اور کیوبا کے جادوئی کمیونسٹ لیڈر چی گوارا Che

Guevara بھی شامل ہیں۔ مارٹن بورین 1837ء سے 1841ء تک امریکہ کے صدر رہے تھے۔ یہ سبھی کھوپڑیاں اور ہڈیاں ان کے صدر دفتر مقبرہ Tomb میں موجود ہیں۔ ریڈ انڈین قبائلی لیڈر جیرونیمو نے امریکیوں (سفید فام یورپی آبادکاروں) کے خلاف ایک طویل مدت تک نہایت پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا مگر امریکی فوج کی بے پناہ طاقت کے سامنے مجبور ہو گیا۔ فوج کے 'فورٹ سیل' قید خانے میں 1909ء میں اس کی موت ہوئی۔ 1918ء میں سوسائٹی کے ایک رکن چارلس نے ایک دوسرے ممبر کو خط لکھ کر بتایا تھا کہ ریڈ انڈین لیڈر جیرونیمو Geronimo کی کھوپڑی نکال لی گئی ہے اور 'مقبرے' Tomb' میں اس کی دوسری ہڈیوں کے ساتھ محفوظ ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے ایک مورخ نے پہلی جنگ عظیم کے دوران یہ خط برآمد کر کے شائع کیا۔"

خفیہ تنظیمیں صہیونیت کے مخصوص سازشی طریقہ کار کا حصہ رہی ہیں۔ 'اِسکل اینڈ بونز' کی طرح فری میسن اور 'دی کمیٹی آف تھری ہنڈریڈ' بھی ایسی ہی بے شمار خفیہ سوسائٹیوں میں شامل ہیں۔ اسکل اینڈ بونز بھی امریکہ کے کنکٹی کٹ شہر کے نیوہیون میں واقع ییل Yale یونیورسٹی میں قائم متعدد صہیونی سیکرٹ سوسائٹیوں میں سے ایک ہے۔ دراصل یہ جرمنی کی ایک صہیونی خفیہ تنظیم تھولے thule society سوسائٹی کی امریکی شاخ ہے۔ منشیات Drugs کے عالمی کاروبار میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے بالخصوص افیم اور کوکین کی تجارت پر اسکل اینڈ بونز کی اجارہ داری ہے۔ منشیات کی تجارت کے علاوہ بھی اس کی آمدنی کے متعدد خفیہ اور ناجائز ذرائع بھی ہیں۔ امریکی صدر جارج بش جونیئر کی طرح ان کے والد سینئر جارج واکر بش بھی 'ہڈیاں آدمیوں ' Bonesmen میں سے ہیں۔ کم سے کم تیس مشہور امریکی ممبران پارلیمنٹ (کانگریس کے اراکین) 'بونز مین' تھے۔ 1992ء تک سوسائٹی کی رکنیت صرف مردوں کے لئے مخصوص تھی لیکن اب عورتیں بھی اس کی رکن ہو سکتی ہیں۔ امریکہ میں اس وقت جو تعلیمی نظام رائج ہے اس میں اسکل اینڈ بونز تنظیم کے بنائے ہوئے قواعد وضوابط کا غلبہ ہے۔

امریکہ میں یہ تنظیم جن دوسرے ناموں سے بھی جانی جاتی ہے ان میں (1) دی آرڈر آف ڈیتھ (2) دی آرڈر (3) کو آپریشن اسٹار (4) دی یولا جین کلب (5) لاج 322 اور (6) رسل ٹرسٹ ایسوسی ایشن RTA قابل ذکر ہیں۔ تنظیم میں شامل ہر فرد کو ایک مخصوص نام دے دیا جاتا ہے اور پھر اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے مثلاً سابقہ

صدر جارج بش کا تنظیمی نام 'ٹمپوریری '(Temporary: عارضی) ہے اس لئے کہ نہ وہ خود اپنے لئے کوئی نام منتخب کر سکے اور نہ ان کے سینئر ہی ان کے لئے کسی خاص نام پر متفق ہو پائے لہٰذا انہیں 'مسٹر ٹمپوریری' کے نام سے ہی پکارا جانے لگا اور اب یہی ان کا تنظیمی نام ہے۔ تنظیم میں شامل لمبے آدمیوں کو 'لانگ ڈیول' (لمبا شیطان) اور ٹھنگنے آدمیوں کو 'شارٹ ڈیول' (چھوٹا شیطان) کہا جاتا ہے۔ یاجوج اور ماجوج Gog & Magog کے نام بھی تنظیم کے بعض ممبروں کے لئے مخصوص ہیں۔ بونز مین اپنے ایسے ساتھی کو یاجوج (Gog) کہتے ہیں جو جنسی طور پر حد درجہ ناتجربہ کار ہوتا ہے اور ماجوج (Magog) اسے کہتے ہیں جو جنس مخالف کا سب سے زیادہ تجربہ رکھتا ہے۔ اس خفیہ تنظیم کے بارے میں بیرونی دنیا کو سب سے پہلے اس وقت معلوم ہوا جب 1985ء میں ایک منحرف ممبر نے ایک محقق انتھونی سوٹن Antony Sutton کو اس کے بارے میں متعدد معلومات فراہم کر دیں۔ لیکن انتھونی سوٹن نے پندرہ سال تک اس خوف سے ان معلومات کو افشا نہیں کیا کہ کہیں اس کی اشاعت سے اس منحرف ممبر کا نام نہ ظاہر ہو جائے جو اس کے لئے ظاہر ہے کہ خطرناک ہوتا۔ پھر انتھونی سوٹن نے وہ تمام معاملات ایک اور محقق اور اپنے دوست کرس ملی گن Kris Millegan کے حوالے کر دیں جس نے 2003ء میں 'فلیشنگ آؤٹ اسکل اینڈ بونز Fleshing out Skull & Bones کے نام سے اپنی کتاب شایع کر کے دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اسی کتاب سے پہلی بار دنیا کو مشہور موجودہ بونز مین کے بارے میں پتہ چلا۔ موجودہ صدر بش کا خاندان تو 'بونز مین' ہے ہی ان کے انتخابی حریف سینیٹر جان کیری بھی 'اسکل اینڈ بونز' کے سرگرم رکن ہیں اور دونوں کی پالیسیوں میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں تھا جو کچھ تھا وہ محض دنیا کے سامنے پیش ہونے والا انتخابی ڈرامہ تھا۔ جان کیری جیتتے تو بھی وہی ہوتا جو 'صہیونی مقتدرہ' کا منصوبہ ہے۔ اسکل اینڈ بونز فی الوقت صہیونی مقتدرہ کی اہم ترین خفیہ تنظیموں میں سے ایک ہے۔ دنیا میں جو ادارے ظاہری طور پر سرگرم ہیں لیکن فی الحقیقت وہ صہیونی مقتدرہ تھنک ٹینک یا کارگزار ادارے ہیں ان میں رسل ٹرسٹ ایسوسی ایشن Russle Trust Association (RTA) اور کونسل آن فارن ریلیشنس Council on Relations CFR سب سے نمایاں ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں ادارے دراصل اسکل اینڈ بونز اور دوسری صہیونی سیکرٹ سوسائٹیوں ہی سے وابستہ ہیں لیکن وہ اس کا اعلان ہرگز نہیں کرتے

کچھ لوگ الومیناٹی پہ یقین نہیں رکھتے اور اسکو فرضی قصے کہانیاں اور افسانہ سمجھتے ہیں۔ یاد رکھیں الومیناٹی اور دجال کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ الومیناٹی فری میسنری اور سکل اینڈ بونز کی طرح ایک خفیہ تنظیم ہے۔ اس میں سے سکل اینڈ بونز بھی کافی مشہور ہے۔ ان تمام تنظیموں میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ تمام تنظیمیوں کے ممبر شیطان کو اپنا خدا مانتے ہیں اور اسکی عبادت کرتے ہیں۔ شیطان کا اس زمین پہ انسان کے خلاف سب سے بڑا اور موثر ہتھیار دجال ہے جس کے لیے یہ تمام تنظیمیں خاموشی سے دجال کی آمد کو ممکن بنانے کیلیے کام کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کو صرف ان علامات کے ذریعے ہی ثابت کیا جا سکتا ہے جنکو یہ استعمال کرتی ہیں۔ جو علامات یہ تنظیمیں استعمال کرتی ہیں وہ علامات کالے جادو میں استعمال ہوتی ہیں جیسے پانچ کونوں والا ستارہ اور ایک آنکھ کا نشان، چنانچہ پانچ کونوں والا ستارہ ہمارے ہاں اکثر تعویذات میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ علامات انٹر ٹیینمنٹ انڈسٹری میں بار بار دکھائی جاتی ہیں۔ یہ کوئی اتفاق یا فیشن نہیں ہے۔ کالے جادو کا یہود سے سورہ بقرہ کی آیت 102 کے مطابق ڈائریکٹ تعلق ہے۔

یہود ایک مسیحا کا انتظار کر رہے تھے تو جب حضرت عیسی علیہ السلام آئے تو یہود نے آپکی نبوت کو جھٹلا یا اور کہا کہ آپ اصلی مسیحا نہیں ہیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اسلیے یہودی آج بھی تورات اور انکی مذہبی کتابوں میں مذکور مسیحا کا بہت بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں جبکہ وہ مسیحا حضرت عیسی علی السلام آچکے ہیں۔ چنانچہ اب یہ کونسے مسیحا کا انتظار کر رہے ہیں؟ یہ لوگ اب دجال کو مسیحا مان کر اسکی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔

قبالہ یعنی کالے جادو کے ذریعے یہود اس قابل ہو گئے کہ وہ شیطانی دنیا سے تعلق قائم کر سکیں۔ چنانچہ قبالہ جادو کے ذریعے یہ شیطان سے ڈائریکٹ رابطہ میں ہیں۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ کفر کے سرداروں پہ شیاطین کا نزول ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ نبی صل اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی شیطان کفار کو انسانی شکل میں خود آکر مشورے دیا کرتا تھا۔ چنانچہ شیطان نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ انکی مذہبی کتب میں موجود مسیحا جسکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے کی کو لا سکتا ہے۔ یہودی اس مسیحا کی آمد کو یقینی بنانے کیلیے اسرائیل کو اس قابل کر رہے ہیں کہ جہاں انکا مسیحا آکر یہاں سے پوری دنیا پہ حکومت کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے فلسطینی زمین پہ ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ٹرمپ سمیت

امریکہ کے تقریباً سبھی صدور کا تعلق ان تنظیموں سے تھا۔یعنی امریکہ خفیہ طور پہ ان تنظیموں کے قبضے میں ہے اور امریکی قوم اس زمین پہ سب سے بدتر غلام قوم ہے۔

الومیناٹی کے بارے میں پیشین گوئی کا اس حدیث میں ذکر ہے جس میں حضرت محمد صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم سے پوشیدہ نہیں ہے۔اللہ ایک آنکھ والا نہیں ہے۔یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور مزید فرمایا جبکہ المسیح الدجال اپنی دائیں آنکھ سے کانا ہے۔اور اسکی بائیں آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

دجال خدا ہونے کا دعوی کرے گا۔اگر آپ امریکی ڈالر کے پیچھے دیکھیں تو pyramid کے اوپر ایک آنکھ دیکھی جاسکتی ہے۔امریکی حکومت دفتری طور پہ اسکی وضاحت کرتی ہے کہ اس کا مطلب Eye of providence یعنی All seeing eye of god ہے۔یعنی خدا کی آنکھ جو سب کچھ دیکھ رہی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکی حکومت کا ایک آنکھ والا خدا کون ہے؟ کیا یہ وہی خدا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ اسلام، حضرت موسی، حضرت عیسی یا حضرت محمد صل اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے؟ جبکہ حضرت محمد صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا خدا ایک آنکھ والا نہیں جبکہ دجال کی ایک آنکھ ہو گی۔یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امریکہ کو جو طاقتیں کنٹرول کررہی ہیں وہ اللہ کو اپنا خدا نہیں مانتے بلکہ شیطان کو اپنا خدا مانتے ہیں جسکا پیغمبر دجال ہے۔اسکا مطلب یہ ہے کہ امریکہ کی حکومت کے پیچھے کوئی خفیہ اور نادیدہ طاقتیں ہیں جو اسکو کنٹرول کررہی ہیں۔وہی طاقتیں جو دجال کو اپنا مسیحا اور شیطان کو اپنا خدا مانتی ہیں۔

قبر پرستی، جنات اور حاجت روائی

قبروں پر حاجت روائی کیسے ہوتی ہے۔کئی لوگوں کے مسائل، بیماریاں قبروں پر سجدے کرنے، چومنے، چڑھاوا چڑھانے سے کیسے ٹھیک ہو جاتے ہیں؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہمیں مختصراً قبر پرستی اور بت پرستی کی تاریخ پر نظر ڈالنی ہو گی۔

بت پرستی کی تاریخ اور ابتداء

بت پرستی کی ابتدا کب ہوئی؟ اسکی بالکل صحیح تاریخ اور صحیح زمانہ متعین کرنا مشکل ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ طوفان نوح سے قبل بت پرستی شروع ہو چکی تھی، چنانچہ سورہ نوح کی آیت 23 میں قوم نوح کی بت پرستی کا ذکر کرتے ہوئے باری تعالی نے فرمایا:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

ترجمہ: اور قوم نوح کے بعض نے بعض سے کہا: اپنے معبودوں کو ہر گزمت چھوڑنا، نہ ''ودّ'' کو چھوڑنا، نہ ''سواع'' کو نہ ''یغوث'' کو نہ ''یعوق'' کو نہ ''نسر'' کو۔

یہ پانچ بت دراصل کون تھے؟ ہم اس پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔

مختلف مفسرین کی روایات سے معلوم ہوتا ہے، کہ حضرت نوح علیہ السلام یا ان سے پہلے کے زمانے میں پانچ اللہ کے نیک ولی اور بزرگ ہستیاں گزری تھیں، جن کے نام یہی تھے جو ابھی آیت میں بیان ہوئے یعنی:

1۔ود، 2۔ سواع، 3۔یغوث، 4۔یعوق، 5۔نسر

لوگ ان پانچوں بزرگوں کی بہت تعظیم واکرام کرتے تھے پھر جب بہت جلد آگے پیچھے ان کا انتقال ہو گیا تو لوگ بہت پریشان ہو گئے۔ ایک روز جب اہل قبیلہ انکی یادوں میں مغموم بیٹھے تھے، تو شیطان لعین ایک بزرگ کی شکل اختیار کر کے انکے پاس آیا، اور کہا کہ تمہارے درد کی دوا میرے پاس موجود ہے۔ شیطان نے ان کو مشورہ دیا کہ اپنے پانچوں بزرگوں کی تصویریں بنالو، اور ان تصاویر کو ان کی بیٹھنے کی جگہ رکھ لو، جب تم ان تصاویر کو دیکھو گے، تو تمہارے دل کا درد کم ہو گا، چنانچہ اہل قبیلہ ابلیس کے جھانسے میں آ گئے، اور پانچ تصاویر بنا کر وہاں رکھ لیں، بس جب دل کرتا آ کر ان کو دیکھ لیا کرتے تھے مگر انکی عبادت نہیں کرتے تھے۔

بہر کیف ان پانچ تصاویر کا نام پانچ بزرگوں کے نام پر رکھ دیا گیا، اور لوگ انکی زیارت بھی کرنے لگے، یہ سلسلہ چلتا رہا، پھر جب ایک نسل ختم ہوئی اور دوسری نسل وجود میں آئی، تو اسے معلوم نہ تھا کہ یہ تصاویر دراصل انسانوں ہی کی ہیں، چنانچہ ابلیس لعین نے انکو پٹی پڑھائی کہ یہ تمہارے معبود ہیں، تم ان سے اپنی ضروریات کے مطابق

چیزیں مانگ سکتے ہو، وہ لوگ ان پر پھول اور مالے چھڑھانے لگے، اور جب وہ تصاویر پرانی ہو گئیں تو شیطان ہی کے مشورہ پر انکی شکل کے بڑے بڑے بت تراش لئے گئے اور اس طرح دنیا میں بت پرستی عام ہو گئی، پھر دھیرے دھیرے بتوں کیساتھ ساتھ، دیگر چیزوں کی بھی پرستش شروع ہو گئی۔ چنانچہ سورہ انعام میں سیدنا ابراہیمعلیہ السلام کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے زمانے تک چاند سورج اور ستاروں کی بھی پرستش شروع ہو چکی تھی، پھر جوں جوں زمانہ آگے کو بڑھتا گیا، نئے نئے معبود بھی پیدا ہوتے گئے، خود انسانوں ہی میں سے کتنوں نے خدائی کا دعوی کر ڈالا، جیسا کہ قرآن میں نمرود اور فرعون کے بارے میں آتا ہے، پھر اتنے بت اور اس قدر بت وجود بخشے گئے یہاں تک کہ آج ہندوستان کے مشرکین تقریبا 33 کروڑ دیوی دیوتا پر یقین رکھتے ہیں" نعوذ باللہ من ذالک"۔

عربوں میں بت پرستی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی فرماتے ہیں: کہ آپصلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے تین سو سال قبل عرب میں بت پرستی نہیں تھی، قبیلہ بن قحطان کا ایک شخص جسکا نام عمر بن لحہ تھا اس نے قبیلہ قریش کو ایک پتھر لا کر دیا تھا، جسکو وہ بابرکت سمجھتے تھے، اور بھی دیگر مشرکانہ افعال اسی عمر بن لحہ نے قریشیوں کو سکھلائے تھے، اور چونکہ قبیلہ قریش کی تمام عرب تقلید کرتے تھے، لہذا سارا عرب انکی تقلید میں دھیر دھیرے بت پرستی میں مبتلا ہو گیا (الفوز الکبیر/ص ۲۲ / الخیر الکثیر/ص ۱۱۲)

یہاں تک کہ عربوں نے بھی حضرت نوحعلیہ السلام کے زمانے کے بتوں کے نام پر اپنے اپنے بتوں کے نام رکھ لئے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (وڈ) بنی کلب کا بت تھا، (سواع) بنی ہذیل کا، (یغوث) بنی مراد کا، (یعوق) بنی ہمدان کا، اور (نسر) بنی حمیر کا بت تھا۔ (رواہ البخاری/کتاب التفسیر)

یہ تذکرے تو ان قوموں کے ہیں جنکا ذکر قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ میں ہے، دنیا میں آج ایسی بھی بہت سی قومیں موجود ہیں جنکا مذہبی نسب کسی بھی اسلامی روایت سے معلوم نہیں ہوتا ہے، لیکن قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اصل بت پرستی جو حضرت نوحعلیہ السلام کی قوم سے شروع ہوئی تھی وہی تمام دنیا میں پھیلی ہے، چونکہ ابتدا بزرگ

انسانوں کی عبادت سے ہوئی تھی، لہذا آج تک وہی سلسلہ قائم ہے، دنیا کی کسی بھی بت پرست قوم کی تاریخ پڑھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس کو خدا سمجھ کر پوج رہی ہے، وہ آج سے صدیوں پہلے ایک عام انسان ہی تھے، چنانچہ ہندوستان کے مشہور مشرک یعنی ''ہندو'' راجہ دسرتھ کے بیٹے ''رام چندر جی'' کو اپنے سب سے بڑے خیالی معبود ''وشنو'' کا ساتواں اوتار اور اسکا جسم مانتے ہیں، اسی طرح بدھشٹ، ''گوتم بدھ'' کو ہدایت کا سرشمہ مانتے ہیں۔
سکھ، ''گرونانک'' کے نقش قدم کو سیدھا راستہ سمجھتے ہیں۔ یہود و نصاری، اپنے اپنے نبیوں کو خدا کا شریک سمجھتے ہیں۔ یعنی بت پرستی کی جو طرز حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں شروع ہوئی تھی، اسی طرز پر آج تک بت پرستی قائم و دائم ہے۔

آپ نے دیکھا کہ بت پرستی کس طرح شروع ہوئی، غور کیجے کہ آج بہت سے ایمان والے بھی بزرگوں کی محبت میں کیسی قسم قسم کی خرافات انجام دیتے ہیں، اب انکو کون سمجھائے کہ روئے زمین پر بت پرستی کی جو ابتدا ہوئی تھی وہ بزرگوں کی بیجا اور گمراہ کن محبت ہی سے ہوئی تھی؛ اللہ ہم سب کو وحدانیت پرست بنائے اور اسی پر موت بھی دے! آمین

قبروں پر حاجت روائی اور جنات

اس حوالے سے پہلی بات یہ سمجھ لیں کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان جن ہوتا ہے جسے ہمزاد یا قرین کہتے ہیں جس کا ذکر احادیث میں بھی ہے۔ چونکہ جنات کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اس لیے جب کوئی انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ہمزاد جن اس کی قبر پر بیٹھ جاتا ہے، یا باقی شیطانوں کے پاس چلا جاتا ہے۔ اسی طرح مزارات اور قبرستانوں میں ایسے ہمزادوں اور جنات کی بہت کثرت ہوتی ہے، چونکہ یہ شیطان ہی ہوتے ہیں اس لیے آنے والے لوگوں سے شرک کا ارتکاب کروانا ان کا کام ہوتا ہے۔ عرب کے ایک مشہور راقی نے ایک عورت پر دوران علاج جب ایک جن سے گفتگو کی تو اس نے بتایا کہ بڑے شیطان نے ہماری یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ ہندوستان کے فلاں بزرگ کے مزار پر لوگوں کی حاجات کو پورا کیا کریں تاکہ وہ اور زیادہ یہ عقیدہ رکھیں کہ قبروں سے حاجات پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایسے بہت سے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ کسی کو کوئی معمولی سی بیماری ہو جاتی ہے، ہر طرح کا علاج کروا کر بھی وہ ختم

نہیں ہوتی، لیکن جب کسی مزار پر جا کر سجدہ کیا جاتا ہے، یا غیر اللہ کے نام پر خیرات وغیرہ کی جاتی ہے، یا کوئی اور غیر شرعی عمل مزار پر کیا جاتا ہے تو وہ بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

بعض آستانوں، مزارات پر شیطانوں کے ڈیرے

صدیوں سے مشہور کئی مزارات، آستانوں، استھانوں پر لوگوں سے شرک کے بدلے ان کی حاجات پوری کرنے کا سلسلہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور آج بھی ہو رہا ہے۔ میں صرف ان چند مزارات، آستانوں کا ذکر کرتا ہوں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسمار کروایا، اور مسمار کرتے وقت کیا کیا عجیب واقعات پیش آئے؟ یہ پڑھ کر آپ بھی حیران ہو جائیں گے۔

عزیٰ کا آستانہ تباہ کرنے کے لیے سریہ خالد بن ولید

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 25 رمضان سن 8ھ کو حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں عُزّیٰ کے انہدام کے لیے ایک سریہ روانہ فرمایا۔ عُزیٰ نخلہ میں تھا۔ قریش اور سارے بنو کنانہ اس کی پوجا کرتے تھے اور یہ ان کا سب سے بڑا بت تھا۔ بنو شیبان اس کے مجاور تھے۔ حضرت خالدؓ نے تیس سواروں کی معیت میں نخلہ جا کر اسے ڈھا دیا۔ واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے کچھ دیکھا بھی تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو درحقیقت تم نے اسے ڈھایا ہی نہیں۔ پھر سے جاؤ اور اسے ڈھا دو۔ حضرت خالدؓ بپھرے ہوئے اور تلوار سونتے ہوئے دوبارہ تشریف لے گئے۔ اب کی بار ان کی جانب ایک ننگی، کالی، پراگندہ سر عورت نکلی۔ مجاور اسے چیخ چیخ کر پکارنے لگا۔ لیکن اتنے میں حضرت خالد نے اس زور کی تلوار ماری کہ اس عورت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آکر خبر دی۔ آپ نے فرمایا: ہاں! وہی عزیٰ تھی۔ اب وہ مایوس ہو چکی ہے کہ تمہارے ملک میں کبھی بھی اس کی پوجا کی جائے۔

لات کا آستانہ

لات اصل میں ایک نیک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو کی شربت پلایا کرتا تھا، جب یہ فوت ہو گیا تو لوگوں نے اسی جگہ بطور علامت کے کوئی قبہ وغیرہ بنادیا جو آہستہ آہستہ ایک آستانے کی شکل اختیار کر گیا وہاں وہی سب کچھ شروع ہو گیا جو مزارات، آستانوں اور مندروں میں ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ انہوں نے اسے تباہ کر کے وہاں ایک مسجد بنادی۔

سواع کی تباہی

اس کے بعد آپ نے عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اسی مہینے ''سواع'' نامی بت ڈھانے کے لیے روانہ کیا۔ یہ مکہ سے تین دن کے فاصلے پر رہاط میں بنو ہذیل کا ایک بت تھا۔ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو مجاور نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈھانے کا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا: تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ حضرت عمرو نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: (قدرتاً) روک دیے جاوگے۔ حضرت عمرو نے کہا: تم اب تک باطل پر ہو؟ تم پر افسوس، کیا یہ سنتا یا دیکھتا ہے؟ اس کے بعد بت کے پاس جا کر اسے توڑ ڈالا، اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے خزانہ والا مکان ڈھادیں لیکن اس میں کچھ نہ ملا۔ پھر مجاور سے فرمایا: کہو کیسا رہا؟ اس نے کہا: میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔

مناۃ کی تباہی

اسی ماہ حضرت سعد بن زید اشہلی کو بیس سوار دے کر مَنَاۃ کی جانب روانہ کیا گیا۔ یہ قُدید کے پاس اوس وخزرج اور غسّان وغیرہ کا بت تھا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو اس کے مجاور نے ان سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: مناۃ کو ڈھانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ حضرت سعدؓ مناۃ کی طرف بڑھے تو ایک کالی ننگی، پراگندہ سر عورت نکلی۔ وہ اپنا سینہ پیٹ پیٹ کر ہائے ہائے کر رہی تھی۔ اس سے مجاور نے کہا:

مناۃ اپنے کچھ نافرمانوں کو پکڑ لے۔ لیکن اتنے میں حضرت سعد نے تلوار مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر لپک کر بت ڈھادیا، اور اسے توڑ پھوڑ ڈالا۔ خزانے میں کچھ نہ ملا۔

اسی طرح ہبل نام کا ایک مشہور بت بھی تھا جہاں لوگ استخارے کیا کرتے تھے، یہ استخارے تقریباً اسی طرح کے ہوتے تھے جیسے آج کل آن لائن فون پر یا پرچیوں پر کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کے بے شمار مزارات، آستانے اور استھان مندر موجود تھے جہاں لوگ اپنی حاجات کے لیے جاتے تھے ان کی تفصیلات آپ کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں میں صرف چند ایک کے نام ہی لکھنے پر اکتفاء کرتا ہوں:

بعل۔۔اساف۔۔نائلہ۔۔نہیک مجاود الریح۔۔ مطعم الطیر۔۔عبعب۔۔ذوالکفین۔۔ فلس۔۔دوار یہ۔۔ عَمِّ اَنَس۔۔سعد۔۔وغیرہ اور بھی بہت سارے تھے۔

ہمارے لیے سبق

ہمارے ہاں ہند وپاک میں جتنے بھی بڑے اور مشہور مزارات ہیں یعنی ان ہستیوں کے مزارات جو اپنے وقت میں بہت بڑے عالم، بزرگ اور ولی گزرے ہیں اور اسلام کی بہت خدمات سرانجام دی ہیں، لاکھوں لوگوں نے ان کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔ بلاشبہ یہ ہستیاں اور یہ اولیاء اپنی وہ ذمہ داری پوری کر کے اپنی آخرت سنوار گئے جو ذمہ داری بحیثیت مسلمان اللہ نے دی تھی۔ یہ لوگ تو اس دنیا سے اگلے جہاں میں چلے گئے۔ اب ہم اس دنیا میں موجود ہیں، جس طرح بحیثیت مسلمان ان کی کچھ ذمہ داریاں تھیں اسی طرح ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں کہ ہم بھی اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق کام کریں، جس طرح وہ سرخرو ہوئے اسی طرح ہم بھی سرخرو ہو جائیں۔

ہمارے کرنے کا کام یہ نہیں کہ ہم زندگی تو اپنی مرضی کی گزاریں بس مہینے میں ایک بار کسی بزرگ کی قبر پر چادر چڑھادیں، یا دیگ تقسیم کر لیں، یا قبر کی طرف جھک جائیں یا چوم لیں۔ ان میں سے کوئی بھی کام ہماری دینی ذمہ داری نہیں اور نہ ہی قبر و حشر میں اس بارے پوچھا جائے گا کہ تم نے کتنی چادریں چڑھائی یا دیگیں تقسیم کی ہیں۔ بلکہ

ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ ہم ان بزرگوں کے حالات زندگی، ان کی سیرت کا تفصیلی مطالعہ کریں، اور اسی طریقے سے زندگی گزاریں جس طرح ان اولیاء اور بزرگوں نے زندگی گزاری تھی۔

باب چہارم

مسلمان اور عملیات کی دنیا

کسی بھی قوم کا عروج وزوال ان کی زندگیوں پر بہت اثر ڈالتا ہے، جب مسلمان دنیا میں عروج پر تھے، تو ان کا م، تہذیب، تمدن، اخلاق، اقدار ہر چیز عروج پر تھی، لیکن خلافت اسلامیہ ختم ہونے کے بعد مسلمان زوال کا شکار ہوئے تو ہر چیز زوال کا شکار ہو گئی۔ خاص طور پر ہندوستان پر دو سو سال تک انگریزوں کی حکمرانی نے یہاں کے مسلمانوں کو علم سے کوسوں دور کر کے ذہنی پستی کا شکار کر دیا، اور جب کوئی ذہنی پستی کا شکار ہوتا ہے تو اس کے اندر لالچ پیدا ہو جاتی ہے، پھر یہ دنیا اور دنیا کے سامان کی لالچ اس سے ایسے ایسے گھٹیا کام کرواتی ہے جن کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک وہ زمانہ بھی تھا جب کاہنوں، نجومیوں اور عملیات کا کام کرنے والوں کو لالچی اور معاشرے کا گھٹیا انسان تصور کیا جاتا تھا، اور ایک زمانہ اب ہے کہ یہی کام مسجد اور مدرسے کی مقدس عمارات کے اندر بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو مزید مصائب کا شکار کیا جاتا ہے، ایک شخص یہ دکھڑا لے کر آتا ہے کہ میرا کاروبار نہیں چلتا، میں مقروض ہو گیا ہوں، میرے پاس گھر چلانے کے لیے پیسہ نہیں۔ عاملین اسے ہی کہتے ہیں اتنے اتنے پیسے، بکرا لاو، کستوری، زعفران اور دیگر قیمتی چیزیں لاو، ہم فلاں عمل کریں گے، فلاں تعویذ کریں گے، اور تمہارے پاس پیسے کی ریل پیل ہو گی۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اگر ایسی عملیات سے پیسہ ملتا تو سب سے پہلے تو یہ عاملین ہی دنیا کے امیر ترین انسان ہوتے۔ چنانچہ بچارہ مصیبت زدہ آدمی وہاں جا کر مزید لٹ جاتا ہے۔ یہ بھی دراصل اللہ کے عذاب ہی کی ایک صورت ہے، کیونکہ ان لٹیروں کے پاس آنے والے نے اگر اللہ

سے تعلق قائم کیا ہوتا تو اسے ان کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی، کیونکہ اللہ والا ہر حال میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اپنی ہر حالت میں وہی روش اختیار کرتا ہے جو اللہ نے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، حالات اچھے ہیں تو اللہ کا شکر، حالات خراب ہیں تو صبر کرنا اور اللہ ہی سے مدد مانگنا اور اسی کے سامنے سر بسجود ہونا۔

اسلامی تاریخ میں کچھ ادوار ایسے گزرے جن میں مسلمان مسلسل شکست خوردہ اور زوال کا شکار رہے، جیسے منگولوں کے عروج کا دور، جہاں ایک طرف چنگیز خان اور ہلاکو خان نے اسلامی دنیا کو تہہ بالا کر کے رکھ دیا تھا تو دوسری طرف صلیبی اور عیسائی اپنی شیطانی سازشوں میں لگے رہے۔ جب کوئی شخص پسپائی اختیار کرتا ہے تو اسے سب سے بڑی فکر اپنی بقاء کی ہوتی ہے، باقی چیزیں ثانوی حیثیت میں چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صلیبیوں، ٹمپلرز، اور صیہونیوں نے لٹے پٹے مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جادو، عملیات کے چکروں میں کچھ مسلمانوں کو ڈال دیا۔ اس سے بڑا ظلم یہ کیا کہ کئی مسلمان جید علماء کی تحریروں اور کتابوں میں خرد برد اور تبدیلیاں کر کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں دے دیں۔ چنانچہ یہ خرد برد صلیبیوں کے دور میں بھی ہوئی اور ہندوستان میں انگریزوں کے دور میں بھی ہوئی۔ کئی ایسی کتابیں آج میں مارکیٹ موجود ہیں جو اسلام کی نامور شخصیات کی طرف منسوب ہیں جب کہ ان کتابوں کو دیکھا جائے تو ان میں ایسی ایسی چیزیں شامل ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ یہ امام غزالی جیسی عظیم شخصیت نے لکھی ہو گی۔

اسلام دشمنوں نے تو اپنا کام کرنا ہے یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں، عجیب اور اس بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم مسلمانوں نے بغیر کسی تحقیق کے عیسائیوں یہودیوں کے تیار کردہ تعویذات کو لکھنا اور استعمال کرنا شروع کر دیا۔ صرف عام مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ ایسے ایسے لوگوں نے بھی من گھڑت تعویذات کا استعمال شروع کر دیا جنہوں نے آٹھ دس سال مدرسے میں لگائے تھے۔ انہوں نے ذرا بھی اس بات کا خیال نہ کیا کہ ہم نے دس سال مدرسے میں جو چیز نہ پڑھی، نہ سیکھی، نہ کسی مستند کتاب میں دیکھی اور نہ ہی ہمیں ان تعویذات میں لکھے گئے حروف کا معنی مطلب پتا ہے اور وہ لکھ لکھ کر دے رہے ہیں اپنے آپ کو پیر کہلاتے ہیں اور لوگوں کا نہ صرف مال لوٹ رہے ہیں بلکہ ان کا ایمان اور عقیدہ بھی خراب کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج لوگوں کو اللہ کی ذات پر اتنا یقین نہیں جتنا ایک کاغذ کی

پرچی پر ہے۔ میرے ساتھ بارہاایساہوا کہ جب میں نے کسی کو قرآنی یا مسنون دعا بتائی، اور کہا کہ دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھ کر اللہ سے دعا کریں تو اس پوچھنے والے نے کہا کچھ اور بتائیں تعویذ دیں۔ یعنی ان کا اس بات پر بالکل یقین نہیں کہ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسی، حضرت داود، حضرت سلیمان، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکلات سے نکلنے کے لیے جو کچھ کیا وہی ہمیں بھی کرنا چاہیے کیونکہ نبی انسانوں کو تعلیم دینے ہی آتے ہیں۔ عاملین نے لوگوں کا یقین من گھڑت تعویذات، بے بنیاد نقوش، کفریہ اور شرکیہ کلمات پر بٹھادیا ہے۔ لوگوں کو صلوۃ حاجت پر یقین نہیں مگر نمبروں والے تعویز پر زیادہ یقین ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ عاملین خود لوگوں کو بتاتے ہیں قرآنی حروف کو جب نمبروں میں تبدیل کیا جاتا ہے تو تاثیر زیادہ ہو جاتی ہے، یعنی اللہ کے نازل کردہ حروف میں وہ تاثیر نہیں جو عامل کے لکھے ہوئے ہندسوں میں ہے۔ نعوذ بااللہ من ذالک۔

نظر بد، ٹیلی پیتھی، مسمریزم، ہیپناٹزم

نظر بد، ٹیلی پیتھی، مسمریزم، ہیپناٹزم یہ تمام چیزیں ملتی جلتی ہیں یعنی ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ان تمام چیزوں کا تعلق قوت خیالیہ سے ہے، قوت خیالیہ کا مطلب ہے انسان کے خیال کی طاقت، انسان کے خیال میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک طاقت رکھی ہے، اور اس طاقت کا مثبت استعمال بھی کیا جاتا ہے اور منفی بھی۔ صوفیہ کے ہاں ایک لفظ بولا جاتا ہے ''توجہ فرمانا'' جیسے کہا جاتا ہے حضرت توجہ دیں، یا فلاں پر حضرت نے اپنی توجہ ڈالی تو یہ ہو گیا وغیرہ۔ یہ دراصل انسان کے خیال کی طاقت ہوتی ہے۔ قوت خیالیہ کبھی تو محنت ریاضت اور کوشش کرکے حاصل کی جاتی ہے اور کبھی خود بخود کسی کو حاصل ہوتی ہے اور اسے اس کا معلوم بھی نہیں ہوتا۔ ٹیلی پیتھی، مسمریزم، ہیپناٹزم میں اسی قوت خیالیہ کے ذریعے مختلف کام کیے جاتے ہیں، اور مختلف مشقیں کرکے اپنے خیال کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں تو پھر وہ مختلف قسم کے شعبدے دکھا کر لوگوں کو متاثر بھی کرتے ہیں اور اپنا فین بھی بناتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص اسی قسم کے شعبدے دکھا کر لوگوں کو بیوقوف بناتا تھا، وہ لوگوں کو کہتا تھا میرے تمہارے مرحومین کی روحوں کو حاضر کر سکتا ہوں، چنانچہ جب کوئی اس سے کہتا میرے والد یا والدہ مرحوم کی روح کو حاضر کرو تو وہ اپنا کرتب کچھ اس طرح

دکھاتا کہ سامنے رکھی ہوئی میز خود بخود اوپر کی طرف اٹھتی اور فضا میں معلق ہو جاتی۔ اس طرح اس نے ہزاروں لوگوں کو بیوقوف بنایا اور اچھا خاصا پیسہ کمایا۔ جب مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ کو اس کا علم ہوا تو وہ بھی اسے دیکھنے گئے اور سارا معاملہ دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے کچھ شاگردوں کو قوت خیالیہ کی مشق کرائی اور پھر اسی طرح اس کے اور لوگوں کے سامنے میز کو خیال کی قوت سے اٹھا کر فضا میں معلق کیا لوگوں کو اس کی حقیقت بتائی کہ یہ تمہارے مرحومین کی روحیں نہیں بلکہ ایک شعبدہ بازی ہے۔

آج کل پاکستان میں بھی اسی طرح کی شعبدہ بازی بہت سارے لوگ کرتے ہیں جن میں سے ایک مشہور کرنٹ لگانے والے پیر صاحب ہیں، جب ان کی مجلس لگتی ہے تو جو بھی پیر صاحب کو ہاتھ ملاتا ہے اسے ایسا کوئی کرنٹ لگتا ہے کہ وہ چھلانگیں اور قلا بازیاں لگانا شروع کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ہاتھ ملائے بغیر بھی پیر صاحب کسی کی طرف گھور کر دیکھتے ہیں تو وہ بھی پھڑکنا شروع ہو جاتا ہے، اس مقصد کے لیے پیر صاحب نے اپنے دائیں بائیں بھی اسی طرح قوت خیالیہ والے دو چار اور بھی کھڑے کیے ہوتے ہیں جو سارے مل کر پورے مجمے کا اچھل کود پر لگا دیتے ہیں۔ یہ بھی قوت خیالیہ ہے۔ انہوں نے اس بات کی مشق کر کے یہ قوت اپنے خیال میں پیدا کر لی ہے اس لیے وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

افلاطون کی قوتِ خیال و قوتِ تصرف کا عجیب واقعہ

ایک بار بادشاہِ وقت افلاطون کے پاس آیا اور امتحان کے بعد اس نے بادشاہ کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ جب رخصت ہونے لگا تو افلاطون نے کہا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے دل سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ دنوں تک تنہائی میں رہتے رہتے خبط ہو گیا ہے، یہ جنون ہی تو ہے کہ آپ کی ایسی ٹوٹی پھوٹی حالت اور بادشاہوں کی دعوت کرنے کا حوصلہ؟ اور بادشاہ بھی اس خیال میں معذور تھا۔

افلاطون نے چاہا تھا کہ بادشاہ کو ایک خاص نفع پہنچاؤں اور دنیا کی حقیقت و بے ثباتی دکھلاؤں جس پر اس کو بڑا ناز ہے، اس لیے افلاطون نے کہا تھا کہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ نے دل میں تو یہی کہا کہ واقعی اس کے دماغ میں خلل معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضروری سامان تک نہیں یہ مجھے کھلائے گا کیا؟ لیکن زبان

سے یہ بات تو ادب کی وجہ سے نہ کہہ سکا اور یہ عذر کیا کہ آپ کو خوامخواہ تکلیف ہو گی۔ افلاطون نے کہا کہ نہیں مجھے تکلیف نہیں ہو گی، میرا جی چاہتا ہے۔ جب اصرار دیکھا تو بادشاہ نے دعوت منظور کر لی اور کہا کہ اچھا آجاوں گا اور ایک آدھ ہمراہی میرے ساتھ ہو گا۔ افلاطون نے کہا کہ نہیں۔ لشکر، فوج، اُمرا سب کی دعوت ہے۔ غرض ایک ساتھ دس ہزار کی دعوت کر دی، اور لشکر بھی معمولی نہیں خاص شاہی لشکر۔ بادشاہ نے کہا: خیر خبط تو ہے ہی، یہ بھی سہی۔

غرض متعین تاریخ پر بادشاہ مع لشکر اور تمام اُمرا و وزرا افلاطون کے پاس جانے کے لیے شہر سے باہر نکلا، تو کئی میل پہلے سے دیکھا کہ چاروں طرف استقبال کا سامان نہایت شان و شوکت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہر شخص کے لیے اس کے درجہ کے موافق الگ الگ کمرہ موجود ہے اور دو طرفہ باغ لگے ہوئے ہیں۔ رات کا وقت تھا ہزاروں قندیل، جگہ جگہ ناچ رنگ، نہریں یہ اور وہ، (طرح طرح کے ساز و سامان) ایک عجیب منظر پیشِ نظر تھا۔ اب بادشاہ نہایت حیران کہ یا اللہ یہاں تو کبھی ایسا شہر تھا نہیں۔ غرض ہر شخص کو مختلف کمروں میں اتارا گیا اور ہر جگہ نہایت اعلیٰ درجہ کا سامان فرش فروش، جھاڑ فانوس۔ افلاطون نے خود آکر مدارات کی اور بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ ایک بہت بڑا مکان تھا اس میں سب کو جمع کر کے کھانا کھلایا گیا۔ کھانے ایسے لذیذ کھمر بھر کبھی نصیب نہ ہوئے تھے۔ بادشاہ کو بڑی حیرت کہ معلوم نہیں کہ اس شخص نے اس قدر جلد یہ انتظامات کہاں سے کر لیے؟ بظاہر اس کے پاس کچھ پونجی بھی نہیں معلوم ہوتی۔ یہاں تک کہ جب سب کھا پی چکے تو عیش و طرب (مستی) کا سامان ہوا۔ ہر شخص کو ایک الگ کمرہ سونے کو دیا، جو ہر قسم کے ساز و سامان سے ا؟ راستہ پیراستہ تھا۔ اندر گیے تو دیکھا کہ عیش کی تکمیل کے لیے ایک ایک حسین عورت بھی ہر جگہ موجود ہے۔ غرض سارے سامان عیش کے موجود تھے۔ خیر وہ لوگ کوئی متقی پرہیزگار تو تھے نہیں، بلکہ خوامخواہ کے آدمی تھے، مرد آدمی مہمانی کا یہ رنگ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور رات بھر بڑے عیش اڑائے، کیوں کہ ایسی رات انھیں پھر کہاں نصیب ہوتی، یہاں تک کہ سو گیے۔

جب صبح آنکھ کھلی تو دیکھتے کیا ہیں کہ نہ باغ ہے نہ درخت ہیں، بلکہ پتھریلا علاقہ ہے اور ایک ایک پولا سب کی بغل میں ہے اور پاجامہ خراب ہے، یہ عورتیں تھیں۔ سب لوگ بڑے شرمندہ ہوئے کہ لاحول ولا قوۃ یہ کیا قصہ ہے؟ بادشاہ کی بھی یہی حالت تھی۔ افلاطون نے بادشاہ سے کہا کہ تم نے دیکھا یہ ساری دنیا جس پر تمہیں اتنا ناز ہے

ایک خیال کا عالم ہے، اور اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ افلاطون کے خیال کا اس قدر قوی تصرف تھا کہ اس نے یہ خیال جمالیا کہ ان سب کے متخیلہ (یعنی دل ودماغ) میں یہ ساری چیزیں موجود ہو جائیں، بس سب کو وہی نظر آنے لگیں۔ جب وہ لوگ سو گئے، اس نے اپنے اس خیال کو ہٹالیا، پھر صبح اٹھ کر جو انھوں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

افلاطون ریاضت ومجاہدہ بہت کیے ہوئے تھا، اس لیے یہ قوت اس کے خیال میں پیدا ہو گئی تھی۔ یہ تصوف نہیں ہے بلکہ تصرف ہے، یہ اور چیز ہے، اور وہ اور چیز ہے۔ افلاطون نے کہا کہ جیسے تمہیں ان چیزوں میں مزہ آتا ہے مجھے بالکل نہیں آتا، کیوں کہ مجھے ان کی حقیقت معلوم ہے، تو واقعی جو کچھ نظر آیا وہ عالمِ خیال تھا۔

نظر بد

اوپر کی تمہید سے آپ کو یہ بات بخوبی سمجھ آگئی ہو گی کہ قوت خیالیہ کیا چیز ہوتی ہے۔ قارئین کرام! نظر بد بھی تقریبا یہی چیز ہے بس فرق اتنا ہے کہ ٹیلی پیتھی، مسمریزم، ہیپناٹزم میں قوت خیالیہ خود حاصل کی جاتی ہے جبکہ نظر بد عام طور پر ایک شخص کی خود بخود لگ جاتی ہے جس کی قوت خیالیہ مضبوط ہوتی ہے۔ یہاں نہایت ہی دلچسپ بات یہ ہے اور اسے آپ نے بھی نوٹ کیا ہو گا کہ زیادہ تر ان پڑھ لوگوں کی ہی نظر لگتی ہے، پڑھا لکھا اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کی نظر بہت کم لگتی ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ پڑھا لکھا شخص بیک وقت کئی کئی باتیں اپنے دماغ میں سوچ رہا ہوتا ہے اس کے خیال میں قرار نہیں ہوتا، جبکہ ان پڑھ شخص زیادہ کچھ نہیں جانتا جس چیز پر خیال جماتا ہے تو کئی کئی منٹ تک صرف وہی خیال اس کے دماغ میں رہتا ہے اور پھر یہ ایک قوت بن کر اس چیز کو متاثر کر دیتا ہے۔ البتہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے ارادے سے بھی کسی کو نظر لگانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جبکہ زیادہ تر لوگوں کی نظر بغیر ارادے کے ہی لگتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز کی طرف دیکھتا ہے اور وہ چیز اسے اچھی لگتی ہے اور وہ حیرت زدہ ہو جاتا ہے تو چند سیکنڈ تک اپنے خیال کی ساری توانائیاں اس چیز پر مرکوز کر دیتا ہے تو یہی نظر لگنا ہوتا ہے، اسی لیے ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب کوئی چیز اچھی لگے تو ہم فورا "ماشاءاللہ" کہہ دیا کریں۔

ایک مرتبہ ہمارے گاؤں میں ہمارے گھر کے باہر ایک آلو بخارے کا درخت لگا ہوا تھا جس کے ساتھ اس سال بہت زیادہ پھل تھا، ایک عورت ہمارے گھر آئی، جاتے ہوئے جب دروازے پر پہنچی اور اس کی نظر اس درخت پر پڑی،

تواس نے فوراً کہا ''اتنا زیادہ پھل؟'' اس کے یہ بات کہنے کے تقریباً ایک یا ڈیڑھ منٹ بعد درخت بلاوجہ ہی جڑوں سے نکل کر زمین پر گر گیا۔ نظر اتنی طاقت ور ہوتی ہے کہ زندہ انسان یا جانور کے کلیجہ پھاڑ دیتی ہے۔

نظر بد شریعت کی روشنی میں

نظر بد لگنا کوئی آج کی بات نہیں بلکہ قدیم زمانے سے ہی یہ تصور دنیا میں موجود ہے۔اسلام کے آغاز میں کفار مکہ نے اسلام کی ترقی روکنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت صحابہ کرام کو نقصاب پہنچانے کے لیے بہت سارے طرح طرح کے حربے آزمائے،انہیں حربوں میں سے ایک یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کیں جو اپنے ارادے سے نظر لگا سکتے تھے،لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ان کے شر سے بھی حفاظت فرمائی۔ان کی اس شر انگیزی کو قرآن میں اس طرح سے بیان کیا ہے کہ:

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ (51)

اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔القَلَم 51۔

اس آیت میں نظرِ بد میں نقصان کی تاثیر ہونے کا اشارہ ہے جو کسی دوسرے انسان کے جسم وجان پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

العين حق

نظر کا لگ جانا حقیقت ہے۔(بخاری،مسلم،احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

العينُ حق ولو كان شيء سابقَ القَدَرَ سَبَقَتْهُ العينُ واذا
استُغْسِلْتُمْ فاغسِلوا (مسلم)

نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو نظر ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لیے) غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کر لو۔

نظر بد کے برے اثرات ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر بد سے بچاؤ کے لئے جھاڑ پھونک یعنی دم درود کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

رُخِّصَ فی الحُمَةِ والنملَةِ وَالعینِ۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں کے لیے جھاڑ پھونک کی اجازت دی:

نظر بد، بچھو وغیرہ کے کاٹے پر، پھوڑے پھنسی کے لئے۔

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا:

عن عائشة قالت امر نی رسول الله صلی الله علیه وسلم او امرا ان یسترقی من العین۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول ا؟ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا یا حکم دیا کہ نظر بد لگنے کا دم کیا کرو۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عن ام سَلَمَةَ ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی فی بیتها جاریةً فی وَجهها سَفْعَةٌ فقال استرقوا لها فان بها النظرة۔ (بخاری مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر کے اندر ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔

نظر بد سے علاج کے لئے معوذتین پڑھ کر دم کیا جائے اور یہ دعا بھی کی جائے جو حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ زوجہ مطہرہ نبی کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے:

بَسْمَ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ

اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا۔

قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کو معوذتین کہتے ہیں ان میں بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ لہٰذا ان سے بھی نظر بد کا علاج کیا جاتا ہے:

عن عائشة ان النبی کان يَنفُثُ علی نفسه فی المَرَضِ الذی ماتَ فيه بِالْمعوذاتِ فلما ثقل كنتُ انْفِثُ عليه بهن وامسح بيد نفسه لِبَرَكَتِها۔(بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم اپنے اس مرض کے اندر جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی۔

درج بالا آیات وروایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نظرِ بد کوئی وہمہ یا توہم پرستی نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کے اثرات ظاہر ہونے پر دَم کرانا درست ہے۔

علاج کا ایک اور طریقہ

ایک دفعہ سھل بن حنیف رضی اللہ عنہُ نہا رہے تھے کہ اُن کے پاس سے عامر بن ربیعہؓ رضی اللہ عنہُ کا گذر ہوا، تو انہوں نے سھل رضی اللہ عنہُ کو دیکھ کر کہا کہ میں نے ایسی خوبصورت جِلد آج سے پہلے نہیں دیکھی، یہ تو اپنی

چادر میں چھپی ہوئی کسی کنواری کی جلد سے بھی اچھی ہے۔ سھل رضی اللہ عنہ اسی وقت بے ہوش سے ہو کر زمین پر گر گئے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا، اور بتایا گیا کہ سھل ہوش نہیں کر رہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دریافت فرمایا:

مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ

کیا تُم لوگ کسی کو اِس (نظر لگانے) کا مورد الزام ٹھہراتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، عمار بن ربیعہ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہُ کو طلب فرمایا اور اِرشاد فرمایا:

عَلَامَ يَقْتُلُ احدكم اخاهُ اذا رأى احدكم من اخيه ما يُعْجِبُهُ فَلْيدعُ له بالبَرَكَةِ۔

کس بات پر تُم میں سے کوئی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو قتل کرتا ہے، (یاد رکھو کہ) اگر تُم میں سے کوئی اپنے (کسی مسلمان) بھائی میں کچھ ایسا دیکھے جو اُسے پسند آئے تو (دیکھنے والا) اپنے اُس بھائی کے لیے برکت کی دُعا کرے۔ اور اُنہیں حکم دِیا کہ اس کے لیے وضوء کرو، غسل کرو۔ تو عامر رضی اللہ عنہُ نے وضوء کیا، اور اپنے دونوں گھٹنوں اور اپنی کمر سے نیچے کے حصے کو دھویا، اور اپنے دونوں ٹانگوں کو پہلوؤں سے دھویا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ پانی سھل پر ڈال دِیا جائے۔ یعنی وضوء اور دُھلائی میں استعمال کیے جانے والا جو پانی عامر رضی اللہ عنہُ کے جسم سے چھو کر نیچے آیا، اُس پانی کو سھل رضی اللہ عنہُ کے سر کی پچھلی طرف سے اُن پر ڈالا جائے، تو سھل رضی اللہ عنہُ لوگوں کے ساتھ اس طرح واپس گئے جیسے کہ انہیں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

(سُنن ابن ماجہ/حدیث 3638/کتاب الطب/باب 32، صحیح ابن حبان/حدیث 6105/کتاب الرقی و التمائم، امام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا، مؤطا مالک/حدیث 1714/کتاب العین/پہلا باب، مُسند احمد/حدیث/16402۔

نظر بد اور حسد سے بچنے کی دعائیں

1۔جب کسی چیز کو دیکھیں اور آپ کو پسند آئے یا حیرت زدہ کردے تو یوں کہیں:

مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

جو اللہ نے چاہا کچھ قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے

2۔پسندیدہ چیز کو دیکھ کر برکت کی دعایوں دیں۔

بَارَکَ اللهُ فِيْهِ

اللہ تمھیں اس میں برکت دے

3۔روزانہ صبح شام معوذات یعنی قرآن کی آخری تین سورتیں تین تین بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور پورے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا ہے پھیر دیا کریں۔یہ عادت بچوں کو ڈلوائیں، جو بچے بہت چھوٹے ہیں نہیں پڑھ سکتے آپ خود ان پر دم کر لیا کریں۔

4۔اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ لینا

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے

5۔ نظر بد سے حفاظت کا دم

اِمْسَحِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا أَنْتَ

اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور فرما، شفا تیرے ہاتھ میں ہے، تیرے علاوہ اسے کوئی دور نہیں کر سکتا

6۔شدید نظر لگ جانے پر دعا

اَللّٰھُمَّ أَذْہِبْ عَنْہُ حَرَّہَا وَ بَرْدَہَا وَ وَصَبَھَا

اے اللہ! اس سے اس کی گرمی و سردی اور بیماری ولاغری کو دور کردے

7۔ صبح وشام کی دعائیں

بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِیْ السَّمَاءِ
وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

8۔ ہر طرح کے نقصان سے بچنے کی دعا

أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے

9۔ جبرائیل علیہ السلام کا دم

بِسْمِ اللہِ أَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَکُلِّ
عَیْنٍ وَاسْمُ اللہِ یَشْفِیْکَ

اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت دیتی ہے، ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے، اور اللہ کے نام کے ساتھ، (اللہ) آپ کو شفا دے۔

باب پنجم

مسلمان معاشرے میں عامل اور عملیات

مسلمان معاشرے میں عملیات کا کام پہلے عامل نجومی کیا کرتے تھے۔ جن کی دکانوں کے بورڈ کچھ یوں ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر عامل نجومی۔ بنگالی بابا، وغیرہ۔ علمائے حق ہمیشہ نجومیوں، کاہنوں اور جادوگروں کی سرکوبی کرتے رہے، اور کیوں نہ کرتے جبکہ ہمارا قرآن وسنت اس بارے واضح اور دوٹوک موقف اور عقیدہ ہمیں دیتا ہے۔ چنانچہ یہ سرکوبی کرتے کرتے کچھ لوگوں کو خیال آیا کہ لوگوں زیادہ رجحان اب بھی نجومیوں کی طرف ہے، اور لوگ خود تعویذ کا مطالبہ کرتے ہیں، کیونکہ قرآن کو پڑھنا، یا اس پر عمل کرنا مشکل اور کاغذ کی پرچی گلے میں لٹکانا آسان ہے، اس لیے لوگ خود ہی مطالبہ کرتے ہیں ہمیں تعویذ دیا جائے۔ چنانچہ کچھ علماء نے تعویذات لکھ کر دینے کا کام شروع کر دیا، اور اس کی کچھ شرائط بھی بتادیں کہ تعویذ صرف قرآنی آیات، یا مسنون اذکار پر مبنی ہونا چاہیے، تعویذ میں کوئی ایسی زبان جو عربی کے علاوہ ہو، یا کوئی ایسی بات یا علامت جس کا مطلب واضح نہ ہو وہ نہ لکھی جائے۔ چنانچہ شروع میں تو اس پر عمل ہوتا رہا، لیکن پیسے کی لالچ، کم علمی، جہالت نے ان شرائط کو پس پشت ڈال دیا اور آہستہ آہستہ ایسے تعویذات لکھے جانے لگے جن میں نہ صرف قرآنی آیات و مسنون اذکار کے علاوہ چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں بلکہ ایسے نمبرز، علامات، سنبلز اور زبان لکھی جاتی ہے جو خود لکھنے والے کو بھی نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لکھنے والے کے پاس سوائے اس کے اور کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ میں نے یہ تعویذ ایک ایسی کتاب سے لیا ہے جس کے ٹائٹل پر فلاں بزرگ کا نام لکھا ہوا ہے، تو جب ان بزرگ نے یہ لکھا ہے تو ضرور درست ہی ہوگا۔

لیکن قارئین کرام! ایسی بات ایک عام مسلمان کہے تب تو ٹھیک ہے، کیونکہ عام مسلمان علماء اور بزرگان دین کو دیکھ کر یا ان کے پیچھے چلتے ہیں، ان کی دلیل صرف یہی ہوتی ہے کہ ہمارے امام صاحب نے یوں کہا، کیونکہ ایک عام

مسلمان اپنے امام مسجد یا ایک ایسے عالم کا مقلد ہوتا ہے جس پر اسے اعتماد ہو۔ اگر یہی کام ایک ایسا شخص شروع کر دے جس نے دس بارہ سال مدرسے میں لگائے، تمام علوم کی کتابیں پڑھیں، قرآن مع ترجمہ و تفسیر پڑھا، صحاح ستہ سمیت بہت ساری احادیث کی کتابیں پڑھیں تو بہت تعجب ہوتا ہے۔ اس کے بارے یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس نے مدرسے کی دال روٹی حرام کی ہے۔ اس کے دس سال پڑھنے کا کیا فائدہ ہوا کہ وہ بھی اسی روش کو اختیار کرتا ہے جو اَن پڑھ مسلمان کے اختیار کرنے کی ہے۔ اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے میں کچھ ایسی چیزوں کا پوسٹ مارٹم اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو عام طور ہمارے ہاں عملیات کی دنیا میں کی جاتی ہیں۔ جس میں عملیات بھی ہیں اور تعویذات بھی، جنتر منتر تنتر بھی ہیں اور لوٹنے کے طریقے بھی۔

جادو جنات اور نفسیات

جب میری قمیص پر کٹ لگے اور میرے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑے۔

جادو اور جنات کی دنیا میں ایک بہت ہی اہم شکایت جو سننے میں ملتی ہے وہ کپڑوں پر کٹ لگنا اور خون کے چھینٹے پڑنا ہے۔ ایک بار میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ یعنی مجھے گھر والوں نے بتایا کہ آپ کی قمیص پر کمر سے جگہ جگہ کٹ لگے ہوئے ہیں، جب میں نے قمیص اتار کر چیک کیا تو واقعی قمیص پر جگہ جگہ کٹ لگے ہوئے تھے اور ساری قمیص بیکار ہو چکی تھی۔ وقتی طور پر ایک جھٹکا لگا لیکن میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا کیونکہ میں صبح شام کے اذکار پابندی سے کرتا ہوں اس لیے مجھے یقین تھا کہ جادو جنات والا معاملہ نہیں ہے کوئی اور مسئلہ ہو گا، چنانچہ میں نے سوچنا شروع کیا اور فجر کے بعد سے ایک ایک منٹ کا حساب لگایا کہ میں کس وقت کہاں اور کیا کر رہا تھا، چنانچہ حساب لگاتے لگاتے جب عصر کے ٹائم پر پہنچا تو مجھے یاد آیا کہ عصر کے وقت ہماری مسجد کے یو پی ایس کے لیے دو نئی بیٹریاں لائی گئی تھیں جنہیں میں موٹر سائیکل پر اس طرح لایا تھا کہ میں موٹر سائیکل چلا رہا تھا اور بیٹریاں میرے پیچھے کمر کے ساتھ لگی ہوئی دوسرے آدمی نے پکڑی ہوئیں تھیں۔ آپ جانتے ہیں بیٹریوں میں تیزاب ہوتا ہے ظاہر ہے تھوڑا بہت باہر بھی لگا ہوتا ہے میرے کپڑے کاٹن کے تھے چنانچہ جہاں جہاں معمولی سا تیزاب لگا وہاں سے قمیص میں کٹ لگ گئے۔

اسی طرح ایک بار جب میں گھر میں آیا تو اچانک نظر پڑی میں قمیص پر سامنے والی سائیڈ خون کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں، وقتی طور پر پریشانی ہوئی لیکن پھر میں نے اسی طرح صبح سے حساب لگانا شروع کیا کہ میں کہاں کہاں اور کیوں گیا تھا۔ تو پتا چلا کہ میں گوشت لینے گیا تھا، گوشت والے کے پاس رش تھی، چنانچہ اس کے پھٹے کے سامنے دس پندرہ منٹ مجھے انتظار کرنا پڑا اس دوران وہ ٹوکے کے ساتھ گوشت کاٹتا رہا اور خون کے چھینٹے اور گوشت کے ذرات میرے کپڑوں پر لگتے رہے۔

ان واقعات سے پتا چلا کہ بعض اوقات مسئلہ کوئی نہیں ہوتا لیکن ہم خود وہم اور شک کا شکار ہو کر خواہ مخواہ اپنے آپ کو پریشانی سے دوچار کر لیتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر یہ شیطانیت خود عاملین لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ بے بنیاد قسم کا حساب کر کے بتاتے ہیں آپ پر اثرات ہیں، آپ پر جادو ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب میں حساب کروانے گیا

جیسا کہ میں نے عرض کیا عملیات کی دنیا میں نفسیات کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے، اور ہمارے معاشرے میں جعلی عاملوں، پیروں نے جنات اور جادو کے معاملے کو اتنا مشہور کر دیا ہے کہ ہر بندہ جب کسی پریشانی کا شکار ہوتا ہے تو اسے اس کے چاہنے والے فوراً کہتے ہیں اپنا حساب وغیرہ کراو شاید کسی نے تعویذ کر دیے ہوں گے، چنانچہ ایک ٹھیک ٹھاک آدمی کسی عامل کے پاس جا کر بتاتا ہے میری یہ یہ پریشانی ہے آپ حساب کر کے بتائیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یا ایک بندہ امریکا یورپ وغیرہ سے پاکستان کے کسی عامل کو میسج کرتا ہے میں کچھ پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں آپ بتائیں کیا مسئلہ ہے؟ تو پھر عاملین ایک من گھڑت قسم کا حساب کر کے کہہ دیتے ہیں آپ پر سخت قسم کی بندش ہے، یا آپ پر جادو ہے، یا آپ کے گھر آسیب کا سایہ ہے وغیرہ۔ عامل کا یہ کہنا سائل کے دماغ میں گھس جاتا ہے اور اب وہ ہر وقت یہی سوچتا رہتا ہے مجھ پر کسی نے کچھ کر دیا ہے چنانچہ اس کی پریشانی ختم ہونے کے بجائے بڑھ جاتی ہے اور پھر وہ عامل خوب اسے لوٹتا ہے اس سے بکرے، مرغے، عود اور نہ جانے کس کس مد میں رقم لیتا ہے، لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوتا تو عامل کہہ دیتا ہے آپ پر فلاں دیوی ہے اس کا کوئی توڑ نہیں۔ سوچنے کی بات ہے جب ہم کسی جسمانی بیماری کا شکار ہوتے ہیں تو حکیم، ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں وہ نبض دیکھتا ہے، یا خون پیشاب کا ٹیسٹ کرتا ہے اور اس کی رپورٹ کے مطابق آپ

کو بتاتا ہے کہ یہ مسئلہ ہے، حالانکہ یہ ٹیسٹ بھی ہر بار سو فیصد درست نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسری طرف عملیات کرنے والے فون پر ہی کیسے فیصلہ کر لیتے ہیں کہ آپ کے ساتھ یہ مسئلہ ہے، اور آپ کیسے اس کی بات پر یقین کر کے اپنے دماغ کا قیمہ بنا لیتے ہیں۔

طالبعلمی کے زمانے میں جب میں اس فیلڈ سے اتنا واقف نہیں تھا تو دو چار بار میرا بھی اسی طرح عاملوں سے سامنا ہوا۔ ایک بار ایک عامل سے سامنا ہوا جو لوگوں کا حساب اور علاج کر رہا تھا، کسی نے اسے میرا کہا اس کا بھی کوئی حساب کریں اس کے مالی حالات بہت خراب ہیں، تو اس عامل نے مجھے دیکھ کر کہا اسے کچھ بھی نہیں ہے۔ کچھ عرصے بعد ایک جادوگر سے سامنا ہوا تو وہاں بھی کسی اور نے میرا کہہ دیا کہ اس کا حساب کریں اسے کیا مسئلہ ہے یہ اکثر بیمار رہتا ہے، اس نے میری طرف دیکھا اور کہا اسے کچھ نہیں ہے۔ پھر ایک اور عامل جو عالم بھی ہیں اور آج کل راولپنڈی میں بہت مشہور ہیں اسلام آباد کے سیکٹر جی سیون میں ان کے پاس گیا، وہ کتاب گھما کر حساب کرتے تھے، انہوں نے کہا تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں۔ پھر ایک مدرسے کے عامل کے پاس گیا اس نے بھی میرے جسم پر اپنا ڈنڈا لگا کر چیک کیا اور کہا کہ کچھ بھی نہیں۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ عامل بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، میں ایک غریب طالبعلم تھا اگر میں کوئی سیٹھ ہوتا، میری جیب میں نوٹ ہوتے تو یقیناً انہوں نے کہہ دینا تھا تم پر سخت جادو ہے۔ اور اگر وہ ایسا کہہ دیتے تو یقیناً میں اس کے بعد بیڈ ریسٹ پر چلا جاتا کیونکہ نفسیاتی طور پر اس کا یہ کہنا کہ تم پر جادو ہے مجھے واقعی بیمار کر دیتا۔ اس لیے ان عاملوں سے یہ سوال کبھی نہ کیا کریں کہ مجھے بتاو مجھ پر جادو ہے یا نہیں۔

خوفناک اسٹیکر اور فلمیں

آج کل ایک اور نیا ٹرینڈ چل پڑا ہے کہ نوجوان لڑکے اپنے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر بہت ہی خوفناک قسم کی شکلوں والے اسٹیکر لگواتے ہیں، جنہیں جوکر کہا جاتا ہے۔ عجیب وغریب قسم کی خونی اور خوفناک تصویریں جب لگائی جاتی ہیں اور ظاہر ہے پھر بار بار ان پر نظر پڑتی ہے تو یہ خوفناک شکلیں دماغ میں بیٹھ جاتی ہیں اور نفسیاتی طور پر ڈر لگنا اور اندھیرے میں خوف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی خوفناک فلم دیکھ کر بھی ایسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے والدین خصوصی طور پر اپنے بچوں کی ایسی حرکات پر نظر رکھیں اور ایسی تصویریں اسٹیکر وغیرہ ضائع کروا دیں۔

بندش

عملیات کی دنیا میں یہ لفظ بہت زیادہ بولا جاتا ہے، عاملین کو جس بات کی سمجھ نہ آئے تو کہہ دیتے ہیں تم پر بندش ہے، کوئی کہتا ہے میری شادی کا مسئلہ ہے تو کہہ دیتے ہیں آپ پر کسی نے بندش کر دی ہے کوئی کہتا ہے میرا کاروبار خراب ہے تو کہہ دیتے ہیں آپ پر بندش کرائی گئی ہے۔ بندش کا مفہوم ہے بند کر دینا، رکاوٹ ڈال دینا۔ جب کوئی عامل کسی کو یہ کہتا ہے تم پر کسی نے بندش کر دی ہے تو اس بات کا سب سے پہلا نقصان جو اس سوال کرنے والے عام مسلمان کو ہوتا ہے وہ یہ کہ وہ یہ سمجھنا شروع کر دیتا ہے کہ لوگ بھی کسی پر بندش لگا سکتے ہیں، کسی کا رزق بند کر سکتے ہیں۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن نے ہمیں جو تعلیمات دی ہیں ان کے مطابق اللہ اگر کسی کو نقصان دینا چاہے تو کوئی اسے فائدہ نہیں دے سکتا اور اگر اللہ کسی کو فائدہ دینا چاہے تو کوئی اسے نقصان نہیں دے سکتا۔

وعن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال:(یاغلام! انی اعلمک کلمات: احفظ اللہ یحفظک. احفظاللہ تجدہ تجاھک. اذا سألت فاسألله واذا استعنت فاستعن باالله واعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الابشیء قد کتبه الله لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الابشیء قد کتبه الله علیک. رفعت الاقلام وجفت الصحف (ترمذی)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند اہم امور کی تعلیم دیتا ہوں، تم اللہ تعالیٰ کے حدود و فرائض کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم اللہتعالیٰ کی حدود و فرائض کی حفاظت کرو، ہمیشہ اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب بھی مانگو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو، اور جب بھی مدد طلب کرو صرف اللہ تعالیٰ سے کرو، اور اچھی طرح جان لو! اگر پوری امت تمہیں کوئی نفع پہنچانا چاہے تو اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے نفع کے علاوہ کوئی نفع نہیں پہنچ سکتی۔ اور

اگر پوری امت تمہیں نقصان پہچانے کے در پے ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے نقصان کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتی۔ (تقدیر لکھنے والی) قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور صحیفے (جن پر تقدیر لکھی گئی ہے) خشک ہو چکے ہیں۔

یہ حدیث ہماری مکمل رہنمائی کرتی ہے کہ اگر ہم اللہ کی قائم کردہ حدود کو نہ پھلانگیں، یعنی زندگی شریعت کے مطابق گزاریں، تو ہمیشہ ہر مشکل میں ہم اللہ کو اپنے سامنے پائیں گے۔ اور اللہ کے علاوہ نہ کوئی کسی کو ن نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو نفع دے سکتا ہے۔ لیکن عاملین پہلی فرصت میں آنے والے کی سوچ کو بجائے اللہ کی طرف موڑنے کے لوگوں کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ عاملین ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ اگر وہ یہ عقیدہ دیں جو اوپر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیا تھا، تو پھر آنے والا اٹھ کر مسجد جائے گا اور وضو کر کے اللہ کے سامنے گڑ گڑائے گا، پھر اس کی جیب سے پیسے کیسے نکلیں گے، لہذا عاملین سب سے پہلا کام اس کی نظر اللہ سے ہٹانے کا کرتے ہیں، تب وہ شخص کہتا ہے اب ان لوگوں کی لگائی ہوئی بندش کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے تو پھر عامل کہتا ہے اس کے لیے زعفران چاہیے، نیپال کی کستوری چاہیے، کالا بکرا چاہیے، ہانڈی اور فلاں فلاں دال چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ پھر وہ شخص بچارہ کہاں سے نیپال کی کستوری لائے وہ کہتا ہے ان چیزوں کا آپ ہی بندوبست کر دیں، تو عامل ان چیزوں کی مد میں اچھی خاصی رقم لیتا ہے اور دو چار دن بعد آنے کا کہتا ہے۔

بندش سے ملتا جلتا مفہوم یا بندش کے معنی کے قریب ترین معنی رکھنے والے الفاظ ہمیں سورہ توبہ کی آیت نمبر 118 میں ملتے ہیں۔ ارشاد ہے:

حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم

یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود اپنی وسعت کے، اور تنگ ہو گئیں ان پر ان کی جانیں۔

یہ آیت جنگ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے باوجود جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کے بارے میں ہے۔ ان کی یہ حالت رسول اللہ کے حکم کو نہ پورا کرنے کی وجہ سے ہوئی، اور اس حالت سے وہ سچی توبہ کرنے اور اللہ و رسول کی طرف رجوع کرنے کی ہی صورت میں نکلے تھے۔ اور آج بھی انفرادی اور اجتماعی دونوں

صورتوں میں لوگوں کی ایسی حالت اکثر بیشتر ہوتی رہتی ہے، کہ ان کے تمام راستے بند ہو جاتے ہیں، انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کریں، پیسہ، زمین، دکان، بزنس، نوکری، سب کچھ ہونے کے باوجود ہر راستہ بند ہو جاتا ہے، سونے کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ مٹی بن جاتا ہے۔ کوئی کاروبار نہیں چلتا، کوئی رشتہ نہیں ملتا، کوئی دوا اثر نہیں کرتی، گھر میں سکون نہیں، دماغ ماوف ہو جاتا ہے کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ سوال پیدا ہوتا ہے ایسی صورت میں کیا کریں؟ سب سے پہلے تو اوپر لکھی ہوئی حدیث کو تین بار پھر پڑھیں۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل چند آیات کو کم از کم تین بار ترجمے سمیت پڑھیں، اور جو کچھ ارشاد خداوندی ہے، اسے اپنے دل و دماغ میں سمجھ کر اتار دیں۔ یہ یاد رکھیں، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے واضح اور دو ٹوک الفاظ میں یہ فرمایا ہے:

مَاأصاب من مصیبة الا باذن الله، ومن یؤمن باللہ یھد قلبه،
واللہ بکل شیء علیم (تغابن 18)

ترجمانی: جو بھی مصیبت آتی ہے، وہ اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اور جو اللہ پر ایمان و یقین رکھے اللہ اس کے دل کو ہدایت (راستہ دکھا) دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

یعنی آپ پر بندش ہے، آپ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کیا کریں، تو اس سے نکلنے کا راستہ اللہ پر ایمان اور محکم یقین سے شروع ہوتا ہے۔ آپ یہ کریں گے اللہ اس بندش سے نکلنے کا راستہ دکھا دے گا۔ اور آپ مٹی کو ہاتھ لگائیں گے وہ سونا بن جائے گی۔

مااصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتب من
قبل ان نبراھا، ان ذلک علی اللہ یسیر (الحدید 29)

ترجمانی: تمہاری جانوں کو یا زمین پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ پہلے سے ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن
کثیر (شوری30)

ترجمانی: اور تمہیں جو بھی مصیبت پریشانی آتی ہے وہ دراصل تمہارے اپنی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے، زیادہ تر تو اللہ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔

یعنی تم پر بندش ہے، کاروبار بند ہے، سارے راستے بند ہیں، تو جان لو یہ تمہارا اپنا ہی کیا کرایا ہے، کسی ساس، سسر، بہو، خالہ، پھوپھی نے نہیں کیا، وہ کیسے کر سکتے ہیں وہ کوئی خدائی اختیارات تو نہیں رکھتے کہ جب چاہیں اور جس کو چاہیں بند کر دیں۔ آج تم سیدھے راستے پر آ جاو، اللہ پر بھروسہ، ایمان، یقین پیدا کرو، توکل صبر شکر اور شریعت کی پابندی شروع کر دو، سارے راستے کھل جائیں گے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم
بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (روم60)

ترجمانی: خشکی اور تری میں جو بھی فساد ظاہر ہوتا ہے ان برائیوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو لوگ خود کرتے ہیں، یہ فساد اور نقصان اللہ اس لیے کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ان کے بعض برے اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آ جائیں۔

یعنی دنیا میں جو بھی فساد فی الارض ہے، چاہے وہ دہشت گردی کی صورت میں ہو، یا ظلم و ستم، مہنگائی، بدامنی، بے سکونی، ناانصافی، چوری چکاری وغیرہ کی صورت میں سب کچھ انسانوں کے اپنے کرتوتوں کی ہی وجہ سے ہوتا ہے، کرنے والا اللہ ہے، وہ تمہیں سبق سکھانا چاہتا ہے تمہارے بعض برے اعمال کا تاکہ تم ٹھوکر کھا کر سیدھے راستے کی طرف پلٹ آؤ۔ تو قارئین کرام آپ نے دیکھ اور سمجھ لیا ہوگا کہ ہمارا پیارا رب کیا فرما رہا ہے اور کیسے ہمیں دنیا میں پیش آنے والی پریشانیوں کی وجہ بتا رہا ہے۔ یاد رکھیں یہی اصل وجوہات ہیں، انہیں کو فوکس کریں، عاملین کے چکروں میں نہ پڑیں، ان کا اصل مقصد آپ کی جیب سے رقم نکلوانا ہوتا ہے، اس کے لیے وہ طرح طرح کی باتیں اور شعبدے کرتے ہیں، اس جھوٹ کو آپ اس طرح بھی پکڑ سکتے ہیں، کہ ایک ہی مسئلہ آپ دس عاملین کو بتائیں ہر عامل دوسرے

سے مختلف بات کرے گا، مختلف طریقہ علاج بتائے گا۔اگر یہ روحانیت اور دین ہوتا تو ایک ہی ہوتا، عملیات کے نام پر یہ روحانیت نہیں شیطانیت ہے،اس شیطانیت سے آپ قرآن وسنت کے ساتھ جڑ کر ہی بچ سکتے ہیں۔

کاوباراوررزق کی بندش

رزق اور کاروبار کی پریشانی تو بہت زیادہ لوگوں کو ہوتی ہے، چنانچہ مجھے بھی جتنے میسج آتے ہیں ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے میسجز کی ہوتی ہے کہ ہمارا کاروبار بند ہے، ہم مقروض ہیں، جو بھی کاروبار شروع کرتے ہیں نہیں چلتا، گھر کے اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے وغیرہ وغیرہ۔

دنیاکانظام

1۔سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ یادرکھیں،اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو کچھ قوانین کے پابند بنایاہوا ہے، کائنات میں جو کچھ بھی ہورہا ہے خودبخود نہیں ہوتا بلکہ اللہ کے قائم کردہ کچھ قوانین ہیں جن کے تحت ہر چیز اسی قانون کی پابند ہے، مثلاً سورج، چاند ستارے، ہوا، بارش، فصلیں، درخت، چرند، پرند، درند سب ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں،اسی طرح انسانوں کا نظام دنیا بھی کسی نظام کے تحت چل رہا ہے۔آپ زہر کھائیں گے تو لامحالہ اس کا نقصان ہوگا، پانی پیئیں گے وہ پیاس مٹائے گا، کھانا کھائیں گے آپ کا پیٹ بھرے گا نہیں کھائیں گے تو بھوکے ہی رہیں گے، اللہ چاہے تو ویسے بھی پیٹ بھر سکتا ہے لیکن اللہ نے یہ نظام بنایا ہے جو کھائے گا اس کا پیٹ بھرے گا نہیں کھائے گا تو دو چار دن بعد کمزور ہو کر بھوک پیاس سے مر جائے گا۔بالکل ایسے ہی رزق اور کاروبار کا معاملہ بھی ہے، کاروبار اور بزنس کرنے کے بھی اصول وضوابط ہیں جو آج کے دور میں نہ صرف مرتب ہیں بلکہ یونیورسٹیوں میں پڑھائے بھی جاتے ہیں،اس کے علاوہ کاروبار کا تجربہ بھی بہت اہم ہے۔عام طور پر لوگ کاروباری غلطیاں کررہے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے کاروباری نقصان ہوتا ہے پھر عاملوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ انہیں کہتے ہیں آپ پر جادو کیا گیا ہے۔میں خود اس تجربے سے گزرا ہوں،جب تعلیم سے فراغت ہوئی تو کاروبار کرنے کا شوق پیدا ہوا اس زمانے میں موبائل نئے نئے آئے تھے،میں نے ادھر ادھر سے قرض لیا اور اسلام آباد کے ایک پلازے کی بیسمنٹ کے بالکل آخری کونے میں بھاری کرائے پر دکان لے لی، یہ سوچا ہی نہیں کہ میری دکان کسی نظر بھی آئے گی یا نہیں،اس کا تو بورڈ لگانے کی جگہ

بھی نہیں، پھر بیسمنٹ کے اندر میری دکان تک پہنچتے پہنچتے موبائل کی چار پانچ ایسی دکانوں کو کراس کر کے آناپڑتا ہے، جو ہر لحاظ سے میری دکان سے بڑی ہیں اور فرنٹ پر ہیں،اور پرانی بھی ہیں۔ میرے پاس وہی گاہک آتا تھا، جسے ان دکانوں سے مطلوبہ چیز نہیں ملتی تھی،اور وہ ایسی چیز ہوتی تھی جو میرے پاس بھی نہیں ہوتی تھی کیونکہ میری دکان ان کی دکانوں کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ چھ مہینے سب کچھ لٹا کر اونے پونے بیچ دی۔ اب اس سارے معاملے میں میری اپنی غلطی تھی کہ میں نے کاروباری طریقہ کار کا خیال نہیں کیا، اگر میں بھی کسی عامل کے پاس جاتا تو اس نے یہی کہنا تھا آپ پر پھوپھی نے جادو کر دیا ہے۔ عام طور پر لوگوں کی یہی غلطی ہوتی ہے وہ کاروباری غلطیاں کر رہے ہوتے ہیں، سیکھا نہیں ہوتا، تجربہ نہیں ہوتا کیونکہ دنیا کا نظام اسی طرح چلتا ہے، اگر کوئی غریب ہزار کے نوٹ کو آگ لگائے تو آگ یہ نہیں سوچتی یہ غریب کا نوٹ ہے میں اسے نہیں جلاتی بلکہ آگ کا نظام جلانا ہے چاہے کوئی غریب چاہے کوئی امیر جو بھی نوٹ آگے میں پھینکے گا آگ نے اسے جلا دینا ہے۔

2۔ دوسری اور نہایت ہی اہم بات یہ سمجھیں اور اپنے دل و دماغ میں بٹھالیں کہ قرآن میں قوموں کے لیے اللہ نے دنیا میں جزا و سزا کے کچھ قوانین بھی بیان کیے ہیں، جن میں سے کچھ کا ذکر میں پیچھے کر آیا ہوں کہ: جو بھی مصیبت آتی ہے اللہ کی طرف سے آتی ہے اور انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی یعنی اپنی ہی غلطی اور نافرمانی کی معمولی سی سزا ہوتی ہے۔ اسی طرح سزا کے برعکس خیر و برکت کیسے حاصل ہوتی ہے اس کے بارے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک اعلان بزبان قرآن ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ولوان اھل القری اٰمنوا واتقو لفتحنا علیھم برکات من السمآء والارض۔ (اعراف96)

ترجمانی: اور اگر بستی والے ایمان لاتے اور تقوے کی زندگی اختیار کرتے تو البتہ ہم ان پر کھول دیتے برکتوں کے دروازے آسمان و زمین سے۔ تو معلوم ہوا برکتیں محض کاغذ کی پرچیاں گلے میں لٹکانے، یا اسے پانی میں گھول کر پینے، یا جلا کر دھونی لینے سے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ تقوے کی زندگی اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے تقوے کی زندگی کیا ہے؟ اس کا آسان فہم جواب یہ ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے

اپنے آپ کو بچانا تقویٰ کہلاتا ہے۔یعنی ہم اللہ اور اس کے رسول کی ہر نافرمانی اور گناہ سے بچیں، اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں خاص طور پر فرائض کی پابندی اور حرام سے اجتناب کریں تو یہ تقوے کی زندگی ہے، اور ایسی ہی زندگی گزارنا برکات کے نزول کا ذریعہ بنتا ہے۔

2۔من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (نحل)

ترجمانی: جس نے بھی نیک عمل کیا وہ مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہو، ہم اسے پاکیزہ زندگی اور اعمال کا بہترین اجر عطاء کریں گے۔

3۔ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی (طہ124)

ترجمانی: اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہوگی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔اللہ کا سب سے بڑا ذکر قرآن ہے، اسی لیے قرآن کے ناموں میں سے ایک نام بھی ''الذکر'' ہے۔اس کے علاوہ ہر وہ عمل اور ہر وہ کلمہ اور ہر وہ مجلس جس سے اللہ کی یاد آئے وہ ذکر کہلاتی ہے، اور ذکر سے اعراض کی سزا یہ ہے کی اس کی معیشت کو اللہ تنگ کر دیتے ہیں۔یاد رکھیں معیشہ زندگی کو بھی کہتے ہیں اور ضروریات زندگی کو بھی کہتے ہیں، ہم اردو میں بھی کاروبار اور ضرورت زندگی کے حصول کے لیے محنت کو بھی معیشت کہتے ہیں۔مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے ذکر قرآن اور دیگر اذکار سے اعراض کے نتیجے میں معیشت اور زندگی دونوں تنگ ہو جاتے ہیں۔

4۔ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین۔ (الزخرف36)

ترجمانی: اور جو اللہ کے ذکر (قرآن ودیگر اذکار) سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر (جن وانس میں سے) ایک شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں، پھر وہ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔اس آیت میں بھی بات بالکل واضح ہے کہ جو اللہ کے ذکر یعنی قرآن اور دیگر اللہ کی یاد کے کلمات، مجالس سے غفلت، اعرض اور دوری اختیار کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اس پر

کوئی شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے، اب وہ شیطان کوئی جن بھی ہو سکتا ہے اور کوئی انسان بھی، پھر ظاہر ہے وہ شیطان ہے اور شیطان کا کام تنگ کرنا ہوتا ہے وہ اسے ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے اور اس کی زندگی برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ شیطان کا مسلط ہونا اللہ کی طرف سے بطور سزا کے ہوتا ہے اور اس کا سبب کوئی بھی بن سکتا ہے مثلاً آپ کا کوئی دشمن یا حاسد آپ پر جادو کروا کر شیطان جن مسلط کروا دے۔ کیونکہ دنیا دار الاسباب ہے یہاں ہر بات کا کوئی نہ کوئی سبب اور بہانہ بھی ہوتا ہے، آپ پر کسی نے جادو کیا تو یہ ایک بہانہ اور سبب ہے اصل وجہ یہ ہے کہ آپ اللہ کے ذکر سے غافل ہو چکے تھے اور اللہ نے آپ پر شیطان کو مسلط کرنا تھا، اس لیے اللہ نے اسباب کے درجے میں ایک دشمن پیدا کیا پھر اس کے دل میں ڈالا کہ تم فلاں جادوگر کے پاس جاؤ اور اس پر جادو کرواؤ، اور وہ گیا اور آپ پر جادو کروا دیا۔

آیت کے ان الفاظ سے ہی ہمیں اس مصیبت سے چھٹکارے کا راستہ بھی پتا چل گیا کہ اللہ کے ذکر یعنی قرآن سے غفلت کو ختم کر دیا جائے تو اس شیطان سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ اگر آپ قرآن سے دوری اختیار کیے ہوئے ہیں، تو جتنے مرضی شیطانی نقش، من گھڑت تعویذات، پہن لیں، دھونیاں لے لیں کچھ حاصل نہیں ہوگا، بلکہ یہ بھی ایک عذاب ہی کی صورت ہوتی ہے کہ ایک شیطان سے جان چھڑانے کے لیے آپ عامل شیطان کے پاس چلے جاتے ہیں اور وہ ایک پرچی دے کر اور من گھڑت عملیات کروا کر آپ سے گناہ بھی کرواتا ہے اور آپ کی جیب سے پیسے بھی نکلوا لیتا ہے۔ آپ گھر سے تو کچھ لینے کے لیے نکلتے ہیں لیکن اپنا ایمان، عزت اور پیسہ اسے دے کر واپس آتے ہیں۔

5۔ ومن یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذابا صعدا۔ (الجن 17)

ترجمانی: اور جو اعراض کرے گا اپنے رب کے ذکر سے تو اللہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا۔ یعنی اب کے ذکر اور یاد سے اعراض کی سزا سخت عذاب کی صورت میں ملتی ہے وہ عذاب آخرت میں تو ہے ہی دنیا میں بھی ملتا ہے اور اس کی ایک صورت وہی ہے جو اوپر والی آیت میں آ گئی کہ اس پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اور دوسری صورت اس آیت میں بیان کی۔

6۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔ ویرزقہ من حیث لا یحتسب، ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ (طلاق 2,3)

ترجمانی: اور جو اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ کھول دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اور جو اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں بھی تقوے کے ثمرات بیان ہوئے کہ جو تقویٰ یعنی اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچتا ہے اللہ اس کے لیے مخرج بناتا ہے۔ مخرج کا معنی ایگزٹ یعنی نکلنے کی صورت اور راستہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا پھل یہ ملتا ہے کہ اس کو رزق وہاں سے پہنچتا ہے جہاں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے، اور جس کا بھروسہ من گھڑت تعویذات، نقوش، عملیات کے بجائے اللہ پر ہو تو اللہ بھی اس کے لیے کافی وشافی ہو جاتا ہے۔ اور اگر بھروسہ کاغذ کی پرچیوں، جعلی عاملوں پیروں، من گھڑت تعویذات اور نقوش پر ہو تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں اللہ بے نیاز ہے۔

7۔فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال و بنین ویجعل لکم جنات و یجعل لکم انھارا۔ مالکم لا ترجون للہ وقارا۔(نوح 10,13)

ترجمانی: اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، وہ بہت بخشش والا ہے۔ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا۔ اور تمہاری مدد کرے گا مال اور بیٹوں کے ذریعے، اور تمہارے لیے باغات اور نہروں کا انتظام کرے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں اللہ کے وقار کا کوئی خیال ہی نہیں۔ اس آیت کریمہ میں وہ نسخہ بتایا گیا ہے جس کی ہر کسی کو تلاش ہے، چونکہ لوگ قرآن پڑھتے نہیں اس لیے لوگوں کو اس نسخہ کا علم نہیں، اس آیت میں تمام ان بڑی خواہشوں کے حصول اور پریشانیوں سے نجات کا علاج بتایا گیا ہے جسے ہر انسان چاہتا ہے۔ فرمایا جارہا ہے استغفار کرو، رب سے بار بار معافی مانگو، توبہ کرو، اس کا پہلا پھل یہ ملے گا اللہ تمہیں معاف کر دے گا۔ دوسرا پھل یہ ملے گا اللہ آسمان سے رحمت کی بارش فرمائے گا، جس ماحول میں یہ آیت اتری تھی اس ماحول میں معاشی حالت بہتر کرنے کے لیے بارش اہم ہوتی تھی، آج معاشی حالت بہتر کرنے کے لیے جو چیز چاہیے سمجھیں اسی کی بارش برسائے گا۔ تیسرا پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں مال عطاء کرے گا۔ چوتھا پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں بیٹے عطاء کرے گا۔ پانچواں پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں باغات عطا کرے

گا،اس وقت کا کروڑپتی وہ ہوتا تھا جس کے پاس باغات ہوں، آج وہ ہوتا ہے جس کی فیکٹریاں ہوں، تو آج ہمیں وہ فیکٹریاں عطاء کرے گا۔ چھٹا پھل یہ کہ وہ باغات کے لیے نہروں کی ضرورت ہے تو وہ تمہیں نہریں عطاء کرے گا۔ اتنی عنایات دینے والا تمہارا رب ہے لیکن تمہیں اس کے وقار کا کوئی خیال نہیں تم پھر بھی اس کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نجومیوں، کاہنوں، عرافوں، عاملوں، اور جادو گروں کے پیچھے بھاگتے ہو۔ وہ تمہیں کہتا ہے اپنی زبان اور عمل سے استغفار کرو اور تم کاغذ کی پرچیاں کبھی پیٹ پر باندھتے ہو، کبھی بازو پر اور کبھی گلے میں لٹکاتے ہو، تمہیں اللہ کے وقار کا بالکل بھی خیال نہیں؟

رشتہ نہ ملنے کے مسائل

ہمارے معاشرے کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ رشتوں کا نہ ملنا بھی ہے، خاص طور پر لڑکیوں کے رشتے نہیں ملتے۔ ان مسائل کا شکار زیادہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا خاندانی اور قبائلی نظام تباہ ہو چکا ہے۔ البتہ جن لوگوں کا خاندانی نظام اب بھی قائم ہے وہ بچیوں کے رشتوں کے معاملے میں اتنے پریشان نہیں ہوتے اور خاندان میں سے آسانی سے رشتے مل جاتے ہیں۔ انگریز اور شیطانی طاقتوں نے مسلمانوں کے قبائلی اور خاندانی نظام کو تباہ کرنے کے لیے بہت کوششیں کی ہیں اور سندھ پنجاب میں انہوں نے خاندانی نظام بکھیر دیا ہے البتہ بلوچستان اور خیبر پختون خواہ میں اب بھی کافی حد تک خاندانی نظام قائم و دائم ہے، جس کی وجہ سے ان علاقوں میں لڑکیوں کے رشتوں کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں جب آپ اپنے خاندان سے کٹ جاتے ہیں، اور ایک علیحدہ زندگی گزارتے ہیں تو پھر آپ کو ان مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خاندان کسی بھی معاشرے کی اکائی ہوتی ہے، جب اکائی ٹوٹتی ہے تو پورا معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ بظاہر تو یہ بہت خوبصورت بات لگتی ہے کہ آپ علیحدہ آزاد زندگی گزار رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ بہت بڑی تباہی ہے۔ خاندانی نظام آپ کا ہر لحاظ سے تحفظ کرتا ہے، کوئی آپ کے ساتھ زیادتی اور ظلم نہیں کر سکتا، آپ کا نسب محفوظ رہتا ہے، آپ اپنے آپ کو طاقتور محسوس کرتے ہیں، آپ نہایت پر اعتماد زندگی گزارتے ہیں، مشکل وقت میں جیسا کیسا بھی خاندان ہو انسان کے کام آتا ہے۔

بہر حال یہ ایک الگ موضوع ہے، ابھی ہم رشتوں کے مسائل اور عملیات کی دنیا کی بات کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے سب سے پہلے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں، جس کا مفہوم مجھے یاد ہے اس کی عربی عبارت یا حوالہ مجھے یاد نہیں، کیونکہ دس پندرہ سال پہلے کسی کتاب میں یہ حدیث پڑھی تھی اور اب مجھے اس کا کوئی حوالہ نہیں مل رہا اگر آپ میں سے کسی کو معلوم ہو تو مجھے ضرور اطلاع کریں۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ جب کسی گھر میں کوئی بچی جوان ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم کرتا ہے کہ فلاں کے دل میں یہ بات ڈالو کہ وہ جا کر اس لڑکی کا رشتہ مانگیں، فرشتہ ان کے دل میں ڈالتا ہے وہ آتے ہیں اور اس لڑکی کا رشتہ مانگتے ہیں، لیکن لڑکی کے والدین انکار کر دیتے ہیں، پھر فرشتہ کسی دوسرے کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ وہ رشتہ مانگیں، وہ آتے ہیں اور رشتہ مانگتے ہیں، لڑکی والدین پھر انکار کر دیتے ہیں، پھر فرشتہ کسی تیسرے کے دل میں یہی بات ڈالتا ہے لیکن والدین پھر انکار کر دیتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی گھر میں لڑکی جوان ہوتی ہے تو اللہ کی طرف سے مدد آتی ہے اور مدد بھی فرشتوں کی یعنی اللہ تعالیٰ لڑکی کے والدین کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے نازل کرتا ہے، یہ کتنے اعزاز کی بات ہے، لیکن والدین اس اللہ کی مدد کو جب تین بار ٹھکرا دیتے ہیں تو پھر اللہ کی مدد اٹھ جاتی ہے اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے، ظاہر ہے ایسی صورت میں پھر اچھا رشتہ ملنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے معاشرے کا بغور مشاہدہ کریں تو یہی حال نظر آتا ہے، جب بچی جوان ہوتی ہے تو کئی کئی رشتے آتے ہیں لیکن والدین بہانے بنا بنا کر، اپنا سٹیٹس بلاوجہ اونچا کر کے انکار پر انکار کرتے چلے جاتے ہیں، کبھی کہتے ہیں لڑکے کی تعلیم کم ہے، کبھی کہتے ہیں یہ خاندان اچھا نہیں، کبھی کہتے ہیں لڑکے کی نوکرا اچھی نہیں وغیرہ وغیرہ، اس عرصے میں تین چار پانچ سال گزر جاتے ہیں اور لڑکی کی عمر بائیس تئیس سال سے آگے نکل جاتی ہے اس کے بعد پھر لڑکے والے کہنا شروع کر دیتے ہیں اس کی عمر زیادہ ہے، یہ موٹی ہو گئی ہے، وغیرہ وغیرہ اور رشتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں لڑکی کی شادی کی بہترین عمر پندرہ سے اٹھارہ انیس سال ہوتی ہے جب آسانی سے رشتہ مل جاتا ہے بعد میں مشکلات ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ میرے سامنے ایک صاحب کی بچی کا

رشتہ آیا، ان صاحب نے انکار کر دیا اور ساتھ ہی بڑے فخر سے مجھے کہنے لگے یہ چودھواں رشتہ تھا اس سے پہلے تیرہ رشتے آچکے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جب رشتے ملنا بند ہو جاتے ہیں تو طرح طرح کے خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں کہ نہ معلوم کیا ہو گیا، شاید کسی نے جادو کر دیا، شاید کسی نے تعویذ کروادیے ہیں۔ پھر رشتے دار اور جاننے والے بھی بلا وجہ ڈراتے ہیں آپ اپنا حساب کروائیں، استخارہ کروائیں کوئی بندش لگتی ہے۔ چنانچہ لوگ عاملین کے پیچھے بھاگتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کیا مسئلہ ہے۔ عاملین آگے سے تیار بیٹھے ہوتے ہیں کوئی شکار جال میں پھنسے، چنانچہ جتنے عامل اور جادوگر ہیں اتنے ہی ان کے حساب کرنے کے طریقے، وہ حساب کر کے یہی کہتے ہیں سخت بندش کی گئی ہے، تعویذ ہیں، حاسدین نے جادو کروادیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے آپ جانتے ہیں، عملیات اور توڑ کے نام پر لوگوں کو اچھا خاصا چونا لگایا جاتا ہے اور لوٹ لیا جاتا ہے۔ تو جناب محترم اور محترمہ مسئلہ جادو یا بندش کا نہیں، مسئلہ وہ ہے جو اوپر میں نے ذکر کر دیا ہے۔ ایک بار پھر قرآن کی ان آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کا مفہوم ذہن میں تازہ کر لیں کہ: اگر اللہ کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا اور اگر اللہ نفع دینا چاہے تو اسے بھی کوئی روک نہیں سکتا، مصیبت اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے اور اللہ ہی نے اسے دور بھی کرنا ہے۔ پریشانی اور مصیبت اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ لہذا اس کا حل بھی یہی ہے کہ اللہ ہی کی طرف رجوع کیا جائے۔ صلوۃ توبہ اور صلوۃ حاجت روزانہ دو رکعت پڑھ کر اللہ سے دعا کریں، اللہ سے مانگیں، دیکھیں کیسے اللہ کی مدد نہیں آتی۔

لیکن اگر آپ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے عاملوں کے پیچھے جائیں گے تو یاد رکھیں، عملیات کا کام کرنے والے عامل آپ سے غیر شرعی اور ناجائز کام بھی کروائیں گے، آپ کو پرچیاں لکھ لکھ کر دیں گے، کوئی تو ویسے ہی لکیریں کھینچ کر دے دیتے ہیں کچھ بھی نہیں لکھا ہوتا بس پرچی آپ کو دی اور رقم آپ سے لی۔ جبکہ کچھ نے جادوگری اور عملیات کو سیکھا ہوتا ہے اس لیے وہ جادو کی کتاب کھولتے ہیں اور اس میں سے کوئی نقش، تعویذ بنا کر آپ کو دے دیتے ہیں ان نقوش اور تعویذات میں کیا کیا ہوتا ہے اس پر ہم آگے چل کر ان شاء اللہ بات کریں گے۔ رشتوں کے مسائل حل کرنے کے لیے عاملین کا سب سے بڑا کمائی کا ذریعہ من گھڑت استخارہ ہے، اس لیے یہاں تھوڑی سی

بات استخارہ کے بارے کرلیتے ہیں، کہ استخارہ کیا ہوتا ہے، کب اور کیوں اور کیسے کیا جاتا ہے، جبکہ عاملین نے کیسے استخارہ کو کمائی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔

استخارہ

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ استخارہ کا مطلب ہے: اللہ سے خیر طلب کرنا۔ اس لفظ کے معنی سے ہی پتا چلتا ہے استخارہ کیا چیز ہے یعنی یہ ایک دعا ہے اور اس کے ذریعے اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے عوام میں استخارہ غیبی خبریں جانے کا ذریعہ کے طور پر مشہور ہے، حالانکہ استخارہ میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ کو کوئی غیب کی خبر معلوم ہو جائے گی۔ اس بات کو مشہور کرنے میں بھی عملیات کا کام کرنے والے عاملین کا ہاتھ ہے۔ استخارہ کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دی، اپنی امت کو نہ صرف سکھایا بلکہ استخارہ کرنے کا حکم بھی دیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ استخارہ کے ذریعے تمہیں غیب کی خبر یا غیب کا علم ہو جائے گا۔ استخارہ اللہ سے خیر طلب کرنے کی ایک دعا ہے، یعنی جب آپ کوئی اہم کام کرنے لگے ہیں، اور آپ پر صورتحال واضح نہیں ہیں، آپ کے سامنے کئی آراء ہیں کئی آپشن ہیں آپ کو سمجھ نہیں آرہی کہ میں کس آپشن کا انتخاب کروں تو ایسے موقع پر استخارہ کیا جاتا ہے یعنی دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے بعد دعائے استخارہ پڑھی جاتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اللہ یہ دو تین چار آپشن ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیا کروں؟ کون سا آپشن میرے حق میں برا اور کونسا بہتر ہے میں نہیں جانتا، لہذا میں تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے دعا مانگ رہا ہوں کہ جو آپشن میری دنیا آخرت کے لیے بہتر ہے اسے میرے لیے آسان کر دے اور جو آپشن میری دنیا آخرت کے لیے برا ہے اسے مجھ سے دور کر دے۔

یہ ہے استخارہ کی حقیقت، لیکن یہ ایک کمائی کا بہت بڑا ذریعے بن چکا ہے اس لیے میڈیا پر پیسے خرچ کر کے عاملین اشتہارات چلاتے ہیں کہ ہم سے استخارہ کروائیں، ظاہر ہے وہ اشتہارات پر یہ فنڈ فی سبیل اللہ تو خرچ نہیں کرتے، بلکہ بعد میں یہ سارا پیسہ مزید منافع کے ساتھ آپ ہی کی جیب سے نکالا جاتا ہے۔ کسی نے تسبیح والا استخارہ بنا ڈالا

اور کسی نے آنکھیں بند کرنے والا استخارہ بنا ڈالا، اب تو فون کال کے دوران ہی ایک منٹ کا استخارہ کر کے بتا دیا جاتا ہے ایسا کرو ایسا نہ کرو۔ یاد رکھیں یہ سب من گھڑت فضول اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ یہاں میں محمد عمر انور استاد جامعہ بنوری ٹاؤن کا ایک مضمون ان کے شکریے کے ساتھ نقل کرتا ہوں۔

استخارہ حدیث نبوی کی روشنی میں

۱۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور کلها کما یعلمنا سورة من القرآن (ترمذی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو تمام کاموں میں استخارہ اتنی اہمیت سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک حدیث میں استخارہ نہ کرنا محرومی اور بد نصیبی قرار دیا گیا۔

۲۔ من شقوة ابن آدم ترکه استخارة اللّٰه (مجمع الاسانید)

یعنی اللہ تعالی سے استخارہ کا چھوڑ دینا اور نہ کرنا انسان کے لیے بد بختی اور بد نصیبی میں شمار ہوتا ہے۔
اسی طرح ایک حدیث میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

۳۔ عن سعد بن وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من سعادة ابن ادم استخارته من الله و من شقاوته ترک الاستخارة و من سعادة ابن اٰدم رضاه بما قضاه الله و من شقوة ابن اٰدم سخطه بما قضی الله (مشکوة)

ترجمہ: انسان کی سعادت اور نیک بختی یہ ہے کہ اپنے کاموں میں استخارہ کرے اور بدنصیبی یہ ہے کہ استخارہ کو چھوڑ بیٹھے، اور انسان کی خوش نصیبی اس میں ہے کہ اس کے بارے میں کیے گئے اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے اور بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا:

۴۔ ما خاب من استخار وما ندم من استشار (طبرانی)

یعنی جو آدمی اپنے معاملات میں استخارہ کرتا ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور جو شخص اپنے کاموں میں مشورہ کرتا ہو اس کو کبھی شرمندگی یا پچھتاوے کا سامنانہ کرنا پڑے گا کہ میں نے یہ کام کیوں کیا؟ یا میں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟، اس لیے کہ جو کام کیا وہ مشورہ کے بعد کیا اور اگر نہیں کیا تو مشورہ کے بعد نہیں کیا، اس وجہ سے وہ شرمندہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ استخارہ کرنے والا ناکام نہیں ہوگا، مطلب اس کا یہ کہ انجام کے اعتبار سے استخارہ کرنے والے کو ضرور کامیابی ہوگی، چاہے کسی موقع پر اس کے دل میں یہ خیال بھی آجائے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نہیں ہوا، لیکن اس خیال کے آنے کے باوجود کامیابی اسی شخص کو ہوگی جو اللہ تعالی سے استخارہ کرتا رہے، اسی طرح جو شخص مشورہ کرکے کام کرے گا وہ کبھی پچھتائے گا نہیں، اس لیے کہ خدانخواستہ اگر وہ کام خراب بھی ہوگیا تو اس کے دل میں اس بات کی تسلی ہوگی کہ میں نے یہ کام اپنی خودرائی اور اپنے بل بوتے پر نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دوستوں اور بڑوں سے مشورہ کے بعد کیا تھا، اب آگے اللہ تعالی کے حوالے ہے کہ وہ جیسا چاہیں فیصلہ فرمادیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں کا مشورہ دیا ہے کہ جب بھی کسی کام میں کشمکش ہو تو دو کام کر لیا کرو، ایک استخارہ اور دوسرے استشارہ یعنی مشورہ۔

استخارہ کا مقصد

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"واضح ہو کہ استخارہ مسنونہ کا مقصد یہ ہے کہ بندے کے ذمے جو کام تھا وہ اس نے کر لیا اور اپنے آپ کو حق تعالی کے علم محیط اور قدرت کاملہ کے حوالہ کر دیا، گویا استخارہ کرنے سے بندہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا، ظاہر

ہے کہ اگر کوئی انسان کسی تجربہ کار عاقل اور شریف شخص سے مشورہ کرنے جاتا ہے تو وہ شخص صحیح مشورہ ہی دیتا ہے اور اپنی مقدور کے مطابق اس کی اعانت بھی کرتا ہے، گویا استخارہ کیا ہے؟ حق تعالی سے مشورہ لینا ہے، اپنی درخواست استخارہ کی شکل میں پیش کردی، حق تعالی سے بڑھ کر کون رحیم وکریم ہے؟ اس کا کرم بے نظیر ہے، علم کامل ہے اور قدرت بے عدیل ہے، اب جو صورت انسان کے حق میں مفید ہوگی، حق تعالی اس کی توفیق دے گا، اس کی رہنمائی فرمائے گا، پھر نہ سوچنے کی ضرورت، نہ خواب میں نظر آنے کی حاجت، جو اس کے حق میں خیر ہوگا وہی ہوگا، چاہے اس کے علم میں اس کی بھلائی آئے یا نہ آئے، اطمینان وسکون فی الحال حاصل ہو یا نہ ہو، ہوگا وہی جو خیر ہوگا، یہ ہے استخارہ مسنونہ کا مطلوب! اسی لئے تمام امت کے لئے تاقیامت یہ دستور العمل چھوڑا گیا ہے''۔(دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

استخارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں استخارہ کی دو حکمتیں بیان فرمائیں ہیں:

۱۔فال نکالنے سے نجات اور اس کی حرمت: یعنی پہلی حکمت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام کرنا ہوتا مثلاً سفر یا نکاح یا کوئی بڑا سودا کرنا ہوتا تو وہ تیروں کے ذریعے فال نکالا کرتے تھے، یہ تیر کعبہ شریف کے مجاور کے پاس رہتے تھے، ان میں سے کسی تیر پر لکھا ہوتا ''امرنی ربی'' (میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے) اور کسی پر لکھا ہوتا ''نہانی ربی'' (میرے رب نے مجھے منع کیا ہے) اور کوئی تیر بے نشان ہوتا، اس پر کچھ لکھا ہوا نہیں ہوتا تھا، مجاور تھیلا ہلا کر فال طلب کرنے والے سے کہتا کہ ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکال لے، اگر ''امرنی ربی'' (کام کے حکم) والا تیر نکلتا تو وہ شخص کام کرتا اور ''نہانی ربی'' (کام سے منع) والا تیر نکلتا تو وہ کام سے رک جاتا اور بے نشان تیر ہاتھ میں آتا تو دوبارہ فال نکالی جاتی، سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳ کے ذریعے اس کی حرمت نازل ہوئی، اور حرمت کی دو وجہیں ہیں:

۱- یہ ایک بے بنیاد عمل ہے اور محض اتفاق ہے، جب بھی تھیلے میں ہاتھ ڈالا جائے گا تو کوئی نہ کوئی تیر ضرور ہاتھ آئے گا۔اس طرح سے فال نکالنا یہ اللہ تعالی پر افترا اور جھوٹا الزام ہے، اللہ تعالی نے کہاں حکم دیا ہے اور کب منع کیا

ہے؟اور اللہ پر افتراء حرام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فال کی جگہ استخارہ کی تعلیم دی ہے،اس میں حکمت یہ ہے کہ جب بندہ رب علیم سے رہنمائی کی التجاء کرتا ہے تو اپنے معاملے کو اپنے مولی کے حوالے کر کے اللہ کی مرضی معلوم کرنے کا شدید خواہش مند ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالی کے دروازے پر جا پڑتا ہے اور اس کا دل ملتجی ہوتا ہے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائیں،اللہ تعالی کی طرف سے فیضان کا باب کشادہ ہوتا ہے،اور اس پر معاملہ کا راز کھولا جاتا ہے، چنانچہ استخارہ محض اتفاق نہیں ہے،بلکہ اس کی مضبوط بنیاد ہے۔

۲۔فرشتوں سے مشابہت: یعنی دوسری حکمت یہ کہ استخارہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان فرشتہ صفت بن جاتا ہے،استخارہ کرنے والا اپنی ذاتی رائے سے نکل جاتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے،اس کی بہیمیت (حیوانیت) ملکیت (فرشتہ صفتی) کی تابع داری کرنے لگتی ہے اور وہ اپنا رخ پوری طرح اللہ کی طرف جھکا دیتا ہے تو اس میں فرشتوں کی سی خوبو پیدا ہو جاتی ہے،ملائکہ الہام ربانی کا انتظام کرتے ہیں اور جب ان کو الہام ہوتا ہے تو وہ داعیہ ربانی سے اس معاملے میں اپنی سی پوری کوشش خرچ کرتے ہیں،ان میں کوئی داعیہ نفسانی نہیں ہوتا،اسی طرح جو بندہ بکثرت استخارہ کرتا ہے وہ رفتہ رفتہ فرشتوں کے مانند ہو جاتا ہے،حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ملائکہ کے مانند بننے کا یہ ایک تیر بہدف مجرب نسخہ ہے جو چاہے آزما کر دیکھے۔(حجۃ اللہ البالغۃ)

استخارہ کا مسنون اور صحیح طریقہ

سنت کے مطابق استخارہ کا سیدھا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت (بشر طیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو) دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں،نیت یہ کرے کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے،اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو،اللہ تعالی اس کا فیصلہ فرما دیں۔

سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی وہ مسنون دعا مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے،یہ بڑی عجیب دعا ہے،اللہ جل شانہ کے نبی ہی یہ دعا مانگ سکتے ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں،کوئی گوشہ زندگی کا اس دعاء میں نبی ص صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں،اگر انسان ایڑی چوٹی کا زور لگا لیتا تو بھی ایسی دعا کبھی نہ کر سکتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے تلقین فرمائی،اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو تو کوئی بات نہیں کتاب سے دیکھ کر یہ دعا مانگ لے،اگر

عربی میں دعا مانگنے میں دقت ہو رہی ہو تو ساتھ ساتھ اردو میں بھی یہ دعا مانگے، بس! دعا کے جتنے الفاظ ہیں، وہی اس سے مطلوب و مقصود ہیں، وہ الفاظ یہ ہیں:

استخارہ کی مسنون دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، فَاقْدِرْہُ لِیْ، وَیَسِّرْہُ لِیْ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ۔ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

(بخاری، ترمذی)

دعا کرتے وقت جب "ہذاالامر" پر پہنچے (جس کے نیچے لکیر بنی ہے) تو اگر عربی جانتا ہے تو اس جگہ اپنی حاجت کا تذکرہ کرے یعنی "ہذاالامر" کی جگہ اپنے کام کا نام لے، مثلاً "ہذاالسفر" یا "ہذا النکاح" یا "ہذہ التجارۃ" یا "ہذاالبیع" کہے، اور اگر عربی نہیں جانتا تو "ہذاالامر" ہی کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچے اور دھیان دے جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے۔

استخارہ کی دعا کا مطلب و مفہوم

اے اللہ! میں آپ کے علم کا واسطہ دے کر آپ سے خیر اور بھلائی طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کا واسطہ دے کر میں اچھائی پر قدرت طلب کرتا ہوں، آپ غیب کو جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! آپ علم رکھتے ہیں میں علم نہیں رکھتا، یعنی یہ معاملہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں، اس کا علم آپ کو ہے، مجھے نہیں، اور آپ قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں قوت نہیں۔ یااللہ! اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس

کے لیے استخارہ کررہاہے) میرے حق میں بہتر ہے، میرے دین کے لیے بھی بہتر ہے، میری معاش اور دنیا کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور انجام کار کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور میرے فوری نفع کے اعتبار سے اور دیرپا فائدے کے اعتبار سے بھی تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادیجیے اور اس کو میرے لیے آسان فرمادیجیے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرمادیجیے۔

اور اگر آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ یہ معاملہ (اس موقع پر اس معاملہ کا تصور دل میں لائیں جس کے لیے استخارہ کررہاہے) میرے حق میں براہے، میرے دین کے حق میں براہے یا میری دنیا اور معاش کے حق میں براہے یا میرے انجام کار کے اعتبار سے براہے، فوری نفع اور دیرپا نفع کے اعتبار سے بھی بہتر نہیں ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دیجیے اور مجھے اس سے پھیر دیجیے اور میرے لیے خیر مقدر فرمادیجیے جہاں بھی ہو، یعنی اگر یہ معاملہ میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دیجیے اور اس کے بدلے جو کام میرے لیے بہتر ہو اس کو مقدر فرمادیجیے، پھر مجھے اس پر راضی بھی کردیجیے اور اس پر مطمئن بھی کردیجیے۔ (اصلاحی خطبات)

استخارہ کتنی بار کیا جائے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں اللہ تعالی سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر اس کے بعد (اس کا نتیجہ) دیکھو، تمہارے دل میں جو کچھ ڈالا جائے، یعنی استخارے کے نتیجے میں بارگاہ حق کی جانب سے جو چیز القاء کی جائے اسی کو اختیار کرو کہ تمہارے لیے وہی بہتر ہے۔ (مظاہر حق)

بہتر یہ ہے کہ استخارہ تین سے سات دن تک پابندی کے ساتھ متواتر کیا جائے، اگر اس کے بعد بھی تذبذب اور شک باقی رہے تو استخارہ کا عمل مسلسل جاری رکھے، جب تک کسی ایک طرف رجحان نہ ہو جائے کوئی عملی اقدام نہ کرے، اس موقع پر اتنی بات سمجھنی ضروری ہے کہ استخارہ کرنے کے لیے کوئی مدت متعین نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو ایک ماہ تک استخارہ کیا تھا تو ایک ماہ بعد آپ کو شرح صدر ہو گیا تھا اگر شرح صدر نہ ہوتا تو آپ آگے بھی استخارہ جاری رکھتے۔ (رحمۃ اللہ الواسعۃ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"دعائے استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر کرتا ہے، استخارہ کرنے کے بعد ندامت نہیں ہوتی اور یہ مشورہ کرنا نہیں ہے، کیونکہ مشورہ تو دوستوں سے ہوتا ہے، استخارہ سنت عمل ہے، اس کی دعا مشہور ہے، اس کے پڑھ لینے سے سات روز کے اندر اندر قلب میں ایک رجحان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ خواب میں کچھ نظر آنا، یا یہ قلبی رجحان حجت شرعیہ نہیں ہیں کہ ضرور ایسا کرنا ہی پڑے گا، اور یہ جو دوسروں سے استخارہ کرایا کرتے ہیں، یہ کچھ نہیں ہے، بعض لوگوں نے عملیات مقرر کر لیے ہیں دائیں طرف یا بائیں طرف گردن پھیرنا یہ سب غلط ہیں، ہاں دوسروں سے کرالینا گناہ تو نہیں لیکن اس دعا کے الفاظ ہی ایسے ہیں کہ خود کرنا چاہیے"۔ (مجالس مفتی اعظم)

استخارہ کا نتیجہ اور مقبول ہونے کی علامت استخارہ سے کس طرح رہنمائی ملے گی؟

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کا صرف اتنا اثر ہوتا ہے کہ جس کام میں تردد اور شک ہو کہ یوں کرنا بہتر ہے یا یوں؟ یا یہ کرنا بہتر ہے یا نہیں؟ تو استخارے کے مسنون عمل سے دو فائدے ہوتے ہیں:

۱-دل کا کسی ایک بات پر مطمئن ہو جانا۔ ۲-اور اس مصلحت کے اسباب میسر ہو جانا۔ تاہم اس میں خواب آنا ضروری نہیں۔ (اصلاح انقلاب امت)

استخارہ میں صرف یکسوئی کا حاصل ہونا استخارہ کے مقبول ہونے کی دلیل ہے، اس کے بعد اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے، اگر کئی مرتبہ استخارہ کے بعد بھی یکسوئی اور کسی ایک جانب اطمینان نہ ہو تو استخارہ کے ساتھ ساتھ استشارہ بھی کرے یعنی اس کام میں کسی سے مشورہ بھی لے لیکن استخارہ میں ضروری نہیں کہ یکسوئی ہوا ہی کرے۔ (الکلام الحسن)

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کرلے، اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے، لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف رجحان نہ بھی ہو بلکہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد حاصل ہو گیا، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ

تعالی وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے معلوم بھی نہیں ہوتا، بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالی اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں، لہذا اللہ تعالی استخارہ کے بعد اسباب ایسے پیدا فرما دیتے ہیں کہ پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے، اب خیر کس میں ہے؟ انسان کو پتہ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالی فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

بس استخارہ کی حقیقت اتنی سی ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگ لی، پھر آگے جو ہوگا اسی میں خیر ہے، کام ہو گیا تو خیر! نہیں ہوا تو خیر! دل جس طرف متوجہ ہو جائے اور جس کے اسباب پیدا ہو رہے ہوں یقین کر لیں کہ یہی میرے لیے بہتر ہے اور اگر دل کی توجہ ہٹ گئی یا اسباب پیدا نہیں ہوئے یا اسباب موجود تھے مگر استخارہ کے بعد ختم ہو گئے، کام نہیں ہو سکا تو اطمینان رکھے، اللہ پر یقین رکھے کہ اس میں میری بہتری ہو گی، اپنی طبیعت بہت چاہتی ہے مگر اللہ تعالی میرے نفع و نقصان کو مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، اس طرح سوچنے سے ان شاء اللہ اطمینان ہو جائے گا، اگر دل کا رجحان کسی جانب نہ ہو تو صرف اسباب کے پیش نظر جو فیصلہ بھی کر لے گا اس میں خیر ہو گی، خدانخواستہ اگر استخارہ کے بعد کوئی نقصان بھی ہو جائے تو یہ عقیدہ رکھے کہ استخارہ کی برکت سے اللہ تعالی نے چھوٹے نقصان کے ذریعے کسی بڑے نقصان سے بچا لیا، استخارہ کی دعا میں دین کا ذکر پہلے ہے اور دنیا کا بعد میں، اس لیے کہ مسلمان کا اصل مقصد دین ہے، دنیا تو درحقیقت دین کے تابع ہے۔

استخارہ کے باوجود اگر نقصان ہو گیا تو؟!

عن مکحول الازدی رحمہ اللہ تعالی قال: سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول: ان الرجل یستخیر اللہ تبارک وتعالی فیختار لہ، فیسخط علی ربہ عز وجل، فلا یلبث ان ینظر فی العاقبۃ فاذا ہو خیر لہ؟ (کتاب الزہد)

مکحول ازدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ ارشاد سنا، فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان اللہ تعالی سے استخارہ کرتا ہے کہ جس کام میں میرے لیے خیر ہو وہ کام ہو جائے تو اللہ تعالی اس کے لیے وہ کام اختیار فرما دیتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، لیکن ظاہری اعتبار سے وہ کام اس بندہ

کی سمجھ میں نہیں آتا تو بندہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے کہ میں نے اللہ تعالی سے تو یہ کہا تھا کہ میرے لیے اچھا کام تلاش کیجیے، لیکن جو کام ملا وہ تو مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے، اس میں میرے لیے تکلیف اور پریشانی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد جب انجام سامنے آتا ہے تب اس کو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالی نے میرے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا، اس وقت اس کو پتہ نہیں تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے ساتھ زیادتی اور ظلم ہوا ہے، اور اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی کے فیصلے کا صحیح ہونا بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں ظاہر ہوگا۔

اب جب وہ کام ہو گیا تو ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تعالی سے شکوہ کرتا ہے کہ یا اللہ! میں نے آپ سے استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہو گیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہو رہا ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرما رہے ہیں کہ ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا، بعض اوقات دنیا میں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں کبھی پتہ نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ واقعۃً یہی میرے لیے بہتر تھا۔

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے ایک بچہ ہے جو ماں باپ کے سامنے مچل رہا ہے کہ فلاں چیز کھاوں گا اور ماں باپ جانتے ہیں کہ اس وقت یہ چیز کھانا بچے کے لیے نقصان دہ اور مہلک ہے، چنانچہ ماں باپ بچے کو وہ چیز نہیں دیتے، اب بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ میرے ماں باپ نے مجھ پر ظلم کیا، میں جو چیز مانگ رہا تھا وہ مجھے نہیں دی اور اس کے بدلے میں مجھے کڑوی کڑوی دوا کھلا رہے ہیں، اب وہ بچہ اس دوا کو اپنے حق میں خیر نہیں سمجھ رہا ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد جب اللہ تعالی اس بچے کو عقل اور فہم عطا فرمائیں گے اور اس کو سمجھ آئے گی تو اس وقت اس کو پتہ چلے گا کہ میں تو اپنے لیے موت مانگ رہا تھا اور میرے ماں باپ میرے لیے زندگی اور صحت کا راستہ تلاش کر رہے تھے، اللہ تعالی تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، اس لیے اللہ تعالی وہ راستہ اختیار فرماتے ہیں جو انجام کار بندہ کے

لیے بہتر ہوتا ہے، اب بعض اوقات اس کا بہتر ہونا دنیا میں پتہ چل جاتا ہے اور بعض اوقات دنیا میں پتہ نہیں چلتا۔ یہ کمزور انسان کس طرح اپنی محدود عقل سے اللہ تعالی کے فیصلوں کا ادراک کر سکتا ہے، وہی جانتے ہیں کہ کس بندے کے حق میں کیا بہتر ہے؟ انسان صرف ظاہر میں چند چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالی سے شکوہ کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالی کے فیصلوں کو برا ماننے لگتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا کہ کس کے حق میں کیا اور کب بہتر ہے۔ اسی وجہ سے اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرما رہے ہیں کہ جب تم کسی کام کا استخارہ کر چکو تو اس کے بعد اس پر مطمئن ہو جاو؟ کہ اب اللہ تعالی جو بھی فیصلہ فرمائیں گے وہ خیر ہی کا فیصلہ فرمائیں گے، چاہے وہ فیصلہ ظاہر نظر میں تمہیں اچھا نظر نہ آرہا ہو، لیکن انجام کے اعتبار سے وہی بہتر ہوگا، اور پھر اس کا بہتر ہونا یا تو دنیا ہی میں معلوم ہو جائے گا، ورنہ آخرت میں جا کر تو یقینا معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالی نے جو فیصلہ کیا تھا وہی میرے حق میں بہتر تھا۔ (اصلاحی خطبات)

استخارہ کے بارے میں چند کوتاہیاں اور غلط فہمیاں

مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "اب دیکھئے یہ (استخارہ) کس قدر آسان کام ہے مگر اس میں بھی شیطان نے کئی پیوند لگا دیے ہیں:

۱- پہلا پیوند یہ کہ دو رکعت پڑھ کر کسی سے بات کیے بغیر سو جاؤ، سونا ضروری ہے ورنہ استخارہ بے فائدہ رہے گا۔

۲- دوسرا پیوند یہ لگایا کہ لیٹو بھی دائیں کروٹ پر۔

۳- تیسرا یہ کہ قبلہ رو لیٹو۔

۴- چوتھا پیوند یہ لگایا کہ لیٹنے کے بعد اب خواب کا انتظار کرو، استخارہ کے دوران خواب نظر آئے گا۔

۵- پانچواں پیوند یہ لگایا کہ اگر خواب میں فلاں رنگ نظر آئے تو وہ کام بہتر ہوتا ہے، فلاں نظر آئے تو وہ بہتر نہیں۔

٦- چھٹا پیوند یہ لگایا کہ اس خواب میں کوئی بزرگ آئے گا بزرگ کا انتظار کیجیے کہ وہ خواب میں آکر سب کچھ بتادے گا، لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بزرگ کون ہوگا؟ اگر شیطان ہی بزرگ بن کر خواب میں آجائے تو اس کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ شیطان ہے یا کوئی بزرگ؟

یاد رکھیے کہ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی حدیث سے ثابت نہیں، بس یہ باتیں لکھنے والوں نے کتابوں میں بغیر تحقیق کے لکھ دی ہیں، اللہ تعالی ان لکھنے والے مصنّفین پر رحم فرمائیں"۔(خطبات الرشید)

باوضو، قبلہ رخ اور دائیں کروٹ پر سونا نیند کے آداب میں سے تو ضرور ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ استخارہ رات کو سونے سے پہلے ان مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ لازمی سمجھ کر کیا جائے۔

1۔استخارہ صرف اہم کام کے لیے نہیں!

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ صرف اسی کام میں ہے جو کام بہت اہم یا بڑا ہے اور جہاں انسان کے سامنے دو راستے ہیں یا جس کام میں انسان کو تردد یا شک ہے صرف ایسے ہی کاموں میں استخارہ کرنا چاہیے، چنانچہ آج کل عوام الناس کو اپنی زندگی کے صرف چند مواقع پر ہی استخارہ کے مسنون عمل کی توفیق نصیب ہوتی ہے، مثلا نکاح کے لیے یا کاروبار کے لیے استخارہ کرلیا اور بس! گویا ہم ان چند گنے چنے مواقع پر تو اللہ سے خیر اور بھلائی کے طلب گار ہیں اور باقی تمام زندگی کے روز و شب میں ہم اللہ سے خیر مانگنے سے بے نیاز اور مستغنی ہیں، یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ استخارہ صرف اہم اور بڑے کاموں ہی میں نہیں ہے بلکہ اپنے ہر کام میں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ تعالی سے خیر اور بھلائی طلب کرنی چاہیے، اسی طرح استخارے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کام میں تردد اور تذبذب ہو تب ہی استخارہ کیا جائے، بلکہ تردد نہ بھی ہو اور اس کام میں ایک ہی صورت اور ایک ہی راستہ ہو تب بھی استخارہ کرنا چاہیے، حدیث نبوی کے الفاظ ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها(بخاری)

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو ہر کام میں استخارے یعنی اللہ سے خیر طلب کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔

2۔استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ ہمیشہ رات کو سوتے وقت ہی کرنا چاہیے یا عشاء کی نماز کے بعد ہی کرنا چاہیے، ایسا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے اس وقت استخارہ کرلے، نہ رات کی کوئی قید ہے اور نہ دن کی کوئی قید ہے، نہ سونے کی کوئی قید ہے اور نہ جاگنے کی کوئی قید ہے بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو۔

3۔استخارہ کے بعد خواب آنا ضروری نہیں

استخارہ کے بارے میں لوگوں کے درمیان طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ''استخارہ'' کرنے کا کوئی خاص طریقہ اور خاص عمل ہوتا ہے، اس کے بعد کوئی خواب نظر آتا ہے اور اس خواب کے اندر ہدایت دی جاتی ہے کہ فلاں کام کرو یا نہ کرو، خوب سمجھ لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے استخارہ کا جو مسنون طریقہ ثابت ہے، اس میں اس قسم کی کوئی بات موجود نہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے بعد آسمان سے کوئی فرشتہ آئے گا یا کوئی کشف والہام ہوگا یا خواب آئے گا اور خواب کے ذریعے ہمیں بتایا جائے گا کہ یہ کام کرو یا نہ کرو، یاد رکھیے! خواب آنا کوئی ضروری نہیں کہ خواب میں کوئی بات ضرور بتائی جائے یا خواب میں کوئی اشارہ ضرور دیا جائے، بعض مرتبہ خواب میں آجاتا ہے اور بعض مرتبہ نہیں آتا۔

4۔کسی دوسرے سے ''استخارہ نکلوانا''

استخارہ کے باب میں لوگ ایک غلطی کرتے ہیں اس کی اصلاح بھی ضروری ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ خود استخارہ کرنے کی بجائے دوسروں سے کرواتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ''استخارہ نکال دیجیے'' گویا جیسے فال نکالی جاتی ہے ویسے ہی استخارہ بھی نکال دیجیے، دوسروں سے استخارے کروانے کا مطلب تو وہی عمل ہوا جو جاہلیت میں مشرکین کیا کرتے تھے اور جس کے انسداد اور خاتمے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو استخارے کی نماز اور دعا سکھائی، اور یہ اسی وجہ سے ہوا کہ لوگوں نے استخارے کو یہ سمجھ لیا ہے کہ اس سے گویا کوئی خبر

مل جاتی ہے یا یہ الہام ہو جاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے ؟ جس طرح جاہلیت میں تیروں پر لکھ کر یہ معلوم کیا جاتا تھا اسی طرح آج کل تسبیح کے دانوں پر اس قسم کے استخارے کیے جا رہے ہیں، یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور انتہا تو یہ ہو گئی کہ اب عوام میں یہ رواج چل پڑا ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر استخارے نکلوائے جا رہے ہیں، حالانکہ استخارہ اللہ تعالی سے اپنے معاملے میں خیر اور بھلائی کا طلب کرنا ہے نہ کہ خبر کا معلوم کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہدایت یہ ہے کہ جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے، دوسروں سے کروانے کا کوئی ثبوت نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اس وقت صحابہ سے زیادہ دین پر عمل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور حضور سے بہتر استخارہ کرنے والا بھی کوئی نہ تھا لیکن آج تک کہیں یہ نہیں لکھا کہ کسی صحابی نے حضور سے جا کر یہ کہا ہو کہ آپ میرے لیے استخارہ کر دیجیے، سنت طریقہ یہی ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے، اسی میں برکت ہے۔ لوگ یہ سوچ کر کہ ہم تو گناہ گار ہیں، ہمارے استخارے کا کیا اعتبار ؟ اس لیے خود استخارہ کرنے کی بجائے فلاں بزرگ اور عالم سے یا کسی نیک آدمی سے کرواتے ہیں کہ اس میں برکت ہو گی، لوگوں کا یہ زعم اور یہ عقیدہ غلط ہے، جس کا کام ہو وہ خود استخارہ کرے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار، دوسرے سے استخارہ کرانا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خود دعا کے الفاظ سے بھی یہی مترشح ہو رہا ہے، دعا کے الفاظ میں متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، اس لیے صاحب معاملہ کو خود کرنا چاہیے، استخارہ دوسرے سے کروانا، ناجائز تو نہیں لیکن بہتر اور مسنون بھی نہیں ہے۔ سلامتی کا طریقہ وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے کہ صاحب معاملہ خود کرے۔

5۔ ہم گناہ گار ہیں ! استخارہ کیسے کریں ؟

انسان کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، بندہ تو اللہ ہی کا ہے اور جب بندہ اللہ سے مانگے گا تو جواب ضرور آئے گا، جس ذات کا یہ فرمان ہو کہ "ادعونی استجب لکم" مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔ تو یہ اس عظیم و کبیر ذات کے ساتھ بد گمانی ہے، وہ ذات تو ایسی ہے کہ شیطان جب جنت سے نکالا جا رہا ہے راندہ درگاہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت شیطان نے دعا کی، اللہ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا، جو شیطان کی دعا قبول کر رہا ہے کیا وہ ہم گناہ گاروں کی دعا قبول نہ کرے گا اور جب کوئی استخارہ رسول اللہ کی اتباع سنت کے طور پر کرے گا تو یہ ممکن نہیں کہ اللہ دعا نہ سنے بلکہ ضرور سنے گا اور خیر کو

مقدر فرمائے گا، اللہ کی بارگاہ میں سب کی دعائیں سنی جاتی ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ گناہوں سے بچنا چاہیے تاکہ دعا جلد قبول ہو۔

گناہ گار کا استخارہ

لوگوں میں بکثرت یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ گناہ گار استخارہ نہیں کر سکتے، یہ دو وجہ سے باطل اور غلط ہے: ۱- پہلی وجہ یہ کہ گناہوں سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے، مسلمان ہو کر کیوں گناہ گار ہیں؟ گناہ صادر ہو گیا تو صدق دل سے توبہ کر لیجیے، بس گناہوں سے پاک ہو گئے، گناہ گار نہ رہے، نیک لوگوں کے زمرے میں شامل ہو گئے، توبہ کی برکت سے اللہ تعالی نے پاک کر دیا، اب اللہ کی اس رحمت کی قدر کریں اور آئندہ جان بوجھ کر گناہ نہ کریں۔

۲- دوسری وجہ یہ کہ استخارہ کے لیے شریعت نے تو کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ استخارہ گناہ گار انسان نہ کرے، کوئی ولی اللہ کرے، جو شرط شریعت نے نہیں لگائی آپ اپنی طرف سے اس شرط کو کیوں بڑھاتے ہیں؟ شریعت کی طرف سے تو صرف یہ حکم ہے کہ جس کی حاجت ہو وہ استخارہ کرے خواہ وہ گناہ گار ہو یا نیک، جیسا بھی ہو خود کرے، عوام یہ کہتے ہیں کہ استخارہ کرنا بزرگوں کا کام ہے تو بزرگ حضرات بھی سمجھنے لگے کہ ہاں! یہ صحیح کہہ رہے ہیں، استخارہ کرنا ہمارا ہی کام ہے، عوام کا کام نہیں، عوام کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی بجائے خود غلطی میں شریک ہو گئے، ان کے پاس جو بھی چلا جائے یہ پہلے سے تیار بیٹھے ہیں کہ ہاں لائیں! آپ کا استخارہ ہم ''نکال دیں گے'' اور استخارہ کرنے کو ''استخارہ نکالنا'' کہتے ہیں، یاد رکھیں یہ ایک غلط روش ہے اور اس غلط روش کی اصلاح فرض ہے۔

6۔استخارہ کے ذریعہ گذشتہ یا آئندہ کا کوئی واقعہ معلوم کرنا

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو، اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ آئے اسی میں خیر سمجھے، استخارہ کا مقصد تردد اور شک ختم کرنا ہے نہ کہ آئندہ کسی واقعے کو معلوم کر لینا۔

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ یا آئندہ ہونے والا واقعہ معلوم ہو جاتا ہے، سو استخارہ شریعت میں اس غرض سے منقول نہیں، بلکہ وہ تو محض کسی کام کے کرنے

یانہ کرنے کا تردد اور شک دور کرنے کے لیے ہے، نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لیے، بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ اور نتیجے پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔ (اغلاط العوام)

6۔ استخارہ کے ذریعے چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا

یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ نہیں پتہ چل سکتا بالکل اسی طرح آئندہ پیش آنے والا واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جا سکتا، اور اگر کوئی استخارہ کو اس غرض کے لیے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے، مثلاً کسی کے ہاں چوری ہو جائے تو اس غرض کے لیے کہ چور کا پتہ معلوم ہو جائے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ مفید ہے۔

اور بعض بزرگوں سے جو اس قسم کے بعض استخارے منقول ہیں جس سے کوئی واقعہ صراحتاً یا اشارۃً خواب میں نظر آجائے، سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے، پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں، خواب کبھی نظر آتا ہے اور کبھی نہیں اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو وہ محتاج تعبیر ہے، اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں، اس میں اتنے شبہات ہیں پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے اگر ان بزرگوں سے یہ نام منقول ہے، ورنہ اغلاط عامہ میں سے ہے۔ (اصلاح انقلاب امت)

8۔ استخارہ کام کے ارادہ سے پہلے ہو

استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ ابھی کر لو پھر برائے نام استخارہ بھی کر لو، استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہیے تا کہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہو جائے، اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں، استخارہ اس شخص کے لیے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہو جاتا ہے اور وہ شخص اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے۔

9۔ استخارہ صرف جائز کاموں میں ہے

ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہیے کہ استخارہ کا محل مباحات ہے، جو مباح یعنی جائز کام ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہیے، جو چیزیں اللہ نے فرض کر دی ہیں یا واجبات اور سنن موکدہ ہیں ان میں استخارے کی حاجت نہیں۔ اسی

طرح جن کاموں کواللہ اوراس کے رسول نے حرام اور ناجائز کر دیاہے ان میں بھی استخارہ نہیں ہے، مثلاکوئی آدمی استخارہ کرے کہ نماز پڑھوں یانہ پڑھوں ؟روزہ رکھوں یانہ رکھوں ؟تو یہاں استخارہ نہیں، یہ کام تواللہ تعالی نے فرض کر دیاہے، یاکوئی شخص اس بارے میں استخارہ کرے کہ شراب پیوں یانہ پیوں، رشوت لوں کہ نہ لوں، ویڈیو فلموں کا کاروبار کروں نہ کروں، سودی معاملہ کروں یانہ کروں توان سب منہیات میں بھی استخارہ نہیں کیاجائے گا، بلکہ یہ سب توحرام ہیں، استخارہ ان چیزوں میں کیاجائے جوجائز امور ہیں، رزق حلال کے حاصل کرنے اور کسب معاش کے لیے استخارے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ توفرئضہ ہے استخارہ اس میں کیاجائے کہ رزق حلال کے حصول کے لیے ملازمت کروں یاتجارت کروں ؟تجارت کپڑے کی کی جائے یااشیائے خوردونوش کی ؟اب یہاں استخارہ کی ضرورت ہے، اسی طرح اگرحج کے لیے جاناہوتو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاوں یانہ جاوں ؟بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاوں یانہ جاوں ؟۔

رشتوں کے لیے استخارہ

رشتہ کامعاملہ عام معاملات سے الگ ہے، یہ صرف اولاد کاکام نہیں بلکہ والدین کاکام بھی ہے، صحیح رشتہ کا انتخاب والدین ہی کر سکتے ہیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے اوران کو مستقبل کے حوالے سے سوچناپڑتاہے کہ کہاں رشتہ کریں ؟اس لیے بہتر یہ ہے کہ جن لڑکوں یالڑکیوں کی شادی کامسئلہ ہے وہ خودبھی استخارہ کرلیں اوراگران کے والدین زندہ ہوں تووہ بھی کرلیں۔

استخارہ ہر مشکل، پریشانی اورفتنے سے بچاو کا حل

محدث العصر حضرت بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ :"دورِحاضر میں امت کاشیرازہ جس بری طرح سے بکھر گیا ہے، مستقبل قریب میں اس کی شیرازہ بندی کاکوئی امکان نظر نہیں آتا، جب استشارے کاراستہ بندہوگیاتواب صرف استخارہ کاراستہ ہی باقی رہ گیاہے، حدیث شریف میں توفرمایاتھا:

مَاخَابَ مَنِ اِستَخَارَوَمَانَدِمَ مَنِ اِستَشَار

ترجمہ: جو استخارہ کرے گا خائب وخاسر (ناکام اور نقصان اٹھانے والا) نہ ہو گا، اور جو مشورہ کرے گا وہ پشیمان شرمندہ نہ ہو گا۔

عوام کے لئے یہی دستور العمل ہے کہ اگر کوئی ان فتنوں میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا تو مسنون استخارہ کرکے عمل کرے اور امید ہے کہ استخارہ کے بعد اس کا قدم صحیح ہو گا، مسنون استخارہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان جب کسی امر میں متحیر اور متردد ہوتا ہے اور کوئی واضح اور صاف پہلو نظر نہیں آتا، اس کا علم رہنمائی سے قاصر اور اس کی طاقت بہتر کام کرنے سے عاجز تو حق تعالی کی بارگاہ رحمت والطاف میں التجا کرتا ہے اور حق تعالی کی بارگاہ سے دعا، توکل تفویض اور تسلیم ورضا بالقضاء کے راستوں سے کرتا ہے کہ وہ اس کی دستگیری اور رہنمائی فرمائے، بہتر صورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)''۔ (دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

استخارہ کے خودساختہ طریقے اور ان کے مفاسد

اس زمانے کے مسلمانوں نے استخارہ کے کئی ایسے طریقے خود گھڑ لیے ہیں جن کا طریقہ مسنونہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو استخارہ کا طریقہ بیان فرمایا در حقیقت وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کے ذریعے بندوں تک پہنچایا مگر بندوں نے یہ قدر کی کہ اسے پس پشت ڈال کر اپنی طرف سے کئی طریقے ایجاد کر لیے، اللہ تعالی نے جو استخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اپنی امت کو سکھایا اور ایسے اہتمام سے سکھایا جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ مگر آج کے مسلمانوں نے اللہ تعالی کے ارشاد فرمائے ہوئے طریقے کے مقابلے میں اپنی پسند کے مختلف طریقے گھڑ لیے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر اعتماد نہیں۔ تو وہ تمام طریقے مسنون نہیں ہے، کوئی تکیہ کے نیچے رکھنے کا ہے، کوئی سر کے گھوم جانے کا ہے، کوئی تسبیح پر پڑھنے کا ہے وغیرہ وغیرہ، اس میں سے کوئی سنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ ان طریقوں میں تو ایک گونہ خطرے کا اندیشہ ہے، رسول اللہ کا سنت طریقہ چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کرنا پتہ نہیں اللہ کو پسند بھی ہو یا نہ ہو۔

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارے کا ایک اور مسنون طریقہ

سنت استخارے کا ایک تفصیلی طریقہ تو وہ ہوا جس کو ما قبل میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا لیکن قربان جایے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں بھی ایک مختصر سا استخارہ تجویز فرمادیا تاکہ استخارے سے محرومی نہ ہو جائے، اس سے قبل استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض کیا گیا، یہ تو اس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اس وقت تو وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھ کر وہ استخارہ کی مسنون دعا کرے، لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی اور فوری فیصلہ کرنا پڑتا ہے، دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا، اس لیے کہ اچانک کوئی کام سامنے آگیا اور فوراً اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے، اتنا وقت ہے نہیں کہ دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کیا جائے تو ایسے موقع کے لیے خود نبی کریم صل ?الل ?عل ?? وسلم نے ایک دعا تلقین فرمائی، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ (کنز العمال)

اے اللہ! میرے لیے آپ پسند فرما دیجیے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے، بس یہ دعا پڑھ لے، اس کے علاوہ ایک اور دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ (صحیح مسلم)

اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمایے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھیے۔

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ (ترمذی)

اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر القا فرما دیجیے۔ ان دعاوں میں سے جو دعا یاد آجائے اس کو اسی وقت پڑھ لے، اور اگر عربی میں دعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دعا کرلو کہ اے اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آئی ہے، آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجیے، اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی دل میں اللہ تعالی سے کہہ دو کہ یا اللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آگئی ہے، آپ صحیح راستے پر ڈال دیجیے جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لیے خیر ہو۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ساری عمر یہ معمول رہا کہ جب کبھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوری فیصلہ کرنا ہوتا کہ یہ دو راستے ہیں ان میں سے ایک راستے کو اختیار کرنا ہے تو آپ اس وقت چند لمحوں کے لیے آنکھ بند کر لیتے، اب جو شخص آپ کی عادت سے واقف نہیں اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ آنکھ بند کر کے کیا کام ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ آنکھ بند کر کے ذرا سی دیر میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالی سے دعا کر لیتے کہ یا اللہ! میرے سامنے یہ کشمکش کی بات پیش آگئی ہے، میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا فیصلہ کروں، آپ میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کے نزدیک بہتر ہو، بس دل ہی دل میں یہ چھوٹا سا اور مختصر سا استخارہ ہو گیا۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لے تو اللہ تعالی ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں، اس لیے کہ تمہیں اس کا اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحہ کے اندر کیا سے کیا کر لیا، یعنی اس ایک لمحے کے اندر تم نے اللہ تعالی سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا، اللہ تعالی سے خیر مانگ لی اور اپنے لیے صحیح راستہ طلب کر لیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تمہیں صحیح راستہ مل گیا اور دوسری طرف اللہ تعالی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اجر بھی مل گیا اور دعا کرنے کا بھی اجر و ثواب مل گیا، کیونکہ اللہ تعالی اس بات کو بہت پسند فرماتے ہیں کہ بندہ ایسے مواقع پر مجھ سے رجوع کرتا ہے اور اس پر خاص اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں، اس لیے انسان کو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے، صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کتنے واقعات ایسے پیش آتے ہیں جس میں آدمی کو کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، اس وقت فوراً ایک لمحہ کے لیے اللہ تعالی سے رجوع کر لو، یا اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دیجیے جو آپ کی رضا کے مطابق ہو۔ (اصلاحی خطبات)

الغرض استخارہ اللہ تعالی سے خیر مانگنے اور بھلائی طلب کرنے کا مسنون ذریعہ ہے لہذا اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی وہی اصل شکل اور روح برقرار رہے جو شریعت اسلام نے واضح فرمائی ہے، محض سنی سنائی باتوں پر کان

دھرنے کے بجائے حضرات علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو دین کی صحیح معنی میں سمجھ، اس پر عمل کرنے والا اور عملا اس کو روئے زمین پر قائم کرنے والا بنائے، آمین۔

وہ کتب جن سے استفادہ کیا گیا

1۔ حجۃ اللہ البالغۃ (حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ)۔۲
2۔ مظاہر حق (علامہ محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ)۔
3۔ اصلاح انقلاب امت (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)۔
4۔ اغلاط العوام (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)۔
5۔ اشرف العملیات (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)۔
6۔ الکلام الحسن (حضرت مولانا مفتی محمد حسن رحمہ اللہ)۔
7۔ مجالس مفتی اعظم (حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)۔
8۔ دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج (حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ)۔
9۔ خطبات الرشید (حضرت مولانا مفتی رشید احمد رحمہ اللہ)۔
10۔ تحفۃ المسلمین (حضرت مولانا محمد عاشق الہی رحمہ اللہ)۔
11۔ رحمۃ اللہ الواسعۃ (حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری صاحب مد ظلہ)۔
12۔ اصلاحی خطبات (حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہ)۔

اولاد کی بندش

انسانوں کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ اولاد کا نہ ہونا بھی ہے۔ جب مرد عورت کی شادی ہوتی ہے تو سب کی خواہش یہی ہوتی ہے اب اولاد ہو۔ کیونکہ یہ فطرت انسانی ہے وہ اولاد سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ کبھی تو اللہ کی طرف سے اولاد جلد ہوتی ہے اور کبھی دیر سے، اور کبھی بالکل بھی نہیں ہوتی۔ اسی طرح کسی کو صرف بیٹے ملتے ہیں اور کسی کو صرف بیٹیاں اور کسی کو دونوں۔ اگر کسی کی شادی کے بعد دو تین سال گزر جائیں اور اس کی اولاد بالکل بھی نہ ہو تو پریشانی بن جاتی ہے، پہلے تو لوگ ڈاکٹری اور حکیمی علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پھر عاملوں کے پیچھے بھاگنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب عاملین لوگوں کا عقیدہ، نظریہ، اور سوچ تبدیل کر کے موحد سے مشرک بنا ڈالتے ہیں۔ پہلے لوگوں کا یہی عقیدہ اور سوچ ہوتی ہے اولاد دینے اور نہ دینے والی ذات اللہ کی ہے، لیکن جب عاملوں کے ہاتھ لگتے ہیں تو یہ سوچ تبدیل ہو کر یہ بن جاتی ہے کہ کوئی انسان دشمن وغیرہ بھی چاہے تو اولاد کی بندش کر سکتا ہے۔ پہلے والی سوچ انسان کو پریشان نہیں کرتی، لیکن جب دوسری سوچ ذہن میں ڈالی جاتی ہے تو یہ انسان کے سکون کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ عاملین یہ سوچ اس لیے ذہن میں ڈالتے ہیں کہ اگر وہ یہ کہیں کہ اولاد دینے اور نہ دینے والی ذات اللہ کی ہے تو ان کے پاس آنے والا یا آنے والی اٹھے گی اور مسجد اور مصلی پر جا کر بیٹھ جائے گی، عامل کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ اس لیے ان کا سب سے پہلا کام آنے والے کی سوچ کو تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ وہ فوراً من گھڑت حساب کتاب کر کے بتا دیتے ہیں تم پر کسی دشمن حاسد نے بندش کروا دی ہے، اس بندش کی کاٹ کرنی پڑے گی تب آپ کا مسئلہ حل ہو گا۔

چنانچہ سائل جب بندش کی کاٹ کروانے کا ذہن بنا لیتا ہے تو پھر عامل سے کہتا ہے چلیں ٹھیک ہے آپ میری بندش کی کاٹ کریں۔ یہاں سے آگے بندش کی کاٹ کرنے کے طریقے اتنے ہی ہیں جتنے عامل اور جادوگر۔ اور یہی وہ موقع ہوتا ہے جب کئی عورتیں اپنی عزت اور وقار لٹا بیٹھتی ہیں، اس کے علاوہ اولاد دینے کے بہانے ہزاروں روپے لوٹ لیے جاتے ہیں اور حاصل پھر بھی کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اتفاقاً کسی عامل کے عمل یا تعویذ کے بعد اللہ کی طرف سے اولاد کی نعمت مل جائے تو لوگ اسے ''پیراں دتا'' وغیرہ کے نام سے پکار کر شرک کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ یہ سب

کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ لوگوں اپنے پیارے رب، اور اس کے رسول اور اس رسول پر نازل ہونے والی کتاب مبین سے لاتعلق اور ناواقف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کتاب ہدایت قرآن کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائے اور اس کا مطالعہ اور تلاوت کرے، یہ جاننے کی کوشش کرے میرا رب مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کے بارے کیا کیا ہدایات دیتا ہے تو اسے کسی عامل کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں۔

اولاد دینے والا صرف اللہ ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لله ملك السماوات والأرض يخلق مايشاء، يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشاء الذكور۔ او يزوجهم ذكرانا و اناثا ويجعل من يشاء عقيما انه عليم قدير۔ (الشوری 49۔ 50)

ترجمانی: آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔

یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس معاملے میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ بھی بے اختیار ہیں، زکریا علیہ السلام بڑھاپے تک بے اولاد رہتے ہیں اگر اولاد دینا اللہ کے پیغمبر کے اختیار میں ہوتا تو وہ اپنے لیے اولاد لے لیتے، لیکن اولاد کی تمنا میں بوڑھے ہوگئے اور پھر بڑھاپے میں یہ فریاد کی جسے اللہ نے قرآن میں نقل کیا ہے تب بڑھاپے میں یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں۔

زکریہ علیہ السلام کی فریاد:

قال رب اني وهن العظم مني واشتعل الرأس شيبا ولم اكن بدعائك رب شقيا۔ واني خفت الموالي من ورائي وكانت امرأتي عاقرا فهب لي من لدنك وليا۔ (مریم4.5)

"عرض کی اے میرے پروردگار، میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا ہے (بالوں کی سفیدی کے سبب آگ کی طرح چمکنے لگا ہے) اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما"

یہی معاملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی تھا، ان کی بھی اولاد نہیں تھی، بڑھاپے میں اللہ سے دعا کی، ان کو بھی اللہ نے بڑھاپے میں اولاد سے نوازا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کیا یہ عامل اور عملیات کا کام کرنے والے کیا اللہ کے ان برگزیدہ نبیوں اور ولیوں سے بھی آگے پہنچے ہوئے ہیں کہ ان پر پیسے اور عزتیں لٹانے سے اولاد مل جاتی ہے؟، اصل بات یہ ہے کہ ہمیں انہیں نبیوں اور ولیوں کے راستے پر چلتے ہوئے صرف اللہ سے ہی التجا کرنی چاہیے، جب اللہ چاہے گا اولاد کی نعمت عطاء فرمادے گا۔

سورہ نوح میں ارشاد خداوندی ہے:

فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال و بنین ویجعل لکم جنات و یجعل لکم انھارا۔ مالکم لا ترجون للہ وقارا۔(نوح 10,13)

ترجمانی: اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، وہ بہت بخشش والا ہے۔ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا۔ اور تمہاری مدد کرے گا مال اور بیٹوں کے ذریعے، اور تمہارے لیے باغات اور نہروں کا انتظام کرے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں اللہ کے وقار کا کوئی خیال ہی نہیں۔ اس آیت کریمہ میں وہ نسخہ بتایا گیا ہے جس کی ہر کسی کو تلاش ہے، چونکہ لوگ قرآن پڑھتے نہیں اس لیے لوگوں کو اس نسخہ کا علم نہیں، اس آیت میں تمام ان بڑی خواہشوں کے حصول اور پریشانیوں سے نجات کا علاج بتایا گیا ہے جسے ہر انسان چاہتا ہے۔ فرمایا جا رہا ہے استغفار کرو، رب سے بار بار معافی مانگو، توبہ کرو، اس کا پہلا پھل یہ ملے گا اللہ تمہیں معاف کر دے گا۔ دوسرا پھل یہ ملے گا اللہ آسمان سے رحمت کی بارش فرمائے گا۔ تیسرا پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں مال عطاء کرے گا۔ چوتھا پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں بیٹے عطاء کرے گا۔ پانچواں پھل یہ ملے گا کہ وہ تمہیں باغات عطا کرے گا۔ چھٹا پھل یہ کہ وہ باغات کے لیے نہروں کی ضرورت ہے تو وہ

تمہیں نہریں عطاء کرے گا۔ اتنی عنایات دینے والا تمہارا رب ہے لیکن تمہیں اس کے وقار کا کوئی خیال نہیں تم پھر بھی اس کی طرف رجوع نہیں کرتے اور نجومیوں، کاہنوں، عرافوں، عاملوں، اور جادوگروں کے پیچھے بھاگتے ہو۔ وہ تمہیں کہتا ہے اپنی زبان اور عمل سے استغفار کرو اور تم کاغذ کی پرچیاں کبھی پیٹ پر باندھتے ہو، کبھی بازو پر اور کبھی گلے میں لٹکاتے ہو، تمہیں اللہ کے وقار کا بالکل بھی خیال نہیں؟ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ہم کثرت سے استغفار کریں، اللہ سے معافی مانگیں، روزانہ صلوۃ حاجت پڑھ کر رب سے مانگنے کی عادت بنائیں۔ اپنا میڈیکلی اور طبّی علاج جاری رکھیں اور بھروسہ، ایمان ویقین اللہ پر رکھیں۔

سایہ، آسیب، ہسٹیریا

آسیب دراصل فارسی کالفظ ہے، جس کا اصل معنی صدمہ، تکلیف اور مصیبت ہے۔آسیب کا مطلب عام طورپر یہ سمجھا جاتاہے کہ آسیب زدہ کو جن (مومن یافاسق فاجر یاکافر)لگ گیاہے۔اوراسی کے تصرف سے آسیب زدہ کے حرکات وسکنات،افعال واقوال میں خلل پڑ گیاہے۔آسیب زدگی کی شکایت زیادہ تر عورتوں میں دیکھی جاتی ہے، لیکن ان میں سے اکثر واقع اور حقیقت میں آسیب زدگی نہیں، بلکہ اختناق یعنی ''ہسٹیریا،، میں متلا ہوتی ہیں، یاپھر کسی ذاتی غرض اور مقصد کی خاطر جان بوجھ کر آسیب زدہ بن جاتی ہیں۔

ہسڑیا(اختناق الرحم باو گولہ)

بات کی مناسبت سے تھوڑی سی بات ہسٹیریاکے بارے کر لیتے ہیں،تاکہ تشخیص کرنے میں آسانی ہو۔یہ ایک مشہور عصبی مرض ہے جو کہ نظام عصبی کے افعال کے فتور سے واقع ہوتاہے اس سے جسمانی افعال میں فرق آجاتا ہے.اس کو عقلی مرض کہاجائے توزیادہ بہتر ہوگا۔یہ کیفیت امراض رحم (حیض کابند ہونااوررحم ٹل جانا) کی وجہ سے پیداہوتی ہےاس کیفیت میں مریضہ اپناسانس گھٹتےہوئے محسوس کرتی ہےاس کادورانیہ 12 سال سے40سال تک کی عمرمیں ہوا کرتاہے۔

اسباب:

1۔حیض کاتکلیف سے کم وبیش آنایابعض حالتوں میں بند ہوجانا۔

2۔نفسانی اور شہوانی خواہشات کاغلبہ۔

3۔عشقیہ افسانوں اور کتب کا مطالعہ۔عشق محبت میں ناکامی اور کسی قسم کی بدنامی۔

4۔دائمی قبض نفخ شکم،رنج وغم، فکروتردد، غصہ وخوف وغیرہ اس کے بنیادی اسباب ہیں۔

اقسام:

اس کی دو اقسام ہیں: 1۔ خفیف باؤ گولہ اس کو مائنر ہسٹریا کہتے ہیں۔2۔ شدید باؤ گولہ اس کو میجر ہسٹریا کہتے ہیں۔ خفیف ہسٹیریا میں مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیٹ میں ایک گولہ سا اُٹھ کر اوپر جا کر گلے میں اٹک گیا ہے۔اس کو نگلنے کی کوشش میں اس کا گلا گھٹنے لگتا ہے۔ یہ تکلیف جلد ہی دور ہو جاتی ہے۔ مریضہ کو ہلکا سا سر میں درد اور گردن میں سختی محسوس ہوتی ہے، ڈکار آتے ہیں اور پیٹ پھول جاتا ہے، دل دھڑکتا ہے، پیشاب بکثرت آتا ہے اور گھبراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ شدید ہسٹیریا میں مذکورہ علامات کے ساتھ مریض کو ہنسنے یا رونے کا دورہ لاحق ہو جاتا ہے اور وہ نیم بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ساتھ میں ہذیان بھی لاحق ہو جاتا ہے۔اس مرض میں مبتلا شخص ناپختہ ذہن، جذباتی اور متلوّن مزاج ہو جاتا ہے اور ہر وقت ذاتی انا میں گھرا رہتا ہے۔ یہ اکثر جوڑوں کے درد کی بھی شکایت کرتا ہے، آس پاس کی باتیں سنتا ہے مگر ان پر عمل کرنے سے قاصر ہوتا ہے کیونکہ اس وقت شعور کے بجائے اس کے ذہن پر لا شعور کا قبضہ ہوتا ہے۔ یہ مرض موروثی بھی ہے۔اس مرض میں بارہ سے چالیس سال کی عورتیں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں۔

علاج:

اول قسم کا علاج: حلتیت 40 گرام، نمک سنگ 10 گرام، نمک دریاء 10 گرام، سونٹھ 10 گرام، فلفل دراز 10 گرام، نمک سونچل 10 گرام تمام کا سفوف کر کے کاغذی لیموں کے جوس نصف لٹر میں شامل کر کے خشک کریں اور باریک پاوڈر بنالیں۔ایک گرام دن میں دو ٹائم تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

قسم دوئم کا علاج: مصطگی رومی 20 گرام، جدوار خطاء 5 گرام، شورہ قلمی، جند بید ستر، عود صلیب، عقر قرحا، سب 5،5 گرام مشک خالص 1 گرام سفوف کر کے شیرہ منقی میں گوندھ کر گولیاں چنے برابر بنالیں۔ایک گولی دن میں تین بار پانی کے ساتھ استعمال کریں۔(نوٹ) کوئی بھی دوا ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کے بعد استعمال کریں۔

غور طلب بات

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا کہ آسیب زدگی کی زیادہ تر شکایات عورتوں کے بارے آتی رہتی ہیں،اور جب کسی عورت کے ساتھ اس طرح کا معاملہ ہوتا ہے یعنی اس کی سانس گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے،ایسا لگتا ہے کہ کوئی گلے کو دبا رہا ہے اور دورہ پڑ گیا ہے۔پہلے تو گھر والے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے ہیں،چونکہ عام ڈاکٹر جو گلی محلوں میں دکان کھول کر بیٹھے ہیں،ان کا علم صرف میڈیکل ریپ کے لیکچر کا محتاج ہوتا ہے اس لیے یہ معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا جبکہ بڑے ڈاکٹروں تک ہر کسی کی پہنچ نہیں ہوتی تو پھر لوگ یہ کہتے ہیں ہم نے بہت علاج کرایا لیکن مریضہ ٹھیک نہیں ہوئی چنانچہ اب عاملوں کے پاس جانا شروع کر دیتے ہیں۔عامل مریض کی علامات سنتے ہی کہہ دیتے ہیں اس پر باہر کی مخلوق کا سایہ ہے۔اب یہ ایسا جملہ ہے جو کسی آلے میں ناتو ناپا جا سکتا ہے اور نا ہی تولہ یا دیکھا جا سکتا ہے۔اس کے بعد عملیات اور تعویذات کے نام پر جو کچھ ہوتا ہے وہ آپ جانتے ہی ہیں۔

عورتوں کو ہسٹیریا ہونے کی بڑی وجہ

جیسا کہ عرض کیا زیادہ تر عورتوں کو ہسٹیریا ہوتا ہے بہت کم عورتوں کو واقعی جنات کا مسئلہ ہوتا ہے۔لہذا علاج کرتے ہوئے بھی پہلے ہسٹیریا کے اسباب کو تلاش کر کے دور کرنا چاہیے۔عورتوں کو ہسٹیریا ہونے کے اسباب پیچھے بیان ہوئے ہیں،ان میں سے دو اسباب ایسے ہیں جو سب سے زیادہ عورتوں کو ہسٹیریا کا شکار بناتے ہیں:ایک شادی میں دیر کرنا،اور دوسرا کوئی صدمہ وغیرہ۔جب والدین اپنی بچی کے رشتے میں بار بار انکار کرتے ہیں،اور پھر بائیس تئیس سال کی عمر کے بعد رشتے ملنا بند ہو جاتے ہیں،اور عورت بھی انسان ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بھی جذبات رکھے ہیں اس لیے وہ یا تو غلبہ شہوت کی وجہ سے ہسٹیریا کا شکار ہو جاتی ہے اور یا صدمے اور ٹینشن کی وجہ سے۔ظاہر ہے مرد تو اپنی بات زور سے یا کسی پر دباو ڈال کر مار پٹائی کر کے منوا لیتے ہیں یا گھر سے احتجاجا بھاگ بھی جاتے ہیں۔لیکن عورت کمزور ذات ہے نہ تو وہ کسی پر دباو ڈال سکتی ہے اور نہ گھر سے بھاگ سکتی ہے،اس لیے ان تمام پریشانیوں کے دباو کی وجہ سے ہسٹیریا کا شکار ہو جاتی ہے اور اسے دورے پڑنا شروع ہو جاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں اس پر باہر کی مخلوق کا سایہ ہے حالانکہ یہ گھر کے اندر کی مخلوق کا سایہ ہوتا ہے جو اس کی شادی میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں،جس سے فطری جذبات بھی

مجروح ہوتے ہیں اور رحم میں بھی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھیں یہ معاملہ صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ جانوروں کو بھی اگر ان کا ساتھی نہ ملے تو پاگل ہو جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اسلام آباد کے چڑیا گھر کے ہاتھی کاوان کو کمبوڈیا منتقل کر دیا گیا کیونکہ اسے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور زنجیروں میں جکڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ پاگلوں والی حرکتیں کرتا اور حملہ آور ہوتا تھا، اس کی ایسی حرکتوں کی وجہ یہ تھی کہ اس کو مادہ ہاتھی سے کئی سالوں تک دور رکھا گیا جس سے وہ گویا کہ ہسٹیریا کا شکار ہو گیا۔

آسیب زدگی

دوسری چیز واقعی جنات کا تنگ کرنا بھی ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات جنات کسی مرد یا عورت کو تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہمیں احادیث سے بھی ملتا ہے۔

1۔ عن عطاء بن رباح قال: قال ابن عباس رضی اللہ عنہ الا أریک امرأۃ من اھل الجنۃ، قلت بلی، قال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: انی أصرع وانی أتکشف فادع اللہ لی، قال: ان شئت صبرت ولک الجنۃ، وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک۔ فقالت: أصبر، فقالت انی أتکشف فادع اللہ لی أن لا أتکشف، فدعا لھا۔ (متفق علیہ)

ترجمانی: عطاء بن رباح کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں کہا ضرور دکھائیں، فرمایا یہ کالی عورت ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علی وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں آسیب زدگی کا شکار ہوں اور جب دورہ پڑتا ہے تو میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ میرے لیے دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نہ تو دھونی دی، نہ تعویذ دیا، نہ گرہیں لگا کر دھاگے دیے، نہ ہانڈیاں جلائیں، نہ چار قسم کی دالیں منگوائیں، نہ کالا بکرا منگوایا، نہ کستوری اور زعفران مانگا، نہ عجیب و غریب نقش بنا کر دیے، بلکہ) فرمایا اگر تو اس پریشانی پر صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے اور اگر کہتی ہے تو میں دعا بھی کر دیتا ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی میں (جنت کے حصول کے لیے) صبر کروں گی، البتہ یہ جو دورہ پڑنے پر میرا ستر ننگا ہو جاتا ہے اس کے لیے دعا فرمالیں کہ میں ننگی نہ ہو جایا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

اس حدیث سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنات وشیاطین واقعی انسانوں پر سوار ہوتے اور تنگ کرتے ہیں تو دوسری طرف یہی حدیث ایسے مسائل کا شکار لوگوں کی رہنمائی بھی کرتی ہے کہ ان کو کیا کرنا چاہیے۔ تیسرا سبق اس حدیث سے عملیات کا کام کرنے والے علماء کے لیے بھی ہے کہ وہ اپنے پاس آنے والے، کو مزید ڈرا دھمکا کر اور بلند و بالا دعوے کر کے اسے لوٹنے کے بجائے آخرت اور جنت کی تبلیغ کریں اور اسے صبر اور حوصلہ اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔

2۔عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال: رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا ما رآها أحد قبلي، ولا يراها أحد بعدي، لقد خرجت معه في سفر حتى إذا كنا ببعض الطريق مررنا بامرأة جالسة معها صبي لها، فقالت يا رسول الله: هذا الصبي أصابه بلاء وأصابنا منه بلاء، يؤخذ في اليوم لا أدري كم مرة، قال: (ناولينيه)، فرفعته إليه، فجعله بينه وبين واسطة الرحل، ثم فغر (فاه)، فنفث فيه ثلاثا، وقال: (بسم الله، أنا عبدالله، اخسأ عدو الله)، ثم ناولها إياه، فقال: (ألقينا في الرجعة في هذا المكان، فأخبرينا ما فعل)، قال: فذهبنا ورجعنا فوجدناها في ذلك المكان معها ثلاث شياة، فقال (ما فعل صبيك؟) فقالت: والذي بعثك بالحق ما حسسنا منه شيئا حتى الساعة، فاجترر هذه الغنم، قال: انزل خذ منها واحدة ورد البقية۔(مسند احمد۔۔الحاكم المستدرك)

ترجمانی: یہ واقعہ کئی احادیث میں مختلف الفاظ اور باتوں کی کمی بیشی کے ساتھ آیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ایک عورت کے پاس بچہ تھا جسے جناتی دورے پڑتے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اس

بچے کو کسی بھی وقت کوئی بلاء پکڑ لیتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قریب کیا اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ فرمایا میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کے دشمن تو رسوا ہو یہاں سے نکل جا۔ چنانچہ اس کے بعد اس بچے اور اس کے گھر والوں سے یہ بلاء اور تکلیف بالکل ختم ہو گئی۔

3۔عن عثمان بن العاص رضی الله عنه قال: لما استعملنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الطائف، جعل یعرض لی شیء فی صلاتی، حتی ما أدری ما أصلی فلما رأیت ذلک، رحلت إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: (ابن أبی العاص؟) قلت: نعم! یا رسول الله! قال: (ما جاء بک؟) قلت: یا رسول الله! عرض لی شیء فی صلواتی، حتی ما أدری ما أصلی قال: ذاک الشیطان۔ ادنه، فدنوت منه، فجلست علی صدور قدمی، قال، فضرب صدری بیده، وتفل فی فمی، وقال: (أخرج عدو الله!) ففعل ذلک ثلاث مرات، ثم قال: (الحق بعملک) (أخرجه ابن ماجة فی سننه کتاب الطب۔

ترجمہ: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا ابن ابی العاص ہو''؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: ''تم یہاں کیوں آئے ہو''؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آو، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاوں کی انگلیوں پر دو زانو بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منہ کا

لعاب میرے منہ میں ڈالا،اور (شیطان کو مخاطب کرکے) فرمایا: «اخرج عدو اللہ۔اللہ کے دشمن! نکل جا۔یہ عمل آپ نے تین بار کیا،اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اپنے کام پر جاو'' عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب پھٹکا ہو۔(ابن ماجہ 2858)

قارئین کرام ان روایات سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جنات کے اثرات افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہیں اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج کیسے کیا۔ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے مسئلہ یا پریشانی کوئی بھی ہو سب اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کی وجہ دو باتوں میں سے ایک ہے: یا تو اپنے اعمال کی معمولی سزا ہے،اور یا اللہ کی طرف سے امتحان اور آزمائش ہے۔علاج اس کا توبہ استغفار،رجوع الی اللہ، تعلق مع اللہ، تعلق مع القران اور صبر ہے۔ہم ان دعاوں اور مسنون اذکار کا اہتمام کریں جو قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔چونکہ شیطان کا کام انسان کو اللہ،رسول،قرآن اور دین سے دور کرنا ہے،اس لیے وہ اپنی دشمنی میں انسانوں کو پہلے تنگ کرتے ہیں اور پھر اس پریشانی کو دور کرنے کے چکر میں ناجائز کام و عملیات کرواتے ہیں،اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کوئی شرکیہ عمل کرواتے ہیں کہ ایسا کرو تو ٹھیک ہو جاوگے، مثلا کسی اللہ والے کی قبر کو سجدہ کرنا، یا غیر اللہ کے نام پر قربانی وغیرہ اور جب کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ شیطان تنگ کرنا چھوڑ دیتا ہے جس سے اس آدمی کا یہ عقیدہ بن جاتا ہے کہ قبر کو سجدہ کرنے سے اس قبر والے نے ٹھیک کر دیا اس طرح اپنا ایمان کھو دیتا ہے اور یہی کام شیطان کروانا چاہتا تھا۔

عورتوں پر جنات کے اثرات زیادہ کیوں۔

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتوں پر جنات کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔اس کی کیا وجوہات ہیں اس کا تھوڑا سا جائزہ لے لیتے ہیں۔

1۔اس حوالے سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ عورتیں عام طور پر کمزور عقیدے والی ہوتی ہیں۔تعلیم کی کمی اور خاص طور پر دین اسلام اور اسلام کے بنیادی عقائد،اور قرآن فہمی سے دوری کی وجہ سے عوتوں کے عقائد بہت کمزور ہوتے ہیں،اور وہ ہر سنی سنائی بات اور افوہ پر فورا یقین کر لیتی ہیں۔بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اس بات کو اپنے دماغ پر سوار کر دیتی ہیں۔

2۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ عورتیں توہم پرست ہوتی ہیں۔ توہم پرستی مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ کمزور عقیدے اور توہم پرستی کی وجہ سے غلط قسم کے اعمال میں ملوث ہو جاتی ہیں اور یہی چیز انہیں مختلف قسم کے مسائل کا شکار کر دیتی ہے۔

3۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عورتیں مردوں کے مقابلے میں کمزور دل اور ڈرپوک ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب اپنے کسی مسئلے کے حل کے لیے کسی سے رابطہ کرتی ہیں تو وہ اسے یہ کہہ دے کہ تمہارے ساتھ جن یا جادو کا مسئلہ ہے تو اس بات پر فوراً یقین کر لیتی ہیں اور پھر ان کی فطری کمزوری اور ڈر انہیں طرح طرح کے مسائل کا شکار کر دیتا ہے۔

4۔ عورتیں اپنے بالوں کی حفاظت نہیں کرتیں، بعض تو اپنے بال فروخت بھی کر دیتی ہیں۔ یہ بات نہایت ہی اہم ہے کہ آپ کے بال جب کسی کے ہاتھ لگ جاتے ہیں تو وہ آپ کے بالوں سے بڑی آسانی کے ساتھ آپ پر جادو، جنات کے اثرات کروا سکتا ہے۔ جادو جنات کے مسائل میں بالوں کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ شرعی اعتبار سے بھی بالوں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے لیکن آج کل گلی محلوں میں آواز لگاتے بالوں کے خریدار گھومتے ہیں اور عورتیں چند پیسوں کی لالچ میں بال فروخت کر دیتی ہیں، آپ کے بال خریدار کے پاس گئے وہ اب چاہے تو آپ پر جادو کروا سکتا ہے۔

5۔ عورتیں پردہ نہیں کرتیں، خوب بن سنور کر ننگے سر گھروں کے اندر گھومتی ہیں، یا شادیوں میں جاتی ہیں، خاص طور پر نوجوان غیر شادی شدہ لڑکیاں، تو کبھی کوئی جن ان پر عاشق ہو جاتا ہے اور پھر اسے تنگ کرتا ہے، اس کی شادی میں رکاوٹ بنتا ہے، اور اس کے بعض اوقات ہمبستری بھی کرتا ہے۔ یہ وہ صورت ہے جس میں عورت کی زندگی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے، اگر کسی جگہ شادی ہو بھی جائے تو پھر بھی وہ جان نہیں چھوڑتے اور اس کے خاوند کو بھی بعض اوقات تنگ کرتے ہیں تاکہ وہ اس سے دور ہو جائے۔ دیکھیں اسلام نے ہمیں کیسے مبارک تعلیمات دی ہیں اگر ہم مکمل اسلام پر عمل کرنا شروع کر دیں تو دنیا کی کوئی مخلوق ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

6۔ میرے خیال میں جادو جنات کی شکار 95 فیصد عورتوں پر نہ تو جادو ہوتا ہے اور نہ ہی جنات بلکہ وہ ویسے ہی وہمی یا نفسیاتی بیمار یا (اختناق الرحم یعنی) ہسٹیریا بیماری کا شکار ہوتی ہیں، خاص طور پر غیر شادی شدہ بالغ لڑکیاں زیادہ

تر ہسٹیریا کا شکار ہوتی ہیں، اور ہسٹیریا کی تمام علامات ایسی ہی ہیں جیسے کسی پر جنات کا دورہ پڑ جاتا ہے۔اس کا علاج نہایت ہیں آسان ہے اور وہ ہے اس لڑکی کی فوراً شادی کر دینا۔ شادی ہوتے ہیں ہسٹیریا کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

شیزوفرینیا Schizophrenia

شیزوفرینیا کس پری کا نام ہے؟

شیزوفرینیا کسی پری کا نام نہیں البتہ جس کو یہ بیماری لاحق ہو جائے تو وہ ضرور یہ بات کرتا ہے کہ میرے ساتھ پریاں اور جنات باتیں کرتے ہیں۔

شیزوفرینیا کے مریضوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے احساسات پر کنٹرول کھو جاتے ہیں۔ مثلاً میرے سامنے ایک دروازہ ہے، مجھے یہ احساس ہوا کہ دروازہ حرکت کر رہا ہے، تو اگر مجھے اپنے احساسات پر کنٹرول ہوا تو میں اس احساس کو رد کر دوں گا اور بات ختم ہو جائے گی۔ لیکن جس مرد یا عورت کو شیزوفرینیا کی بیماری ہوتی ہے اس کا کنٹرول اپنے احساسات پر ختم ہو جاتا ہے اس لیے جونہی اسے احساس ہو گا کہ دروازہ حرکت کر رہا ہے تو یہ احساس بڑھتا جائے گا اور واقعتاً اسے دروازہ حرکت کرتا نظر آئے گا۔

حواس خمسہ پر کنٹرول

شیزوفرینیا کے مریض حواس خمسہ پر کنٹرول کھو جاتے ہیں۔ آنکھوں کا احساس ختم ہونے سے غیر موجود چیزیں نظر آتی ہیں۔ کانوں کا احساس ختم ہونے سے بلاوجہ آوازیں سنائی دیتی ہیں، اور جسم ودماغ کا احساس ختم ہونے سے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی چھو رہا ہے۔ سونگھنے کا احساس ختم ہونے سے طرح طرح کی خوشبوئیں یا بدبوئیں محسوس کرتے ہیں۔ شیزوفرینیا کا مریض الگ تھلگ ایک تصوراتی دنیا میں رہتا ہے۔

شیزوفرینیا کے مریض کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مریض نہیں تسلیم کرتا، اپنے آپ کو سچا باقی سب کو جھوٹا سمجھتا ہے، بالخصوص اس بیماری کے بارے وہ ڈاکٹروں اور معالجین کی بات پر بھی یقین نہیں کرتا، اور سب کو اپنا دشمن تصور کرتا ہے۔

شیزوفرینیا کا معنی

شیزوفرینیا کا لفظی مطلب منقسم دماغ ہے۔ یعنی ایسے شخص کا دماغ منقسم ہوتا ہے، اور طرح طرح کے خیالات اسے گھیر لیتے ہیں۔

اسے اگر یہ خیال آجائے کہ میرے پیچھے کوئی موجود ہے تو وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو اسے مختلف شکلیں نظر آتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ غیر مرئی مخلوق کو دیکھنے کا دعویٰ کرنا شروع کر دیتا ہے۔

شیزوفرینیا کے مریض کو جس قسم کے خیالات آتے ہیں یا آوازیں سنائی دیتی ہیں وہ ان پر مکمل سو فیصد یقین کرتا ہے، اور باقی لوگوں کو جھوٹا تصور کرتا ہے۔

شیزوفرینیا کے مریض یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اس کے دشمن ہیں، کوئی بھی اس کا خیر خواہ نہیں ہے، کیونکہ کوئی بھی اس کی باتوں پر یقین کرنے والا نہیں ہوتا۔ شیزوفرینیا کے شکار لوگوں کے ساتھ ایک اور مسئلہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اس کے دماغ کو پڑھ لیتے ہیں، یا لوگ اس کے دماغ کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کے لیے کھانا پینا، نہانا، صفائی، کپڑے بدلنا مشکل لگتا ہے۔

شیزوفرینیا کی یہ تمام علامات کسی مریض میں بیک وقت موجود بھی ہو سکتی ہیں، اور کسی مریض میں ان میں سے کچھ علامات بھی ہو سکتی ہیں۔

شیزوفرینیا اور جادو جنات

شیزوفرینیا کا مریض چونکہ غیر یقینی آوازیں سنتا، حرکات دیکھتا، اور محسوس کرتا ہے اس لیے وہ یہ باتیں اپنے گھر والوں کو کہتا ہے کہ کوئی مجھ سے باتیں کر رہا ہے، مجھے آواز آتی ہے اور میں جواب دیتا ہوں۔ کوئی مجھے چھوتا ہے، کوئی مجھے نظر آتا ہے۔ ایسی صورتحال میں اگر گھر والے اس بیماری سے واقف نہ ہوں تو کسی عامل کے پاس لے چلتے ہیں، اور

پھر مکار شیطان عاملین اپنا دھندا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اس پر آسیب ہے، اس کے ساتھ جنات ہیں، یا اس پر کسی نے سخت جادو کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ان باتوں پر گھر والے بھی یقین کر لیتے ہیں اور مریض خود بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ ہاں واقعی میرے ساتھ کوئی مخلوق ہے جو میرے ساتھ باتیں کرتی ہے، مجھے اس کی آواز آتی ہے، وہ مجھے چھوتی ہے، بعض اوقات وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ میرے ساتھ جماع بھی کرتے ہیں۔

شیزوفرینیا کی وجوہات:

شیزوفرینیا کی وجوہات میں ڈپریشن، جینز، دماغی کمزوری، نشہ، اور بچپن کی محرومیاں شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک وجہ یا زیادہ وجوہات کی بنا پر پندرہ سال کی عمر کے بعد شیزوفرینیا کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

شیزوفرینیا کے مریض کو کیسے ہینڈل کریں

شیزوفرینیا کے مریض کو دباؤ سے نکالیں، اس کے ساتھ جھگڑا نہ کریں، اسے پر سکون رکھیں۔

دو بیماریاں ایسی ہیں جو جسمانی یا نفسیاتی بیماریاں ہیں لیکن عام طور پر لوگ انہیں جناتی اثرات یا جادو سمجھتے ہیں۔

ایک ہسٹیریا اور دوسری شیزوفرینیا۔

شیزوفرینیا کا علاج

مریضوں کو وہ طریقے بتائے جائیں جو ان کی زندگی کا معیار بہتر کریں اور بیماری سے متعلق چیلنجز کا مقابلہ کریں۔ تاہم اس کے علاوہ بھی سماجی تعاون، اسٹرس سے نبرد آزمائی، باقاعدگی سے ورزش، اچھی گہری نیند، الکوحل اور منشیات سے پرہیز اور صحت بخش غذا کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ خاص کر مچھلی سے حاصل اومیگا تھری فیٹی ایسڈز، اخروٹ وغیرہ موڈ، توجہ اور تھکن کو دور کرنے میں معاونت کریں گے۔

ہربل میڈیسن میں جنکو بائیلوبا (Ginkgo biloba) سیرپ مفید ثابت ہوا ہے۔ خود میرے تجربے میں بھی یہ سیرپ شیزوفرینیا کے علاج میں مفید ثابت ہوا ہے۔ میڈیکل سٹور پر دستیاب جنکو بائیلوبا کے بجائے

ہومیوپیتھک سٹور سے خریدیں، یا چائنہ سے منگوائیں، جنکو بائیلو ایک درخت ہے اس کے پتوں کا رس ہوتا ہے جو سیرپ کی شکل میں ملتا ہے۔

مرگی

مرگی کیا ہے اور اس کی اقسام کتنی ہیں

مرگی ایک مرض ہے جس میں مریض کو ایک دورہ پڑتا ہے اور وہ بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ مرگی کی دو اقسام ہیں۔ ایک عضوی مرگی اور دوسری جناتی مرگی۔

جناتی مرگی

جناتی مرگی یہ ہے کہ جنات کے اثرات کی وجہ سے دورہ پڑتا ہے اور مریض بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ جناتی مرگی اور عضوی مرگی میں فرق یہ ہے کہ اگر مریض کو قرآن سنایا جائے اور قرآن سن کر دورہ پڑے تو یہ جناتی مرگی کی علامت ہے۔ جبکہ عضوی مرگی یعنی جسمانی اور دماغی فالٹ اور طبّی مسائل کی وجہ سے جس کو مرگی کے دورے پڑتے ہیں اسے قرآن پڑھنے یا سننے سے دورہ نہیں پڑتا بلکہ اپنے وقت پر جب دورہ پڑنا ہوتا ہے اسی وقت پڑتا ہے۔

عضوی مرگی

عضوی مرگی کا مطلب ہے جسمانی مرگی یعنی جسمانی، دماغی یا طبّی فالٹ کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑنا۔ یہ عام طور پر پیدائشی مسئلہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی وقت کے ساتھ ساتھ بھی یہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرگی کی ایک قسم بہت عام ہے اور وہ یہ ہے کہ صرف چند سیکنڈ کے لیے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ یعنی آدمی چند سیکنڈ کے لیے بالکل دماغی لحاظ سے غائب ہو جاتا ہے اور اسے بھول جاتا ہے میں کون ہوں اور کہاں ہوں اور کیا کرنا ہے وغیرہ۔ مرگی کی یہ قسم آج

کے دور میں بہت عام ہو چکی ہے جس کی وجہ کمپیوٹر اور موبائل کا کثرت استعمال ہے۔ چنانچہ کئی لوگوں کو چند سیکنڈ تک اس کیفیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ اور پھر چند سیکنڈ کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

جبکہ عضوی مرگی کا بڑا مسئلہ وہ دورہ ہے جو آدمی کو بیہوش کر دیتا ہے اور کئی منٹ تک آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ مرگی کی اس قسم کا طبّی علاج کسی ماہر حکیم قانون مفرد اعضاء سے کرایا جا سکتا ہے، لیکن علاج میں صبر بہت ضروری ہے کیونکہ یہ مسئلہ فوراً حل ہونے والا نہیں اس کے علاج میں کئی کئی مہینے یا سال بھی لگ سکتے ہیں۔ افادہ عام کے لیے کچھ نسخے بھی دے دیتا ہوں۔ ایک بہت ہی اعلیٰ معجون ہے جسے آپ خود بھی تیار کر سکتے ہیں اور مرگی کے مریض کو استعمال کروا سکتے ہیں، چونکہ مرگی زیادہ تر دماغی مسئلہ ہی ہوتا ہے اس لیے اس معجون میں اسی قسم کی جڑی بوٹیاں شامل کی گئی ہیں۔

عود صلیب۔ عقر قرحا۔ اسطوخودوس۔ کالی مرچ۔ جدوار۔ بادنجبویہ۔ یہ سب بیس بیس گرام۔ سرکہ انگوری پچاس گرام۔ شہد خالص چار سو گرام۔ تمام چیزوں کو کوٹ پیس کر سرکہ اور شہد میں مکس کر لیں معجون تیار ہے۔ صبح شام نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک ایک چمچ کھلائیں۔

عضوی مرگی میں نبض، زبان، اور پیشاب چیک کر کے تشخیص کر لی جائے اور مزاج کے مطابق علاج کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لیے تینوں مزاجوں کے لیے تین نسخے الگ سے بھی بتا دیتا ہوں۔

اعصابی مزاج میں مرگی

یعنی رنگ سفید، زبان، پیشاب سفید اور نبض اعصابی ہو تو یہ نسخہ استعمال کروائیں:

نسخہ: تل سیاہ، بلادر، پرانا گڑ، پوٹاشیم برومائیڈ۔ سب برابر وزن لیں اور سفوف کر کے پہلے ہفتے ایک رتی، دوسرے ہفتے دو رتی اور تیسرے ہفتے تین رتی ہمراہ دیسی گھی لیں۔ اس سے جسم فربہ ہو گا جو علاج درست ہونے کی علامت ہے۔ یاد رکھیں اس دوائی سے قبض بھی ہو جاتی ہے، اس لیے اس کے ساتھ ساتھ قبض کے لیے بھی کوئی نسخہ استعمال کرتے رہیں۔

عضلاتی مزاج میں مرگی

اگر نبض عضلاتی ہو، پیشاب سرخ زردی مائل ہو، جنسی ہیجان زیادہ ہو۔تو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

نسخہ 1: لونگ، رائی دیسی، کلونجی دس دس گرام، دار چینی تیس گرام۔ سفوف بنا کر استعمال کرائیں۔

نسخہ 2: مصطگی رومی، پودینہ دیسی، سناء مکی پچاس پچاس گرام سفوف بنا کر استعمال کرائیں۔

غدی مزاج میں مرگی

اگر نبض غدی ہو یعنی دماغ میں تسکین ہو، مزاج میں غصہ ہو، پیشاب میں جلن ہو اور دورے میں مریض مکمل بیہوش ہو جاتا ہو۔

نسخہ: اسطوخودوس، بادنجبویہ، عود صلیب، سقمونیہ، صندل سفید، کشنیز۔ سب برابر وزن لیں اور چنے کے برابر گولی تین ٹائم کھائیں۔

جنات جسم میں کیوں، کب اور کیسے داخل ہوتے ہیں

جنات انسان کو کیوں تنگ کرتے ہیں؟اور کیسے انسان پر مسلط ہو جاتے ہیں۔اس کی مختلف وجوہات ہیں۔

1۔ کبھی انسان سے جنوں کا کوئی نقصان ہو جاتا ہے، چونکہ ہمیں تو وہ نظر نہیں آتے اس لیے ان کو یا ان کے بچوں کو نقصان پہنچنے کی صورت میں وہ بھی انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں تو نظر ہی نہیں آتے اس میں ہمارا کیا قصور ہے وہ پھر بھی ہمیں کیوں نقصان پہنچانے پر تل جاتے ہیں؟ تو بات دراصل یہ ہے کہ جیسے ہم انسانوں میں بہت سارے لوگ جاہل اور اجڈ قسم کے ہوتے ہیں ان کا کوئی نقصان غلطی سے بھی ہو جائے تو وہ معاف نہیں کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہوتا ہے یہ نقصان جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے ہوا ہے ایسے ہی جنات کی تو اکثریت جاہل، کافر اور شیاطین پر مشتمل ہے اس لیے وہ اس بات کا احساس نہیں کرتے کہ اس انسان کی کوئی غلطی نہیں۔ البتہ جیسے انسانوں بہت سارے لوگ سمجھدار ہوتے ہیں ایسے ہی جنات میں بھی سمجھدار ہوتے ہیں ان کو یا ان کے بچوں کو ہم سے کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ یہ کہتے ہیں یہ ہماری غلطی ہے ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی خود حفاظت کرنی چاہیے۔

2۔ جنات لگنے کی دوسری وجہ جادو ہے۔ یعنی جب کوئی کسی پر جادو کرتا ہے تو جادو دراصل جنات ہی کے ذریعے کیا جاتا ہے، تو جس پر جادو کیا جاتا ہے جادوگر کے بھیجے ہوئے جنات اس کا وہ نقصان کرتے ہیں جس مقصد کے لیے انہیں بھیجا گیا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کو بیماری کرنا، کسی کا کاروبار خراب کرنا، کسی کو اذیت دینا وغیرہ۔

3۔ کبھی کبھی ایسے جنات جو شیطان ہیں اور انسان کے دشمن ہیں اس لیے وہ بلا وجہ بھی باہر رہ کر بھی انسان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں وجہ کچھ نہیں ہوتی، چونکہ وہ شیطان ہیں اس لیے انسان دشمنی ان کی گدی میں بھری ہوئی ہے، وہ ہر طرح اپنی کوشش کرتے ہیں کہ انسان خاص طور پر مسلمان کو نقصان پہنچایا جائے، چونکہ کمزور سے کمزور مسلمان بھی کبھی نہ کبھی، کسی نہ کسی وقت کوئی مقدس اسماء اور یا مقدس کلمہ اپنی زبان پر لے آتا ہے اس لیے وہ زیادہ نقصان تو نہیں پہنچا سکتے البتہ چھیڑ خانی ان کی جاری رہتی ہے۔ان کی چھیڑ چھاڑ اکثر نیند کی حالت میں ہوتی ہے، کبھی ڈرا دینا، کبھی ڈراونے خواب دکھانا، تھپڑ مار دینا، وغیرہ وغیرہ۔

4۔جب کوئی جادو گر کسی پر جادو کرتا ہے اور کسی جن کی ڈیوٹی لگاتا ہے کہ تم نے فلاں آدمی کے ساتھ ایسا ایسا کرنا ہے، تو وہ جن اپنی ڈیوٹی پر آتا ہے، اگر وہ انسان پہلے ہی دین اسلام پر چلنے والا اور قرآن کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے والا ہو تو جن اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، لیکن اگر وہ آدمی دینی لحاظ سے کمزور اور قرآن سے دور ہو تو پھر جنات بڑی آسانی سے اسے پکڑ لیتے ہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں ہم تو قرآن بھی پڑھتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن ہماری جان نہیں چھوٹ رہی، بات دراصل یہ ہے پرہیز علاج سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے جسمانی بیماری پرہیز سے نہیں لگتی لیکن اگر لگ جائے تو یہ ضروری نہیں کہ اب دوائی سے فورا ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح پہلے جب دین والی زندگی نہیں ہوتی اور جنات حاوی ہو جاتے ہیں تو اب ضروری نہیں کہ علاج سے فورا ٹھیک ہو جائیں، اب کافی وقت لگ سکتا ہے ریکور ہونے میں۔

5۔جنات کے انسان پر حاوی ہونے کے مواقع یعنی جنات کس موقع پر انسان کو دبوچ لیتے ہیں؟ یہ تین مواقع ہیں۔ ایک جب انسان اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے، یعنی اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے۔ دوسرا انتہائی خوشی کے موقع پر اور تیسرا انتہائی غم کے موقع پر کیونکہ یہ دونوں مواقع ایسے ہیں جب انسان کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لیے ہمارے دین نے ہمیں ہر کام میں اعتدال کا راستہ دیا ہے۔ یعنی غم اور غصہ بھی اعتدال کے ساتھ اور خوشی بھی اعتدال کے ساتھ منائیں۔

جن کے انسان کے جسم میں داخل ہونے کی اقسام

1۔ گروہ کا چمٹنا۔ یہ شیطان ہوتے ہیں جو انسان کو تکلیف دیتے ہیں غصہ دلاتے ہیں، گناہ کرواتے ہیں

2۔جن کا چمٹنا۔ یہ اصلی جن کا چمٹنا ہے۔ جن انسان کے جسم میں دن یا رات کے کسی حصے میں داخل ہو جاتا ہے پھر نکل جاتا ہے پھر اگلے دن داخل ہو جاتا ہے یا ہفتے، مہینے یا سال بعد داخل ہو جاتا ہے۔ یا نکلنے کے بعد پھر نہیں لوٹتا۔

3۔ مسلسل چمٹے رہنا۔ جن انسان کے جسم کے کسی عضو میں رہنے لگ جاتا ہے جیسے پیٹ سر پنڈلی رحم کمر یا پورے جسم میں سر سے لے کر پاؤں تک گردش کرتا رہتا ہے۔ دن ہو یا رات یہ اس انسان کا ساتھ کسی صورت میں نہیں چھوڑتا

4۔خارجی طور پر جن کا چمٹنا؛شیطان انسان پر جسم کے باہر سے متسلط ہوتا ہے۔ہمیشہ یا کبھی کبھی۔جن کبھی انسان یا حیوان کی شکل اختیار کر لیتا ہے،یاانسان کے کندھے پر سوار ہو جاتا ہے جس سے انسان کو حرکت کرنا مشکل ہو جاتی ہے۔یادل میں تنگی وسوسہ غصہ پیدا کرتا ہے۔یاانسان جب سونے لگتا ہے تو دماغ پر حرکت کرنے والے حصے پر دباو ڈالتا ہے جس سے انسان حرکت سے عاجز آجاتا ہے۔نہ بول سکتا ہے نہ چیخ سکتا ہے نہ ہل سکتا ہے اسی کو جاثوم کہتے ہیں۔یاشیطان چھوٹے جانور کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو انسان کے کپڑوں پر اور جسم پر چلتا ہے۔اس کو نقصان بھی پہنچا دیتا ہے،بعض اوقات ایساڈراتا ہے کہ انسان سو نہیں سکتا۔یا جن خوبصورت عورت کی شکل میں حاضر ہو کر انسان سے جماع کی خواہش کرتا ہے۔

5۔جنات متعدی: شیطان اگر کسی انسان پر چمٹا ہوا ہے،تو کسی بھی سبب کے تحت وہ اس کے ساتھ رہنے والے انسان پر بھی مسلط ہو جاتا ہے۔اس طرح اپنے شر سے دولوگوں کی زندگی خراب کرتا ہے اسی لیے اس متعدی کہتے ہیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہی شیطان جو ایک شخص میں ہے وہی دوسرے کو نقصان پہنچائے بلکہ اس جن کے ساتھی بھی ہو سکتے ہیں۔

کون سے جنات انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں؟

نظر کی حفاظت کرنے والے: یہ جنات نظر لگنے سے داخل ہو خل ہوتے تاکہ نظر کو باہر نکلنے سے روک سکیں۔

2۔جادوگر کے خادم یہ جادو کی جسم میں حفاظت کے لیے داخل ہوتے ہیں۔تاکہ جادو کبھی ختم نہ ہو سکے۔

3۔عاشق جن۔جن اپنی مخالف صنف میں اس لیے داخل ہوتا کہ وہ اسے پسند آجاتی ہے۔عام طور پر حوض میں رہتا ہے،اور ہر وہ کام کرتا ہے جس سے وہ معاشرت کر سکے۔شادی سے منع کرتا ہے،عورت کا حمل نہیں ٹھہرنے دیتا،یااس کے دل میں خاوند کی نفرت بھر دیتا ہے۔اگر عورت جن انسان آدمی کو چمٹ جائے اس کے بارے میں ہم الگ سے بات کریں گے۔

4۔تکلیف دہ جن: یہ جنات اس لیے داخل ہوتے ہیں کہ انسان سے انجانے میں جنات کو تکلیف پہنچی ہوتی ہے۔ جیسے کسی جن پر گرم پانی گرادیا ہو، یا جنات کا ڈرایا ہو جیسے دروازے زور سے بند کیے ہوں تو جنات انتقام لینے کے لیے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

5۔زار: یہ جنات ناچ گانے کی محفلوں سے داخل ہیں، ان جنات کو نکالنا زیادہ مشکل ہوتا ہے کیوں کہ ان کا شیطان زیادہ قوی ہوتا ہے۔

6۔قرین کو چمٹنا: قرین کو جن چمٹ جاتا ہے جس کے وجہ سے انسان کو وسوسہ اور نیگٹو سوچ میں مبتلا کر کے تکلیف پہنچاتے ہیں۔

جنات انسانوں کے جسم میں کیوں داخل ہوتے ہیں؟

جنات وشیاطین کے انسانوں پر مسلط ہونے کی ایک اہم اور بڑی وجہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین۔(زخرف36)

اور جو شخص رحمن کے ذکر (قرآن) سے اعراض کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

یعنی قرآن اور اللہ کے ذکر سے دوری کی سزا اور نتیجے کے طور پر اس آدمی پر شیطان (جنوں یا انسانوں) میں سے ایسا مسلط ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے، اور اس سے برے کام بھی کرواتا ہے اور تکلیف بھی دیتا ہے۔ اور پھر آخرت میں اس آدمی کا حشر بھی اسی شیطان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

1) اللہ سے دوری، نمازوں کا چھوڑنا، گناہوں میں ڈوب جانے سے انسان کا قابو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

2) جادو: جادو گر اپنے خادموں کو انسان پر تسلط کے لیے بھیج دیتا ہے۔ جادو جیسا جیسا پرانا ہوتا جاتا ہے جادو گر کا خادم جس جسم میں رہ رہا ہوتا ہے اسے اس جسم سے انسیت ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات اسے اس انسان سے عشق ہو جاتا ہے اس طرح وہ عاشق جن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ خاص کر اگر عورت ہر جن ذکر ہو یا آدمی پر انثی جن ہو۔ اور جادو میں اکثر یہی ہوتا ہے،

3) انسان کو نظر یا حسد لگی ہو۔ اس سے جسم میں دائرہ بن جاتا ہے جس سے شیطان جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات نظر کی حفاظت کرتا ہے تا کہ نکل نہ سکے۔

4) انسان کا جنات کے ساتھ تعامل کرنا، یا جنات کو پکارنا، یا جنات کے بارے میں باتیں کرنا، یا جنات کی تمنی کرنے سے بھی جنات انسان پر تسلط حاصل کر لیتے ہیں۔

5) جادو گروں کی کتب پڑھنا، ان کی ویب سائٹس دیکھنا۔ یا شیطان کی عبادت کرنے والوں کی کتب پڑھنا اور ویب سائیٹس دیکھنا۔

6) جنسی فلموں اور ویب سائٹس کا مشاہدہ کرنا۔

7) گانے سننا، گانے سننے سے جن کو جسم میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

8) ایسی شادیاں جن میں اسلامی اصولوں کا دھیان نہ رکھا جاتا ہو، عورتیں بیپردہ ہوں، لڑکی اپنے اذکار پڑھے بغیر عورتوں کے سامنے ڈانس کرے، جنات جب مریض عورتوں پر حاضر ہوتے ہیں تو اس بات کا اقرار خود یہ کہتے ہوئے کرتے ہیں کہ مجھے خوبصورت لگی اس لیے میں اس میں داخل ہو گیا۔

9) جن کو انسان سے عشق ہو جائے، جیسے آدمی کو عورت دیکھ کر فتنہ ہوتا یا عورت آدمیکو دیکھ کر فتنے میں مبتلا ہوتی ہے ایسے ہی جنات ہیں اگر کسی جن کو کوئی عورت پسند آجائے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے یا جن عورت کو کوئی آدمی پسند آجائے تو وہ اس میں داخل ہو جاتی ہے یا اگر عورت برہنہ ہے، بسم اللہ پڑھ کر کپڑے نہیں اتارے، یا برہنہ سو جائے یا بیت الخلا میں بغیر دعا پڑھے جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (انسان اگر بیت الخلا جاتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیں تو جنات سے ان کی شرمگاہیں چھپی رہتی ہیں)

10)زنا، شراب پینا، چوری کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا) یعنی اس شخص سے ایمان الگ ہو جاتا ہے جب وہ زنا کرتا ہے یا چوری کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔تب شیطان کے لیے اسے پھانسنا آسان ہو جاتا ہے۔

11)کسی جگہ پر اللہ کا نام لیے بغیر پتھر پھینکنا، اگر جن پر گر جائے تو انتقاما داخل ہو جاتا ہے۔

12)بیت الخلا میں اللہ کا ذکر کیے بغیر گرم پانی گرا دیا جائے اگر جن پر گر گیا تو انتقامی داخل ہو جاتا ہے۔

13)اونچی جگہ سے بسم اللہ پڑھے بغیر چھلانگ لگانا۔ اگر انسان جن پر گر جائے تو جن انتقامی طور پر داخل ہو جاتا ہے۔

14)بیت الخلا کے علاوہ کہیں اور اللہ کا نام لیے بغیر پیشاب کرنا، اگر جن پر گر گیا تو جن انتقاما اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

15)بند دروازے کو زور سے کھولنا، اللہ کا نام لیے بغیر یا اجازت لیے بغیر۔ اس طرح اگر جن اندر سو رہا ہو گا تو اسے تکلیف ہو گی پھر انتقاما داخل ہو گا۔

16)شدید ڈر محسوس کرنا۔ جیسے کوئی کار ایکسیڈنٹ کا شکار ہو اور شدید خوف محسوس کرے تب بھی جنات داخل ہو جاتے ہیں۔

17)شدید دکھ، ایسے ہی شدید پریشانی۔

18)شدید خوشی۔

19)جنابت کی حالت میں سونا۔

20)بیت الخلا میں گانا گانا۔

21)بسم اللہ پڑھے بغیر کیڑے مار دوائی ڈالنا، اس سے بھی شیطان تنگ ہوتے ہیں اور انتقاما جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

22)ہر وقت کی بناو سنگھار، لڑکیوں کا کثرت سے شیشے کے آگے کھڑے ہونا۔ایک عاشق جن خود اقرار کرتا ہے کہ (جب یہ ٹین ایج میں تھی میں اس وقت اس میں داخل ہوا تھا کیوں کہ یہ اکثر شیشے کے آگے کھڑے ہو کر بناو سنگھار کرتی تھی۔

جن یا شیطان مسلط ہونے کی چند علامات

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ ان علامات کا مطلب یہ نہیں کہ ضرور جن ہی ہے، کیونکہ جسمانی بیماریاں جنات کے بغیر بھی ہو سکتی ہیں۔البتہ روحانی بیماریاں اور گناہ والے کام اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ واقعی جن شیطان حاوی آچکا ہے۔چند علامات ملاحظہ کریں:

مستقل سر درد کا ہونا، سر کے کسی خاص حصے میں درد محسوس ہوتا ہو یا مختلف جگہوں پر درد، آسیب کی علامت ہے۔اس درد میں دوا سے بھی آرام محسوس نہیں ہوتا۔ مرگی کے دورے پڑنا۔ جسم کے کسی حصے کا ناکارہ ہو جانا، یا کسی حصے میں شدید درد کا رہنا، جس کا ڈاکٹرز بھی علاج کرنے سے عاجز ہوں (جیسے بہرہ، اندھا، فالج زدہ)۔ پاوں میں چیونٹیوں کا چلنا محسوس ہو جیسے چیونٹی چل رہی ہے۔دماغ کا منتشر رہنا، سستی اکتاہٹ اور یاداشت کی کمزوری، مسلسل وسوسوں میں مبتلا رہنا، ہر چیز میں شک کرنا، کسی چیز میں دھیان نہ لگا سکنا۔ گندگی پسند کرنا، لمبے ناخن رکھنا، باتھ روم، کوڑے کی جگہ میں بہت دیر تک رہنا۔قرآن اور اذان سننے سے کراہت محسوس کرنا، گانے سننا پسند کرنا۔

کیا جادو واقعی اثر رکھتا ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ سحر یعنی جادو ایک حقیقت ہے، اور اس کے اثرات انسانی زندگی پر ہوتے ہیں۔ بلکہ سحر سے انبیاء کا متاثر ہونا بھی قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے:

قال بل ألقوا فاذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم
انها تسعی66۔فاوجس فی نفسه خيفة موسی67۔ قلنا لا
تخف انک انت الاعلیٰ68۔(سورہ طه)

ترجمانی: موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے فرعون نے جادوگروں کو بلایا ایک میدان میں مقابلہ ہوا، جادوگروں نے اپنی رسیاں پھینکیں اور موسیٰ علیہ السلام پر اس جادو کا اثر ہوا جس کی وجہ سے وقتی طور پر موسیٰ علیہ السلام تھوڑے سے گھبرائے تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اے موسیٰ مت خوف کھاو بیشک آپ ہی غالب ہوں گے۔

اس واقعے سے معلوم ہوا سحر کا اثر طبعی اشیاء کے اثرات کی طرح ہوتا ہے جس سے ہر انسان متاثر ہو سکتا ہے حتیٰ کہ اللہ کا نبی بھی متاثر ہوتا ہے۔ اسی طرح احادیث کی روایات سے ہمیں پتا چلتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو کے اثرات ہوئے تھے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"بنو زریق کے لبید بن الاعصم نامی ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، آپکو خیال ہوتا تھا کہ آپ کسی کام کو کر رہے ہیں، حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے بار بار دعا کی، پھر فرمایا، اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی

ہے، جو میں اس سے پوچھ رہا تھا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا، اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے، اس نے کہا، کس نے کیا ہے؟، اس نے کہا، لبید بن اعصم نے، اس نے کہا، کس چیز میں؟، کہا، کنگھی، بالوں اور نَر کھجور کے شگوفے میں، اس نے کہا، وہ کہاں ہے، کہا، بئر ذروان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ وہاں گئے، پھر واپس آئے اور فرمایا، اے عائشہ! اس کنویں کا پانی گویا کہ مہندی ملا ہوا تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا، کیا آپ نے اسے نکالا ہے، فرمایا، نہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے عافیت وشفا دے دی ہے، میں اس بات سے ڈر گیا کہ اس کا شر لوگوں میں اٹھاؤں۔"

(صحیح بخاری: ۲/۸۵۸، ح:۵۷۶۶، صحیح مسلم: ۲/۲۲۱، ح:۲۱۸۹) یہ متفق علیہ حدیث دلیل قاطع اور برہانِ عظیم ہے کہ رسول اللہ ؟ پر جادو ہوا تھا، واضح رہے کہ جادو ایک مرض ہے، دیگر امراض کی طرح یہ بھی انبیاء کو لاحق ہو سکتا تھا، قرآن وحدیث میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر جادو نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث بالاجماع "صحیح" ہے، ہاں وہ معتزلہ فرقہ اس کا انکاری ہے، جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے، وہ نہ صرف اس حدیث کا منکر ہے، بلکہ اور بھی بہت ساری احادیث صحیحہ کا منکر ہے۔

☆ مولانا مودودی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سارا قصہ اس جادو کا۔ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کے منصب نبوت میں قادح ہو۔ ذاتی حیثیت سے اگر آپ کو زخمی کیا جا سکتا تھا جیسا کہ جنگ احد میں ہوا۔ اگر گھوڑے سے گر کر چوٹ کھا سکتے تھے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ اگر آپ ﷺ کو بچھو کاٹ سکتا تھا، جیسا کہ کچھ اور احادیث میں وارد ہوا ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی امن وتحفظ (عصمت) کے منافی نہیں ہے جس کا نبی ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا تو آپ ﷺ پر اپنی ذات حیثیت میں جادو کے اثر سے بیمار بھی ہو سکتے تھے۔ نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو قرآن مجید بھی ثابت ہے۔ سورہ اعراف میں فرعون کے جادوگروں کے

متعلق بیان ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جب وہ آئے تو انہوں نے ہزارہا آدمیوں کے اس پورے مجمع کی نگاہوں پر جادو کر دیا جو وہاں دونوں کا مقابلہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ

اور سورۃ طٰہ میں بھی ہے کہ جو لاٹھیاں اور رسیاں انہوں نے پھینکیں تھیں، ان کے متعلق بیان ہوا کہ عام لوگوں نے ہی نہیں بلکہ حضرت موسیٰ نے بھی یہی سمجھا کہ وہ ان کی طرف سانپوں کی طرح دوڑی چلی آرہی ہیں۔ اور اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ وہ گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی خوف نہ کرو تم ہی غالب رہو گے ذرا اپنا عصا پھینکو۔ رہا یہ اعتراض کہ یہ تو کفار مکہ کے اس الزام کی تصدیق ہو گئی کہ نبی ﷺ کو سحر زدہ آدمی کہتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کفار آپ کو سحر زدہ آدمی اس معنی میں نہیں کہتے تھے کہ آپ کسی جادوگر کے اثر سے بیمار ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس معنی میں کہتے تھے کہ کس جادوگر نے معاذاللہ آپ کو پاگل کر دیا ہے۔ اور اسی پاگل پن میں آپ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے ہیں اور جنت و دوزخ کے افسانے سنا رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ اعتراض ایسے معاملہ پر سرے سے چسپاں ہی نہیں ہوتا جس کے متعلق تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ جادو کا اثر صرف ذاتِ محمد ﷺ پر تھا، نبوت محمد ﷺ اس سے بالکل غیر متاثر رہی۔ تفہیم القرآن۔

☆ بریلوی مسلک کے مفسر قرآن پیر کرم شاہ الازہری صاحب رحمہ اللہ معترضین کے جواب میں فرماتے ہیں۔ ان کے اعتراضات اور شکوک کے بارے میں اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک حیثیت نبوت اور دوسری حیثیت بشریت۔ عوارض بشری کا ورود ذات اقدس پر ہوتا رہتا تھا۔ بخار، درد، چوٹ کا لگنا، دندانِ مبارک کا شہید ہونا، طائف میں پنڈلیوں کا لہولہان ہوتا اور احد میں جبین سعادت کا زخمی ہونا۔ یہ سب واقعات تاریخ کے صفحات کی زینت ہیں۔ یہ لوگ (معترضین) بھی ان سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتے اور ان عوارض سے حضور کی شانِ رسالت کا کوئی پہلو اس سے متاثر نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا کہ اس جادو سے حضور کوئی آیت بھول جاتے یا الفاظ میں تقدیم و تاخیر کر دیتے یا قرآن میں اپنی طرف سے کوئی جملہ بڑھا دیتے یا ارکان نماز میں رد و بدل ہو جاتا تو اسلام کے بدخواہ اتنا شور و غل مچاتے کے الامان والحفیظ۔ بطلان رسالت کے لیے یہی مہلک ہتھیار کافی تھا۔ انہیں دعوت اسلامی کو

ناکام کرنے کے لیے مزید کسی ہتھیار کی ضرورت نہ رہتی۔ لیکن اس قسم کا کوئی واقعہ کسی حدیث اور تاریخ کی کتاب میں موجود نہیں۔ دشمنانِ اسلام نے آج تک جتنی کتابیں پیغمبر اسلام ﷺ کے بارہ میں لکھی ہیں ان میں بھی اس قسم کا کوئی واقعہ درج نہیں۔ (ضیاء القرآن، ۵ ص ۷۲۵)

☆ شیخ الاسلام ابن قیم جواب دیتے ہیں:

قد انکر هذا طائفة من الناس وقالوا لا یجوز هذا علیه وظنوه تقاصا وعیبا ولیس الامر کما زعموا بل هو من جنس ما کان یعتریه من الاسقام والاوجاع وهو مرض من الامراض واصابته به کاصابته بالسم ولا فرق بینهما وقال القاضی عیاض والسحر مرض من الامراض وعارض من العلل یجوز علیه کانواع الامراض مما لا ینکرولا یقدح فی نبوته واما کونه یخیل الیه انه فعل الشیء ولم یفعله فلیس هذا ما یدخل علیه داخلة فی شیء من صدقه لقیام الدلیل والاجماع علی عصمته من هذا وانما هذا فی ما یجوز طروه علیه فی امر دنیاه التی لم یبعث لسببها ولا فضل من اجلها وهو فیها عرضة للافات کسائر فغیر بعید ان یخیل الله من امورها ما لا حقیقة له ثم ینجلی عنه کما کان۔ (زاد المعاد، ج۴ ص۱۲۴۔ وروح المعانی، ج۱۵، ص۲۲۶و۲۲۷)

کچھ لوگ (معتزلہ اور منکرین حدیث منصب نبوت کے حق میں نقص اور عیب سمجھتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے نبی ﷺ پر جادو چل جانے کا انکار کیا ہے۔ مگر ان کا یہ زعم صحیح نہیں کیوں کہ جادو ایک مرض ہے۔ جس طرح آپ کو بحثیت بشر دوسری امراض اور عوارض لاحق ہوتے رہے اسی طرح آپ جادو کی مرض کی لپیٹ میں آگئے تھے۔ یعنی جس طرح آپ پر زہر اثر کر گیا تھا اسی طرح آپ جادو کی زد میں آگئے اور جس طرح بخار اور دوسرے امراض بقول

قاضی عیاض منصب نبوت کے منافی نہیں، اسی طرح جادو بھی قادح نہیں۔ رہا آپ کا کسی کام کے لیے یہ فرمانا کہ میں یہ کام کر چکا ہوں مگر نہیں کیا ہوتا تھا تو یہ خیال منصب نبوت میں کسی خلل کا باعث ہرگز نہیں۔ کیونکہ میں آپ کی نبوت اور صداقت نہ صرف ناقابل تردید بکثرت دلائل قائم ہیں بلکہ اس پہلو سے آپ کی عصمت پر اجماع ہو چکا ہے۔ اور یہ چیز ان امور میں سے ہے جو دنیوی امور میں آپ پر واقع ہو سکتے ہیں، کیونکہ آپ ان کی وجہ سے مبعوث نہیں ہوئے اور نہ آپ کا فضل و کمال ان اسباب کا مرہون منت ہے۔ چوں کہ آپ بحثیت بشر دوسرے انسانوں کی طرح آفات کی زد میں ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی بعید از عقل بات نہیں کہ آپ کو کوئی ایسا خیال آجائے جس کی کوئی حقیقت نہ ہو بعد ازاں وہ خیال ختم بھی ہو جائے۔

☆سید احمد محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ جادو کا اثر حقیقی طور پر دنیا میں ہوتا ہے۔ فرقہ معتزلہ اس کا مخالف ہے کیونکہ اس اثر کو خیالی بتاتے ہیں، مگر اہل سنت نے اپنے مذہب کو بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت کیا ہے۔ (تفسیر احسن التفاسیر، ج ۷، ص ۳۴۳)

☆مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر اور علاج کو معوذتین کا شان نزول قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "حضرت جبرائیلؑ امین سورتیں پڑھنے لگے، ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھل گئی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل شفا ہو گئی۔

☆صاحب کشف الاسراء نے دو آراء نقل کی ہیں۔ اُن کے نزدیک اگرچہ کچھ لوگوں نے سحر کو تسلیم نہیں کیا لیکن جمہور علماء و مفسرین کا مسلک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے اثر کی نوعیت: علامہ آلوسیؒ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تاثیر سحر کو تسلیم کرتے ہیں۔

قاضی عیاضؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں: "

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جادو کا اثر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک اور اعضاء پر ہوا عقل، قلب، اور اعتقاد پر نہیں ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محسوسات

میں جو تبدیلی ہوئی وہ محض نگاہوں تک محدود تھی۔اس سے مراد عقل میں خلل واقع ہونا ہرگز نہیں ہے۔اور اس سے منصب رسالت پر اشتباہ یا گمراہ لوگوں کی طرف سے طعن کا پہلو نہیں نکلتا۔"

☆عبدالماجد دریاآبادیؒ لکھتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر سے (جو مادیات ہی کی ایک قسم ہے) متاثر ہو جانا بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے ذات الجنب سے ملیریا سے درد اعصاب سے متاثر ہو جانا اور اس میں منفی نوبت ہونے کا کوئی ادنی پہلو بھی نہیں۔"

☆مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "سحر کا اثر بھی اسباب طبیعہ کا اثر ہوتا ہے جیسے آگ سے جلنا یا گرم ہونا، پانی سے سرد ہونا، بعض اسباب طبیعہ سے بخار آجانا، یا مختلف قسم کے درد و امراض کا پیدا ہو جانا ایک امر طبعی ہے۔

کیا جنات لگنے کی باتیں جھوٹ ہیں؟

ماڈرن اور سیکولر طبقہ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ جن انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں یا کسی قسم کا نقصان پہنچاتے ہیں۔بلکہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو جنات کے وجود کا ہی منکر ہے،اس حوالے بحیثیت مسلمان ہمیں قرآن و سنت سے جو رہنمائی ملتی ہے وہ معلوم ہونی چاہیے۔

انسان کو جن لگنے کی قرآنی دلیل:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورۃ البقرۃ: 275)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

اس آیت میں صریح دلیل ہے کہ شیطان انسان کے بدن میں داخل ہو کر اسے خبط الحواس بنادیتا ہے۔آیئے چند مشاہر علماء و مفسرین کی طرف رجوع کرتے ہیں جن سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ جن انسان کے بدن میں واقعتاداخل ہو جاتا ہے۔

(1)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود خور کو روز قیامت اس مجنوں کی طرح اٹھایا جائے گا جس کا گلا گھونٹا جارہا ہو۔(ابن ابی حاتم)

عوف بن مالک، سعید بن جبیر، سدی، ربیع بن انس، قتادہ اور مقاتل بن حیان سے اسی طرح مروی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر قرطبیؒ)

(2)امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: اس آیت میں ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو جنات کے لگنے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس فعل کا تعلق طبیعت سے ہے، نیز شیطان انسان کے اندر نہ تو داخل ہو سکتا ہے، نہ لگ سکتا ہے۔ (تفسیر قرطبیؒ 255/3)

(3)حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: آیت کریمہ (الذین یاکلون الربا،،،،)کا مطلب یہ ہے کہ سود خور اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح وہ مریض کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان لگا ہو اور اسے خبطی بنا دیا ہو، یعنی وہ عجیب وغریب حالت میں کھڑا ہوتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر 326/1)

(4)امام طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ سود کھانے والے اس طرح حواس باختہ ہو کر اٹھیں گے جس طرح دنیا میں وہ شخص تھا جسے شیطان نے آسیب میں مبتلا کر کے مجنوں بنا دیا ہو۔

(5)امام آلوسی فرماتے ہیں: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح دنیا میں جن زدہ شخص کھڑا ہوتا ہے۔

لفظ "تخبط" تفعل کے وزن پر فعل (یعنی خبط) کے معنی میں ہے۔اور اس کی اصل مختلف انداز کی مسلسل ضرب ہے۔اور ارشاد الٰہی (من المس) کا مطلب جنون اور پاگل پن ہے۔ کہا جاتا ہے "مس الرجل فھو ممسوس" یعنی وہ پاگل ہو گیا، اور مس کا اصل معنی ہاتھ سے چھونا ہے۔(تفسیر قرطبیؒ)

(6)امام شوکانی ؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے: یہ آیت ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جنہوں نے جن چڑھنے کا انکار کیا اور گمان کیا کہ اس فعل کا تعلق طبیعت سے ہے۔

(7)ابوالحسن اشعری نے اپنی کتاب "مقالات اہل السنہ والجماعہ "میں ذکر کیا ہے: وہ کہتے ہیں کہ جن مصروع (آسیب زدہ) کے بدن میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورۃ البقرۃ: 275)

ترجمہ: سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔(مجموع الفتاوی 12/19)

(8)امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں: اللہ کا قول "کالذی یتخبطہ الشیطان من المس "میں مصروع میں شیطان کی تاثیر کا ذکر ہے اور یہ چھونے سے ہوتا ہے۔

(9) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی اہل سنت وجماعت کے اتفاق سے ثابت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (سورۃ البقرۃ: 275)

ترجمہ: سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے۔

اور نبی ﷺ کی حدیث سے صحیح ثابت ہے۔"شیطان اولاد آدم کے رگ وپے میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ (مجموع الفتاوی 276/24)

اسی لئے شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی ایسا نہیں جو مرگی والے انسان میں داخل ہونے کا انکار کرتا ہو۔اور جس نے اس کا انکار کیا اور یہ دعوی کیا کہ شریعت بھی اس کو جھٹلاتی ہے، اس نے شرع پر جھوٹ بولا، اور شرعی دلائل میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کی نفی کرتی ہو۔(مجموع الفتاوی 277/24)

جن لگنے کے دلائل احادیث سے:

(1) ان الشیطان یجری من ابن آدم مجرم الدم (صحیح بخاری ح 2175)

ترجمہ: شیطان ابن آدم میں اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا ہے اور خون بدن کے اندر رہتا ہے اسی لئے ابن حجر ہیثمیؒ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو شیطان کے انسانی بدن میں دخول کا انکار کرتے ہیں۔

امام نوویؒ شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ قاضی وغیرہ نے کہا یہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔ اللہ تعالی نے شیطان کو قوت وطاقت دی ہے جس سے انسان کے اندر خون کے راستے سے داخل ہو سکتا ہے۔

(2) ابن ماجہ کی ایک روایت ہے، ترجمہ: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا ابن ابی العاص ہو''؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: ''تم یہاں کیوں آئے ہو''؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آو، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاوں کی انگلیوں پر دوزانو بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منہ کا لعاب میرے منہ میں ڈالا، اور (شیطان کو مخاطب کر کے) فرمایا: «اخرج عدو اللہ» ''اللہ کے دشمن! نکل جا'' یہ عمل آپ نے تین بار کیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اپنے کام پر جاو'' عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب پھٹکا ہو۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ صحابی رسول کے بدن میں شیطان داخل ہو گیا تھا، اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اس شیطان کو اندر سے نکلنے

کا حکم دیا۔ اگر شیطان اندر نہیں ہوتا تو نکلنے کا حکم دینا لغو اور عبث ٹھہرتا۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے کبھی کوئی لغو بات نہیں کی۔

علامہ البانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے کہ کبھی شیطان انسان کی شکل اختیار کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے، گرچہ مومن اور صالح آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ (دیکھیں: سلسلہ الاحادیث الصحیحہ 2918)

(3) عن یعلی بن مرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: أنه أتته إمرأة بإبن لها قد أصابه لمم ای طرف من الجنون, فقال النبی صلی الله علیه وسلم: "أخرج عدو الله أنا رسول الله". قال فبر أفاهدت له كبشين و شيئا من إقط و سمن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يايعلى خذ الإقط والسمن و خذ أحد الكبشين ورد عليها الآخر (سلسلة الأحاديث الصحيحة 874/1)

ترجمہ: یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی جسے جنون ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ، میں اللہ کا رسول ہوں"۔ وہ کہتے ہیں کہ بچہ ٹھیک ہو گیا تو اس عورت نے آپ کو دو مینڈھا، کچھ دودھ اور گھی ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یعلی دودھ، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور ایک مینڈھا اسے واپس کر دو۔

یہ حدیث بہت سارے طرق سے مروی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے شیطان کو مخاطب کیا جو بچہ میں داخل ہو کر اس کی عقل میں فتور پیدا کر دیا تھا جب شیطان کو نبی ﷺ نے رسول ہونے کا واسطہ دے کر بچے کے اندر سے نکلنے کا حکم دیا تو بچہ درست ہو گیا۔

(4) عن عم خارجة بن الصلت التميمی رضی الله عنه: (أنه أتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فأسلم، ثم أقبل راجعا من

عنده، فمر على قوم عندهم رجل مجنون موثق بالحديد، فقال أهله: إنا حدثنا أن صاحبكم هذا، قد جاء بخير، فهل عندك شيء تداويه؟ فرقيته بفاتحة الكتاب، فبرأ، فأعطوني مائة شاة، فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته، فقال: (هل إلا هذا) وقال مسدد في موضع آخر: (هل قلت غير هذا)؟ قلت: لا! قال: (خذها، فلعمري لمن أكل برقية باطل، لقد أكلت برقية حق)(السلسلة الصحيحة – 2027)

ترجمہ: خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے: وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس سے واپس لوٹ گئے۔ان کا گذر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کے پاس ایک آدمی جنوں کی وجہ سے لوہے سے بندھا تھا۔ان لوگوں نے کہا کہ بتلایا گیا ہے کہ تمہارے ساتھی (نبی ﷺ) نے بھلائی لایا ہے۔ تو کیا آپ کے پاس کچھ ہے جس کے ذریعہ آپ اس کا علاج کر سکیں؟ تو میں نے اس پر سورہ فاتحہ کے ذریعہ دم کر دیا۔ پس ٹھیک ہو گیا تو انہوں نے مجھے ایک سو بکریاں دی۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ پس آپ نے کہا: کیا یہی تھا۔ مسدد نے کہا دوسری جگہ ہے: کیا اس کے علاوہ بھی پڑھا تھا؟ تو میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ میری عمر کی قسم! جس نے باطل دم کے ذریعہ کھایا (اس کا بوجھ اور گناہ اس پر ہے)، تو نے تو صحیح دم کے ذریعہ کھایا (تم پر کوئی گناہ نہیں)۔

یہاں ایک آدمی کا ذکر ہے جسے جنون ہو گیا تھا جو آسیب (جن سوار ہونے) کی وجہ سے تھا۔ جب اس پر فاتحہ کے ذریعہ دم کیا گیا تو درست ہو گیا۔

(5) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔(صحيح سنن أبي

داود، 5/ 275و صححه الألبانی فی صحیح النسائی، 1123/3)،

ترجمہ: اے اللہ میں گرنے، ڈوبنے، جلنے، بڑھاپیسے تیری پناہ مانگتاہوں۔اور تیری پناہ مانگتاہوں کہ مجھے شیطان موت کیوقت خبطی نہ بنادے،اور تیری پناہ طلب کرتاہوں کہ راہ جہاد سے پیٹھ پھیرتے ہوئے مارا جاؤں،اور میں تیری پناہ چاہتاہوں اس بات سے کہ ڈنسنے سے مارا جاؤں۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ "وَأَعُوذُبِکَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ" یعنی شیطان مجھے پچھاڑدے اور میرے ساتھ کھیلے۔ (النہایۃ فی غریب الحدیث 8/2)

مناوی نے اپنی کتاب فیض(ج2ص148) میں عبارت کی شرح میں کہاہے(اور میں تجھ سے پناہ مانگتاہوں کہ شیطان مجھے موت کے وقت خبطی کردے) کہ وہ مجھ سے چمٹ جائے اور میرے ساتھ کھیلنا شروع کردے اور میرے دین یا عقل میں فساد بپا کردے۔(موت کے وقت)یعنی نزع کے وقت جس وقت پاؤں ڈگمگا جاتے اور عقلیں کام کرنا چھوڑدیتی اور حواس جواب دے جاتے ہیں۔اور بعض اوقات شیطان انسان پر دنیا کو چھوڑتے وقت غلبہ پالیتاہے تواسے گمراہ کردیتا یا پھر اسے توبہ سے روک دیتاہے۔۔۔)الخ

(6) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ "(صحیح ابو داؤد)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی للہ علیہ وسلم کہتے تھے: "اے اللہ! جنون(پاگل پن)، جذام، برص اور برے امراض سے تیری پناہ مانگتاہوں"۔

☆امام قرطبیؒ کہتے ہیں: کہ مس ہی جنون ہے۔(الجامع لاحکام القرآن 230/3)

(7) عن أبی سعید رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:(إذا تثائب أحدکم فلیضع یده علی فیه، فإن

الشیطان یدخل مع التثاؤب) (صحیح أبو داوود 1375 و صحیح الجامع 426)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو کیونکہ شیطان جمائی کے ساتھ اندر داخل ہو جاتا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کے تحت لکھا ہے کہ یہاں دخول حقیقی معنی پر محمول ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ دخول سے تمکن مراد ہو۔ (فتح الباری 628/10)

(8) عن عطاء بن رباح قال: قال لی ابن عباس رضی الله عنه -: (ألا أریک امرأة من أهل الجنة؟ قلت: بلی، قال هذه المرأة السوداء أتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت: إنی أصرع وإنی أتکشف فادع الله لی، قال: إن شئت صبرت ولک الجنة، وإن شئت دعوت الله أن یعافیک؟ فقالت: أصبر، فقالت: إنی أتکشف فادع الله لی أن لا أتکشف، فدعا لها) (صحیح البخاری ح 5652)

ترجمہ: عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو جنت کی ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا، یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہی: میں پچھاڑ دی جاتی ہوں اور میں ننگی ہو جاتی ہوں پس آپ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کرو گی تو تمہارے لئے جنت ہے، اور اگر تم چاہوں میں اللہ سے دعا کر دوں تاکہ ٹھیک ہو جاؤ؟ تو اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، کہی: میں ننگی ہو جاتی ہوں میرے لئے اللہ سے دعا کیجیے تاکہ ننگی نہ ہو سکوں، تو نبی ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔

☆اس حدیث میں صراع کا لفظ ہے جو آسیب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بعض روایات میں ذکر ہے عورت کہتی ہے میں خبیث سے ڈرتی ہوں اور خبیث کی صراحت شیطان ملتی ہے۔(فتح الباری 115/10)☆ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں اور ابن الاثیرؒ نے اسد الغابہ میں ام زفر کی سوانح میں لکھا ہے کہ یہ وہی عورت ہے جسے جن نے چھوا تھا۔ ☆ابن القیمؒ نے لکھا ہے یہ کالی عورت خبیث روح کی جانب سے پچھاڑی گئی تھی۔اس حدیث میں عورت کے اندر جن کے دخول کا واضح ثبوت موجود ہے۔

جن لگنے کی عقلی دلیل:

(1) شیخ محمد حامد کہتے ہیں: جب جنات لطیف اجسام ہیں تو انسان کے جسم میں ان کا جاری وساری ہونا عقلا وشرعا محال نہیں، کیونکہ باریک چیز موٹی چیز کے اندر سرایت کر جاتی ہے مثلا ہوا ہمارے جسم میں داخل ہو جاتی ہے، آگ انگارے میں گھس جاتی ہے اور بجلی تار کے اندر چلی جاتی ہے۔(بحوالہ جادو اور آسیب کا کامیاب علاج ص50)

(2)ایک جگہ غازی عزیر صاحب لکھتے ہیں: چونکہ یہ مخلوق جسم لطیف کی مالک ہیں لہذا ہم مادی طور پر نہ انہیں دیکھ پاتے ہیں اور نہ ہی محسوس کر پاتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جنات اور شیاطین انسانوں کے بدن میں داخل ہو کر بالکل جذب ہو جاتے ہیں۔اس بات کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ جس طرح جلتے ہوئے کوئلہ میں آگ، یا گیلی ریت، یا کپڑے میں، یا بجلی کے تاروں، یا مقناطیس میں برقی، اور مقناطیسی لہریں، یا دودھ میں پانی، یا پانی میں نمک اور شکر، یا ہوا میں خوشبو اور بدبو وغیرہ مکمل طور پر جذب ہو جاتی ہے اسی طرح جن اور شیاطین بھی انسان کے جسم میں داخل ہو کر جذب ہو جاتے ہیں۔(جادو کی حقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں از غازی عزیر ص 165)

جن لگنے سے متعلق چند علماء کے بیانات وفتاوے

(1)عبداللہ بن امام احمد بن حنبلؒ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے اپنے والد سے کہا، بہت سے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ کوئی جن کسی مصروع (جس پر جن سوار ہو) کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اصلا یہ شیطان ہی ہے جو ان کی زبان سے (یہ جھوٹ) بولتا ہے۔(مجموع الفتاوی 277/24، رسالۃ الجن/8)

(2) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا: انسان کے جسم میں جنات کا داخل ہونا باتفاق اہل سنت ثابت ہے اور یہ بات غور وفکر کرنے والے کے مشاہدے میں ہے۔ جن مریض کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور ایسی بات بولتا ہے جسے مریض نہیں جانتا بلکہ اسے اس کے بولنے کا پتہ نہیں ہوتا۔ (مختصر الفتاوی 584)

(3) حسن بصریؒ کا قول ہے: کہ اللہ تعالی جس پر چاہے انہیں مسلط کر دیتا ہے اور جس پر نہ چاہے اس پر مسلط نہیں کرتا اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی پر طاقت نہیں رکھتے۔

(4) ابن القیم رحمہ کہتے ہیں: جاہل، گھٹیا اور نچلے درجے کے اطباء اور زندیقیت پر یقین رکھنے والے، روحوں کے جنوں کا انکار کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ روحیں مجنوں کے جسم پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور ان کا یہ انکار جہالت کی وجہ سے ہے کیونکہ فن طب میں بھی اسکی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے اور پھر حس اور وجود اس کے شاہد عدل ہیں۔ (زاد المعاد 67/4)

(5) ابو الحسن اشعریؒ کہتے ہیں کہ اہل السنہ والجماعہ کا کہنا ہے کہ جن مصروع (آسیب زدہ) کے بدن میں داخل ہوتا ہے۔

(6) علامہ محمود آلوسیؒ لکھتے ہیں: بعض اجسام میں ایک بدبو داخل ہوتی ہے۔ اور اس کے مناسب ایک خبیث روح اس پر قابو پالیتی ہے اور انسان پر مکمل جنون طاری ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ بخارات انسان کے حواس پر غالب ہو کر حواس معطل کر دیتے ہیں اور وہ خبیث روح انسان روح کے جسم پر تصرف کرتی ہے اواس کے اعضائے کلام کرتی ہے۔ چیزوں کو پکڑتی ہے اور دوڑتی ہے حالانکہ اس شخص کو بالکل پتہ نہیں چلتا اور یہ بات عام مشاہدات سے ہے جس کا انکار کوئی ضدی شخص ہی کر سکتا ہے۔ (روح المعانی، ج ۳، ص 28)

(7) شیخ البانیؒ لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم جن کا انسان پر تسلط قائم کرنے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ سنت سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے بعض ایسے لوگوں کا علاج کیا جن کو جن نے چھوا تھا۔ (شریط: 518)

(8) دائمی کمیٹی کے فتوی سے (انسانی جسم میں کسی جن کے داخل ہونے کے مسئلہ کے بارے میں بیان نمبر: 21518) "جن کے انسان میں داخل ہونے کے جواز پر شرعی دلائل اور علماء اہل سنت کے اجماع کا ہم نے جو ذکر کیا

ہے اس سے قارئین پر اس کے انکار کرنے والوں کے اقوال کا غلط و باطل ہونا واضح ہو جاتا ہے"۔(علمی تحقیقات اور فتاوی جات کی دائمی کمیٹی)

(9) شیخ محمد بن صالح المنجد نے محمد حمود النجدی کے حوالے سے لکھا ہے: جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا یقینی طور پر کتاب وسنت اور باتفاق اہل وسنت والجماعت اور حسی اور مشاہداتی طور پر ثابت ہے اور اس معاملہ میں سوائے معتزلہ کے جنہوں نے اپنے عقلی دلائل کو کتاب وسنت پر مقدم کیا ہے کسی اور نے اختلاف نہیں کیا۔(الا سلام سوال وجواب فتوی نمبر 1819)

(10) شیخ ابو بکر الجزائری مدرس حرم نبوی نے ایک واقعہ ذکر کیا ہے۔ مختصرا عرض ہے کہ ان کی بڑی بہن سعدیہ ایک دن چھت سے زمین پر گر پڑی، جس جگہ گری تھی وہاں کوئی جن تھا۔اس سبب وہ جن اس پر سوار ہو کر طرح طرح سے اسے ستانے لگا۔متعدد بار ان کی زبان سے صراحت کے ساتھ اس جن نے یہ بات کہلوائی کہ میں ایسا اس لئے کرتا ہوں کہ فلاں دن، فلاں جگہ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔اذیت کا سلسلہ تقریبا دس سال تک چلتا رہا یہاں تک کہ اسی نتیجے میں ایک دن موت واقع ہو گئی۔(جادو کی حقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں از غازی عزیر) انا اللہ وانا الیہ راجعون

(11) شیخ ابن عثیمینؒ کا قول ہے: اور ایسے ہی بعض اوقات جن انسان کے بدن میں داخل ہو جاتا ہے یا تو عشق کی بنا پر یا پھر تکلیف دینے کے لئے یا کسی اور سبب کی بنا پر۔(مجموع فتاوی از ابن عثیمین 288/1)

(11) احمد رضاؒ بریلوی فتاوی افریقہ میں لکھتے ہیں کہ حاضرات (شریر جنات مختلف روپ میں آکر مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو انسانی جسم میں ظاہر ہو کر کسی بزرگ کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور پھر لوگوں کے سوالات کے الٹے سیدھے جوابات دیتے ہیں، بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں وغیرہ۔اسی کو فی زمانہ حاضری کا نام دیا جاتا ہے) کر کے موکلاں جن سے پوچھتے ہیں فلاں مقدمہ میں کیا ہو گا؟ فلاں کام کا انجام کیا ہو گا؟ یہ حرام ہے۔(تواب جن غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان (جنات) کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر۔(فتاویٰ افریقہ، ص 177)

مذکورہ کلام کی روشنی میں جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا واضح ہو جاتا ہے، ان سارے ناقابل تردید دلائل وحقائق کے بعد انکار کی جرات کرنا نری جہالت اور حماقت ہے، دراصل کتاب وسنت سے ثابت شدہ ایک واضح دینی امر کا کھلا انکار کرنا ہے۔ اور جو حق واضح ہو جانے کے باوجود عناد و تکبر میں پڑا رہے تو ایسے لوگوں کے لئے میری زبان حال وقال سے یہ دعا نکلتی ہے۔

اللھم اہد قومی فإنھم لا یعلمون

انسانی ذہن پر جادو کرنے کی جدید شکل

جس طرح دنیا میں باقی چیزوں نے ترقی کی ہے ایسے ہی کسی دوسرے انسان پر اثر انداز ہونے یا اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے طریقوں نے بھی ترقی کی ہے۔ پہلے لوگ جانوروں پر سفر کرتے تھے اب گاڑیوں اور جہازوں پر سفر کرتے ہیں۔ یہ ارتقاء ہے اور ارتقاء کا عمل ہر چیز میں جاری رہتا ہے۔ عالمی دجالی خفیہ تنظیموں نے انسانی ذہن کو کنٹرول کرنے کے لیے نت نئے طریقے ایجاد کر لیے ہیں اور ان طریقوں سے گویا کہ وہ لوگوں کے ذہن پر جادو کر کے اپنی مرضی کے مطابق بنا لیتے ہیں۔ انہیں طریقوں میں سے دو طریقے کافی مشہور ہیں: ایک "بیک ٹریکنگ۔ اور دوسرا "شارٹ ویژن۔

بیک ٹریکنگ

بیک ٹریکنگ موسیقی کی دھنوں کے ذریعے انسانی ذہن پر اثر انداز ہونے اور اسے مرضی کے مطابق ڈھالنے کا ایک طریقہ ہے۔ خاص طور پر پاپ میوزک کی دھنیں جو ٹیکنالوجی کی مدد سے کمپیوٹر پر بیٹھ کر تیار کی جاتی ہیں، ان دھنوں کے اندر کچھ منفی پیغامات ڈال دیے جاتے ہیں، جب کوئی بار بار یہ موسیقی سنتا ہے تو یہ منفی پیغام اس کے دماغ میں پیوست ہو کر اس کی روح تک پہنچ جاتا ہے اور ایک دن وہ انسان وہی کام کر گزرتا ہے جو موسیقی کی دھن کے ذریعے اس کے دماغ میں غیر شعوری طور پر داخل کیا گیا تھا۔

جیسے ہم کسی عمارت میں جاتے ہیں وہاں اسکینر لگے ہوتے ہیں، سیکورٹی گارڈ کھڑے ہوتے ہیں وہ ہمیں چیک کرتے ہیں، ہماری آئی ڈنٹٹی دیکھتے ہیں، اور پھر فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا یہ آدمی اس عمارت سے متعلقہ ہے یا نہیں۔ اگر وہ اس عمارت سے متعلقہ ہو تو سیکورٹی گارڈ اسے اندر داخل ہونے کا سگنل دیتے ہیں اور وہ اندر داخل ہو جاتا ہے، لیکن اگر کوئی غیر متعلقہ شخص ہو تو گارڈ اسے اندر داخل نہیں ہونے دیتے واپس کر دیتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کوئی شخص غلط نیت سے نقصان پہنچانے کے لیے اندر جانا چاہتا ہے تو اسے بھیس بدلنا پڑتا ہے یا جعلی کارڈ وغیرہ بنانا پڑتا ہے الغرض وہ چکمادے کر اندر داخل ہو جاتا ہے۔ بالکل ایسے ہیں ہمارے دماغ کے دو حصے ہیں، بائیاں حصہ کسی عمارت کے گیٹ کی طرح ہے وہاں چیکنگ اور سکینگ ہوتی ہے، جب بھی کانوں کے ذریعے کوئی آواز آتی ہے وہ پہلے بائیں حصے میں پہنچتی ہے وہاں اس کی اسکینگ ہوتی ہے آیا اس پیغام کو دائیں حصے میں بھیجنا چاہیے یا نہیں، اس بات کا فیصلہ ہر آدمی کی اپنی تعلیم، عقیدے، نظریے اور سوچ کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر آنے والا پیغام اس کے مطابق ہو تو اسے بائیں طرف سے دماغ کے دائیں حصے میں داخل ہونے کا سگنل مل جاتا ہے اور وہ پیغام دائیں طرف داخل ہو جاتا ہے۔ ابھی کسی اچھی سوچ، اچھے نظریے والے کے دماغ میں غلط سوچ اور غلط نظریہ یا پیغام داخل کرنے کے لیے بیک ٹریکنگ کی تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی جس چور کو داخل کرنا ہے اس کا حلیہ تبدیل کیا جاتا ہے، اس کی بظاہر شکل ایسی بنائی جاتی ہے جو دماغ کے سیکورٹی گارڈ اور سکینر کو چکمادے کر اندر داخل کر سکے۔ چنانچہ اگر کسی کو کہا جائے (اپنی ماں کو مارو) تو کوئی بھی اس پیغام کو روح تک نہیں پہنچنے دیتا اور رد کرتے ہوئے کہتا ہے استغفر اللہ کیسی بات کرتے ہو، یہ نہیں ہو سکتا آئندہ ایسی بات میرے سامنے نہ کرنا۔ لہذا اس پیغام کو اندر داخل کرنے کے لیے دجالی ذہنیت کے لوگ ان الفاظ یعنی اپنی (ماں کو مارو) ان الفاظ کا کیموفلاج کر کے، ان کی شناخت اور مفہوم کو ڈیپ کر کے موسیقی کی دھنوں میں ڈال دیتے ہیں، اور جب آدمی وہ موسیقی بار بار سنتا ہے یہ پیغام دماغ کے گیٹ پر پہنچتا ہے، سکینگ ہوتی ہے لیکن پکڑا نہیں جاتا اور اگلا گیٹ کھل جاتا ہے اور یہ پیغام دائیں حصہ میں داخل ہو جاتا اور اور بار بار سننے سے روح کا حصہ بن جاتا ہے اور ایک دن واقعی وہ آدمی اپنی ماں کو مارنا بھی شروع کر دیتا ہے۔

یہ پاپ میوزک پہلے صرف انگلش میں ہوتا تھا لیکن اب اردو، پنجابی، پشتو سمیت ہر زبان میں آگیا ہے۔ مقامی میوزک بنانے والے خود میوزک تیار نہیں کرتے بلکہ دجالی لوگوں کے تیار کردہ میوزک سے کمپیوٹر پر مقامی گانے تیار کرتے ہیں، حالانکہ دجالی میوزک میں کئی عجیب وغریب اور کفریہ الفاظ بیک ٹریک کیے ہوتے ہیں۔ ہمارے بچے یہ موسیقی سنتے ہیں اور بار بار سنتے ہیں تو وہ پیغامات ان کے دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور پھر وہ اسی طرح کی زندگی گزارتے ہیں جیسے پیغامات دماغ میں داخل کر دیے گئے ہیں، اور ہم شکایت کر رہے ہوتے ہیں ماں باپ تو اتنے نیک ہیں بچہ پتا نہیں اسے کیا ہو گیا ہے۔ دنیا میں کئی ایسے واقعات دجالی لوگوں نے کروائے ہیں بلکہ آپ حیران ہوں گے موسیقی کی دھنوں میں ایک نظریہ دیا گیا، پھر اسے گانے کو پورے یورپ میں ہٹ کیا گیا اس طرح وہ نظریہ ہزاروں نوجوانوں کے دماغ میں داخل ہوا، اور پھر اسی ذہن سازی سے ایک تحریک کھڑی کی گئی اور وہ تحریک غالب بھی آئی۔

شاید آپ میں سے کوئی یہ کہے میں تو عرصے سے میوزک سن رہا ہوں مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ تو جناب جیسے کوئی میڈیسن کسی پر فوراً اثر انداز ہوتی ہے اور کسی پر اس کی پندرہ خوراکیں اثر انداز ہوتی ہیں ایسے ہی اس کا معاملہ بھی ہے۔ جو لوگ پہلے سے ہی دین سے دوری، گندی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، ان پر اثر جلدی ہوتا ہے اور جو دین، قرآن وسنت سے جڑے ہوتے ہیں ان پر اتنا جلدی اثر نہیں ہوتا۔

شارٹ ویژن

انسانی دماغ کو کنٹرول کرنے اور پھر اپنی مرضی سے کام لینے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ شارٹ ویژن بھی ہے۔ جیسے بیک ٹریکنگ میں موسیقی کی دھنوں میں پیغامات چھپائے جاتے ہیں اور پھر لاشعوری طور پر موسیقی کے ساتھ انسانی دماغ میں داخل کیے جاتے ہیں ایسے ہی شارٹ ویژن میں ویڈیوز کے فریمز میں تصویری پیغامات ڈال کر لاشعوری طور پر انسان کے دماغ میں داخل کیے جاتے ہیں۔

ویڈیو بھی اصل میں تصاویر ہی ہوتی ہیں، یعنی ایک سیکنڈ کی ویڈیو میں پچیس سے پچاس ساٹھ تصاویر ہوتی ہیں جو ایک سیکنڈ میں تیزی کے ساتھ ساتھ گزرتی ہیں تو ہمیں متحرک نظر آتی ہیں۔ ایک سیکنڈ میں ہماری نظروں کے سامنے سے جو پچیس یا تیس یا پچاس تصاویر گزرتی ہیں ان میں ایک تصویر اپنی مرضی کی داخل کر دی جاتی ہے یعنی جو

پیغام دماغ میں داخل کرنا ہے اس طرح کی ایک تصویر ویڈیو کے ایک فریم میں لگادی جاتی ہے۔اب ہمیں دیکھتے ہوئے وہ تصویر واضح طور پر نظر نہیں آتی لیکن ہمارا دماغ اسے کیپچر کرلیتا ہے، چونکہ وہ پچاس تصویروں میں سے ایک ہوتی ہے اس لیے دماغ کا بائیں طرف والا حصہ جہاں آنے والے پیغامات کو چیک کیا جاتا ہے اور سکیننگ کے بعد دوسرے حصے میں داخل ہونے کی اجازت ملنی ہوتی ہے وہاں رش کی وجہ سے وہ ایک تصویری پیغام چپکے سے داخل ہو جاتا ہے۔
جیسے کسی عمارت میں اگر ایک سیکنڈ میں پچاس آدمیوں کو داخل کرنا ضروری ہو جائے تو لامحالہ کوئی غیر متعلقہ شخص بھی ان پچاس کے ساتھ سیکورٹی والوں سے بچ کر داخل ہو جائے گا۔کیونکہ ایک سیکنڈ میں پچاس آدمیوں کی شناخت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ایسے ہی ایک سیکنڈ میں پچاس تصویروں کے ساتھ ایک غیر متعلقہ تصویری پیغام دماغ میں داخل کردیا جاتا ہے اور پھر وہ دماغ میں داخل ہو کر ذہنی کیفیت اور سوچ کو اپنی مرضی کے ساتھ ڈھال دیتا ہے۔

چنانچہ ایک بار کسی سینما حال میں اس کا تجربہ اس طرح کیا گیا کہ دکھائی جانے والی فلم کے فریمز میں کوکا کولا کی بوتل بار بار دکھائی گئی، جو لوگوں کو فلم میں نظر تو نہیں آئی لیکن فلم کے دیگر تصویری فریمز کے ساتھ دماغ میں غیر شعوری طور پر داخل ہو گئی، پھر جب وقفہ ہوا تو اس وقفے میں زیادہ تر لوگوں نے دوسری بوتلوں کے بجائے کوکا کولا کی ہی ڈیمانڈ کی۔

ٹی وی کے اس طرح کے اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے برین واشنگ کے ایک ماہر تھیوڈ ایڈ ورڈ نے کہا کہ ٹیلی ویژن کی صورت میں انسانی دل ودماغ اور جذبات پر مکمل کنٹرول کرنے کا ایک زبردست وسیلہ ہمارے ہاتھ آگیا ہے۔جس کا ہم خواب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ٹی وی آپ کے سامنے ایسی چیز پیش کرتا ہے ک آپ چاہیں یا نہ چاہیں انکو پسند کرنے پر خود کو مجبور پائیں گے۔اور اس کے قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں۔

دماغی تطہیر کے ایک ماہر فیڈرک ایمرے نے ٹی وی کی تصویروں کے گہرے اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اس درجے موثر اور سحر انگیز ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے کی تمام تر توجہ اپنے جانب کھینچ لیتی ہے۔ٹی وی آنکھوں اور دماغ کو غیر معمولی حد تک متاثر کرتا ہے۔وہ اس طرح کے آنکھ، آواز اور تصویر اور سابقہ معلومات کے درمیان ربطہ ہم آہنگی کا کام بڑی تیزی سے انجام دیتی ہے۔ایسی صورت میں دماغ جسکا کام واقعات کا تجزیہ اور خبروں اور تصویروں کو

مسلسل دیکھنااور نتائج نکالناہے اپناکام اس لیے انجام دینے سے قاصر نظر آتے ہیں کہ ہر لمحہ مناظر بدلتے رہتے ہیں اس لیے تیزی سے بدلتے ہوئے مناظر ومشاہدات کا تجزیہ کسی صورت کرنے کے قابل نہیں رہتا۔اس لیے کہ ایسی صورت میں دماغ کے خلئے تیزی سے بدلتے مناظر کو کسی تجزیے اور کسی نتیجے تک پہنچے بغیر ہی جوں کا توں قبول کرلیتا ہے۔

تھیوڈاایڈورڈ نے تو یہاں تک کہاہے کہ میڈیاکے ذریعے لوگوں کو عقلی پسماندگی پر مجبور کیاجاسکتاہے۔ٹی وی دیکھنے والوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکونے ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں بتایاگیاکہ پوری دنیا کے پچاسی فیصد لوگوں نے ٹی وی کی وجہ سے اپنے کھانے پینے، سونے لکھنے پڑھنے اور کام کے پروگرام بدل دیے ہیں۔ انکی قوتِ فیصلہ پر ٹی وی اثرانداز ہوگیاہے۔وہ آزادانہ طریقے سے فیصلے کرنے کے قابل نہیں رہے۔شعوری اور غیر شعوری طور پر وہ ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے پروگراموں سے متاثر ہوتے ہیں۔دراصل ذہنوں کو برقیاتی لہروں کے ذریعہ کنڑول کیاجاتاہے جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ برقیاتی لہریں اور موسیقی لہریں انسانی ذہن پر بے شمار اثرات مرتب کرتی ہے۔۔ہر لہر اور دھن کی تاثیر الگ ہوتی ہے۔یہودی جادوگران لہروں کی تاثیر کے بارے میں کافی معلومات (تجربات) حاصل کرچکے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ کس لہر کے کیااثرات ہوتے ہیں۔اس کا مشاہدہ آپ موسیقی سننے والوں کی حالت دیکھ کر کر سکتے ہیں۔۔یہی وجہ ہے کہ ٹی وی دیکھنے والے مردوخواتین ذہنی پریشانیوں نفسیاتی بیماریوں اور اعصاب کے کھچاؤ کے شکار نظر آتے ہیں۔

موسیقی اور جنات

جیسے بت پرستی کا آغاز شیاطین نے کیاتھاایسے ہیں موسیقی اور آلات موسیقی کا موجد بھی شیطان ہیں۔شیاطین نے یہ چیزیں ایجاد کرکے انسانوں میں پھیلادیا۔البتہ بعد میں اس کے اندر جتنی جدت آتی رہی زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں انسان اور شیطان دونوں نے کام کیا۔اسی طرح شاعری میں عشقیہ شاعری اور گندے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی شاعری کی آمیزش اور رنگ بھی شیاطین نے ہی شاعروں کو سکھایا۔شاعری میں عورتوں کوٹارگٹ کرکے ان کے حسن اور ان کے مختلف اعضاء کی تعریف اور ایسے اشعار جو غلط جذبات کوابھاریں یہ سارا بھی شیاطین کی معاونت سے

ہی ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم سے یہ ہوتا آرہا ہے کہ غلیظ شاعر جب کوئی غزل اور بیہودہ شاعری لکھنے کی کوشش کرتا تھا تو جنگلوں میں نکل جاتا وہاں تنہائی میں بیٹھتا تو شیاطین اس موقع پر اسے الہام اور القاء کرتے تھے۔ اس بات کا ذکر قرآن میں بھی ہے، چنانچہ سورہ شعراء میں ارشاد ہے:

والشعرآء یتبعھم الغاوون، الم تر انھم فی کل واد یھیمون۔
وانھم یقولون مالایفعلون۔ (آیت 224)

ترجمانی: اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ ہی کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور جو وہ کہتے ہیں کرتے نہیں۔

یعنی شاعر جنگلوں وادیوں میں شاعری بنانے کے لیے پھرتے رہتے ہیں اور پھر وہاں ایسی بیہودہ شاعری تیار کر کے لوگوں کو سناتے ہیں، ان شاعروں کے پیچھے گمراہ لوگ ہی چلتے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قرآن سنایا، اور لوگ قرآن کو سن کر لاجواب ہو گئے تو انہوں نے وہی بات کہی جو وہ بڑے شاعروں کو کہا کرتے تھے یعنی آپ کے ساتھ آسیب، جن وغیرہ ہے جو یہ کلام آپ کو سکھاتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا لوگوں کو نظریہ اس وقت یہی تھا کہ لاجواب کلام جنات سکھاتے ہیں، اور اس میں ایک حد تک حقیقت بھی تھی کہ بڑے بڑے شاعروں کا لاجواب کلام ان کو شیاطین اور جنات ہی سکھاتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی اعتراض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی موسیقی اور آلات موسیقی کو شیاطین کے آلات قرار دیا ہے۔ اور موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ بدروح کی غذا ہے۔ موسیقی ایسی روح کی غذا ہے جس کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایسی محافل جہاں موسیقی کا اہتمام کیا جاتا ہے، چاہے وہ شادی ہو یا محفل سماع قوالی وغیرہ، ایسی محافل میں شیاطین کے لشکر بھی حاضر ہو جاتے ہیں اور پھر ہم کچھ لوگوں کو الٹی سیدھی حرکات وسکنات کرتے دیکھتے ہیں وہ مدہوش سے ہو جاتے ہیں کہا جاتا ہے اسے وجد آگیا۔ یہ وجد نہیں بلکہ شیطانی دورہ ہوتا ہے جو اسے اس موسیقی کی محفل میں جن کے داخل ہونے سے پڑتا ہے۔

جادو کا توڑ

اب میں اس نہایت ہی اہم موضوع کی طرف آرہا ہوں جس کی تلاش میں لوگ مارے مارے جعلی عاملوں کے پیچھے پھر رہے ہوتے ہیں، یعنی جادو کا توڑ کیا ہے؟ جیسا کہ اوپر بخاری و مسلم کی وہ مشہور حدیث بیان کی جاچکی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "لبید بن الاعصم نامی ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، آپکو خیال ہوتا تھا کہ آپ کسی کام کو کر رہے ہیں، حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا، حتی کہ ایک دن یا ایک رات جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے بار بار دعا کی، پھر فرمایا، اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے، جو میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔الخ

اس حدیث کے یہ الفاظ ''آپ نے بار بار دعا کی'' ہماری پوری رہنمائی کرتے ہیں ہمیں ایسی صورتحال میں کیا کرنا چاہیے؟ یعنی ہمیں اللہ سے بھرپور دعا کرنی چاہیے وہی علیم بھی ہے اور قدیر بھی ہے۔اس کے حکم کے بغیر جادو بھی اثر نہیں کرتا اور جب اس کا حکم ہوتا ہے تبھی جادو اثر کرتا ہے۔جیسا کہ سورہ بقرہ آیت 102 میں صاف صاف فرمادیا کہ جادو گر اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو نقصان نہیں دے سکتے،ان کا جادو اسی صورت کسی پر اثر انداز ہوتا ہے جب اللہ اجازت دے۔اب اگر کسی پر جادو اثر انداز ہو گیا ہے تو اس کا مطلب ہے اللہ نے اجازت دی ہے لہذا اس مسئلے کا حل عملیات کے چکر میں پڑنا نہیں بلکہ اس ذات کی طرف متوجہ ہونا ہے جس نے اجازت دی ہے۔جیسے اللہ کی اجازت سے جادو کا اثر ہوا ہے ایسے ہی اللہ کی اجازت سے ہی وہ ختم بھی ہو گا، اگر اللہ کی اجازت نہ ہوئی تو جو مرضی کر لیں اثر ختم نہیں ہو گا۔چونکہ لوگ قرآن سے دور، دین سے ناواقف اور اسلام کے بنیادی عقائد سے بے بہرہ ہوتے ہیں اس لیے اللہ کے بجائے عاملوں کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں۔

سب سے پہلے تو اس بات کو ذہن سے نکالیں کہ آپ پر جادو ہے، پچانویں فیصد لوگ ایسے ہوتے ہیں ان پر کوئی جادو نہیں ہوتا۔ان پر صرف ایک ہی جادو ہوتا ہے کہ کسی عامل نے حساب کر کے بتایا تم پر جادو ہے۔انسان کی نفسیات

ہے جو چیز ذہن پر سوار ہو جائے وہ بیمار کر دیتی ہے، ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں بارہا یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو کوئی جسمانی بیماری ہوتی ہے جب تک وہ اس پر سوار نہ ہو جائے وہ ٹھیک ٹھاک پھر رہا ہوتا ہے لیکن جب اسے اپنے اوپر سوار کر لے اور ٹینشن لینا شروع کر دے تو لیٹ جاتا ہے، ٹانگیں جواب دے دیتی ہیں۔ میں خود ایک آدمی کو دیکھا اچھا خاصا صحتمند تھا، جوان تھا، پہاڑوں پر روزانہ میلوں پیدل سفر کرتا تھا، یہاں تک کہ سعودی عرب کے ویزے کے لیے اپلائی کیا، میڈیکل ٹیسٹ ہوا اور ٹیسٹ میں بتایا گیا تمہیں شوگر ہے۔ بس یہ سننا تھا اس کے بعد ایسا بیمار ہوا کہ پندرہ بیس سال سے گھر پڑا ہے اور وہ کاروبار جو یہاں کرتا تھا وہ بھی اب نہیں کر سکتا۔

آج کل کرونا وائرس سے بھی وہی لوگ فورا متاثر ہو رہے ہیں جو خبریں سن سن کر گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، چنانچہ ایسے لوگ جو زیادہ پیسے والے ہیں، صاف ستھری اور مہنگی چیزیں کھاتے پیتے ہیں، لیکن کرونا کی گھبراہٹ انہیں لے ڈوبتی ہے، اس کے برعکس غریب لوگ نہ ماسک پہنتے ہیں، نہ سینی ٹائزر استعمال کرتے ہیں، نہ بیس منٹ تک صابن سے ہاتھ دھوتے ہیں اور نہ ہی ایس او پیز کا خیال کرتے ہیں لیکن کرونا سے محفوظ نظر آتے ہیں، کیونکہ انہوں نے کرونا کی طرف زیادہ دیہان نہیں دیا۔

اس بات کو ایک اور مثال سے سمجھیں: جیسے کسی بھی پلاٹ پر ڈی پی سی بنائی جاتی ہے، یعنی دیواروں کی بنیاد رکھی جاتی ہے جس کی چوڑائی صرف نو انچ ہوتی ہے اور اونچائی دو تین فٹ ہوتی ہے۔ اگر کسی سے کہا جائے اس دیوار پر چلو تو اکثر لوگ بآسانی اس پر چل سکتے ہیں، لیکن یہی دیوار جب آٹھ دس فٹ بلندی پر چلی جاتی ہے تب اس پر ہر کوئی نہیں چل سکتا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہی ہے جب وہ دو فٹ اونچی تھی تب ہر کسی کے ذہن میں تھا میں نہیں گروں گا۔ لیکن جب دس فٹ بلندی ہو گئی اب ذہن میں یہ بات ہے میں گر جاوں گا، ہاتھ پاوں ٹوٹ جائیں گے، اس خوف کی وجہ سے چلنا تو در کنار کھڑا ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی وہ تکنیک ہے جسے عاملین استعمال کر کے لوگوں کے جیب سے پیسے نکلواتے ہیں۔ آنے والے کو فورا من گھڑت حساب کتاب کر کے کہہ دیا جاتا ہے تم پر جادو ہے۔ اب جادو کا نام اتنا خوفناک اور خطرناک ہے کہ ہر کوئی ڈر جاتا ہے اور یہی ڈر سستی، ذہنی بندش اور مختلف بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے، چنانچہ اس کے بعد نہ تو وہ کاروبار کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کام، جب ذہن میں سکون ہی نہیں تو کاروباری تکنیک

ختم ہو جاتی ہے جس سے کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے اور اسے اور یقین ہو جاتا ہے واقعی جادو ہے۔ جب رات کو اندھیرے میں چھت پر جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے میرے پیچھے کوئی ہے۔ وہ دراصل پیچھے دماغ میں عامل کی بات ہوتی ہے ''تم پر جنات ہیں''۔ عاملین ایک ٹھیک ٹھاک بندے کو یہ کہہ کر تم پر جادو ہے ہمیشہ کا مریض بنادیتے ہیں، اس بات کو دماغ میں داخل کرنا تو آسان ہے لیکن اس بات کو دماغ سے نکالنے میں کئی کئی سال لگ جاتے ہیں۔

جادو کا علاج

1۔ علاج کا پہلا مرحلہ یہی ہے کہ ذہن سے اس بات کو نکال دیں جو کسی رشتہ دار یا کسی عامل نے آپ کے ذہن میں ڈال دی ہیکہ آپ پر بندش جادو ہے۔ اور وہ بات ذہن میں ڈالیں جو اللہ نے کہی ہے یعنی: یہ جادو گر کسی کو جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔ سورہ بقرہ آیت 102۔

2۔ گھر میں جتنے بھی وہ تعویذات جو آپ نے جادو یا دیگر مسائل کے حل کے لیے عاملین، نام نہاد مفتیوں سے لے رکھے ہیں، انہیں ایک جگہ جمع کریں، ساتھ ساتھ آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس بھی پڑھتے رہیں، پھر ان تمام تعویذوں، گنڈوں کو ایک جگ پانی میں ڈال کر اچھی طرح مکس کریں تاکہ وہ کاغذ گل سڑ جائے، اور پھر یہ پانی کسی جگہ دور بہادیں۔ یا ان تعویذات کو ہی نہر دریا میں بہادیں۔

3۔ وضو کریں اور دو رکعت نماز توبہ کے نفل پڑھیں اور پھر دو رکعت نماز حاجت پڑھیں، اور اس کے بعد اللہ سے گڑ گڑا کر اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگیں، استغفار کریں، اور خاص طور پر اس گناہ کی معافی مانگیں جو آپ عاملین سے حساب کرواتے تھے، اور من گھڑت عملیات کرتے تھے۔ استغفار بھی کریں اور اپنے مسائل کے حل کے لیے دعا بھی کریں۔ سب اہم بات یہ کہ دو رکعت نماز حاجت کا ہمیشہ کا معمول بنالیں، کسی بھی وقت روزانہ یہ دو رکعت پڑھ لیا کریں بہتر ہے عشاء کے بعد سوتے وقت پڑھیں، اور خوب دعائیں مانگیں۔

4۔روزانہ کے مسنون اور حفاظتی اذکار پابندی سے کریں، یعنی وہ اذکار اور وظائف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم فرمائے ہیں، ان کا اہتمام کریں، باقی جو کچھ عاملوں نے اپنی طرف سے بتایا ہے فلاں اسم اتنے ہزار پڑھو اور فلاں آیت اتنے لاکھ پڑھو، یہ سب چھوڑ دیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا وہی کریں، کسی خاص آیت کو ہزاروں بار پڑھنے کے بجائے پورے قرآن کی تلاوت کیا کریں۔

چند مسنون حفاظتی اذکار

روزانہ صبح شام تین بار پڑھیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقْ

یہ بھی روزانہ صبح شام تین بار پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَافِى السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

روزانہ صبح شام قرآن کی آخری تین سورتیں تین تین بار پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور پھر اپنے ہاتھ پورے جسم پر سر سے پاوں تک پھیر دیں۔

سوتے وقت اور ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھیں۔

مختلف مواقع کی مسنون دعائیں، مثلا کھانے پینے، سونے جاگنے، گھر میں داخل ہونے نکلنے، کپڑے پہننے، بازار میں داخل ہونے، کسی مریض کی عیادت کرنے، خاص طور پر باتھ روم میں جانے اور نکلنے کے بعد کی دعائیں وغیرہ ان کا اہتمام کرنے کی کوشش کریں۔

5۔سب ضروری اور اہم وظیفہ یہ ہے کہ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت مع ترجمہ کریں۔ آپ کے پاس موبائل ہے، اس میں دیگر بہت ساری ایپلی کیشن آپ نے اپنی ضرورت کے لیے انسٹال کر رکھی ہیں، آپ ایک دو ایپلی کیشن قرآن کے ترجمہ اور تفسیر والی بھی انسٹال کریں اور روزانہ ایک دو رکوع اس طرح تلاوت کریں کہ ساتھ ان آیات کا ترجمہ اور تفسیر کا بھی مطالعہ کریں، اور اس طرح چار چھ مہینے میں قرآن پاک مکمل کریں۔ ویسے تو آپ اپنے کسی

بھی معتمد مفسر قرآن کی تفسیر کا مطالعہ کر سکتے ہیں، لیکن بعض تفسیریں کافی پرانی لکھی ہوئی ہیں جنہیں ہر عام شخص نہیں سمجھ سکتا اور بور ہو کر پڑھنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔اس لیے جدید ترین، آسان فہم اردو زبان میں بھی کافی تفسیریں ہیں جنہیں آپ مطالعہ کر سکتے ہیں، مثلاً مفتی تقی عثمانی مدظلہ کا آسان ترجمہ قران اردو انگلش میں موجود ہے۔ مولانا ڈاکٹر اسلم صدیقی رحمہ اللہ کی تفسیر روح القرآن۔ مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تفسیر ضیاء القران وغیرہ۔ البتہ روح القران سب سے نئی اور آسان تفسیر ہے جو ہر بندے کو آسانی سے سمجھ آجاتی ہے اور پلے سٹور پر موجود ہے۔

قرآن کے بارے اپنی سوچ تبدیل کریں، عاملوں نے آپ کو جو سوچ دی ہے وہ یہ ہے کہ قران وظیفوں کی کتاب ہے، اس کی فلاں آیت کو اتنے ہزار بار پڑھنے سے یہ ہوتا ہے اور اس آیت کو اتنے سو بار پڑھنے سے وہ ہوتا ہے۔ اس سوچ کو تبدیل کریں، اور قرآن کو وہی کچھ سمجھیں جو اللہ نے بتایا، اللہ کے رسول نے بتایا اور قرآن خود اپنا جو تعارف کرواتا ہے، یعنی قرآن ہدایت حاصل کرنے کی کتاب ہے۔ لہٰذا قرآن کو ہادی سمجھ کر اس کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کریں، اور وہ کیا ہدایات ہیں؟ یہ آپ کو ترجمہ پڑھنے سے ہی سمجھ آئیں گیں۔

6۔ دینی رہنمائی لینے کے لیے علماء سے دین کو سیکھیں، کم از کم چار پانچ یا زیادہ علماء سے ذاتی رابطہ رکھیں، ان کو اپنا مرشد بنائیں، لیکن یہ ایسے علماء ہونے چاہیے جو عملیات کا کام نہ کرتے ہوں۔ اگر وہ عملیات کا کام کرتے ہیں، ان کے پاس خواتین وحضرات کا حساب کروانے، تعویذ لینے کے لیے رش لگا رہتا ہے، اور وہ بھی حساب کر کر کے لوگوں کو ان کا ماضی حال مستقبل بتاتے ہیں تو سمجھ لیں یہ عالم دین نہیں انسانی شکل میں شیطان ہے، اور ایسے شیطان کا سامنا کبھی غلطی سے بھی ہو جائے تو فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیا کریں۔

جنات وشیاطین کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے درج ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

اپنے عقیدے کو درست کریں، اللہ کے علاوہ کسی پر بھرسہ اور یقین نہ رکھیں۔ یاد رکھیں اللہ کے علاوہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

پورے دین پر استقامت اختیار کریں خصوصاً ارکان اسلام کی پاسداری کرنا، نماز، روزہ، زکوۃ، حج ادا کریں۔

ہر کام کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

دینی حوالے سے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہر طرح کی بدعات و خرافات سے دور رہیں۔ کچھ نہ کچھ وقت دین کا کام تبلیغ ضرور کریں۔

حرام کھانے، دیکھنے اور سننے سے اجتناب کریں۔

شیطانی آلات اور بدکاری کا پیش خیمہ یعنی موسیقی، گانے وغیرہ سننے سے مکمل پرہیز کرنا

اگر آپ مرد ہیں تو غیر محرم عورتوں کو دیکھنے اور گپ شپ لگانے سے اجتناب کریں۔ اگر آپ عورت ہیں تو مکمل شرعی پردہ کریں۔ یعنی چہرے کا پردہ بھی کریں۔

پاکی ناپاکی کا خاص خیال رکھیں۔ ہر وقت باوضو اور پاک صاف کپڑے پہننے کی عادت بنائیں۔ سونے والے بستر کی چادر کو بھی پاک رکھیں۔

قرآنی آیات اور مسنون اذکار کے علاوہ کوئی بھی وظیفہ خاص تعداد، خاص اوقات اور متعین جگہوں میں بیٹھ کر نہ پڑھیں۔

صبح نہار منہ سات عجوہ کھجوریں کھایا کریں۔ کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کریں۔

آپ عورت ہیں تو ناخن بڑھانے، مساج کرنے اور بال کٹوانے سے بچیں۔ آپ مرد ہیں تو داڑھی کٹوانے، شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنے سے گریز کریں۔

گھروں میں تصاویر، بت اور شوپیس کی شکل میں سٹیچو رکھنے سے یا لٹکانے سے بچیں۔

تمام گناہوں کو ترک کرکے توبہ نصوح اور کثرت سے دعا کریں۔

مذکورہ بالا اُمور کی پابندی کرنے سے انسان شریر جادوگروں کے جادو اور حاسدوں کے حسد سے مکمل طور پر محفوظ رہ سکتا ہے۔ ان شاءاللہ۔ یہ چند ایک ضروری کرنے والی چیزیں تھیں ان کا اہتمام کریں، مزید ہمت کوشش کرکے مسنون اذکار کی کتابیں موجود ہیں ان میں سے اور بھی دعاوں کا اہتمام کریں اور ایک نارمل انسان کی طرح زندگی گزاریں۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھیں، زکوۃ ادا کریں، حج فورا کریں، لوگوں کو نیکی کا حکم کریں، برائیوں سے منع

کریں، حق بات کہیں، ظلم کے خلاف کھڑے ہوں، کمزوروں کا ساتھ دیں، اور روزانہ کچھ نہ کچھ کام اللہ کے دین کی سربلندی کا بھی کریں۔

جادو ختم کرنے کے ناجائز طریقے

جب کوئی شخص کسی جادو گر عامل کے پاس جاتا ہے اور اپنا علاج کرواتا ہے تو وہ جادو گر جادو کو ختم کرنے کے لیے خود بھی شرکیہ اور حرام کام و عملیات کرتا ہے اور مریض سے بھی جانے انجانے میں ناجائز کام کرواتا ہے۔ چنانچہ خود تو ایسے افعال سرانجام دیتا ہے جو اس نے مختلف چلوں میں سیکھے ہوتے ہیں کہ ایسا ایسا کرنے سے شیطان جنات خوش ہوں گے اور تم جو کہو گے وہ پورا کریں گے۔ چنانچہ وہ موم بتیاں جلاتا ہے، کچھ پڑتا ہے اور پھر حکم دیتا ہے، اسی طرح مریض سے جانور طلب کرتا ہے اور جنات کے نام پر قربان کرتا ہے، اس طرح ان سے کام لے کر مریض کا کچھ نہ کچھ ٹوٹا پھوٹا کام کر دیتا ہے۔ اسی طرح عملیات کے نام پر دوران عمل خود بھی ناپاک رہتا ہے اور مریض کو بھی کئی کئی دنوں تک غسل نہ کرنے، فوتگی والے گھر نہ جانے، پرہیز جلالی اور پرہیز جمالی کے نام پر کئی چیزوں کی پابندی لگا دیتا ہے۔ گوشت سمیت ہر اس چیز کو کھانے سے روک دیتا ہے جو کسی جاندار سے حاصل ہوتی ہے۔

بعض لوگ ایسے کاموں کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور ان کے ارتکاب میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں محسوس کرتے، حالانکہ یہ عقیدے سے تعلق رکھتا ہے اور ایمان کی بربادی کا باعث بن جاتا ہے۔ اس پر نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور ایک آدمی مکھی کے سبب ہی جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیونکر ہوا...؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک ایسی بستی کے پاس سے گزرے کہ جہاں کے باسیوں کا ایک بُت تھا اور ان کا قانون تھا کہ کوئی بھی شخص وہاں سے تب تک گزر نہیں سکتا تھا جب تک کہ اس پر کوئی چیز قربان نہ کرے۔ لہٰذا اُنہوں نے اُن دونوں میں سے ایک سے کہا: اس پر کوئی چیز قربان کر کے چڑھاوا چڑھاو۔ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: کوئی بھی چیز چڑھا دو، خواہ ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے مکھی پکڑی اور اس بُت پر قربان کر دی۔ پھر انہوں نے دوسرے سے کہا کہ تم بھی اس پر کوئی قربانی چڑھاو۔ اس نے جواب دیا:

ما کنتُ لأقرب لأحد شيءًا دون الله عز وجل فضربوا عنقه، فدخل الجنة.

میں اللہ کے سوا کسی کے لیے کوئی قربانی نہیں دوں گا اور نہ ہی کسی غیر اللہ پر کوئی چڑھاوا چڑھاوں گا۔ اس بُت کے پجاریوں نے اس کی گردن اُڑادی۔ یوں یہ شخص جنت میں چلا گیا اور پہلا شخص جہنم میں چلا گیا۔

ایک اور طریقہ جو غیر مسلموں یعنی ہندووں، عیسائی وغیرہ میں مشہور ہے وہ رقص وسرود کے ذریعے جن نکالنے کا طریقہ ہے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس میں شرکیہ اور غیر شرعی افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ رقص وسرود کی اجتماعی محافل، دورانِ رقص بے حیائی کا ارتکاب، مدہوش کن خوشبو اور شمع جلانا اسی طریقہ میں بروئے کار لایا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک رسم سی ہے، اس میں شیاطین کی پرستش کی جاتی ہے اور آخر میں حاضرین محفل میں سے ایک شخص غیر اللہ کے نام پر کیا گیا ذبیحہ مریض کے سر پر لے کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کا خون آسیب زدہ شخص کے جسم پر ملا جاتا ہے۔ اور آخر میں ایک عورت تمام مردوں کے سامنے برہنہ ہوتی ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ اختلاط، رقص وسرود، غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا اور شیطان کی پرستش کی وجہ سے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے!!

جادو کو ختم کرنے کا ایک غلط طریقہ یہ بھی ہے کہ جادوگر مریض کے اندر سے جنوں کو بھگانے کے لیے اس مریض پر اس کے جنوں سے بڑے طاقتور جن مسلط کر دیتا ہے، چنانچہ کبھی تو وہ جن واقعۃً اس کے جنوں کو بھگا دیتے ہیں اور کبھی اس مریض کی زندگی کو عذاب بنا دیتے ہیں۔ اس سب کے ساتھ ساتھ ان طریقوں سے پہلے حساب کتاب نام پر جو بے بنیاد، غیر شرعی اور ناجائز کام کرنے پڑتے ہیں ان کی لسٹ الگ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرۃ (جنات کا علاج منتر اور جادو سے) کے بارے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطانی عمل ہے۔ (ابوداود، احمد)

یعنی جادو جنات کا علاج کرنے کے لیے جادو کا سہارا لینا، یا غیر شرعی اعمال اور عملیات کا سہارا لینا بھی جائز نہیں۔

مذکورہ تمام طریقے ایسے ہیں کہ جن کے ذریعے جادوزدہ مریض کا علاج کیا جائے تو زیادہ امکان یہی ہوتا ہے کہ اس سے جن نکلنے کی بجائے اور بھی پختہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اسے اپنے جیسا ایک ناپاک جسم مل جاتا ہے جو کسی بھی طرح کے حرام کام کے ارتکاب میں ہچکچاہٹ نہیں دِکھاتا۔

وائٹ میجک

جادوگروں کے ہاں ایک اور اعتبار سے جادو کی دو قسمیں ہیں، ایک کالا جادو، اور دوسرا سفید جادو۔ جادو کے ذریعے کوئی غلط کام کرنا، یعنی کسی کو نقصان پہنچانا اسے کالا جادو سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور اگر جادو کے ذریعے کوئی اچھا کام کیا جائے تو اسے وائٹ میجک یعنی سفید جادو کہتے ہیں۔ مثلا میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لیے جادو کا سہارا لینا کیونکہ اس میں کسی کو نقصان نہیں پہنچایا جاتا بلکہ ان میں محبت پیدا کی جاتی ہے۔ اس حوالے سے ہمیں اتنا یاد رکھنا چاہیے جادو، جادو ہی ہوتا ہے چاہے کالا ہو یا سفید۔ جادو کے سہارے کوئی اچھا کام کرنا بھی شرعا جائز نہیں ہے۔ جیسے دودھ پینا حلال ہے لیکن چوری کر کے پیئں گے تو وہ حلال دودھ بھی حرام ہو جائے گا۔ کسی بھی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تعویذات یا عملیات کے زور پر کسی سے کوئی عمل کرائے یا کسی کی سوچ کو بدلے، اگرچہ وہ اچھا کام ہی کیوں نہ ہو۔ بہت سارے لوگ مجھے بھی کہتے رہتے ہیں جی کوئی تعویذ یا عمل کر دیں، فلاں کو راہ راست پر لانا ہے، فلاں کو محبت میں مبتلا کرنا، وغیرہ وغیرہ، جی ہماری سوچ بہت اچھی ہے، ہم کوئی غلط نہیں کرنا چاہتے بس یہ چاہتے ہیں وہ غلط راستے سے باز آجائے۔ یاد رکھیں یہ سب کچھ آپ اللہ سے دعا کر کے اور عام نارمل معروف طریقوں سے کر سکتے ہیں لیکن عملیات اور تعویذات کے زور پر ایسے کام کرنا جائز نہیں ہیں۔

عاملین کا کہنا ہے جیسے مجبوری کی حالت میں شراب پینا یا حرام کھانا جائز ہے ایسے ہی مجبوری کی حالت میں جادو کا سہارا لینا بھی جائز ہے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کیونکہ شراب یا خنزیز کھانے پینے کی چیزیں ہیں انہیں ایسی مجبوری میں جہاں جان کا خطرہ ہو جواز ہے لیکن جادو کی نوعیت مختلف ہے جادو کھانے پینے کی چیز نہیں بلکہ عقیدے اور نظریے کا مسئلہ ہے، جادو شرکیہ اعمال اور افعال کے ذریعے عمل میں لایا جاتا ہے اور شرک کی کسی صورت اجازت نہیں ہے۔ چہ جائے کہ کوئی اپنا کام نکالنے کے لیے جادو کا سہارا لے؟۔

اگر وظائف سے بھی جادو کا توڑ نہ ہو تو!

کچھ لوگ کہتے ہیں جی ہم نے بہت وظیفے کیے، کوئی وظیفہ نہیں چھوڑا، ہم نماز بھی پڑھتے ہیں، قرآن بھی پڑھتے ہیں، لیکن جادو کا توڑ نہیں ہو رہا تو کیا اب بھی ہم کسی جادو کے توڑ کا دعویٰ کرنے والے سے علاج نہ کرائیں، یا کیا پھر بھی ہم کالے علم سے جادو کا توڑ نہ کرائیں؟۔ایسی بات کہنے والا گویا یہ کہہ رہا ہوتا ہے: ہم نے ہر طرح کے وظائف کر لیے مگر اللہ نے ہمارا مسئلہ حل نہیں کیا تو کیا اب ہم اپنے مسئلے کے حل کے لیے شیطان سے بھی رابطہ نہ کریں۔ نعوذ باللہ

اس سوال کا جواب قرآن کی روشنی میں ملاحظہ کریں:

ومن الناس من يعبد الله على حرفٍ، فان اصابه خير اطمأن
به، وان اصابته فتنة انقلب على وجهه، خسر الدنيا والاٰخرة
ذلک هو الخسران المبين۔(الحج 11)

اور بعض لوگ وہ ہیں کہ اللہ کی بندگی کنارے کنارے رہ کر کرتے ہیں، پھر اگر اسے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اس عبادت پر قائم رہتے ہیں، اور اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو منہ کے بل پھر جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیے دنیا و آخرت میں خسارہ ہے، اور یہ صریح خسارہ ہے۔

یعنی یہ اس شخص کی بات ہو رہی ہے جو صاحب عزیمت نہیں بلکہ پیچھے رہ کر دین کا کام کرتا ہے اور اپنے مفادات کو بھی دیکھتا ہے، اگر دینی کام کرنے میں اس کا مفاد ہے تو کرتا ہے اور اگر اس کا مفاد نہیں تو نہیں کرتا۔

من کان يظن ان لن ينصره الله فى الدنيا والاٰخرة فليمدد
بسبب الى السماء ثم اليقطع فلينظر هل يذهبن كيده ما
يغيظ۔(الحج 15)

جو یہ سوچتا ہے کہ اللہ دنیا و آخرت میں اس کی مدد نہیں کرتا، اسے چاہیے کہ چھت میں ایک رسی لٹکائے پھر اسے کاٹ دے پھر دیکھے کہ اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور کرتی ہے۔

اس آیت کے کئی مفہوم مفسرین نے لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے بارے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ اس کی مدد نہیں کرتا، چنانچہ وہ دوسروں کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے تو ٹھیک ہے اللہ کے در کو چھوڑ کر اوروں کے آستانوں، قدموں اور دروازوں پر جائے اور اپنا مسئلہ حل کروالے، یا چھت کے ساتھ رسی باندھ کر اپنے آپ کو پھندا لگا لے شاید اس سے اس کا غصہ کم ہو جائے۔

وظیفہ کیا ہے؟

یہ ایک بہت ہی اہم سوال ہے کہ وظیفہ کیا ہے؟ عام طور پر لوگوں کے نزدیک وظیفہ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جن کو پڑھنے سے وہ مقصد حاصل ہوتا ہے جس کے لیے ان الفاظ کو بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کا سوال کرنے کا انداز کچھ یوں ہوتا ہے۔ میرا کاروبار نہیں چل رہا مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے کاروبار چلنا شروع ہو جائے۔ میں بہت مقروض ہوں مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس کے کرنے سے میرا قرض ختم ہو جائے۔ میری شادی نہیں ہو رہی مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس کے کرنے سے جلد از جلد میری من پسند جگہ پر میری شادی ہو جائے۔ مجھے فلاں بیماری ہے مجھے اس بیماری کے علاج کے لیے کوئی وظیفہ بتائیں تا کہ وہ وظیفہ کرنے سے میری بیماری ختم ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح وظیفہ سے مراد لوگوں کے نزدیک کچھ کلمات ہوتے ہیں جنہیں خاص طریقے، خاص وقت اور خاص مقدار میں پڑھنا ہوتا ہے۔ اور جب اس خاص طریقے، وقت اور مقدار میں اسے دہرایا جائے تو وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

میرے خیال میں یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ وظیفہ خاص کلمات کا نام نہیں بلکہ وظیفہ اس کام کو کہا جاتا ہے جو پابندی کے ساتھ کیا جائے یا وہ ذمہ داری بھی وظیفہ کہلاتی ہے جو کسی نے سونپی ہو یا خود ہی اٹھالی ہو۔ جیسے ایک آدمی روزانہ صبح اٹھتا ہے نو بجے دفتر جاتا ہے اور چار بجے واپس آجاتا ہے تو گویا یہ اس کا وظیفہ ہے جسے اس نے پچیس سال تک

کرنا ہے اور پھر وہ ریٹائر ہو جائے گا۔اسے ہر مہینے جو تنخواہ ملتی ہے وہ بھی وظیفہ ہی کہلاتی ہے کیونکہ وہ ہر مہینے ملتی ہوتی ہے۔ بلکہ آج سے تیس چالیس سال پہلے تک اردو زبان میں تنخواہ کو وظیفہ ہی کہا جاتا تھااور مدارس میں تو ابھی تک تنخواہ کو وظیفہ ہی کہتے ہیں۔اس ساری تفصیل سے آپ کو وظیفہ کا معنی سمجھ آگیا ہو گا۔اب ذرا یہ سمجھ لیں کہ جب کسی دعا، آیت یا عمل کو وظیفہ کہا جاتا ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ یہ کام آپ ساری زندگی کرتے رہیں، یہ آپ کا وظیفہ یعنی ذمہ داری ہے۔

جبکہ عام لوگوں کے ہاں وظیفہ کا تصور یہ ہے کہ ایسے کلمات جن کو خاص وقت اور خاص مقدار میں پڑھنے سے لازماوہ کام ہو جاتا ہے جس مقصد کے لیے ان کلمات کو پڑھا گیا ہے، یا شاید نعوذ بااللہ وظیفہ کرنے سے اللہ ضرور وہ کام کرتا ہے جس کے لیے وہ وظیفہ کیا گیا۔ بندہ راتوں رات کروڑپتی بن جاتا ہے۔اس کا سارا قرض غیبی طریقے سے ختم ہو جاتا ہے،اور اسے ایسی قوتیں حاصل ہو جاتی ہیں جن سے وہ جو چاہے کام لے۔چٹ منگنی اور پٹ بیاہ ہو جاتا ہے، خاوند قدموں میں گر جاتا ہے اور بیوی تابع فرمانبردار بن جاتی ہے۔ساس کی زبان بند اور نند کی پھرتیاں ماند پڑ جاتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وظیفہ ایک ایسا بٹن ہے جیسے بلب کا بٹن ہوتا ہے، ہم بٹن نیچے کرتے ہیں تو بلب آن اور اوپر کرتے ہیں تو بلب آف ہو جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ لوگ یہ کہتے ہوئے بھی پائے گئے ہیں کہ ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریقے سے وظیفہ کیا لیکن (بلب آن نہیں ہوا) ہمارا کام نہیں ہوا۔

اس حوالے سے ہمیں اپنا تصور وظیفہ درست کرنے کی ضرورت ہے۔قرآن وحدیث میں جتنی بھی دعائیں ہیں ان کو ہمیں اپنا وظیفہ بنانا چاہیے یعنی اپنی عادت اور ذمہ داری بنانی چاہیے کہ ہم ساری زندگی ان دعاوں کا اہتمام کریں۔ ہمارا کام اپنے رب سے دعا مانگنا اور مانگتے ہی رہنا ہے، جیسے انبیائے کرام اپنے رب سے یہ دعائیں مانگا کرتے تھے، ہمارا وظیفہ دین پر عمل کرنا ہے، ہمارا وظیفہ قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنا ہے، ہمارا وظیفہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا ہے اور ہمارا وظیفہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے بچنا ہے۔ہمارا وظیفہ بندگی رب ہے۔

قرآن حکیم میں سورہ حدید اور اس سے آگے آنے والی چند سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز تسبیح کے کلمے سے ہوتا ہے مثلا:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

یعنی آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ان پانچ چھ سورتوں کا آغاز ان الفاظ سے کیوں کیا گیا۔ان الفاظ کا تعلق ان سورتوں میں بیان کردہ مضمون کے ساتھ کیا ہے؟اگر اس بات پر غور کیا جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ان تمام سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ، قتال فی سبیل اللہ اور غلبہ دین کے لیے جان ومال کی قربانی لگانے کو بیان کیا گیا ہے۔چنانچہ ان سورتوں کا آغاز اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے کیا کہ :آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے،اے انسان تجھ سے ہمیں صرف تسبیح مطلوب نہیں تسبیح تو کائنات کی ہر چیز کرتی ہے،تو کائنات سے کچھ الگ کام کرکے دکھا، یعنی اپنی جان اور مال کو دین کے غلبے کے لیے قربان کرکے دکھا۔تسبیح تو سورج،چاند،ستارے،درخت،پہاڑ،چرند، پرند،درند سب کرتے ہیں لیکن وہ دین کے غلبے کے لیے جان مال کی قربانی نہیں لگا سکتے یہ کام تجھے دیا گیا ہے تو تسبیح سے دو قدم آگے نکل کر یہ کرکے دکھا۔

وظیفہ کرنا مشکل ہے۔؟

لوگوں کی طرف سے ایک بہت بڑا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ جی ہمارے لیے وظیفہ کرنا بہت مشکل ہے،ہم جب بھی کوئی وظیفہ کرتے ہیں،نماز پڑھتے ہیں،ذکر کرتے ہیں، یا کوئی بھی نیکی کا کام کرتے ہیں تو بہت بوجھ بن جاتا ہے،ہم نہیں کر سکتے لہٰذا آپ ہمیں کوئی تعویذ لکھ کر دیں تاکہ ہم گلے میں لٹکا لیں۔
یہ وہ مسئلہ ہے جو سینکڑوں لوگوں نے مجھے بتایا۔اس مسئلے کے حل سے پہلے اس مسئلے کی تشخیص کر لیتے ہیں اور یہ جان لیتے ہیں کہ ایسا کیوں کیسے اور کب ہوتا ہے۔؟اس حوالے سے سب سے پہلے سورہ الزخرف کی آیت 36 کو دیکھیں،اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔

وَمَن يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

ترجمانی: اور جو کوئی بھی اللہ کے ذکر سے اعرض کرتا یا غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اللہ کا سب سے بڑا ذکر قرآن ہے اور پھر نماز ہے اور پھر باقی اذکار ہیں۔ اب جو بھی قرآن یا نماز یا اللہ کی یاد سے مسلسل غفلت برتے گا یا مکمل اعراض ہی کر لے گا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ شخص اللہ کی پناہ اور مدد سے دور ہو جائے گا اور اس پر ایک شیطان مسلط کر دیا جائے وہ شیطان اس کا ساتھی بن کر اسے اپنی مرضی سے چلائے گا، تب اس شخص کے لیے قرآن نماز اور دین پر چلنا مشکل ہو جائے گا وہ جب بھی کوئی آیت پڑھے گا، یا نماز پڑھنا چاہے گا یا ذکر کرنا چاہے گا تو اسے نہایت ہی مشکل لگے گا اور وہ نہیں کر سکے گا۔ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ اصل وجہ اپنی ہی غفلت ہے ہم خود اللہ کی پناہ سے نکل کر شیطان کے شکنجے میں چلے گئے ہیں، اور اب ہم پر شیطان مسلط ہو چکا ہے جو کوئی بھی نیکی کا کام نہیں کرنے دیتا بلکہ ہمارا نفس ایک غلط راستے پر چل چل کر عادی بن چکا ہے اب دین پر چلنا اس کے لیے مشکل ہو چکا ہے۔

علاج اور حل

اب اس مسئلے کا حل اور علاج کیا ہے۔؟ چونکہ آپ نے خود جس راستے کا انتخاب کیا تھا اس راستے میں چور بیٹھا تھا اور اس نے آپ کو اغواء کر لیا ہے، اب اس اغواء کار کے شکنجے سے نکلنے کے لیے آپ کو زور تو لگانا ہوگا، محنت تو کرنا ہوگی، یہ جنگ آپ کو لڑنا ہوگی، اس میں آپ کو تکلیف بھی ہوگی اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ لہٰذا یہ جنگ لڑیں اور سخت محنت کے بعد فتح حاصل کریں۔ یاد رکھیں! ماحول انسان کو کسی بھی طرز زندگی میں ڈھلنے میں بہت مدد فراہم کرتا ہے، اب آپ نے چونکہ شیطانی شکنجے سے نکلنا ہے اور اکیلے آپ کے لیے نکلنا بہت مشکل ہے تو دوسروں کی مدد تعاون سے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں، یعنی ایسے ماحول میں مسلسل کئی مہینوں تک وقت گزاریں جو رحمانی ماحول ہو۔ مثلاً زیادہ وقت مسجد میں گزاریں، دینی محافل میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں، تبلیغی جماعت کے ساتھ چلے چار مہینے کے لیے نکل جائیں، بلا ناغہ قرآن حکیم ترجمے کے ساتھ تلاوت کریں، سیرت رسول اور سیرت صحابہ کی کتابیں مطالعہ کرنا شروع کر دیں۔

وظائف کی اجازت:

مجھے بارہا لوگوں کے میسج آتے رہتے ہیں کہ آپ ہمیں فلاں فلاں وظیفہ کرنے کی اجازت دیں، یہاں تک کہ ایک میسج آیا جس میں ایک شخص نے کہا کہ آپ مجھے سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھنے کی اجازت دیں، یہ میسج دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عاملوں اور جعلی پیروں نے لوگوں کا تصور دین کتنا بگاڑ دیا ہے کہ آج لوگ سورہ فلق اور قرآن بھی کسی پیر کی اجازت کے بغیر پڑھنے کو یا تو گناہ سمجھتے ہیں اور یا یہ سمجھتے ہیں کہ اگر پیر کی اجازت کے بغیر قرآن پڑھا تو قرآن ہمیں نقصان پہنچادے گا اور رجعت ہو جائے گی۔ رجعت کا لفظ بھی جعلی پیروں اور عاملوں کے ہاں بہت استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی وظیفہ اگر بغیر اجازت کیا یا بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر کیا تو رجعت ہو جائے گی یعنی یہ وظیفہ یا آیت قرآنیہ آپ کو نقصان پہنچادے گی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

یاد رکھیں! قرآن و حدیث اور ان میں موجود آیات اور دعائیں، یعنی وہ تمام اذکار و وظائف اور دعائیں جو مسنون اور ماثور ہیں ان کو پڑھنے کے لیے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، قرآن و حدیث پر کسی کا کوئی کاپی رائٹ نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر نہیں پڑھ سکتے۔ اس قسم کے من گھڑت تصورات کو پھیلانے والے دراصل مرجع خلائق بننا چاہتے ہیں، وہ اللہ کے بندے کے درمیان واسطہ بننے کی کوشش کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں بندہ ڈائریکٹ اللہ سے مخاطب ہونے یا رابطہ کرنے کے بجائے ہم سے رابطہ کرے، ہمیں واسطہ بنائے۔ یہ لوگ حب مال اور حب جاہ کی بیماری میں مبتلا انسانیت کے ناسور ہیں، اور زمین پر خدا بننے کی کوشش میں ایسے تصورات لوگوں کو دیتے ہیں۔ اس معاملے میں ان کا قصور تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کا اپنا قصور بھی ہے کہ لوگ دین اور قرآن سیکھتے نہیں، بے دینی، جہالت اور قرآن سے دوری انہیں ایسے معاملات میں پھنسا دیتی ہے۔

وظائف کی زکوۃ

زکوۃ مال کی ہوتی ہے یعنی شریعت نے مال کی ایک حد رکھی ہے جب کسی کے پاس مال اس حد کو کراس کرتا ہے تو اسے سال بعد اس مال میں سے زکوۃ دینی ہوتی ہے۔ عاملین کے ہاں ایک من گھڑت اور پیسہ بٹورنے کا ذریعہ یہ نظریہ ہے کہ آپ وظیفہ اس وقت تک فائدہ نہیں دے سکتا جب تک آپ اس کی زکوۃ ادا نہ کریں۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھیں کہ وظیفہ کیا ہے؟ تو جناب وظیفہ یا قرآن کی آیت کا ہوتا ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی کسی دعا کا۔اس کے علاوہ کوئی اور چیز وظیفہ نہیں ہو سکتی، باقی چیزیں جنتر، منتر، تنتر کہلاتی ہیں، اور ان کی شریعت میں ممانعت ہے۔جب ہمیں پتا چل گیا کہ وظیفہ قرآن و حدیث سے ہی ہوتا ہے تو یاد رکھیں قرآن و حدیث پر کسی پیر فقیر یا عامل کے کوئی کاپی رائٹ نہیں ہیں کہ آپ ان کی اجازت کے بغیر قرآن و حدیث پڑھ نہیں سکتے یا جب تک جعلی پیروں عاملوں کے من گھڑت نظریات کے مطابق زکوۃ ادا نہیں کرتے اس وقت تک وظیفہ کر نہیں سکتے۔قرآن و حدیث ہر مسلمان کے لیے ہے اور ہر مسلمان جب چاہے اور جتنا چاہے قرآن و حدیث کو پڑھ سکتا ہے اس کے لیے نہ اجازت درکار ہے اور نہ ہی کوئی زکوۃ ادا کرنا پڑتی ہے۔دوسرے بریلوی مسلک یا اہل تشیع کے عاملین کو چھوڑیے سوشل میڈیا پر آپ کو دیوبندی مسلک کے بڑے بڑے عاملین کے اشتہارات بھی ملیں گے جن میں قرآنی سورتوں اور آیات کی اجازت کی فیس اور زکوۃ کے پری پیڈ پیکجز نظر آئیں گے۔مثلا لاہور کے ایک دیوبندی عامل قاری۔۔فلاں کا اشتہار میں نے دیکھا جس میں اس نے سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ مزمل اور دیگر بہت ساری آیات کے الگ الگ پیکجز بنائے ہوئے تھے کہ ایک ہزار روپے میں تین ماہ کے لیے سورہ فاتحہ کا وظیفہ کرنے کی اجازت حاصل کریں، پندرہ سو میں ایک سال کے لیے آیت الکرسی پڑھنے کی اجازت حاصل کریں وغیرہ وغیرہ۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

آیات کے اسٹیکر

چونکہ وظائف کی بات چل رہی ہے اسی مناسبت سے ایک اور بات بھی سمجھ لیں تاکہ آپ کا تصور وظیفہ اور تصور قرآن درست ہو سکے۔ہمارے معاشرے میں مختلف آیات کے اسٹیکر اپنی حاجات کے حصول کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ان میں بہت ہی مشہور اسٹیکر قرآن کی آیت:

واللہ خیر الرازقین

کا ہے۔ یہ اسٹیکر دکانوں گاڑیوں اور دیگر کاروباری مقامات دفاتر وغیرہ میں لگا دیا جاتا ہے، لوگوں کا یہ تصور ہے کہ اس اسٹیکر کے لگانے سے کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس بات کو سمجھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ بات میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ وظیفہ کوئی بٹن نہیں ہوتا کہ بٹن آن کیا تو بلب آن ہو جائے گا اور بٹن آف کیا تو بلب بھی آف ہو جائے گا، یعنی کسی نے کوئی وظیفہ کاروبار میں برکت کے لیے بتایا تو جس دن آپ نے وہ وظیفہ پڑھا تو کاروبار چلے گا اور جس دن نہیں پڑھا تو کاروبار بھی نہیں چلے گا۔ انسان کا اس دنیا کی زندگی میں سب سے بڑا اور اصل ترین وظیفہ یہی ہے کہ وہ اللہ رسول کے احکامات کی پیروی کرے اور منع کی ہوئی چیزوں سے رک جائے، اپنی پوری زندگی کو قرآن وسنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق گزارے۔

اگر مذکورہ بالا آیت پر غور کیا جائے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے قران کریم میں یہ آیت کس پس منظر میں آئی ہے۔ یہ آیت اٹھائیسویں پارہ میں سورہ جمعہ کی آخری آیت ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں جمعہ کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے اے ایمان والو جب جمعہ کے لیے بلایا جائے یعنی جمعہ کی آذان ہو تو فوراً اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار دنیا بند کر دو۔ کاروبار بند کر کے اللہ کے حکم کی اتباع کرنا تمہارے لیے بہتر ہے کاش کے تم یہ فلسفہ سمجھتے۔ اور جب نماز مکمل کر لو تو اس کے بعد پھر اللہ کا فضل تلاش کرو، کاروبار کرو۔ پھر اگلی آیت میں ان لوگوں کے بارے فرمایا جنھوں نے کاروباری سرگرمی کو دیکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ چھوڑ کر اس طرف دوڑ پڑے تھے، فرمایا: اور جب وہ لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں جو اللہ کے پاس ہے وہ اس تجارت اور تماشے سے بہتر ہے، اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

تو جناب یہ ہے وہ آیت واللہ خیر الرازقین یعنی اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔ اس سے معلوم ہوا اس آیت میں یہ بتایا جا رہا ہے جہاں دین کی بات اور اللہ کی بات وعظ و نصیحت ہو رہی ہو اسے کاروبار کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ رزق کاروبار یا دکان سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ملتا ہے۔ لہٰذا واللہ خیر الرازقین کا مطلب ہے ہمارے کاروبار میں برکت صرف اسٹیکر لگانے سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے اور اللہ کے دین کی ترقی کا کام کرنے سے ہوتی

ہے۔اگرہم اللہ کے دین کا کام کرتے ہیں تو تھوڑے سے کاروبار میں بھی اللہ برکت ڈال کر کافی شافی کردے گا۔اور اگرہم اللہ کے دین کا کام نہیں کرتے تو کروڑوں روپے بھی کمالیں برکت نہیں ہو گی۔جیب میں لاکھوں روپے ہوں گے،بینک اکاونٹ میں کروڑوں روپے ہوں گے لیکن اللہ کا ایسا عذاب مسلط ہو گا کہ اتنے پیسے ہونے کے باوجود ڈاکٹر نے ساری لذیذ چیزیں ہمارے کھانے میں بند کردی ہوں گی ہم میٹھی چیز بھی نہیں کھاسکیں گے کیونکہ شوگر ہے،ہم گوشت نہیں کھاسکیں گے کیونکہ کولیسٹرول ہے،ہم چٹ پٹی چیزیں نہیں کھاسکیں گے کیونکہ یورک ایسڈ ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیا تعویذات نکالنا ضروری ہے

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جادو کسی نہ کسی چیز پر کیا جاتا ہے،مثلاکپڑوں پر،تصویر پر،بالوں پر،یاصرف تعویذات کیے جاتے ہیں، یاکچھ کھلایاپلایا جاتا ہے۔عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں جب تک تعویذات اور جادو شدہ اشیاء برآمد نہیں ہوں گے جادو ختم نہیں ہو گا۔اس حوالے سے سمجھنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے لیے کرنے کا کام وہی ہے جس کی رہنمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ملتی ہے۔آپ صلی اللہ علی وسلم پر بھی جادو کیا گیا تھااور آپ کے بالوں پر جادو کرکے ان کو ایک کنویں میں رکھا گیا تھا۔اس سے جو بھی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اس کے حل کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا ہی مانگی،حتی کہ ایک دن اتنی دعا مانگی کہ اللہ کی مدد آئی اور آپ کو خواب میں فرشتوں نے اس کنویں کا بتایااور ساتھ ہی سورہ فلق اور سوہ الناس بھی نازل ہوئیں۔آج ہمارے لیے بھی یہی رہنمائی ہے کہ ہم بجائے عاملوں اور جعلی پیروں کے پیچھے جانے کے نماز حاجت پڑھ کر روزانہ اس وقت تک اللہ سے دعامانگیں جب تک آپ کا مسئلہ حل نہ ہو جائے۔اور اللہ سے امید رکھیں ان شاءاللہ آپ کی مدد ضرور کی جائے گی۔لیکن اگر آپ اس کے برعکس عاملوں اور جعلی پیروں کے پیچھے بھاگنا شروع ہو گئے تو وہ آپ کی توجہ اللہ سے ہٹا کر من گھڑت چیزوں،فضول عملیات کی طرف لگالیں،اور آپ کو وسوسے ڈال کر آپ کے پیاروں سے دور کرلیں گے۔

خواب اور جادو

علماء نے جادو جنات کی علامات میں بعض علامات مختلف قسم کے خواب بھی بیان کیے ہیں۔ مثلاً ڈراونے خواب آنا، چھپکلیاں، کتے شیر دیکھنا، وغیرہ وغیرہ۔ جب کوئی عورت یا مرد ایسی باتیں اور علامات سنتا ہے تو بلاوجہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے کہ مجھے بھی تو یہ خواب آتے ہیں اس لیے مجھ پر بھی جادو ہے۔ لہذا اس حوالے سے آپ کی رہنمائی کرنا نہایت ہی ضروری ہے کہ عام طور پر ہمارے خوابوں کی حقیقت اور وجہ کیا ہوتی ہے۔

سب سے پہلی بات یہ یاد رکھیں خواب نہ شرعی دلیل ہے نہ عقلی دلیل ہے اور نہ ہی قانونی دلیل ہے۔ اس بات سے آپ کو خواب کی حیثیت کا اندازہ ہو گیا ہو گا کہ خواب کتنی کمزور چیز ہے۔ لیکن اس بات کا یہ مطلب بھی نہیں کہ رویۃ صالحہ کچھ بھی نہیں۔ یعنی ہمیں خواب کے بارے ایک بیلنس نظریہ رکھنا چاہیے، اچھے اور صالحہ خواب کا تصور بھی رکھنا ہے اور پراگندہ خوابوں سے پریشان بھی نہیں ہونا۔ حدیث میں مومن کے سچے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ یعنی ہر خواب نہیں صرف سچا نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور سچا خواب کونسا ہے اسے جاننے کا ہمارے پاس کوئی تھرمامیٹر نہیں۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اللہ کی طرف سے۔ دوم: شیاطین وجنات کی شرارت کی وجہ سے۔ سوم: انسانی خیالات۔ چونکہ ان تینوں قسموں میں فرق کرنے کی ہمارے پاس کوئی صورت یا کوئی آلہ نہیں اس لیے کہا جاتا ہے خواب نہ شرعی دلیل ہے، نہ حجت ہے، نہ عقلی دلیل ہے، اور نہ قانون دلیل۔ لہٰذا محض خواب کی وجہ سے ہم کسی چیز کو نہ تو ثابت کر سکتے ہیں اور نہ یقینی طور پر مان سکتے ہیں۔ عام طور پر ہم لوگوں کے خواب پراگندہ خیالات ہوتے ہیں جو نیند کی حالت میں ہمارے دماغ میں گھومتے رہتے ہیں اور متشکل ہو کر نظر آتے ہیں۔ یہ بات میں نے بھی محسوس کی اور یقیناً آپ نے بھی محسوس کی ہو گی کہ جب ہم خوش ہوتے ہیں، یا دن کے وقت کوئی خوشی ملی ہوتی ہے ہماری کوئی لاٹری نکل آئی ہو تو رات کو اچھے اچھے خواب خوشی والے خواب آتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس اگر دن کو ہم پریشان تھے، کوئی دکھ درد غم پہنچا تھا، یا کوئی جانی مالی نقصان ہوا تھا تو رات کو بھی اسی قسم کے پریشان کن، ڈراونے خواب گھیر لیتے ہیں۔

ایک مزے کی بات یہ نوٹ کی گئی ہے کہ انسان جس چیز سے ڈرتا ہے وہ اسے خواب میں نظر آتی ہے۔ جیسے عورتیں چھپکلی سے بہت ڈرتی ہیں اور مرد نہیں ڈرتے، اس لیے خواب میں چھپکلی ہمیشہ عورتوں کو ہی نظر آتی ہے مردوں کو نہیں نظر آتی یا بہت کم نظر آتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے انسان کے ساتھ کوئی پریشان کن واقعہ پیش آجاتا ہے، پھر کچھ دنوں کے بعد اس واقعے سے ملتا جلتا پریشان کن خواب نظر آتا ہے۔ جبکہ انسان کو وہ حقیقی واقعہ یاد نہیں ہوتا اس لیے وہ خواب سے پریشان ہو جاتا ہے شاید میرے ساتھ کچھ برا ہونے والا ہے، حالانکہ وہ برا واقعہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

خوابوں کی تعبیر

خوابوں کے حوالے سے ایک اور اہم مسئلہ یہ بھی یاد رکھیں کہ خواب کی تعبیر جاننا نہایت ہی مشکل کام ہے، خوابوں کی تعبیر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی بہت شہرت ہوئی، انبیاء تو انبیاء ہوتے ہیں ان کے برابر تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم امت میں دیکھتے ہیں تو چند گنے چنے نام ہی ہمارے سامنے آتے ہیں جو خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو علم کا سمندر تھے، آج کے دور میں ان جیسے لوگ نہیں ہیں، اگر ہیں بھی تو صرف دو چار۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں، سوشل میڈیا پر ہزاروں لوگ خاص طور پر عاملین یہ دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ خواب کی تعبیر بتا سکتے ہیں، بلکہ ہر مولوی صاحب جب اس سے کوئی خواب کی تعبیر پوچھے وہ کوئی نہ کوئی تعبیر بتا ہی دیتا ہے، اور یہ وہ کسی مہارت کی بنیاد پر نہیں بلکہ اردو بازار سے ایک دو کتابیں خرید کر اس میں سے دیکھ کر بتا رہا ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں علامہ ابن سیرین یا دیگر ماہرین تعبیر کی لوگوں کو بتائی ہوئی تعبیرات درج ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں! خواب کوئی ایسی چیز نہیں کہ علامہ ابن سیرین نے جو تعبیر بتائی ہے قیامت تک آنے والے انسانوں میں سے جو بھی وہی خواب دیکھے گا اس کی وہی تعبیر ہو گی جو ہزار سال پہلے علامہ ابن سیرین بیان کر چکے ہیں۔

مختلف قسم کے خواب نظر آنے میں ہمارے حالات، ہمارے مزاج اور طبیعت، ہماری دلی اور ذہنی کیفیت، ہماری خوراک، حتیٰ کے موسم، وقت، سونے کی کیفیت اور حالت سمیت بہت ساری چیزوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے ہم کو بھی، دال وغیرہ کوئی ایسی خوراک کھا کر سوتے ہیں جو گیس پیدا کر دیتی ہے اور نیند کی حالت میں وہ گیس ہمارے دماغ میں چڑھ جاتی ہے اور پراگندہ خیالات متشکل ہو کر نظر آتے ہیں۔ کبھی دانت یا جسم کے کسی حصے میں

درد یا بخار ہوتا ہے اور طرح طرح کے خواب نظر آتے ہیں، اور ہم انہیں ایک حقیقت سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کبھی دن کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا، ٹینشن، نقصان اٹھایا ہوتا ہے اور رات کو وہ پریشان نیند کی حالت میں بھی دماغ میں گھومتی ہے اور عجیب عجیب خواب آنے کا باعث بنتی ہے۔ کبھی دن کو کوئی لاٹری نکلی ہوتی ہے، اچھی خبر، خوشی یا فائدہ ملا ہوتا ہے اور ہمارا دل ودماغ خوش اور فریش ہوتا ہے تو نیند کی حالت میں بھی ہم اچھی چیزیں دیکھتے اور خوشی کو انجوائے کر رہے ہوتے ہیں۔

میں نے پندرہ سال مدرسوں میں بڑے بڑے علماء سے علم سیکھا، احادیث کی اہم اور بڑی کتابیں اساتذہ سے پڑھیں، مکمل قرآن کئی بار تفاسیر کے ساتھ پڑھا، عربی ادب اور گرائمر سمیت دیگر علوم حاصل کیے، لیکن میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ میں خوابوں کی تعبیر نہیں جانتا۔ تعبیر کے علم کا کوئی نصاب نہیں جو کہیں پڑھایا جاتا ہو اور اس کے پڑھنے کے بعد کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس سند ہے اور میں تعبیر بتا سکتا ہوں، بلکہ یہ ایک وہبی علم ہے جسے اللہ چاہتا ہے عطاء کر دیتا ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا خواب کی درست تعبیر بتانے والا آج کوئی نہیں اس لیے ہر کسی سے خواب کی تعبیر پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں، اور نہ ہی کسی کتاب میں اپنی خواب کی تعبیر دیکھنے یا اس پر یقین کرنے کی ضرورت ہے۔ خواب کے بارے ہمیں وہ اسوہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دیا، یعنی جب بھی ہم کوئی ایسی خواب دیکھیں جو پریشان کن، یا ڈراونی ہو تو مسنون دعا پڑھ کر اپنے بائیں کندھے پر تھتکار دیں یعنی تھو تھو کر دیں، اور پھر بے فکر ہو جائیں کہ اس خواب کے برے اثرات اگر ہوئے بھی تو ہم دعا پڑھ کر اللہ کی پناہ میں آچکے ہیں۔

احادیث

قال النبی صلی الله علیه وسلم: الرویا الصالحة من الله، والحلم من الشیطان، فاذا حلم احدکم حلما یخفه فلیبصق عن یساره، والیتعوذ بالله من شرها، فانها لا تضره۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور براخواب شیطان کی طرف سے ہے۔اس لیے اگر کوئی برااور ڈراوناخواب دیکھے تو بائیں طرف تھو تھو کر کے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔اس عمل سے شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچاسکے گا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اذا رأی احدکم الرویا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ۔ (مسلم، ابوداود، ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے،اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے،اور جس پہلو پر تھااسے بدل لے۔

ان دواحادیث سے ہمیں جو رہنمائی ملتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم خواب ہر کسی کو نہ بتائیں۔اچھے خواب کے بارے فرمادیا کہ صرف اسے بتاوجو تمہارا محبوب یعنی خیر خواہ ہو،علم والا ہو، تعبیر کا علم رکھتا ہو،جبکہ برے کا خواب کو ہر گز کسی کو نہ بتاو۔جب براخواب دیکھو تو مندرجہ ذیل دعائیں یاان میں سے کوئی ایک پڑھ کر بائیں طرف تھو تھو کر دواور بے فکر ہو جاویہ خواب کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

براخواب دیکھ کر پڑھنے والی چند دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَمَلِ الشِّیۡطَانِ وَسَیِّاٰتِ الۡاَحۡلَامِ

اے اللہ میں شیطان کے عمل اور برے خوابوں سے آپ کی پناہ میں آتاہوں۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطَانِ وَشَرِّ ھَا۔(مسلم)

میں شیطان اوراس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتاہوں۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ وَمِنۡ شَرِّ ھٰذِہٖ الرُّءۡیَا

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

☆............☆............☆

روحانی آپریشن

عملیات کی دنیا میں کچھ بہروپیے لوگوں کا روحانی آپریشن کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یعنی ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ ایسی خفیہ طاقتیں اور قوتیں ہیں یا موکلات اور جنات ہیں جن کے ذریعے ہم لوگوں کی بیماریوں کا چند منٹ میں بغیر کسی تکلیف اور درد کے آپریشن کر دیتے ہیں۔ یہ آپریشن انسانی جسم کے اندر کیے جاتے ہیں مثلاً دل کا آپریشن، گردوں کا آپریشن، کانوں اور آنکھوں کا آپریشن وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے لوگ کسی علاقے میں سر اٹھاتے ہیں، چند ہی دنوں میں پورے ملک میں ان کی شہرت ہو جاتی ہے اور ہزاروں لوگ ان کی طرف رخ کرتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ یہ رش کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے اور پھر کسی دوسرے علاقے میں کوئی دوسرا بہروپیہ کھڑا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح کا ایک دجال سن 2011 کے زمانے میں کشمیر کے علاقے باغ میں بھی مشہور ہوا، اس کی شہرت یہ تھی کہ وہ دل کا آپریشن کرتا ہے اور دل کی تمام امراض اس کے پاس علاج کروانے سے ختم ہو جاتے ہیں، یہاں تک لوگوں میں مشہور کر دیا گیا تھا کہ راولپنڈی کے مشہور دل کے ہسپتال سے جو مریض لاعلاج قرار دے کر گھر واپس کر دیئے جاتے ہیں وہ بھی اس کے پاس لیجانے سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ہمارے کچھ عزیز دل کے روحانی آپریشن کے لیے اس کے پاس جا رہے تھے تو میں نے بھی اس دجالیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لیے جانے کا قصد کیا۔ میں ان دنوں اخبارات میں کالم نگاری بھی کرتا تھا، مجھے یقین تھا یہ فراڈ ہے اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ساری صورتحال ایک مضمون میں لکھوں گا، اور میں نے وہاں سے واپس آ کر اخبار میں ساری صورتحال کو لکھا بھی۔ لیکن دجل اور فریب اتنا زیادہ تھا کہ ایک بار میں بھی وہاں کی صورتحال دیکھ کر تھوڑا سا یقین کر بیٹھا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے دجال کا فتنہ اتنا بڑا ہو گا کہ ایک شخص یہ کہتے ہوئے دجال کے پاس جائے گا کہ مجھے یقین ہے یہ دجال ہے لیکن

میں صرف دیکھنے جارہاہوں اور جب وہ اس کے پاس جائے گا تو اس پر ایمان لے آئے گا۔ اصل دجال تو بعد میں آئے گا اس سے پہلے یہ چھوٹے چھوٹے دجال بھی اتنے فتنہ پرور ہیں کہ میں پورے یقین کے ساتھ گیا تھا کہ یہ جھوٹا ہے لیکن وہاں پہنچ کر اور صورتحال دیکھ کر ایک بار میں بھی تھوڑا سا سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ شاید سچ ہی ہو۔ کیونکہ اس شخص نے سفید عمامہ، لمبا سفید کرتا، آدھی پنڈلی تک شلوار، اور مکمل صوفیانہ ہیئت بنائی ہوئی تھی، جب نماز کا وقت ہوا خود آذان دی، اور جماعت کرائی اور پھر لوگوں کے دلوں کے آپریشن شروع کیے۔ آپریشن کیا تھا کمر پر ایک تھپڑ رسید کرتا تھا، اور کسی کو معمولی سے بلیڈ کا کٹ لگا کر پٹی کر دیتا تھا، چند منٹ میں سینکڑوں لوگوں کے آپریشن کیے۔ لوگ اپنی باری کے انتظار میں لمبی لائن بنا کر کھڑے تھے اور جتنی لمبی لائن تھی اس پوری لائن کے ساتھ ہر پانچ چھ فٹ پر چندہ باکس لگائے ہوئے تھے، جن میں لوگ حسب توفیق پیسے ڈالتے تھے۔ بہر حال اس طرح کے فراڈیے اور دجال مختلف علاقوں میں سر اٹھاتے اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے یہ سب فراڈ ہوتا ہے اور ایسا کوئی طریقہ اور روحانی آپریشن نہیں ہوتا۔

محبوب قدموں میں

محبوب، بیوی، ساس بہو کو تابع کرنا

مجھے روزانہ جو میسجز آتے ہیں ان میں ایک آدھ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں فلاں لڑکی یا لڑکے سے پیار کرتا ہوں، لیکن وہ لڑکا یا لڑکی نہیں مان رہی۔ یا وہ تو مان رہی ہے لیکن اس کے والدین نہیں مان رہے، کوئی ایسا عمل یا تعویذ دیں کہ وہ مان جائیں۔ اسی طرح میری بیوی یا میرا خاوند میری بات نہیں مانتا کوئی ایسا تعویذ دیں کے وہ میری ہر بات مانے۔ میری ساس بہت تنگ کرتی ہے، یا میری بہو نے سارا گھر اجاڑ دیا ہے، یا میری نند نے قیامت بھرپا کی ہوئی ہے، آپ کوئی تعویذ دیں تا کہ وہ تابع ہو جائے، وغیرہ وغیرہ۔

اس حوالے سے سب سے پہلی بات تو یہ ذہن نشین کر لیں کہ کسی بھی انسان کو عملیات کے زور پر تابع کرنا، یا اس کے دل ودماغ پر اثر انداز ہونا شرعی طور پر ناجائز ہے۔ شریعت ایسے کسی عملیات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ کسی عامل سے کوئی تعویذ لے کر کسی کے دل ودماغ پر اثر انداز ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی

اوراس نے کہامیرا خاوند دوسری شادی کرناچاہتا تھامیں نے ایک عمل کے ذریعے اسے روک رکھاہے۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہانے فرمایااس عورت کو باہر نکال دو یہ جادو گرنی ہے۔یعنی آپ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس عورت کواپنے پاس سے ہٹادیا۔یہ بات توان کے لیے ہے جوکسی دین وشریعت کومانتے ہیں،جو کسی خدااور رسول کومانتے ہیں۔

اور وہ لوگ جن کے نزدیک نہ اللہ کی بات کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاقرآن و حدیث اوردین وشریعت کی کوئی اہمیت ہے ان کے لیے عرض ہے کہ اگرآپ کسی کو تعویذات کے زورپر تابع کرتے ہیں تواس سے فائدے کے بجائے الٹانقصان ہوتاہے،اور نقصان بھی معمولی نہیں بلکہ ٹھیک ٹھاک ہوتاہے۔مثلاً آپ کسی لڑکی کو تعویذات اور عملیات کے زورپر تابع کرکے اور قائل کرکے اس سے شادی رچالیتے ہیں تو یہ قائل ہونا عارضی ہوتاہے،جونہی تعویذات کااثر ختم ہوگااس کادل پھرآپ سے نفرت کرنے لگے گااور لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں گے اورآپ کی زندگی عذاب بن جائے گی اور بالاخر نوبت طلاق تک پہنچ جائے گی۔یعنی آپ نے شریعت کی نافرمانی بھی کی اورآپ کامسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوا۔

اسی طرح تعویذات کے ذریعے کسی کواپنی مرضی کے تابع کرنے کاایک اور بہت بڑانقصان یہ ہوتاہے کہ جب آپ کسی عامل کے پاس جاکر تعویذات کرواتے ہیں توعام طورپر جس قسم کے تعویذات دیے جاتے ہیں وہ جادوگری کے تعویذات ہوتے ہیں اوران تعویذات کے ذریعے اس لڑکی پر جنات کومسلط کرکے اس کے دماغ کوآپ کی مرضی کے تابع کیاجاتاہے۔چنانچہ ایک بار جب جنات اس کے ساتھ آتے ہیں توپھرآسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑتے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ایک لڑکی شادی سے پہلے ٹھیک ٹھاک ہوتی ہے لیکن شادی کے بعداس کے ساتھ جنات والا معاملہ شروع ہوجاتاہے کیونکہ یہ جنات آپ نے خوداس پر تعویذات کرکے لگائے ہیں۔اب یہ جنات آپ کو بھی حق زوجیت ادانہیں کرنے دیتے۔

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے ہم فلاں کی بھلائی کے لیے یہ تعویذات کروا رہے ہیں لیکن ان تعویذات کی وجہ سے بھلائی نہیں ہوتی بلکہ اس شخص کی زندگی ان تعویذات کی وجہ سے عذاب بن جاتی ہے اور نقصان آپ کو بھی ہوتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے ایسی صورتحال میں ہم اپنے مسئلے کے حل کے لیے کیا کریں۔؟ تو جناب ہمیں اپنے مسائل کے حل کے لیے وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو اللہ کے نبی اور صحابہ کرام و اولیائے کرام نے اختیار کیا تھا۔ یعنی ہم دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھ کر اللہ سے دعا کریں اور بار بار کریں۔ اس طریقے سے جب اللہ اس کے دل کو موڑے گا تو یہ موڑنا جنات کا نہیں بلکہ جنات کے رب کا ہو گا اور دائمی و ہمیشہ کا ہو گا۔

جادو گر کون کب کیسے

ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے کہ جادو گر کون ہوتا ہے، اور کیسے بنتا ہے۔ آپ کے علم میں یہ بات ہونا ضروری ہے کہ شیطان کسی جنس کا نام نہیں بلکہ شیطان ایک وصف ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ شیطان جنوں میں سے بھی ہوتے ہیں اور انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں۔ جادو گر اور عامل دراصل انسانی شکل میں شیطان ہوتے ہیں۔ جادو کی کوئی ایک قسم نہیں اور نہ ہی اسے سیکھنے کا کوئی ایک طریقہ ہے۔ خلاصہ سب کا یہ ہے کہ جادو گر بننے کے لیے اللہ، رسول، قرآن اور دین اسلام کی توہین کرنی پڑتی ہے اس کے بغیر کوئی بھی جادو گر نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ عام دنیا کے ہر معاملے میں ہم دیکھتے ہیں جو جس کام میں جتنا گھستا ہے اور جتنا محنت کرتا ہے اتنا ہی ترقی پاتا ہے، مثلاً کوئی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے تو سب طالبعلم ایک طرح نہیں ہوتے کوئی بہت ذہین بھی ہوتے ہیں اور بہت محنتی بھی ہوتے

ہیں، جبکہ کچھ ذہین ہوتے ہیں لیکن محنتی نہیں ہوتے، کچھ محنتی ہوتے ہیں لیکن ذہین نہیں ہوتے، کچھ نہ محنتی اور نہ ہی ذہین ہوتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو تعلیم کو آخر تک مکمل حاصل کرتے ہیں اور کچھ پانچویں، کچھ آٹھویں، کچھ میٹرک تک پڑتے ہیں، یہی معاملہ ہر کام کا ہے۔ بالکل ایسے ہی جادو کو سیکھنے والوں کا معاملہ بھی ہے۔ کچھ تو بہت گہرائی سے مکمل سیکھتے ہیں اور کچھ ادھورا ادھورا سا کچھ سیکھ لیتے ہیں۔

قارئین! جیسا کہ عرض کیا جادو سیکھنے کے لیے کفریہ کام کرنا پڑتا ہے اور دین وانسانیت کی توہین کرنی ہوتی ہے، چنانچہ جادوگر جادو سیکھنے کے لیے کئی کئی مہینوں تک ناپاک رہتا ہے۔ اور ہر ایسا کام کرتا ہے جس سے اللہ ناراض اور شیطان خوش ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کر دیا تھا، وجہ یہ بتائی کہ میں انسان سے افضل ہوں، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے انسان کو فضیلت بخشی ہے۔ چنانچہ جادوگر بننے کے لیے شیطان پہلے یہی تسلیم کرواتا ہے کہ تم اپنے جسم پر گندگی اور پیشاب ملو تاکہ یہ ثابت ہو تم گندے اور کمینے انسان ہو تمہیں مجھ پر کوئی فضیلت نہیں حاصل۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر جادو سیکھتے وقت گندے رہتے ہیں۔ اپنا پاخانہ اٹھا کر اپنے جسم پر ملتے رہتے ہیں۔ گٹر کے اندر کئی کئی دنوں سے بیٹھتے ہیں۔ مجھے خود ایک عورت کی کال آئی اور اس نے بتایا میرا شوہر گھر کے اندر گٹر کا ڈھکن کھول کر اندر بیٹھ جاتا ہے اور کئی کئی گھنٹے اندر ہی بیٹھا رہتا ہے۔ پھر رات کو کمرے کی لائٹیں بند کر کے بہت ساری موم بتیاں جلا کر کچھ کرتا رہتا ہے۔ سعودی عرب میں پولیس نے ایک گھر پر چھاپا مارا تو دیکھ ایک شخص نہانے والے ٹب کے اندر جو کئی دنوں تک پاخانہ کر کے بھرا ہوا تھا اس میں لیٹا ہوا ہے، جب اسے گرفتار کیا گیا اور پوچھا گیا یہ کیا کر رہے ہو تو اس نے بتایا میں چلہ کر رہا ہوں۔

جادو کی عملیات سیکھنے کے دوران بہت سارے کام کرنے پڑتے ہیں جن میں سے ایک اہم کام اپنی کسی محرم عورت یعنی ماں، یا بہن، یا بیٹی کے ساتھ زنا کرنا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ بارہا ہم میڈیا میں اس قسم کی خبریں سنتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنی بہن یا بیٹی کے ساتھ غلط کام کرتا رہا ہے، یہ دراصل جادو سیکھنے کے عملیات کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جادو سیکھنے کے عملیات میں سے ایک بڑا عمل کسی بچے کو زیادتی کے بعد گلا دبا کر قتل کرنا ہوتا ہے، یعنی انسانی جان کو شیطان کے نام پر قربان کرنا۔ ہم کئی بار یہ خبر سنتے ہیں فلاں علاقے میں کچھ مردوں نے کسی عورت کے ساتھ زیادتی کی

اور فرار ہو گئے۔ لیکن نابالغ بچوں یا بچیوں کے ساتھ زیادتی کا واقعہ جب بھی ہوتا ہے اکثر اسے گلا دبا کر قتل کر دیا جاتا ہے، حالانکہ محض جنسی ہوس پوری کرنی ہوتی تو زیادتی کے بعد فرار ہو جاتا، لیکن گلا دبا کر اور اذیت دے کر قتل کرنے کے واقعات جادو سیکھنے اور اس میں ترقی حاصل کرنے والوں کے کارنامے ہیں، جو انہیں ان کے استاد جادو گر بتاتے اور کرواتے ہیں۔ اسی طرح جادو سیکھنے کے لیے جیسے کچھ کام کیے جاتے ہیں اسی طرح کچھ منتر، کچھ کلمات بھی بار بار دہرائے جاتے ہیں، جن میں شیطانوں کی بڑھائی، اور ان کو پکارا گیا ہوتا ہے۔ یہاں تک تو بات ہوئی اصل جادو گروں کی، اب ذرا دوسری کیٹگری کے لوگوں کی بات بھی کر لیتے ہیں۔

عام عامل جو غیر شرعی اعمال کرتے ہیں

جادو گروں کی دوسری کیٹگری ان لوگوں کی ہے جو اوپر بیان کردہ انتہائی گندے اور گھٹیا اعمال تو نہیں کرتے البتہ خوبصورت لبادے میں لپٹے غیر شرعی اور ناجائز عملیات شیطان ان سے بھی کرواتا ہے۔ اس کیٹگری کا شکار وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک طرف تو اسلام کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتے جبکہ دوسری طرف انتہائی لالچی، حب مال اور حب جاہ کے متوالے ہوتے ہیں، ان لوگوں کے اندر صبر، حوصلہ، توکل اور یقین نہیں ہوتا یہ انتہائی کمزور ایمان لوگ ہوتے ہیں، پیسے کی لالچ میں آہستہ آہستہ ناجائز عملیات کی طرف بڑھتے بڑھتے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ یہ محض جواز کے سوراخ ڈھونڈتے رہتے ہیں، مجربات کے نام پر ایسے ایسے کام کرتے ہیں جن کا نہ سر ہوتا ہے نہ پاوں۔ بس ان کے پاس ایک ہی دلیل ہوتی ہے: یہ عمل یہ تعویذ یہ کلمات مجرب ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا کسی چیز کا محض مجرب ہونا اس کے جواز کی دلیل بن سکتا ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا۔ کوئی چیز کتنی ہی مجرب کیوں نہ ہو شریعت کی حدود کو پھلانگے گی یا شریعت کے اصولوں کو پامال کرے گی ناجائز ہو گی۔ ہمارے معاشرے میں ایک طرف کھلم کھلا جادو گر بھی موجود ہیں اور دوسری طرف ایسے عاملین بھی موجود ہیں جو نورانی علم کے دعویدار ہیں اور دین و کفر دونوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دو کشتیوں میں پاوں رکھے ہوئے ہیں۔ دین کو بھی نہیں چھوڑ سکتے اور لالچ کے آگے بند بھی نہیں باندھ سکتے چنانچہ ایسے لوگوں کے عملیات کی ایک بہت بڑی نشانی یہ ہوتی ہے یہ جو تعویذ دیں گے اس میں کچھ قرآن کی آیات، الفاظ، اسماء بھی ہوں گے اور کچھ غیر معروف، کلمات، علامات، سنبلز اور نشانات بھی

ہوں گے۔ان عملیات کے بے بنیاد ہونے کی ایک واضح نشانی یہ بھی ہے کہ آپ کراچی سے پشاور تک ایک ہزار عاملوں کے پاس جائیں اور سب کو ایک ہی مسئلہ بتائیں لیکن اس مسئلے کے حل کے لیے ہر عامل دوسرے سے مختلف تعویز، عمل، ٹوٹکہ اور طریقہ بتائے گا۔

جیسا کہ عرض کیا جادو سیکھنے کی پہلی شرط یہ ہے نعوذ باللہ کسی بھی قرآنی صفحے یا صفحات کو پاؤں تلے رکھ کر وظیفہ کیا جاتا ہے، اس کے لیے گندی ترین جگہ جیسے باتھ روم یا نجاست والی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے، عورتوں کے حیض والے خون سے، اور ان کپڑوں پر جن پر خون لگا ہو، ان پر مقدس الفاظ الٹ کر لکھے جاتے ہیں، اس دوران چلہ کشی وغیرہ کی جاتی ہے، یہ عامل بننے کی ابتداء ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ جس کام کی ابتداء یہ ہے، اس کی انتہا اور اسفلیت کیا ہو گی؟ آپ نے سنا ہو گا کہ الو کا گوشت اور کھال وغیرہ جادو ٹونوں میں استعمال کی جاتی ہے، صرف یہی نہیں، حالت جماع میں جو نجاست بدن سے نکلتی ہے اسے بھی تعویز لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور انسان اسفل السافلین میں شمار ہونے لگتا ہے۔ انسانی بدن کی نجاست کے علاوہ ناپاک جانوروں کی غلاظت، خون، کھوپڑیاں عملیات میں استعمال کی جاتی ہیں، بعض اوقات جو لوگ قبرستان میں سخت قسم کی چلہ کشی وغیرہ کرتے یا کرواتے ہیں، اس میں مردوں کی توہین، ان کے ساتھ بد فعلی، اور اس قسم کے ہزاروں ایسے کام کیے جاتے ہیں جس کے بارے میں عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ایک عورت عامل کے پاس آئی اور کہا میرا شوہر میری بات نہیں مانتا اس کے لیے کوئی تعویز دیں۔عامل نے عورت سے کہا ایک مہینے تک ناخن نہیں کاٹنے، جب اچھے خاصے بڑے ہو جائیں تو میرے پاس آنا۔مہینے بعد عورت اس کے پاس گئی تو عامل نے اس کے ناخن کاٹ کر ایک برتن میں ڈالے اور برتن چولہے پر رکھا، جب ناخن پگھل گئے تو کہا، اب یہ کسی طریقے سے اپنے شوہر کو کھلا دو۔عورت نے ایسا ہی کیا، جس کے نتیجے میں خاوند پر جنات کا کوئی ایسا اثر ہوا کے وہ پاگلوں کی طرح ہو گیا اور مصیبت ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی۔

روزنامہ امت کی ایک حیرت انگیز رپورٹ

جادو نگری کی اس پراسرار دنیا کے بارے روزنامہ امت میں شائع ہونے والی ندیم محمود کی تفصیلی رپورٹ کے چند پیرا گراف آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں:

’’کوئی دس برس پرانا واقعہ ہے۔ خانیوال کی کھوکھرا پار کالونی نمبر 3 میں مولوی خلیل نامی ایک عامل نے اپنے زیر علاج ایک شخص سے یہ کہہ کر آٹھ نو ماہ کا بچہ ذبح کرادیا تھا کہ تم پر کالی مائی کا جادو کرایا گیا ہے، لہٰذا اس کے توڑ کے لیے انسانی بھینٹ ضروری ہے۔ بعد میں عامل اپنے مریض سمیت گرفتار ہوگیا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت اخبار کی شہ سرخی بنا تھا۔

جادو ٹونہ اور تعویذ گنڈے ہمارے معاشرے میں کوئی نئی چیز نہیں، لیکن آج کل یہ معاملہ کچھ زیادہ ہی زوروں پر ہے۔ جادو کا ذکر قرآن پاک میں بھی ملتا ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شہر میں اس پائے کے جادوگر، عامل یا سفلی گر موجود ہیں جو اپنے عملیات اور تنتر منتر کے زور پر نفرت کو محبت اور محبت کو نفرت میں بدل دیتے ہیں؟ کاروبار کو باندھ کر انسان کو کوڑی کوڑی کا محتاج بنادیتے ہیں؟ طلاقیں دلوا کر ہنستے بستے گھر کو اجاڑ دیتے ہیں؟ تالوں پر منتر پڑھ کر دماغ مقفل کردیتے ہیں؟ خواتین کو شیطانی عمل کے ذریعے ہر جائز اور ناجائز کام پر راضی کرلیتے ہیں؟ اور یہ کہ سفلی عمل کے بعض عملیات میں واقعی انسانی بھینٹ دینا ضروری ہوتی ہے؟ جس کے نام پر المناک واقعات ہوتے ہیں۔ ذہن میں پیدا ہونے والے یہی سوالات ہمیں جادو ٹونے اور عاملوں کی پراسرار اور حیرت انگیز دنیا میں لے گئے۔ البتہ رپورٹ کی تیاری کے دوران ادراک ہوا کہ اس گورکھ دھندے کو سمجھنے کے لیے برسوں کا عرصہ چاہیے۔ سب سے بڑا مسئلہ سفلی اور کالے جادو کے حقیقی عاملوں سے رابطے کا رہا کیونکہ کالے جادو کا کوئی بھی ماہر یا سفلی گر خود کو ظاہر نہیں کرتا البتہ شعبدے بازوں سے سارا شہر بھرا پڑا ہے۔ ہم اپنے دوستوں کے توسط سے کالا اور سفید علم کرنے، سیکھنے اور اس کی کاٹ کے ماہروں کے علاوہ چند ایسے افراد سے بھی ملے جو کسی نہ کسی طور پر جادو ٹونے سے وابستہ رہے، لہٰذا پہلے ان بنیادی معلومات کا ذکر کرتے چلیں، جو ان افراد سے حاصل ہوئی۔

کتابی چلے اور منتر جنتر

کالے جادو، سفلی عمل یا روحانی چلوں کے حوالے سے مارکیٹ میں سینکڑوں کتابیں دستیاب ہے۔ ان میں سے کئی کتابیں سو، ڈیڑھ سو سالہ قدیم بھی ہیں جنھیں ری پرنٹنگ کرکے مارکیٹ میں لایا گیا۔ جادو ٹونے کے عملیات کے مطابق ان کتابوں کی کم سے کم قیمت 25 روپے اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سے دو سو روپے تک ہے، تاہم عاملوں اور

سفلی گروں کے مطابق کتابوں میں جو چلے اور عمل بیان کیے جاتے ہیں، ان میں کوئی ایک آدھ نقطہ چھوڑ دیا جاتا ہے، اس لیے یہ بیکار ثابت ہوتے ہیں۔ بعض لوگ کتابوں میں پڑھ کر چلہ یا عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس طرح نہ صرف یہ اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں بلکہ ان کو نقصان پہنچنے کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔

ہر کالا علم، سفلی نہیں

ہر کالا علم ضروری نہیں کہ سفلی ہو، سفلی عمل کا مقصد انسانیت کو سوائے نقصان پہنچانے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ کالے علم کے بعض عمل ایسے بھی ہیں جس میں عامل کو پاک صاف رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دوران عمل جھوٹ بولنے سے لے کر زنا تک ہر برے فعل سے اجتناب برتنا لازم ہوتا ہے۔ (قارئین! اس سے معلوم ہوا بعض جادو ایسے بھی ہیں جن کے چلے کے لوازمات میں یہ بات شامل ہے کہ پاک صاف رہیں اور غلط کام نہ کریں، لہذا بعض عاملین جو کہتے ہیں ہم جو عملیات کرتے ہیں اس میں کوئی غلط کام یا چلہ نہیں ان کی بات غلط ثابت ہوتی ہے۔)

دوسری جانب سفلی سراسر شیطانی عمل ہے اور اس عمل کے لیے غلیظ اور ناپاک رہنا اولین ہے. کالا علم سکھانے والے ایک شخص استاد فیضو کا کہنا تھا کہ ”سفلی کے بعض عملیات ایسے بھی ہیں جس میں عامل کو 41 دن کے چلے میں روز شراب پینا اور زنا کرنا لازمی ہوتا ہے، ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ اسے اپنا فضلہ کھانا اور پیشاب پینا پڑتا ہے۔ نئی کراچی کا ایک سفلی گرو حید بھی ایسی ہی پستی میں گر چکا ہے، سفلی کے بعض 21 روزہ عمل بیت الخلا میں کرنے پڑتے ہیں.“ علاوہ ازیں سفلی عملیات میں عموما قرآن پاک کی آیات کو الٹا پڑھنا ہوتا ہے (نعوذ باللہ) جس سے ان کا مفہوم بھی بالکل الٹ ہو جاتا ہے۔

لیاقت آباد کے رہائشی پرویز جو اپنے کپڑے کی دکان کی 'بندش' کھلوانے اور گھر والوں پر سفلی عمل کے وار کے توڑ کے لیے عاملوں کے پاس جاتا رہتا ہے اور اسی مقصد کے لیے کبھی کراچی میں اپنے وقت کے صف اول کے سفلی گرو رتن سائیں کے پاس بھی گیا تھا. ”رتن سائیں مختلف لوگوں کو حیض کے خون سے تعویذ لکھ کر دیتا تھا، یہ منظر کئی بار خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، اس کے علاوہ اس کے پاس ایسی عورتوں کا بھی تانتا بندھا رہتا تھا جو شوہر کو تابع کرنے کی خواہش مند تھیں، ایسی خواتین سے وہ حیض کا کپڑا منگواتا پھر اس پر چند منتر پڑھ کر ہدایت کرتا تھا کہ کسی وقت

موقع دیکھ کر اس کپڑے کو پانی میں گھول کر شوہر کو پلا دینا، وہ کتے سے زیادہ تمھارا وفادار ہو جائے گا، جو کرتی پھرو، کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا۔'' ماضی کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے پرویز کا کہنا تھا، ''یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں کافی پریشان رہتا تھا کیونکہ مخالفین نے کالے جادو کے ذریعے نئی کراچی میں واقع میری کپڑے کی دکان 'باندھ' رکھی تھی، کاروبار ٹھپ ہونے کی وجہ سے جہاں معاشی تنگی تھی وہیں گھر کے بعض افراد بھی جادو کے زیر اثر بیمار رہتے تھے۔ میں نے کئی بار اپنی دکان اور گھر کے نزدیک دبائے پتلے اور تعویز برآمد کیے تھے، اس کا ذکر میں نے اپنے قریبی عزیز سے کیا تو وہ مجھے رنچھوڑ نارائن پورہ میں رہائش پذیر رتن سائیں کے پاس لے گیا، جو اس وقت کالے جادو کا سفلی کا 'ٹاپ' کا عامل تھا اور مشہور تھا کہ اس نے کالی دیوی اور ہنومان کو تابع کر رکھا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ رتن سائیں نے کچھ پڑھ کر چند لونگیں، سوئیاں اور سیندور میرے حوالے کیا اور کہا کہ گائے کا دل درمیان سے چیر کر اس میں یہ تمام اشیاء رکھنے کے بعد اسے سوئی دھاگے سے دوبارہ سی کر دوپہر بارہ بجے کے قریب کسی ویرانے میں پھینک آنا۔ اس سے ایسی کاٹ ہو گی کہ تم پر جادو کرانے والے خود شکار ہو جائیں گے۔ دوسرے دن میں نے رتن سائیں کی ہدایت کے مطابق دل خریدا اور اس میں مذکورہ اشیاء رکھ کر نئی کراچی 6 نمبر پر صبا سنیما کے نزدیک ندی کے کنارے اس دل کو پھینک دیا۔ اچانک تین چار خوفناک کتوں نے مجھے گھیر لیا، میں نے اپنی زندگی میں اس قدر ڈراؤنی شکل والے کتے نہیں دیکھے تھے، وہ دل پر لپکنے کے بجائے مجھے گھور رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ بھونکتے بھی جا رہے تھے۔ میں بڑی مشکل سے جان بچا کر گھر پہنچا۔ اگلے دن رتن کو جا کر سارا ماجرا سنایا تو کہنے لگا، بیوقوف میں نے بکری کا دل کہا تھا تم گائے کا لے آئے، شکر کرو کہ زندہ بچ کر آ گئے۔ خیر تمھیں سیندور اور لونگیں دوبارہ پڑھ کر دیتا ہوں، انھیں بکری کے دل میں چھپا کر پھینک آنا، تاہم میں اس قدر خوفزدہ ہو چکا تھا کہ میں نے ہامی تو بھر لی لیکن رتن کی ہدایت پر عمل نہیں کیا۔''

رنچھوڑ لین کے رہائشی سفلی گر رتن سائیں کو کئی برس پہلے ایک بلوچ نے قتل کر دیا تھا۔ اس بلوچ کی فیملی کے تقریباً تمام افراد کسی نامعلوم بیماری کا شکار ہو کر مرے تھے، اسے شک تھا کہ رتن سائیں نے اس کے مخالفین سے بھاری رقم لے کر اس کے اہل خانہ پر کالا جادو اور سفلی کرایا تھا لہٰذا ایک روز وہ بہانے سے رتن کو میوہ شاہ قبرستان لے گیا اور گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اس طرح اپنے زمانے کا بدنام ترین سفلی گر اپنے انجام تک پہنچا۔ کہا جاتا ہے کہ رتن کے نام

کے بغیر کراچی میں کالے جادو اور سفلی عمل کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی اور جادو ٹونے سے وابستہ شاید ہی ایسا کوئی فرد ہو جو اس کے نام سے واقف نہ ہو۔اس کے ایک شاگرد گوگا کے دعوے کے مطابق جو آج کل سید اعجاز حسین کے پاس روحانی علم بھی سیکھنے آرہا ہے۔"رتن کے پاس ایک ایسا بھی عمل بھی تھا جسے پڑھ کر وہ کافی فاصلے تک اڑ بھی لیتا تھا."
واللہ عالم بالصواب

شعبدے بازوں اور جادو گروں میں فرق

سفلی اور کالے جادو کے حقیقی عاملوں اور شعبدے بازوں میں واضح فرق ہے. شہر بھر میں اپنی دکانیں سجا کر بیٹھے عاملوں کی 99 فیصد تعداد جعلی ہے، جو مختلف شعبدے دکھا کر سادہ لوح عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں، مثلاً کیمیکل کے ذریعے بغیر تیلی کے آگ لگادینا، سرنج کے ذریعے لیموں کا رس نکل کر پھر سرنج کی مدد سے ہی اس میں سرخ رنگ بھر کر لیموں میں خون ٹپکتا دکھانا وغیرہ۔اس کے برعکس اصل عامل اور حقیقی سفلی گر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس معاملے میں وہ سخت رازداری برتتے ہیں،اور ہمیشہ اپنے قابل اعتماد کارندوں کے ذریعے ہی بھروسے کی پارٹیوں سے سودا کرتے ہیں، وہ کبھی کسی اجنبی کے سامنے اعتراف نہیں کرتے کہ وہ سفلی گر ہیں یا کالے علوم کے ماہر ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اکثریت ایسے سفلی گروں کی بھی ہے جو خود کو بظاہر روحانی عامل ظاہر کرتے ہیں لیکن اصل میں وہ کالے جادو اور سفلی کا کام کر رہے ہیں، اس وقت لسبیلہ کا، کاکا، اورنگی ٹاؤن معمار شاہ، کورنگی سو کوارٹر کے بنگالی پاڑے کا انور، نیو کراچی کا سعید اور میر پور خاص کا بھگت، سفلی اور کالے جادو کے ماہر کے تصور کیے جاتے ہیں. یہ بات طے شدہ ہے کہ سفلی گر یا عامل کتنا ہی نامور ہو، اپنے ساز و سامان اور حصار کے بغیر بیدست و پا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رتن جیسا نامی گرامی سفلی گر بھی ایک عام شخص کی گولیوں کا نشانہ بن گیا تھا۔

کالی اور ہنومان کا جان لیوا عمل

کالے جادو اور سفلی عاملوں میں کالی مائی، کالی دیوی یا کالکا دیوی اور ہنومان سخت ترین تصور کیا جاتا ہے، اور جس کے قبضے میں ان میں سے ایک چیز بھی ہو، وہ انتہائی طاقتور عامل یا سفلی گر سمجھا جاتا ہے۔استاد فیضو اس بارے میں کہتے ہیں: "کالی دیوی یا ہنومان کراچی میں دو چار لوگوں کے پاس ہی ہے. کالی دیوی کو تابع کرنے کے لیے 41، 41 دن

کے تین چلے کیے جاتے ہیں، وہ بھی اگر کوئی زندہ بچ جائے۔ کالے جادو میں یہ سب سے سخت عمل کہلاتا ہے کیونکہ کالی مائی کو بار بار جانوروں کی بھینٹ دینا پڑتی ہے، تاکہ عامل یا اس کی اولاد پر سختی نہ آئے۔ بعض شیطانی عملیات کے ذریعے کالی تک پہنچنے کے لیے انسانی جان کی بھینٹ بھی دینی پڑتی ہے۔ جادو ٹونے کی دنیا میں یہ روایت مشہور ہے کہ کالی مائی تک پہنچنے کے لیے عامل کو سات ہزار میروں (پہریداروں) کو کراس کرنا پڑتا ہے، لیکن پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا عامل ہو جس نے یہ تمام میر عبور کر رکھے ہوں، یعنی کالی دیوی اس کے مکمل قبضے میں ہو، البتہ شہر میں ایسے متعدد عامل ہیں جن میں سے کسی نے 8، کسی نے 20 اور بعض نے سوڈیڑھ سو میر کراس کر رکھے ہیں، اس طرح وہ چھوٹا موٹا عمل کر لیتے ہیں، یعنی ان کی طاقت صرف اتنی ہوتی ہے کہ وہ شیطانی عمل کے ذریعے دو دوستوں میں عداوت پیدا کر دیں یا کسی ہنستے بستے گھر میں فساد ڈلوا دیں، کسی غیر محرم عورت کو اپنے تابع کر لیں، کسی کا کاروبار متاثر کر دیں وغیرہ وغیرہ. ایسے عاملوں نے بھی اپنی دکان خوب چمکا رکھی ہے کیونکہ آج کل زیادہ تر کیس یہی آ رہے ہیں، دراصل ہندوؤں میں کالے جادو کرنے والے عاملوں کے دو فرقے ہیں، ایک رام کے ماننے والے اور دوسرے راون کے، رام کے ذریعے عمل کرنے والے عموماً انسانیت کو نقصان پہنچانے کے کام نہیں کرتے جبکہ راون والے سرتاپا شیطان ہوتے ہیں.'' کالی دیوی کو قابو کرنے کے لیے عمل کرنے والے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے استاد فیضو نے بتایا ''نئی کراچی، نئی آبادی میں ایک لڈن نامی شخص تھا اس نے بھی 41 دن کا صرف ایک عمل ہی پورا کیا تھا کہ برباد ہو گیا. مسلمان ہونے کے باوجود اس گھر کے ایک کمرے کو مندر کا روپ دے رکھا تھا اور وہاں باقاعدہ مورتیاں سجا رکھی تھی. دوسری جانب اس کی اہلیہ نہایت نیک اور پنج وقتہ نمازی تھی لہٰذا شوہر کی یہ حالت دیکھ کر اس نے لڈن میاں کا کھانا پینا، برتن اور کپڑے سب الگ کر دیے تھے. لڈن نے جب 41 دن کا پہلا عمل مکمل کیا تو پتہ نہیں اس سے کیا غلطی ہوئی کہ سارے جسم پر موٹے موٹے پھوڑے ہو گئے، جبکہ نحوست اس قدر ہو گئی کہ اس نے پالتو بکری کے بچے پر ایک دن ہاتھ رکھا تو وہیں مر گیا، حتیٰ کہ اپنے چھوٹے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی ہلاک ہو گیا. ان واقعات سے وحشت زدہ ہو کر اس کی پنج وقتہ نمازی بیوی نے ایک دن مندر نما کمرے کا سارا سامان اٹھا کر پھینک دیا لیکن لڈن میاں کی طبعیت نہ سنبھل سکی اور کچھ عرصے میں وہ لقمہ اجل بن گیا۔''

کالی دیوی اور ہنومان کے سخت عمل کے بارے میں روحانی علاج کرنے والے سید اعجاز حسین شاہ کا کہنا تھا کہ ''ان دونوں عمل سے پہلے اور بعد میں کسی جانور کی بھینٹ لازمی پڑتی ہے، اور جب کالی دیوی قابو میں آجاتی ہے تو بعض اوقات وہ انسانی بھینٹ بھی طلب کر لیتی ہے۔''

(قارئین یہ وہی بات ہے جو میں بھی پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے ملک میں چھوٹے بچوں کا اغواء اور پھر جنسی زیادتی کے بعد قتل کر دینے کے واقعات جادو سیکھنے والے کرتے ہیں۔ عبدالوہاب شیرازی)

کالے جادو کے عامل کالی دیوی اور ہنومان کے علاوہ شمشانک دیوی، کملا دیوی، پدمنی دیوی، لکشمی دیوی، موہنی دیوی، کالا کلوا، گنیش جی، دیوتا سروپ، ہما دیو وغیرہ کو تابع کرنے کے لیے عمل کرتے ہیں جس کے لیے عمل کیا جارہا ہو، عموماً اس کی مورتی سامنے رکھنی پڑتی ہے۔ اس لیے اس وقت کراچی میں متعدد مسلمان عامل ایسے ہیں جن کے گھروں میں ہر قسم کی مورتیاں سجی ملیں گی۔ یہ عمل کسی دریا کے کنارے، قبرستان، کسی ویران مکان یا پیپل کے درخت کے نیچے کیے جاتے ہیں عمل یا چلہ عموماً 21، 11، 7 اور زیادہ سے زیادہ 41 روز کا ہوتا ہے۔

دست کی ہڈی اور کورا برتن

گائے، بھینس، بکرے یا بکری کے دست یعنی شانے کی ثابت ہڈی کالے جادو اور سفلی عمل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ قصاب ہمیشہ اس پتلی اور چپٹی ہڈی کو گوشت الگ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔ اس حوالے سے ہم نے متعدد قصابوں سے بھی بات چیت کی، انہوں نے اس بات کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ عموماً بکری کے دل پر بھی کٹ لگا دیتے ہیں، کیونکہ ثابت دل پر عمل چلتا ہے، اسی طرح کمہار کبھی کورا یا کچا برتن فروخت نہیں کرتا۔ عامل چاچا رشید کے بقول کمہار، بھٹی سے اتارا گیا تازہ برتن کبھی حوالے نہیں کرے گا اور اسے پکا کر ہی فروخت کرے گا۔ سفلی اور کالا عمل کرنے والے لوگ جان پہچان کے کمہاروں سے کورا برتن لے جاتے ہیں، جبکہ کمہار کے کام میں استعمال ہونے والا دھاگا بھی کالے علم میں بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ دست کی ہڈی عموماً محبوب کو تابع کرنے یا مخالف کو برباد کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ بعض اسے عورت کی کوکھ باندھنے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ چند عملیات میں عورت کو کوکھ باندھنے کے لیے تلے پر عمل کر کے اسے کنویں، دریا یا سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس

کے علاوہ کالے جادو اور سفلی عمل میں کثرت سے استعمال ہونے والی اشیاء درج ذیل ہیں. گوگل، ماش کی ڈال، انڈے، سپاری، ناریل، زعفران، دھتورا، مور کے پر، کیز کے پھول، شہد، آک کا پودہ، کوے کے سیدھے بازو کا پر، گیدڑ کی آنکھ اور دم، الو کی بیٹ، انسانی ناخن، جانوروں اور انسانوں کے جسم کی مختلف ہڈیاں، سیندور، لونگ، سوئیاں، ہینگ، کسی خوبصورت عورت کے بال جو تازہ تازہ مری ہو اور انسانی کھوپڑی وغیرہ.

بنگال کا خطرناک جادو ''ڈھائیا''

بنگال کا ایک جادو ''ڈھائیا'' انتہائی سریع الاثر اور خطرناک تصور کیا جاتا ہے. اسے ڈھائیا اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ڈھائی پل یا سیکنڈ، ڈھائی منٹ، ڈھائی گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ڈھائی دن میں اپنا اثر دکھاتا ہے، اس سے زیادہ وقت نہیں لیتا۔ اس عمل کا سب سے کار آمد ہتھیار ''ہانڈی'' ہے جو کسی کی جان لینے کے لیے چڑھائی جاتی ہے. ہانڈی کے اندر عموماً چاقو، چھری، قینچی، استرا، سوئیاں اور ایک دیا رکھا جاتا ہے۔ اس بارے میں مشہور ہے کہ کالے علم کے زور پر جلایا گیا یہ دیا اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اگر کوئی طوفان بھی ہو تو یہ جلتا رہیگا اور منزل مقصود پر پہنچے گا۔ اسی طرح بھان متی کا جادو بھی انتہائی جان لیوا ہے اور اس کا توڑ بہت مشکل سے کیا جاتا ہے. یہ بھی سفلی عمل کی ایک قسم ہے۔

کالے جادو کے زور پر شادی کر لی

ہم نے ایک ایسے شخص سے بھی ملاقات کی جس نے کالے جادو کے ذریعے ایک ایسی لڑکی سے شادی کر لی جو اس سے بدترین نفرت کرتی تھی۔ آج وہ دو بچوں کا باپ ہے. نارتھ ناظم آباد کے رہائشی 30،32 سالہ امجد (مذکورہ شخص کی درخواست پر نام تبدیل کر دیا گیا ہے) سے ہماری ملاقات ایک قریبی دوست نے کرائی۔ پشاور کی زریں جو اپنے گھر سے بھاگ کر کراچی آئی تھی، یہاں اس کی ملاقات تندور پر روٹیاں لگانے والے ایک شخص امین سے ہوئی جس سے اس نے شادی کر لی، لیکن کچھ عرصے بعد امین نے طلاق دے دی۔ اس سے آگے کی داستان امجد کی زبانی سنیئے:

''میری دکان امین کے گھر کے سامنے تھی، میں اکثر اس کی خوبصورت بیوی کو حسرت سے دیکھتا تھا۔ کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے دھتکار دیا۔ اسے طلاق ہو گئی اور وہ بے یار و مددگار ہو گئی تو میں نے

اس سے راہ ورسم پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہ بن سکی، ایک روز وہ اپنے کرائے کے مکان میں پریشان بیٹھی تھی، مالک مکان اس سے کرائے کا تقاضا کر رہا تھا لیکن طلاق کے بعد کوڑی کوڑی کی محتاج تھی، لہٰذا مکان خالی کرنے کا حکم سن کر اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے، میں نے اس کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے یہ موقع غنیمت جانا اور مالک مکان کو کرایہ ادا کرنے کے کے علاوہ اسے پناہ دینے کی پیشکش کی لیکن وہ نہ مانی، اس دوران علاقے کی ہی ایک پٹھان فیملی نے اسے اپنے گھر رکھ لیا، مجھے سن گن ملی کہ اس فیملی کے دو بھائیوں میں سے ایک اس کے ساتھ شادی کی تیاری کر رہا ہے، اور لڑکی بھی رضامند ہے. میں نے اپنا اثر و سوخ استعمال کرتے ہوئے دونوں بھائیوں کو تھانے میں بند کروادیا، اس واقعہ کے بعد لڑکی کے دل میں میرے لیے نفرت مزید بڑھ گئی. قصہ مختصر پولیس نے لڑکی کو عائشہ منزل پر واقع دارالامان میں پہنچادیا، میں اس کی ملاقات کا خواہش مند تھا، دارالامان پہنچا تو معلوم ہوا کہ ملاقات کے لیے اول ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ اور دوم لڑکی کی رضامندی ضروری ہے، ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ تو حاصل کر لیا لیکن لڑکی مجھ سے ملاقات پر تیار نہ ہوئی، میرے دور کا ایک عزیز اکمل کالا جادو سفلی عمل وغیرہ کرتا تھا، تھک ہار کر میں اس کے پاس پہنچ گیا، اس نے کہا کہ اگرچہ میری فیس بہت زیادہ ہے لیکن رشتہ دار اور دوست ہونے کے خاطر میں تم سے صرف پانچ سو روپے لوں گا، وہ بھی عمل کے لیے کچھ سامان وغیرہ لانا ہے، اس لیے بس تم مجھے لڑکی اور اس کی ماں کا نام لاکر دے دو، اس کے بعد لڑکی کی شادی تمھارے علاوہ اور کسی کے ساتھ نہیں ہو پائے گی اور یہ کہ عمل کے ذریعے ایسا حصار قائم کر دوں گا کہ شہر سے باہر نہ جاسکے گی، میں نے دوسرے روز اکمل کو پانچ سو روپے لاکر دے دیے. ایک ہفتے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ جاؤ لڑکی سے ملاقات کا انتظام کرو، میں نے ایک بار پھر کوشش کر کے ایس ڈی ایم کا اجازت نامہ حاصل کیا اور ملاقات کے لیے دارالامان پہنچ گیا لیکن لڑکی نے ملنے سے پھر انکار کر دیا، اکمل نے مجھے کہا کہ جاؤ اب تمھارا کام ہو جائیگا، میں نے پھر ایس ڈی ایم سے اجازت نامہ حاصل کیا اور دارالامان پہنچ گیا، اس بار خلاف توقع لڑکی نے ملاقات پر رضامندی ظاہر کر دی، اس کے بعد ہماری دو تین ملاقاتیں اور ہوئیں، اور پھر ہم دونوں نے شادی کے بندھن میں بندھ گئے، آج ہمارے دو بچے ہیں اور ہم خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہے ہیں، البتہ آج بھی یہی سوچتا ہوں کہ شادی سے پہلے اہلیہ کے دل میں میرے لیے نرم گوشہ دارالامان کی سختیوں کے سبب پیدا ہوا تھا

یا واقعی کالے جادو نے اپنا اثر دکھایا۔ اہلیہ سے آج جب ماضی کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو اس کا کہنا ہوتا ہے کہ بس اچانک میرے دل میں تمہاری ہمدردی اور محبت کا جذبہ موجزن ہو گیا تھا۔" امجد نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد گود میں بیٹھے تین چار سالہ گول مٹول اور خوبصورت بیٹے کو جیب سے پانچ روپے نکال کر دیتے ہوئے کہا کہ جاؤ چیز لے کر آ جاؤ، لیکن وہ گھر جانے کی ضد کرتا رہا اور جب اس نے رونا شروع کر دیا تو امجد نے ہم سے رخصت چاہی۔

سفلی عمل کرنے والوں کی اکثریت بے اولاد ہوتی ہے

نوجوان سید اعجاز شاہ کا تعلق کبیر والا سے ہے، روحانی عمل کے ذریعے بلا معاوضہ جنات اور آسیب کا اثر جھاڑنے، کالے اور سفلی عمل کی کاٹ اور مختلف بیماریوں میں مبتلا افراد کا روحانی آپریشن کرتے ہیں. نارتھ کراچی کے سیکٹر 3 کے ایک چھوٹے سے کرائے کے مکان میں انہوں نے اپنا آستانہ بنا رکھا ہے جہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے روحانی عمل کے ذریعے موکل تابع کر رکھا ہے، جس کی اجازت انہیں ان کے استاد سید راشد علی شاہ (سابق ایس ایس پی اسپیشیل برانچ کوئٹہ) نے دی تھی، شاہ صاحب کا کہنا تھا "میں استخارے کے ذریعے معلوم کرتا ہوں کہ کسی پر کالا جادو ہے، آسیب ہے یا پھر وہ محض جسمانی عارضے میں مبتلا ہے۔" کالے جادو یا سفلی عمل کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ عموماً سفلی عمل کرنے والوں کی اولاد نہیں ہوتی، اگر ہوتی بھی ہے تو لنگڑی، لولی اور اپاہج، کیونکہ اس نے اپنا حصار تو رکھا ہوتا ہے لیکن 'شیطانی چیزیں' اس کی اولاد اور اہل خانہ کے دیگر ارکان پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں کیونکہ جنات، موکل یا کوئی بھی ناری چیز نہیں چاہتی کہ وہ مٹی یعنی انسان کے تابع ہو، عمل روحانی ہو یا شیطانی، دو باتیں ہوتی ہیں یا تو آپ نے اسے قابو کر لیا یا پھر وہ آپ پر حاوی ہو گئی، اگر وہ آپ پر حاوی ہو گئی تو ایسے ایسے کام کرائے گی جس کا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا. میعادی پتلے کے حوالے سے شاہ جی کا کہنا تھا کہ "میعاد پتلے کا تصور یہ کیا جاتا ہے کہ اگر چالیس دن کے اندر اس فرد کا علاج کرا دیا جائے جس کے نام کا پتلا بنایا گیا ہے تو صحیح ورنہ تقریبا لاعلاج ہو جاتا ہے۔ کسی کی مستقبل بیماری اسے موت کے منہ میں پہنچانے کے لیے اس کے نام سے کپڑے، موم، یا آٹے کا پتلا بنایا جاتا ہے، جس سے ابتدائی طور پر ہدف بننے والے شخص کے جوڑوں میں درد رہنے لگتا ہے، یا وہ ان مقامات پر درد اور چبھن محسوس کرتا ہے. ڈاکٹر اسے گٹھیا کا مرض قرار دیتے رہے ہیں، بالآخر مریض موت کے منہ میں

پہنچ جاتا ہے، اس پتلے کو عموما قبرستان میں کسی پرانی قبر کے اندر دفن کیا جاتا ہے، نوری عمل کے ذریعے بھی میعادی پتلا تیار کیا جاتا ہے، البتہ صرف کسی ظالم کو سزا دینے کے لیے'' اعجاز شاہ کے بقول سب سے سخت اور شیطانی جادوذ کری فرقہ تصور کیا جاتا ہے یہ لوگ بیت الخلاء میں بیٹھ کر کئی کئی روز عمل کرتے ہیں اور تربت میں انہوں نے با قاعدہ اپنا (نعوذ باللہ) کعبہ بنا کر رکھا ہے جس کے گرد برہنہ ہو کر طواف کرتے ہیں۔

اعجاز شاہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرے پاس ایسے لوگ بھی بڑی تعداد میں آتے ہیں جو حد درجہ توہم پرستی اور وہمی ہوتے ہیں. مثلاا گرانہیں کوئی جسمانی عارضہ بھی لاحق ہے تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اس پر کسی نے جادو وغیرہ کر دیا ہے، یا پھر آسیب کا اثر ہے. ایسے ہی لوگوں کو شعبدے باز یا جعلی عامل ذہنی مریض بنا دیتے ہیں. پچھلے دنوں اس قسم کا ایک شخص میرے پاس آیا، میں نے استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ اسے کوئی آسیب یا جادو کا اثر نہیں لیکن وہ بضد تھا کہ فلاں نے مجھ پر سفلی عمل کرایا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ میرے دل کی دھڑکن اچانک بڑھ جاتی ہے، سر اور پیٹ جکڑا رہتا ہے، بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر انہیں ٹھوکر بھی لگ جائے تو سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرا دیا ہے، بالخصوص خواتین زیادہ وہمی ہوتی ہیں.

ہمزاد کو قابو کرنا آسان نہیں

''ڈھائیاں'' کی طرح بھان متی بھی سفلی عمل ہے، اس کے عامل زیادہ تر بھنگی چمار یا نچلی ذات کے بدکار لوگ ہوتے ہیں. بھان متی پتلے پہ منتروں کا جاپ کر کے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے. اور عامل کوسوں دور بیٹھ کر پتلے کے ساتھ جو سلوک کرے گا، اس کا دشمن پر بھرپور عمل ہوتا ہے. بھان متی کے جادو گروں کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ ہر سال دیوالی کی رات اپنا جادو جگاتے ہیں، اگر اس سال انھیں موقع نہ ملے تو سارے سال کے لیے بیکار ہو جاتے ہیں۔ صدر شاہین اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ''قیام پاکستان سے بہت پہلے بھان متی ایک عرصے تک جنوبی ہند بالخصوص حیدر آباد دکن میں رائج رہا جو عام طور پر مخالفین کے خلاف انتقامی کاروائی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، ایک زمانے میں تو حیدر آباد دکن میں اس جادو کا اتنا زور تھا کہ اس کے خلاف ریاستی پولیس میں باقاعدہ اینٹی بھان متی اسٹاف مقرر کرنا پڑا، اس کا حکم انگریز ڈائریکٹر جنرل پولیس مسٹر ڈبلیو اے گیر نے دیا تھا اور اینٹی بھان متی اسٹاف کے

پہلے سربراہ چھمن راؤ تھے۔'' ہم نے مختلف ذرائع سے کسی بھان متی کے عامل سے ملاقات کی کوشش کی لیکن تلاش بسیار کے باوجود ایسا عامل نہ مل سکا۔ بعض کا کہنا تھا کہ اس وقت کراچی میں شاید ہی کوئی بھان متی کا ماہر عامل موجود ہو، البتہ نئی کراچی کے نامی گرامی عامل یعقوب عرف انگارے شاہ عرف بھوپ کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بھان متی کا ماہر ہے۔ اس کی تدفین میں شریک بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بھوپ مرا تو قبر نے اس کی لاش قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، لاش کو جب قبر میں اتارا جاتا تو وہ پراسرار طریقے سے باہر آ جاتی، بالآخر ایک روحانی عامل کو بلایا گیا، اس نے قرآنی وظائف کے ذریعے تدفین کے عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

کاروبار کی بندش کے لیے جادوٹونہ

روحانی عاملوں اور سفلی گروں کے علاوہ کیے گئے سروے سے معلوم ہوا کہ شہر میں زیادہ تر جادوٹونہ اور تعویذ گنڈے ایک دوسرے کا کاروبار تباہ کرنے یا کسی کی دکان کا دھندہ چوپٹ کرنے کے لیے کرایا جاتا ہے۔ نئی کراچی سندھی ہوٹل، لیاقت آباد، ملیر، اورنگی ٹاؤن، کورنگی اور جوڑیا بازار میں ہمیں متعدد ایسے دکاندار ملے جو اپنے دکانوں کی 'بندش' کھلوانے کے لیے روحانی اور سفلی دونوں قسم کے عاملوں کے پاس چکر کاٹتے نہیں تھکتے۔ سندھی ہوٹل نئی کراچی میں ایک نہاری کے ہوٹل والے کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے ایسا زبردست عمل اور تعویز گنڈے کرا رکھے ہیں کہ اس کے قریب وجوار میں ایک میل کے فاصلے تک کوئی دوسرا نہاری کا ہوٹل اپنی دکانداری چمکانے سے قاصر ہے، ایک دو نے کوشش بھی کی تو ان کی نہاری میں چند گھنٹوں بعد ہی پراسرار طریقے سے شدید بو کے بھبھکے اٹھنے شروع ہو جاتے تھے۔ بعض عاملوں نے تو مختلف دکانداروں سے اس بنیاد پر منتھلی باندھ رکھی ہے کہ ان کے کاروبار کو ہر طرح کے جادوٹونے سے بچانے کے لیے حفاظتی حصار اور عمل کرتے ہیں، دوسرے نمبر پر جادوٹونہ مخالفین کو جانی نقصان پہنچانے کے لیے کرایا جارہا ہے، اس میں دشمن کو ذہنی وجسمانی اذیت سے لے کر جان لیوا عملیات کے لیے مختلف سفلی اور کالے جادو کے ماہرین سے میعادی پتلے اور تعویذ وغیرہ بنوائے جاتے ہیں، سید اعجاز حسین سمیت روحانی علاج کرنے والے چند دیگر عاملوں کے آستانے میں ہماری ملاقات ایسے متعدد افراد سے ہوئی جو اپنے کاروبار اور اہل خانہ پر کیے گئے جادو کی کاٹ کے لیے وہاں پہنچے تھے، مثلاً خمیسہ گوٹھ کے امیر گل نے بتایا کہ ''میں نے اپنی والدہ کے علاج پر ڈیڑھ لاکھ

خرچ کرڈالے لیکن مرض کی تشخیص ہوسکی نہ کوئی افاقہ ہوا، والدہ کے کبھی سر میں شدید درد ہوتا تو کبھی وہ پیٹ کے درد سے دہری ہوجاتی تھیں، میں پرانی سبزی منڈی پر واقع ایک نجی اسپتال میں ان کا مسلسل علاج کرتا رہا، پہلا ٹیسٹ کرایا تو پیٹ میں رسولی کی رپورٹ آئی، دوسرا ٹیسٹ ٹیسٹ کرایا تو رسولی غائب تھی، ہار کر روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ والدہ پر کسی نے سفلی عمل کرار کھاہے، اب دوماہ سے روحانی علاج کرارہاہوں اور خاصاافاقہ ہے۔"
مخالفین کی لڑکیوں کے رشتوں کی بندش، گھر میں فساد، شوہروں کی فرمانبرداری کے لیے بھی کثرت سے جادوٹونہ، تعویذ گنڈے اور نقش بنوائے جارہے ہیں، ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی ہے جو من پسند محبوب کادل جتنے کے لیے روحانی اور سفلی دونوں طرح کے عملیات پر رقم خرچ کررہے ہیں، استاد فیضو کے پاس ایک ایسا شخص بھی آیا جو اپنے حریف کو تکلیف پہنچانے کے لیے سفلی کے ذریعے اس کا پیشاب بند کروانا چاہتا تھا، پہلے تو مذکورہ شخص نے ایک کتابی منتر پر عمل کیا جو اس طرح تھا۔ "کسی اتوار کے دن ایک چھچھوندر شکار کرکے اس کی کھال اتارلو. پھر دشمن نے جہاں پیشاب کیا ہو، وہاں کی مٹی لے کر اس کھال میں بھر کر کسی اونچی جگہ ٹانگ دو تو دشمن کا پیشاب بند ہو جائے گا اور اس وقت تک نہ کھلے گا جب مٹی کو کھال میں نکال نہ دیا جائے۔" لیکن یہ عمل بیکار گیا، پھر وہ ایک جعلی عامل کے ہتھے چڑھ گیا جس نے اس سے ہزاروں روپے بٹور لیے، بالآخر وہ استاد فیضو کے پاس پہنچا، ایک عامل کے مطابق تعویذ گنڈے کرانے والوں میں اکثریت خواتین کی ہے، کوئی اپنی ساس پر حاوی ہونا چاہتی ہے تو کسی کو خواہش ہے کہ بیٹا، بہو سے زیادہ اس کی سنے۔

مؤکل کو قابو کرنے کے لیے چلہ

مؤکل بھی دراصل جنات ہوتے ہیں۔ مؤکل روحانی عمل کے علاوہ کالے جادو اور سفلی عمل سے بھی تابع کیے جاتے ہیں، انہیں قابو کرنے کے لیے ہر قسم کے عمل میں چلہ کاٹنا ضروری ہے، البتہ نوری وظیفے کے دوران پانچوں وقت کی نماز پڑھنا اور پاک وصاف رہنا شرط ہے، اس کے برعکس سفلی عمل میں ناپاک رہنا لازمی ہوتا ہے۔ سید اعجاز شاہ جو خود بھی مؤکل کو تابع کرنے کے لیے روحانی چلہ کاٹ چکے ہیں، ان کا کہنا تھا۔ "پاک اور صاف رہنے اور پنج وقتہ نماز کے علاوہ نوری چلہ کرنے والے کا دوران عمل کسی نجس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی ممنوع ہوتا ہے، جھوٹ نہ بولے حتیٰ کہ

کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کی پابندی بھی کرنا پڑتی ہے جبکہ 41 دن تک وہ کسی دوسرے کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتا، اپنے لیے خود کھانا پکانا ہوتا ہے۔'' اعجاز شاہ نے مزید بتایا ''اپنے استاد کی جانب سے مؤکل کو تابع کرنے کی اجازت کے بعد میں 41 دن کے چلے میں روز گیارہ سو مرتبہ قل شریف پڑھتا تھا، چلہ مکمل ہونے پر نیاز کرائی جو بچوں میں تقسیم کرادی۔'' سفلی عمل کے ذریعے مؤکل کو قابو کرنے کے لیے بھی عموما 41 دن کا چلہ کاٹنا ضروری ہے، سفلی کیونکہ شیطانی عمل ہے لہٰذا اس کے اکثر عملیات میں ناپاک اور پلید رہنا پڑتا ہے، روز شراب پینا اور زنا لازمی ہوتا ہے، اگر سفلی گر دوران چلہ پاک رہے گا یا شیطانی کام نہیں کرے گا تو بدی کی قوتیں اسے تنگ کرتی ہیں، روحانی یا سفلی دونوں قسم کے عملیات کے لیے عامل اپنے گرد حصار کھینچ کر بیٹھتا ہے تاکہ وہ ماورائی قوتوں سے محفوظ رہے، کالے جادو یا سفلی عمل کے لیے زیادہ تر سیندور سے حصار کھینچ کر شیطانی قوتوں کے لیے سات قسم کی مٹھائیاں، شراب اور دیگر چیزیں توشے کے طور پر رکھی جاتی ہیں، اس قسم کے چلے ہزاروں میں ایک دو کامیاب ہوتے ہیں اکثر ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں، بعض کے چلے الٹے بھی ہو جاتے ہیں جس سے عامل پاگل ہو جاتا ہے یا خود کو اور اپنے عزیزوں کو نقصان پہنچتا ہے، جادوگر میں یہ تصور عام ہے کہ یہ کام اس سے ''گندی چیزیں'' کراتی ہیں جو چلہ الٹا ہو جانے کے بعد اس پر حاوی ہو جاتی ہیں۔

ہمزاد کا چلہ بڑا سخت ہوتا ہے

عاملوں اور جادوگروں میں ہمزاد کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہے. بعض کا خیال ہے کہ ہمزاد ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے، ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی مرتا ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ شیطان ہے، اکثریت کا کہنا ہے کہ ہمزاد کا جسم لطیف، انسان کا سایہ ہے اس بارے میں مشہور ہے کہ اگر کوئی عامل کسی متقی، پرہیزگار اور پنج وقتہ نمازی کے خلاف ہمزاد کو استعمال کرے تو اسے الٹا نقصان ہوگا اور ہاتھ سے ہمزاد بھی جاتا رہے گا جب متقی شخص کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہمزاد کی بہت سے قسمیں ہیں مثلاً: علوی، عکسی یا غیبی وغیرہ، اس میں ہمزاد علوی قسم بہت قوی تصور کی جاتی ہے، یہ تصور عام ہے کہ ہمزاد کو قابو کرنا سب سے مشکل کام ہے اور اس کا چلہ خواہ نوری ہو یا سفلی بڑا

سخت ہوتا ہے۔اس وقت شہر میں شاید ہی کوئی عامل ہو جس نے ہمزاد کو تابع کرر کھا ہے،اس حوالے سے یہ بھی مشہور ہے کہ کسی دوسرے کے ہمزاد کو قابو کرنے سے اپنا ہمزاد پکڑنا آسان ہوتا ہے۔

45سالہ طارق نے اپنا لڑکپن اور جوانی حکمت سیکھنے، کیمیا گری کے ذریعے سونا بنانے کی بیسود کوششوں اور مؤکل وہمزاد کو قابو کرنے کے مختلف چلے کاٹنے پر گزار دی۔انہوں نے اب تک کل 12 چلے کاٹے، 13واں کر رہے ہیں لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی. طارق بھائی کبھی میرے روم میٹ ہوتے تھے، میں جب ڈیوٹی سے فارغ ہو کر رات دو تین بجے کے قریب گھر پہنچتا تو اکثر مکان کے دو کمروں میں سے ایک میں جائے نماز بچھائے کسی پڑھائی میں مصروف نظر آتے،ایک بار کہنے لگے کہ میں آج کل جو چلہ کاٹ رہا ہوں،اکتالیس دن مکمل ہونے پر اس رات کوئی ایک ڈیڑھ بجے مجھے کسی تازہ قبر پر جا کر پڑھائی کرنی ہے اور شرط یہ ہے کہ جاتے ہوئے اور واپسی میں گھر پہنچنے تک کسی سے بات نہیں کرنی، تم میرے ساتھ چلو،اگر کوئی راستے میں مل جائے تو اس سے نمٹ سکو یعنی مجھے بات نہ کرنا پڑے، میں کیونکہ ان چیزوں سے دور بھاگتا تھا اور بھاگتا ہوں لہٰذا میں نے ڈیوٹی کا بہانہ کر کے جان چھڑا لی،ان دنوں مجھے ان کے چلوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن جب اس حوالے سے میں نے خصوصی رپورٹ تیار کرنے کا فیصلہ کیا تو طارق بھائی یاد آئے چنانچہ ان کی تلاش شروع کی، معلوم ہوا آج کل صادق آباد میں اپنا مطب چلا رہے ہیں، بڑی تگ ودو کے بعد ان کے ایک عزیز سے موبائل نمبر حاصل کیا،طارق بھائی سے رابطہ کر کے ہم نے انہیں کہا کہ آپ نے جو اتنے چلے کیے ہیں،ان میں سے کوئی کامیاب ہوا؟ پہلے تو وہ حیران ہوئے کہ مجھے ان معاملات سے کیسے دلچسپی پیدا ہو گئی، جب انہیں مقصد بتایا گیا تو ان کا کہنا تھا''اب تک مختلف میعاد کے 12 چلے کاٹ چکا ہوں جو ناکام رہے، لیکن یہ اللہ کا شکر ہے کہ کوئی الٹا نہیں ہوا، نہیں تو اس وقت تم سے بات نہ کر رہا ہوتا،اور یہ آج کل 13واں چلہ کر رہا ہوں، بڑے کامل استاد نے دیا ہے،اس لیے امید ہے کہ اس بار کامیابی مل جائے گی۔''

طارق بھائی کے مطابق انہوں نے زیادہ تر چلے مؤکل کو تابع کرنے کے لیے کیے جبکہ ہمزاد کو قابو کرنے کے لیے صرف ایک بار چلہ کاٹا تھا، تفصیل سے بتاؤں تو کئی صفحے بھر جائیں گے، مختصر ان کے الفاظ میں ''اس کے لیے استاد نے 41دن تک مجھے عشاء کے وقت گلاب کے پھولوں پر آیت الکرسی پڑھنے کو بتائی تھی، میں روز ایک خالی کمرے میں

وضو کرنے کے بعد چھری سے کڑا مار کر (حصار) بیٹھ جاتا، پیچھے چراغ جلا کر رکھتا، جس سے میرا سایہ سامنے پڑ رہا ہوتا جس پر نظر رکھ کر منتر پڑھتا رات دو بجے کے قریب یہ عمل کر کے گلاب کے پھولوں کو اٹھاتا، ساتھ سرسوں کے تیل سے چراغ جلا کر ایک پیپل کے درخت کے نیچے رکھ آتا تھا لیکن یہ عمل کامیاب نہ ہو سکا۔" منتر کے بارے میں طارق بھائی کا کہنا تھا کہ ہر عامل عموما اپنی مادری زبان میں منتر بناتا ہے جو سینہ بہ سینہ چلتے ہیں. مؤکل کو تابع کرنے کے چلے کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ "اس کے لیے بھی میں نے 41 دن کا چلہ کاٹا تھا، روزانہ باوضو ہو کر ایک ہزار مرتبہ تنقافیلہ، رومائیلہ اور تنقائیلہ پڑھتا تھا. اس کے علاوہ سورہ مزمل بھی پڑھنی ہوتی تھی اس چلے کے دوران کسی نادیدہ طاقت نے مجھے غنودگی بہت دی، دماغ اور ذہن ہر وقت بھاری رہتا تھا خیر کسی نہ کسی طریقے سے 41 دن پورے ہوئے تو اس رات قبرستان میں کسی تازہ قبر پر جا کر آدھا گھنٹے پڑھائی کرنا تھا. یہ آخری مرحلہ تھا. جب میں نئ کراچی 6 نمبر کے قبرستان میں ایک تازہ قبر پر بیٹھا پڑھ رہا تھا تو آسمان سے کوئی تیز روشنی سی لپکی، میں کچھ خوفزدہ ہوا، لیکن ہمت کر کے پڑھتا رہا، واپس اپنے ٹھکانے کے نزدیک پہنچا تو ایک سائیکل والے نے پوچھا کہ قبرستان کو کون سا راستہ جاتا ہے؟ میں غیر ارادی طور پر اسے پتہ سمجھانے لگا، پھر خیال آیا کہ استاد نے کہا تھا کہ ٹھکانے سے پہلے کسی سے بات نہیں کرنا لیکن میں یہ غلطی کر بیٹھا، آج بھی سوچتا ہوں کہ شاید اسی وجہ سے میرا وہ چلہ ناکام ہوا. ایک خیال بھی ستاتا ہے کہ اتنی رات ویرانے میں سائیکل والا کہاں سے آ گیا تھا؟" (روزنامہ امت کی رپورٹ یہاں مکمل ہوئی.)

جادو کا ذکر قرآن پاک میں بھی مختلف جگہوں پر آیا ہے، ہاروت ماروت کے قصہ میں اور اس کے علاوہ حضرت موسی علیہ. السلام اور فرعون کے جادوگروں کا واقعہ تو سبھی جانتے ہوں گے، لیکن ہر دور اور ہر معاشرے میں جادو کے طریقے اور رسوم و رواج مختلف رہے ہیں. آج بھی عرب دنیا میں جہاں آپ سمجھتے ہوں گے کہ یہ قبیح حرکات ناپید ہوں گی، وہاں بھی جادو ٹونے رائج اور عام ہیں، رسومات میں فرق ہے، یہی فرق پھر مختلف طریقوں میں واضح ہو جاتا ہے.

عیسائیت اور مغربی دنیا میں اس وقت فری میسن اور اس جیسی تنظیموں کا چرچا زبان زد عام ہے، وہ فری میسن اور دوسری تنظیمیں جن کا نام لیا جاتا ہے، شیطان کے پیروکار کہلاتے ہیں اور اسی جادوئی دنیا کے پجاری ہیں، وہاں یہ الگ طریقوں سے رائج ہے، بدروحوں سے شگون وہاں بھی لیے جاتے ہیں. ہمارے ہاں جو زیادہ پڑھ لکھ جاتا ہے، وہ یہی سمجھتا ہے کہ

جادو ٹونا جہالت کی باتیں ہیں جو خوامخواہ دہرائی جارہی ہیں، جبکہ اس شے نے معاشروں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے، گھروں کے گھر تباہ کر دیے ہیں، اب ہم اس تذکرے کو یہیں روک کر ایک نظر ان وجوہات پر ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے یہ برائی عام ہوئی ہے.

جادو ٹونے کے عام ہونے کی وجوہات

انسان جب حد سے زیادہ تعیش پسند اور مادہ پرست ہو جائے تو کچھ چیزیں اس کی فطرت میں خود بخود در آتی ہیں، مثلاً خود غرضی، احسان فراموشی، لالچ، حسد، کم وقت میں زیادہ سے زیادہ پیسوں کے حصول کی خواہش، اور ان سب کے علاوہ میڈیا کا اثر، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ایک پلاننگ کے تحت معاشرے سے سادگی، حیا، وقار اور رکھ رکھاؤ کا جنازہ نکالا جارہا ہے زیادہ دور نہیں بس چالیس پچاس سال پیچھے نظر دوڑالیں، امیر سے امیر اور غریب سے غریب گھرانوں میں بھی ایک وقار، تمدن، رکھ رکھاؤ اور تہذیب چھلکتی تھی، اپنے اپنے ماحول اور خطے کے مطابق ہر ایک بساط بھر وضع دار اور انٹلیکچوئل ہوا کرتا تھا، پھر کیا ہوا کہ اس میڈیا اور اس پر پیش کیے جانے والے ڈراموں نے عورتوں کو کپڑوں، زیورات کی نمائش، ساس بہو کے جھگڑوں کے پیچھے لگادیا اور گھر اجاڑنے، مشترکہ خاندانی نظام کے خاتمے کے وہ وہ طریقے پڑوسی ملک کے ڈراموں کے ذریعے سکھائے جانے لگے جو کسی کو معلوم نہ ہوتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ملکی میڈیا بھی اسی لپیٹ میں آگیا، مردوں کو انھی عورتوں نے پیسے کا پجاری اور ہوس کا غلام بنادیا، ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی اس خواہش نے انتشار اور افراتفری پیدا کر دی ہے رشتوں میں خود غرضی اور حسد در آیا، پھر بات جعلی پیروں سے ہوتی ہوئی دوسرے مذہب کے عاملین کے آستانوں اور ٹونوں تک جا پہنچی، فلاں دیورانی اپنے رشتے داروں میں سے بہو لانا چاہتی ہے کیسے روکا جائے؟ وہ جیٹھ زیادہ کمارہا ہے میرا میاں کیوں نہیں، تعویذ لاؤ کہ اس کا کاروبار تو ٹھپ ہو، خوامخواہ زیورات سے لدی رہتی ہے، ہر روز نیا سوٹ، فلاں ہمسائی کا شوہر اس محکمے میں اعلیٰ افسر کیوں ہے؟ اس کزن کے بچے اتنا اچھا کیوں پڑھ لکھ گئے؟ کہاں سے آئیں یہ غلاظتیں، اتنی نفرت، وہ خاندانی نجابت کہاں گئی؟ کہاں کہاں پر کرپشن اور غیر ذمہ داری کا رونا رویا جائے، حرام کا پیسہ حرام میں ہی جاتا ہے سو جادو، تعویذات پر خرچ ہونے لگا ہے۔ معاشرے خود بخود ایسی چیزوں کو جگہیں دینے لگتے ہیں، یہی ہمارے ہاں بھی ہوا ہے، غیر محسوس

طریقے سے میں نے اعلیٰ خاندانی رئیسوں، سیاسی خانوادوں کی بیگمات اور گھر کی خواتین کو ان جادو گروں اور ٹونے کرنے والوں سے تعلقات نبھاتے سنا اور پڑھا ہے. ایسی آکسفورڈ اور کیمبرج کی پڑھائی کا کیا فائدہ جو آپ کو دین دے سکے نہ دنیا اور نہ ہی آپ کو اس جادو اور سفلی علم جیسی جہالت سے چھٹکارا دلا سکے رونا رویا جاتا ہے مذہب بیزاری کا اور یہاں ایسے مذہبی ٹھیکے دار بھی موجود ہیں جو کم وقت میں زیادہ شہرت حاصل کرنے کے لیے خود چل کر جادو اور کالا علم سیکھنے جاتے ہیں، اللہ ہی اس معاشرے کی حالت سدھارے!

جادو ٹونے سے کیسے بچا جائے!

اب آئیں اس طرف کہ اگر آپ کبھی اس موذی کا شکار ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟ کس کے پاس جایا جائے؟ قرآن و سنت میں اس کا کیا حل ہے اور مذہب اس بارے کیا کہتا ہے؟

بعض اوقات کہہ دیا جاتا ہے کہ کالے کو کالا کاٹتا ہے جبکہ یہ سراسر غلط اور جہالت پر مبنی بات ہے. یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ جس طرح ہمارے ہاں جمعہ کو مبارک اور سعید دن مانا جاتا ہے یا جمعہ دنوں کا سردار کہا گیا ہے ایسے ہی ہندوستانی تہذیب اور ہندو مذہب میں منگل وار اور شنی وار کو خصوصیت حاصل ہے، جادو گروں اور سفلی علوم کے ماہرین کے لیے پیر اور منگل کی درمیانی شب یعنی جب اگلے روز منگل ہوتا ہے، اور اسی طرح جمعہ اور ہفتے کی درمیانی شب بہت ہی شبھ گھڑیاں مانی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی شے بے سبب نہیں بنائی تو ظاہر ہے مذہب اور مذہبی احکامات بھی بیوجہ نہیں ہیں، مخلوق خدا کو لوٹنے والے تو آج کل بہت ملیں گے لیکن فیض پہنچانے والا کوئی خال خال ہی ملتا ہے. فی زمانہ اہل اللہ کا ملنا سخت مشکل ہے، اور جو حقیقی اللہ والے ہوتے ہیں وہ اپنے منہ سے اس کا اقرار کبھی نہیں کریں گے دوسری طرف درگاہ کے سجادہ نشینوں اور متولیوں سمیت بیعت لینے والوں کے پیروکار اپنی اپنی جگہ ہر ایک اپنے مرشد اور اپنے حلقے کے پیر کا دم بھرتا نظر آئے گا۔

سب سے پہلے تو یاد رکھیں کہ برائی کتنی ہی طاقتور ہو اچھائی کے سامنے ٹک نہیں سکتی، گھپ اندھیرے میں چمکتا جگنو اس بات کی مثال ہے کہ اس نے اندھیرے کا جگر چیر دیا ہے، بالکل ایسے ہی کالا اور سفلی جادو کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، قرآن پر حاوی نہیں ہو سکتا، اس بات کو اپنے دل و دماغ میں پیوست کر لیں، اچھی طرح بٹھا لیں، آپ کا اپنے رب پر

حقیقی بھروسہ ہی آپ کی اس برائی کے خلاف جیت ہے۔اگر کبھی خدانخواستہ آپ کو جادوٹونے کا سامنا کرنا پڑے .اور اگراللہ کے فضل سے آپ اس کا شکار کبھی نہیں ہوئے تو بھی ہر وقت باوضو رہنے والا پچاس فیصد ویسے ہی قدرتی حصار میں آجاتا ہے۔صفائی نصف ایمان اسی لیے ہے کہ یہ آپ کو ہر برائی سے بچالیتی ہے،اپنے دل ودماغ اور اپنی روح کو کثافتوں سے ہر ممکن پاک صاف رکھیں، لیکن پھر بھی انسان ہیں، بے بس اور لاچار ہو جائیں تو ہر وقت استغفر اللہ ربی واتوب الیہ پڑھ کر اللہ کے قریب رہنے کی کوشش کریں،اس کے علاوہ بیشمار وظائف قرآن وسنت سے ثابت ہیں ان کا ورد کرتے رہیں. پھر بھی جیسے کینسر اور ہیپاٹائٹس کے لیے باقاعدہ علاج اور معالج کی ضرورت رہتی ہے،اس طرح روحانی معاملات میں بھی باقاعدہ معالج درکار ہوتا ہے،روزانہ دو نفل پڑھ کر اپنے لیے دعا کریں، کہیں نہ کہیں سے ضرور بالضرور اپنا علاج اور معالج مل جائے گا،وہ آپ کے لیے بھیجا جائے گا،یہ خاص اللہ کی مدد ہو گی لیکن روزانہ نفل پڑھ کر دعا تو مانگیں۔اور یہ بھی یادرکھیں کہ جو آپ سے طلب کرے گا وہ آپ کو عطا نہیں کر سکتا،اس لیے عطا کرنے والے کو تلاش کریں، لینے والے کو نہیں۔جس کی نظر آپ کی جیب پر ہے،وہ آپ سے فیس مانگتا ہے وہ آپ کو کیا عطا کر سکتا ہے وہ تو آپ سے لے رہا ہے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہر ایک کو ہدایت نصیب کرے اور ظالموں، حاسدوں کے شر سے پناہ میں رکھے. آمین۔

عاملوں کی فریب کاریاں

اب یہاں عملیات اور عاملوں کی فریب کاریوں پر فیض الابرار صاحب کی ایک رپورٹ جو کسی فورم پر شائع ہوئی تھی پیش کی جاتی ہے۔

شرطیہ عیسائی عامل اور مسلمان:

آج لوگوں کی جہالت کا عالم تو یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کا ہر صورت حل چاہتے ہیں۔چاہے اس کے لئے انہیں کتنا ہی غیر شرعی اور شرکیہ طریقہ اختیار کرنا پڑے' اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ آج کل اخبارات میں ایک ایسے

عامل کا اشتہار بھی آنے لگا ہے جو خود کو شرطیہ عیسائی عامل لکھتا ہے، اور عیسائی عامل ثابت نہ ہونے پر انعام کا بھی اعلان کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عیسائی حضرات خود کو عیسائی کم ہی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ عموماً ہر اقلیت پر ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے۔ لیکن اس عیسائی عامل کو یقین ہے کہ لوگ اس کے پاس ہی آئیں گے کیونکہ لوگوں کو تو ہر صورت اپنے مسائل کا حل چاہئے۔ اس کے لئے انہیں چاہے شرک کرنا پڑے' چاہے کالے علم اور کالے جادو یا نوری علم سمیت کسی بھی ذریعے کو اختیار کرنا پڑے۔ انہیں اپنے عقیدہ' مذہب اور ایمان کی کوئی پروا نہیں۔ لوگوں کو چونکہ کالے علم اور کالے جادو کی کاٹ پر زیادہ یقین ہے' شیطان صفت لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے شیطانی کاموں کے لئے شیطان ہی ان کی مکمل مدد کر سکتا ہے' اس لئے وہ کھل کر شیطانی علم کے حامل عامل سے ہی اپنے مسئلے کا حل چاہتے ہیں اور ایک غیر مسلم عامل پر انہیں پورا یقین ہوتا ہے کہ اسی کے کے پاس یہ شیطانی اور کالا علم ہوگا کیونکہ مسلمان عامل کوئی شرکیہ کام کرتے ہوئے پھر بھی تھوڑا بہت جھجک سکتا ہے لیکن ایک غیر مسلم کو کیا پروا۔ چنانچہ لوگ ایسے عیسائی عامل کے پاس جا رہے ہیں اور وہ بھی انہیں ڈنکے کی چوٹ پر شرک کی طرف بلا رہا ہے۔ یہ آج مسلمانوں میں جہالت' حرص و ہوس اور توہم پرستی کی انتہا ہے۔

ایسے ہی کالے پیلے عملیات کرنے والوں کے نت نئے طریق واردات اور پھر ان عاملوں اور ان کے مریدوں کا عبرتناک انجام سر دست ہمارا موضوع ہے تاکہ عوام مال و ایمان کے ان لٹیروں سے خبردار رہیں اور ان کے انجام سے عبرت پکڑیں۔ آیئے مختلف ذرائع سے جمع شدہ یہ چشم کشا اور عبرتناک رپورٹیں ملاحظہ کریں۔

قرآنی آیات لکھے تعویزوں پر جوتے مار کر علاج کرنے والا عامل پیر:

کچھ عرصہ قبل پولیس نے ایک ایسے پیر کو پکڑا جو قرآنی آیات پر نعوذ باللہ جوتے مار کر علاج کرتا تھا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور میں نشاط کالونی میلاد چوک میں بیوٹی ہیئر ڈریسر کے مالک محمد ارشد کی بیوی نائلہ ارشد کے پیٹ میں درد رہتا تھا جس کا علاج کرنے کے لئے نائلہ کے سسر بشیر احمد نے اسے کسی پیر سے علاج کروانے کا مشورہ دیا۔ نائلہ کا خاوند محمد ارشد اسے نشاط کالونی کے آخری بس سٹاپ کے قریب کوارٹروں میں رہائش پذیر باریش امیر علی کے گھر لے گیا اور بیوی کی تکلیف کے بارے میں بتایا۔

امیر علی نے محمد ارشد کے گھر آ کر پانی کی بوتل دم کر کے دی اور کہا' گھر میں اس پانی کا چھڑکاؤ کرو' کسی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ پیر نے محمد ارشد سے کہا کہ بکرے کا پانچ کلو گوشت قبرستان میں رکھ آؤ' اسے بلائیں کھا جائیں گی۔ تمہیں ایک لفظ بتاؤں گا' وہ پڑھتے ہوئے قبرستان میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ سے تمہیں خوف نہیں آئے گا۔ ارشد کے والد بشیر احمد نے پیر کو بتایا کہ ارشد کو اندھیرے سے خوف آتا ہے۔ وہ قبرستان کیسے جائے گا۔ امیر علی نے کہا کہ مجھے 200 روپے دے دو۔ میں خود ہی گھر میں میٹھی چیز پکا کر کسی میدان میں رکھ دوں گا۔ ارشد نے اسے پیسے دے دیئے۔ امیر علی نے نائلہ کو چند تعویز دیئے اور کہا کہ ان کو پکڑ کر مٹھی میں بند کر لینا ... آدھ آدھ گھنٹے بعد ان تعویزوں کو دونوں ہاتھوں میں بدلتی رہنا۔ جب 12 بج جائیں تو ان تعویزوں کو زمین پر رکھ کر 21 جوتے مارنا۔ اس طرح تمہارے پیٹ کی تمام تکلیفیں ختم ہو جائیں گی۔ اسی رات اچانک نائلہ کے پیٹ میں شدید درد اٹھا۔ شوہر نے اس سے تعویز لے کر جیب میں ڈال لئے اور بیوی کو قریبی عائشہ کلینک لے گیا جہاں نائلہ کو داخل کر لیا گیا۔ اس کے میڈیکل ٹیسٹ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اس کے معدے میں سوزش کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ نائلہ کو ڈرپ لگا دی گئی۔ ارشد بھی بیوی کے پاس ہسپتال میں ٹھہر گیا۔ اس کا چچازاد بھائی مسعود حسین بھی ہسپتال آ گیا۔ ارشد نے تعویز دکھائے' مسعود نے تعویزوں کو دیکھا تو ان پر قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں۔ ارشد اسی وقت اپنے کزن کو لے کر اپنی دکان کے قریب ایک دکان کے مالک ریاض علی کے پاس آیا' ریاض ان تعویزوں کو محلے کی مسجد حیات اسلام کے خطیب حافظ قاری عنایت اللہ کے پاس لے کر چلا گیا اور قاری کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔ قاری عنایت اللہ نے جوتیاں مارنے کی تصدیق کرنے کے لئے ارشد اور ریاض کو جعلی پیر کے پاس بھیجا۔ انہوں نے امیر علی کو بتایا کہ آپ کے تعویزوں سے میری بیوی کو آرام آ گیا ہے جس پر امیر علی نے کہا کہ آپ تعویزوں کو جتنی زیادہ جوتیاں مارو گے' اتنی جلدی تمہاری بیوی تندرست ہو جائے گی۔ ریاض اور ارشد دوبارہ خطیب کے پاس گئے جس نے رات گئے محلے داروں کو اکٹھا کیا اور پیر کو اس کے گھر سے اٹھا کر گاڑی میں ڈال کر تھانہ جنوبی چھاؤنی کی پولیس کے حوالے کر دیا۔ یہ واقعہ یکم ستمبر 2000ء کو پیش آیا۔

لاہور میں جنسی بھیڑیئے عامل پولیس کو باقاعدہ منتھلی دیتے ہیں

شوہروں کو راہ راست پر لانے کی خواہش مند عورتیں زیادہ شکار بنتی ہیں۔

لاہور میں جنسی بھیڑیئے نوسرباز عاملوں کو پولیس کی مکمل سرپرستی حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھلے عام لوگوں کو لوٹنے اور شریف گھرانوں کی لڑکیوں کی عزتیں پامال کرنے کا مکروہ دھندہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہر عامل اپنے علاقہ کے ایس ایچ او کو باقاعدہ منتھلی دیتا ہے اور اگر ان کے ہاتھوں لٹنے والا شخص تھانے میں شکایت کرے تو اسے پولیس اہلکار ڈرا دھمکا کر باہر نکال دیتے ہیں۔ نوسرباز عاملوں کی بڑی تعداد پریشان حال مرد و خواتین کو کچھ دیر بعد جھوٹا حساب لگا کر یہ کہتے ہیں کہ تمہارے جسم میں زہر پھیل چکا ہے اور تمہارے دشمنوں نے تم پر اتنے زبردست تعویز کروائے ہیں کہ تم دو دن بعد مر جاؤ گے۔ یہ سن کر ہر شخص پریشان ہو جاتا ہے اور اس کا حل پوچھتا ہے تو نوسرباز عامل بھاری رقم کا مطالبہ کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے عمل کے بعد تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ نوسرباز عاملوں کا شکار زیادہ تر امیر گھرانوں کی خواتین بنتی ہیں جو اپنے عیاش شوہروں کو راہ راست پر لانے کے لئے ان نوسرباز عاملوں سے رابطہ کرتی ہیں۔ بعد ازاں انہیں نہ صرف اپنی عزت گنوانا پڑتی ہے بلکہ ہزاروں روپے بھی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر لٹا بیٹھتی ہیں۔ نوسرباز عامل ان خواتین کو مستقل بلیک میل کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ خواتین ان کی ہر جائز و ناجائز خواہشات پوری کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

ایک ایک عامل کی کئی برانچیں۔ الوؤں کے خون سے تعویز:

عاملوں نے لوگوں کو لوٹنے کے لئے کیا کیا حربے اختیار کر رکھے ہیں' اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ان عاملوں نے صوبائی دارالحکومت لاہور میں لوگوں کو لوٹنے کے لئے علیحدہ علیحدہ شاخیں قائم کر رکھی ہیں جبکہ ہر شاخ کا نام بھی مختلف ہے۔

تفصیلات کے مطابق شہر بھر میں پھیلے ہوئے نوسرباز عاملوں اور نجومیوں نے زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ اور اپنی ہوس مٹانے کے لئے مختلف شاخیں قائم کر رکھی ہیں اور ہر شاخ میں اپنا کوئی عزیز بٹھایا ہوتا ہے یا پھر کوئی چیلا وہاں موجود ہوتا ہے جو پریشان حال لوگوں کو گھیرنے کا کام سرانجام دیتا ہے۔ ہر نوسرباز عامل اور نجومی کا یہ دعویٰ

ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا طلسم کدہ اس کے پاس ہے اور صرف وہی الوؤں کے خون سے تعویز بناتا ہے جبکہ ان "نوسرباز" عاملوں نے یہ بھی دعویٰ کر رکھا ہے کہ وہ ایشیا میں تہلکہ مچا چکے ہیں۔ جبکہ کچھ اپنے آپ کو فخر بنگال قرار دیتے ہیں۔ ان نوسرباز عاملوں کے مطابق کالا علم صرف وہی جانتے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد بھی یہی کام کرتے تھے۔ انہیں جو علم آتا ہے، وہ انہیں اپنے بزرگوں سے ملا ہے۔

متعدد عامل حکمت میں ناکامی کے بعد اس پیشے میں آئے:

عاملوں کے بارے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان میں ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے جو دراصل پہلے حکیم تھے لیکن جب انہیں حکمت کے کام میں ناکامی ہوئی تو پھر انہوں نے کالے پیلے عملیات، تعویزات اور جن نکالنے کا دھندا شروع کر دیا۔ کئی ایسے عامل ہیں جنہوں نے حکمت اور عملیات دونوں پیشوں کو بیک وقت اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ پہلے کسی مریض کا دیسی طریقوں سے علاج کرتے ہیں اور پھر جب اس میں ناکامی ہونے لگتی ہے تو اس کا اعتراف کرنے کی بجائے وہ مریض کو یہ بتاتے ہیں کہ دراصل آپ پر کسی جن، آسیب یا جادو وغیرہ کا اثر ہے اور یوں وہ دونوں طریقوں سے لوگوں کو لوٹ لوٹ کر ان کا برا حال کر دیتے ہیں اور جب دونوں طریقوں سے بھی کچھ نہیں بنتا تو پھر کہہ دیتے ہیں کہ شفاء تو اللہ کی جانب سے ہوتی ہے... اللہ چاہے گا تو آپ کو شفاء ملے گی، ہم کیا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ شروع میں وہ ایسی بات نہیں کرتے بلکہ بڑے بڑے دعوے کر کے مریض کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے مسئلے کا حل ہے ہی ان کے پاس ہے۔

آیئے اب ایسے ہی کراچی کے ایک نوسرباز عامل و حکیم کے بارے میں روزنامہ امت (11-12-2002) کی ایک رپورٹ ملاحظہ کریں۔

عیسائی عامل و حکیم اور پیر سوہنا مسیح:

کراچی کے عامل حکیم مقدم شاہ عرف سوہنا مسیح عرف یونس مسیح نے عیسیٰ نگری کے آستانے میں مطب بھی بنایا ہوا ہے جہاں مختلف امراض میں مبتلا لوگوں سے علاج کے نام پر بھاری رقوم بٹوری جاتی ہیں۔ اس عامل و حکیم کو گلشن اقبال ٹاؤن کے ایک پولیس افسر کی سرپرستی حاصل ہے۔ ذرائع کے مطابق یونس مسیح گزشتہ 8 سال سے حکیم

وعامل بن کر لوگوں کو لوٹ رہا ہے۔ عیسیٰ نگری سے قبل لیاقت آباد میں عامل سوہنا مسیح کے نام سے آستانہ چلاتا تھا تاہم 8 سال قبل عیسیٰ نگری کے علاقے میں اس نے ماہانہ 3 ہزار روپے کرائے پر دکان حاصل کر کے عامل سوہنا مسیح کے نام سے آستانہ اور پیر مقدم شاہ کے نام سے مطب چلانا شروع کر دیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یونس مسیح عملیات و تعویزات کے علاوہ مختلف امراض میں مبتلا لوگوں سے علاج کے نام پر بھاری رقوم وصول کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے آستانے کے باہر چند جرائم پیشہ افراد کو بھی بٹھار کھا ہے جو رقم کی واپسی کا تقاضہ کرنے والے گاہکوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ یونس مسیح کے آستانے پر علاج کے لئے آئے ہوئے ایک شخص اسلم کے مطابق اسے گردوں میں پتھری کی شکایت ہے جس کے لئے وہ پیر مقدم شاہ کے پاس آیا تھا۔ اسلم کے مطابق پیر مقدم شاہ عرف یونس مسیح نے اس سے ڈھائی سو روپے معائنہ فیس وصول کی اور اسے دم کیا ہوا پانی، شکر اور چند دوائیں دے کر دوبارہ معائنے کے لئے ایک ہفتے بعد بلایا حالانکہ اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔

تحقیقات کے مطابق جعلی عامل سوہنا مسیح عرف پیر مقدم شاہ عرف یونس مسیح فیصل آباد کا رہنے والا ہے اور اس کے خاندان کے دیگر افراد بھی پنجاب اور کراچی کے مختلف علاقوں میں یہی کاروبار کر رہے ہیں۔ یونس مسیح پسند کی شادی، محبت میں ناکامی، بے روزگاری سے نجات اور دیگر گھریلو و کاروباری مسائل سے نجات کے لئے مختلف تعویزات و عملیات کے نام پر لوگوں کو بیوقوف بناتا ہے جبکہ پیر مقدم شاہ کے نام سے حکیم بن کر کینسر، گردوں و مثانہ میں پتھری، بلڈ پریشر ہر قسم کے جنسی امراض سمیت دیگر بیماریوں کے علاج کے نام پر لوگوں سے بھاری رقوم بٹور رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جعلی عامل و حکیم کو گلشن اقبال ٹاؤن انوسٹی گیشن پولیس کے ایک ڈی ایس پی کی سرپرستی حاصل ہے۔ ذرائع کے مطابق ڈی ایس پی کا بیٹر انور عامل سے ہر ہفتہ 3 ہزار روپے بھتہ وصول کرتا ہے۔ جعلی عامل یونس مسیح کے آستانے سے شراب اور منشیات بھی فروخت کی جاتی ہے۔ ان دیکھے موکل قابو کرنے کیلئے عاملوں کی مضحکہ خیز حرکات، کالی دیوی اور ہنومان کے جادو سے کاٹ، الو، سور، انسانی لاش کی ٹانگ اور چیل کے انڈہ کی ہزاروں روپے میں فروخت ہوتے ہیں۔

ایک نشریاتی ادارے کی رپورٹ

پاکستان میں کالا جادو کرنے کا ڈھونگ کرنے والے نام نہاد جادو گر اور عامل، جادو پر یقین رکھنے والے معصوم لوگوں کی زندگیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اپنے دل میں اچھی بری ممکن ناممکن خواہشات لئے جادو گروں کے پاس جانے والے افراد ان شعبدہ باز جادو گروں کی انگلیوں پر کٹھ پتلیوں کی طرح ناچتے ہیں۔ 17 جولائی 2002ء کو ایک نشریاتی ادارے نے اس بارے میں ایک رپورٹ جاری کی جس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کے دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے اور ان دیکھے موکلوں کو قابو کرنے کے لئے جادو گروں کے ساتھ مل کر الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں۔ بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جنہیں سن کر ہنسی آتی ہے تو بعض ایسے کہ کرنے والے کی عقل پر ماتم کرنے کو دل کرتا ہے۔ بسا اوقات انتہائی گھناؤنے کام کئے جاتے ہیں۔ چند جادو مقدس آسمانی کتابوں کے اوراق پر بیٹھ کر کئے جاتے ہیں۔ بعض کے لئے چالیس روز تک نجس رہنے کی شرط عائد کی جاتی ہے۔ کسی جادو کروانے والے کو سور کا گوشت کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے تو کسی کو بغیر بتائے اسی جانور کی ہڈیوں کا سفوف چٹایا جاتا ہے، کبھی کسی عورت کو قبرستان میں کسی تازہ مرے بچے کی نعش پر نہانے کا مشورہ دیا جاتا ہے تو کبھی کوئی عورت اندھیری رات میں دریا کے ویران کنارے نہلائی جاتی ہے۔ ایسی خبریں بھی ملیں کہ اولاد کے لئے کسی معصوم بچے کو قتل کرا کے اس کی نعش کے ذریعے جادو کیا گیا۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں چوراسی (84) قسم کے نام نہاد جادوئی عملیات مشہور ہیں۔ جبکہ انفرادی ذہنی اختراعات اس کے علاوہ ہیں۔ یہ عمل کالی دیوی، سارس وتی، ہنومان، بھیرو اور کمچھیا دیوی کے نام پر کئے جاتے ہیں۔ کمچھیا اور کالی دیوی کا جادو صرف گند کھا کر ہوتا ہے۔ ایک عمل کے لئے مرد و عورت کا آپس میں گناہ کرنا ضروری ہے جبکہ بعض جادوئی تحریریں خون سے اور بعض انسانی غلاظت سے لکھی جاتی ہیں۔ جادو کرنے والوں کے مطابق ایک بکرے کی سری لے کر اس کی زبان کے نیچے تعویز رکھ کر پھر منہ کو سوئیوں سے بند کر کے کسی تندور یا چولہے کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔ جادو گر جھانسہ دیتا ہے کہ جس شخص پر یہ عمل کیا گیا، وہ آہستہ آہستہ موت کی طرف جانا شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک جادوئی ہنڈیا ہوا میں اڑ کر مخالف کے گھر گرائے جانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور جھانسہ دیا جاتا ہے کہ اب اس گھر میں موت نے ڈیرے ڈال لئے۔ ایک اور جادو کے تحت کپڑے کا گڈا بنانے کے

بعد اس کے سینے میں سوئیاں گھونپ کر چولہے یا تندور کے نیچے یا گندے نالے کے کنارے دبا دیا جاتا ہے تاہم اگر گڈے کو سوئیاں چبھوئے بغیر پنکھے سے لٹکا دیا جائے یا درخت سے باندھ دیا جائے تو پھر جادو کروانے والا' جادو گر کے دکھائے سبز باغ کے مطابق من پسند لڑکی کے اپنے قدموں میں گر جانے کا انتظار کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بھیرو کے عمل کے مطابق بکرے کا ایک عدد ایسا دل ڈھونڈا جاتا ہے جس کو چرکا نہ لگا ہو۔ اس دل کی دونسوں میں تعویز لکھ کر ڈال دیئے جاتے ہیں' جس کے بعد اس میں تین' پانچ یا سات سوئیاں گھونپی جاتی ہیں۔ ہر ایک کا الگ الگ نتیجہ ہے جیسے کہ تین سوئیاں محبوب کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے' پانچ دلوں میں دوریاں ڈالنے کے لئے اور سات شدید نفرت پیدا کرنے کے لئے گاڑی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کے دیوتا ہنومان (بندر) کا عمل صرف معلومات کے حصول کے لئے کئے جانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ ایک اور عمل میں جادو گر روٹیوں پر تحریریں لکھ لکھ کر دریا میں ڈالتے ہیں اور ان کے بقول یا تو کسی کا رزق بند ہو جاتا ہے یا کھل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ جادو گر کسی ایسے ہندو مردے کی چتا کی چٹکی بھر راکھ بھی بھارت سے سمگل کرا کے پیش کر دیں گے جس ہندو نے زندگی بھر گوشت نہیں کھایا تھا' ان کا دعویٰ ہے کہ یہ راکھ جس کو بھی کھلائی جائے' وہ مر جاتا ہے۔

لاہور کے نام نہاد جادو گروں نے لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے بے شمار شعبدے ڈھونڈ رکھے ہیں۔ لاہور کا ایک عامل انڈہ توڑ کر اس میں سے سوئیاں نکالتا ہے تو دوسرا دہکتا کوئلہ ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ ایک عامل شوہر کو قابو کرنے کا تعویز سنکھیا سے لکھ کر دیتا ہے۔ بیوی ناسمجھی میں تعویز پانی میں گھول کر پلاتی رہتی ہے۔ نتیجہ میں شوہر بیمار پڑ جاتا ہے اور بیوی کے قابو میں آ جاتا ہے۔ بیوی اسے عامل بابا کی کرامت سمجھتی رہتی ہے۔ یہ جادو گر دنیا کا ہر کام کرا سکنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور شرط بھاری فیس کی ادائیگی ہے۔

لاہور کے جادو گر سیہہ کا کانٹا پانچ سو روپے' الو تین ہزار روپے تک' سور پانچ ہزار روپے تک' کستوری ڈیڑھ سے ڈھائی ہزار روپے تک' مکمل کالا بکرا ایک سے تین ہزار روپے تک' اونٹ کا دل پانچ ہزار روپے' انسانی مردے کی ٹانگ دس ہزار روپے اور بازو پانچ ہزار روپے' الو' چیل' عقاب وغیرہ کا انڈہ پانچ روپے اور غیر مسلم کنواری لڑکی کا پندرہ ہزار روپے تک (فی رات) میں خود ہی انتظام کر لیتے ہیں۔

لاہور کے ایک سابق پرائز بانڈ ڈیلر سعید کھوکھر نے انعامی نمبر لینے کے لئے کالا عمل کرنے والے ایک جادوگر بلے شاہ کو پچاس ہزار روپے کی ادائیگی کی۔اس کی ہدایت پر چار بکرے' ایک کنواری غیر مسلم لڑکی اور دو من کوئلے لے کر اماوس کی رات جادوگر بلے شاہ کے ہمراہ دریائے راوی کے کنارے پہنچے۔ کشتی میں بیٹھ کر دریا کے درمیان گئے اور ایک قدرتی خشک حصہ میں پڑاؤ کیا۔جادوگر نے کوئلے دھکائے' حصار بنایا' لڑکی سے زیادتی کی۔پھر تلوار سے زندہ بکروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کوئلوں پر ڈالنا شروع کر دیئے۔ صبح اس نے ایک نمبر لکھ دیا جس کے مطابق سعید نے بازار سے دو لاکھ روپے کی پرچیاں خریدی لیکن نمبر نہ نکلا جس کے بعد انہوں نے جادو سے توبہ کر لی۔

ضعیف الاعتقاد بے اولاد خواتین کو اکثر اکیلے بلایا جاتا ہے۔بے شمار خواتین نے صرف اس چکر میں اپنی عزتیں گنوائیں۔بدکردار عامل' جادوگروں کے ہتھے چڑھ جانے والی بے شمار لڑکیاں جنسی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔افسوسناک بات تو یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس توہم پرستی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔گذشتہ پانچ چھ سال سے توہم پرستی بے حد بڑھ گئی ہے۔

نام نہاد جادوگروں کے ستم کا انسانوں کے بعد سب سے بڑا نشانہ الو ہے۔ویرانوں میں رہنے والے اس پرندے کے بارے میں جادوگروں نے یہ بات پھیلا دی ہے کہ الو کے خون میں لکھی گئی جادوئی تحریر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔جادوگر کے ہاتھوں الو کی ہلاکت بھی بڑی اذیت ناک ہے۔

محکمہ انسداد بے رحمی حیوانات نے کبھی اس جانب توجہ نہیں دی۔ایک قسم کے جادو کے لئے الو کے بازو کے پر' پاؤں اور چونچ کالے دھاگے سے باندھ کر تڑپ تڑپ کر مرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جبکہ مختلف اوقات میں تعویز لکھنے کے لئے اس کی ٹانگ میں بار بار زخم لگایا جاتا ہے۔چھ سات بار خون نچڑ جانے کے بعد الو مر جاتا ہے۔مرنے سے پہلے زندہ الو کی آنکھیں نکال کر کپڑے میں ڈال کر لٹکا دی جاتی ہیں اور خشک ہونے پر شراب میں پیس کر سرمہ بنا کر دیا جاتا ہے اور یہ جھانسہ دیا جاتا ہے کہ اسے روزانہ آنکھوں میں لگانے والا سات روز کے بعد جنس مخالف کو زیر کر کے اپنے مقاصد پورے کر لے گا۔الو کی ہڈیوں کو جلا کر راکھ کا سفوف بنایا جاتا ہے جو مبینہ جادوئی تحریریں لکھنے کے کام آتا ہے۔(تاہم اتنا کچھ کرنے کے بعد لوگوں کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ اپنا مال و ایمان سب کچھ لٹا بیٹھتے ہیں)

ہر ''نوسرباز'' عامل اور نجومی نے اپنے علیحدہ علیحدہ کام کرنے والے اور لوٹنے کے طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔
عاملوں کی بڑی تعداد اپنے پاس پھنسے سادہ لوگوں کو یہ کہتی ہے کہ چونکہ آپ کے کام کے لئے دریا پر جا کر چلہ کاٹنا ہے اور ''ہوائی چیزوں'' کو اس مقصد کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے' اس لئے آپ ایک بکرے کی قیمت جتنے پیسے ادا کر دیں تاکہ آپ کا کام ہو سکے۔ یوں وہ ایک گاہک سے 8 سے 10 ہزار روپے تک بٹور لیتے ہیں۔ جبکہ اکثر عامل اور نجومی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ آپ کے کام کے حل کے لئے ''الوؤں'' کا خون ضروری ہے' اس لئے آپ الو خریدنے کے لئے رقم ادا کریں۔ اس طرح 15 سے 20 ہزار روپے ٹھگ لیتے ہیں۔ اپنے تیار کردہ پمفلٹ میں بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ الوؤں کے خون سے عمل کرتے ہیں۔ بے اولاد عورتوں کو ایسے عمل بتاتے ہیں جو ان کے بس میں نہیں ہوتا۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ رات کو جا کر قبرستان میں اکیلی نہاؤ۔ پھر تمہارے گھر اولاد پیدا ہو گی۔ کبھی کسی قبر کی مٹی کا کھانے کا کہہ دیتے ہیں۔ اگر کوئی ان کاموں سے انکار کرے تو اسے ان عملیات کے بغیر کام مکمل کرنے کے لئے بھاری معاوضہ وصول کرتے ہیں۔

کنگلے عامل کام نہ ہونے پر 12 لاکھ تک انعام کا دعویٰ کرتے ہیں

نوسرباز عاملوں اور نجومیوں نے لوگوں کو اپنے جھانسے میں لانے کے لئے یہ دعوے کر رکھے ہیں کہ میرے علم کو جھوٹا ثابت کرنے والے کو 12 لاکھ روپے انعام دیا جائے گا اس طرح کچھ عاملوں نے انعام کی رقم 10 لاکھ' 8 لاکھ' 7 لاکھ اور 3 لاکھ روپے مقرر کر رکھی ہے لیکن حیرت کی بات ہے کہ جو نجومی اس قسم کے دعوے کرتے ہیں' وہ حقیقت میں بالکل کنگلے ہیں۔ خود فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر دھواں' مٹی اور لدّ کھاتے ہیں اور لوگوں کو ان کا ہر مسئلہ حل ہونے کے خواب دکھاتے ہیں۔ میچ اور پرچی جوا کے چکر میں بھی نوجوانوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے نوسرباز جعلی عامل اور نجومی جوئے میں کامیابی دلوانے کا جھانسہ دے کر بھی نوجوانوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق غربت' بے روزگاری اور معاشی مسائل نے نوجوان نسل کو جوئے کی طرف راغب کر دیا ہے۔ جعلی عامل اور نجومی میچوں پر جواء پرچی جوئے' تاش پر جوئے اور گھڑ ریس پر رقم لگانے کے بعد بھاری منافع دلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکے ان نجومیوں کو بڑی مشکل سے رقم دیتے ہیں تو نوسرباز نجومی انہیں پرچی جواء لگانے

کے لئے نمبر دے دیتے ہیں جبکہ میچوں پر جواء لگانے کے لئے کسی ایک ٹیم کی جیت کی نشاندہی کرتے ہوئے اس پر شرط لگانے کا کہہ دیتے ہیں۔ نوجوان لڑکے اندھا دھند نجومیوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو پہلے سے ہی رقم دے دیتے ہیں لیکن انہیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔

جن نکالنے کے جھانسے میں سینکڑوں خواتین کی عصمتیں پامال

نوسر باز عاملوں کے دفاتر میں خصوصی کیبن جہاں صرف عورتوں کو جانے کی اجازت ہے، ملک بھر میں جگہ جگہ عاملوں اور نجومی ڈیرے لگا کر پریشان حال لوگوں کو لوٹتے رہتے ہیں۔ اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے لاکھوں روپے تشہیر پر خرچ کرکے لوگوں کو جھانسہ دیا جاتا ہے کہ ان کے تمام مسائل کا حل ان کے پاس ہے اور ہر قسم کی پریشانی کا خاتمہ جھٹ پٹ میں ہو جاتا ہے۔ ہر عامل اور نجومی کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ تمام علوم کی کاٹ کا ماہر ہے۔ غربت' بے روزگاری کے خاتمے' سنگدل محبوب کو قدموں تلے لانا' شوہر کو راہ راست پر لانا' کاروبار میں منافع' شادی میں رکاوٹ دور کرنا اور جن بھوتوں کے سائے کو دور کرنا سمیت دیگر مسائل کو ختم کرنے کا جھانسہ دے کر سادہ لوح لوگوں سے روزانہ ہزاروں روپے بٹورنا ان کا معمول بن چکا ہے۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان عاملوں اور نجومیوں کو اپنا ''نوسر بازی کا کاروبار'' شروع کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت نہیں لینا پڑتی اور یہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے مکروہ دھندے کو دیدہ دلیری سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان عاملوں اور نجومیوں کی بڑی تعداد ''جنسی بھیڑیئے'' کا کردار ادا کرتی ہے۔ جو خواتین نافرمان شوہروں کو راہ راست پر لانے کے لئے ان سے رجوع کرتی ہیں' یہ جھوٹے عامل اور نجومی انہیں اپنے مکروفریب میں پھنسا کر ان کی عزتیں لوٹ لیتے ہیں۔ اسی طرح جن لڑکیوں کے اچھے رشتے نہیں مل رہے ہوتے' وہ انہی نوسر باز عاملوں اور نجومیوں کو اپنی امیدوں کا مرکز سمجھ کر سارا دکھ بیان کردیتی ہیں۔ جھوٹے عامل انہیں اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ جو عمل کریں گے' اس سے نہ صرف ان کے اچھی جگہ رشتے ہو جائیں گے بلکہ وہ ساری زندگی عیش کریں گی۔ معصوم نوجوان لڑکیاں اپنے اچھے دنوں کی آس میں ان ''جنسی بھیڑیئے'' عامل اور نجومیوں کے ہتھے چڑھ کر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتی ہیں۔ اب تک سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیاں ان ''جنسی بھیڑیوں'' عاملوں اور نجومیوں کے ہاتھوں تباہ و برباد

ہو چکی ہیں اور بدنامی کے خوف سے اپنی زبانوں پر خاموشی کے تالے لگا کر ذہنی مریض بن چکی ہیں۔ توہمات کے شکار لوگ اکثر و بیشتر اوقات اپنی بیٹیوں کو ان جھوٹے عاملوں اور نجومیوں کے پاس یہ کہہ کر لاتے ہیں کہ اسے دورے پڑتے ہیں تو یہ عامل اور نجومی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس لڑکی کو ''جن'' چمٹ گئے ہیں اور اسے نکالنے کے لئے لڑکی کو 2 گھنٹے کے لئے ہمارے پاس تنہا چھوڑ دو۔ بعد ازاں بند کمرے میں لے جا کر جن نکالنے کے بہانے کمال مہارت سے لڑکی کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں اور انہیں ہوس کا نشانہ بنا ڈالتے ہیں۔ جن لڑکیوں کو جنسی بھیڑیئے عامل اور نجومی اپنی ہوس کا نشانہ بناتے ہیں' انہیں بلیک میل کرتے ہیں۔ اکثر نوسرباز عامل ان لڑکیوں کی برہنہ تصاویر اتار کر انہیں بلیک میل کرتے اور ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ ان نوسرباز عاملوں اور نجومیوں کی بڑی تعداد ''شراب کی رسیا'' ہے اور اپنے دفتر میں بیٹھ کر دوستوں کے ہمراہ شراب پینا ان کا معمول ہے۔ اپنی عیاشیوں اور معصوم لڑکیوں کی زندگی کو برباد کرنے کے لئے ان جھوٹے عاملوں اور نجومیوں نے اپنے دفاتر میں خصوصی طور پر کیبن بنوا رکھے ہیں۔ جہاں صرف خواتین کو جانے کی اجازت ہوتی ہے۔

عملیات سے توبہ کرنے والے استاد بشیر احمد کی سبق آموز خود نوشت

جب میں نے عملیات کی دنیا میں قدم رکھا:

یہ 1960ء کی بات ہے۔ میری عمر 14 برس تھی۔ ان دنوں میری چچی جان پر جنات کا سایہ تھا۔ آئے دن کوئی نہ کوئی عامل' جنات کو مار بھگانے کے لئے بلایا جاتا لیکن تمام تر دعوؤں کے باوجود وہ جنات کسی کے قابو میں نہ آتے۔ بہر حال مجھے اس وقت یہ خیال آیا کہ ضرور کوئی ایسا عمل سیکھنا چاہیئے کہ اگر کہیں ضرورت پڑ جائے تو اس سے کام لیا جا سکے یا کسی کی پریشانی کو دور کرنے میں مدد لی جا سکے۔ لیکن آہستہ آہستہ جب میں نے اس شوق کی خاطر بھاگ دوڑ شروع کی تو کوئی عامل یا استاد صحیح رہنمائی نہ کرتا۔ میں نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھی۔ ہمارے شہر میں ایک سائیں صفاں والا ہوا کرتا تھا۔ میں نے اس کی بہت خدمت کی بلکہ میں نے انہی سے آغاز کیا۔ میرے علاوہ بھی بہت سے شائقین کی تعداد موجود تھی جو ہر دم خدمت پر کمربستہ رہتی۔ ہر ایک کو یہ فکر تھی کہ استاد کسی طرح خوش ہو جائے

اور شاید کوئی عمل ہمیں سکھا دے۔ لیکن اس نے کسی کو کچھ نہیں دیا۔ ابلیس کا تو بس نام ہی بدنام ہے۔ اصل کام تو یہ ظالم لوگ کرتے ہیں جو دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے انہیں مزید گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ اللہ کر کے سائیں نے مجھے ایک عمل بتایا جس کے وہ خود بھی عامل تھے۔ میں نے تین بار وہ عمل کیا لیکن مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ عامل لوگ ''عمل'' سے متعلق ایک آدھ اہم بات شاگرد کو نہیں بتاتے۔ اس طرح وہ عمل میں ناکام رہتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ عمل تم سے بھاری ہے یا اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شاگرد مزید خدمت جاری رکھتا ہے اور عامل کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ یہ سائیں کیونکہ ہمارے گھر کے قریب ہی تھے' اس لئے جو بھی فالتو وقت ہوتا' میں ان کے پاس گزارتا۔ اس شوق کے ہاتھوں گھر سے کئی مرتبہ ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ جب مجھے یہاں سے کچھ نہ ملنے کا یقین ہو گیا تو میں نے کسی اور استاد کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے کسی نے بتایا کہ منڈی ڈھاباں سنگھ کے قریب نواں پنڈ میں صوفی عبداللہ رہتے ہیں جو ''باباجناں والا'' کے نام سے مشہور ہیں۔ شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ایک دن اکیلا ان کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو انہوں نے کمال مہربانی فرمائی اور مجھے ایک عمل بتایا جس کو ایک مرتبہ پڑھنے پر دس منٹ صرف ہوتے تھے اور اسے 101 مرتبہ پڑھنا تھا۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ کتنا وقت بنتا ہو گا۔ (یہ تقریباً 16'17 گھنٹے کا عمل بنتا ہے۔ اس دوران سوچیں انسان کوئی نماز ادا کرنے کے قابل تو کیا' اپنے کوئی معاشی اور معاشرتی ذمہ داریاں بھی نہیں ادا کر سکتا) یہ عمل 71 دن میں مکمل ہوا تو مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ میں غصے میں ان کے پاس گیا۔ انہیں امید نہ تھی کہ یہ لڑکا اتنا سخت عمل کر لے گا۔ انہوں نے جعل سازی کو چھپانے کے لئے صرف ایک بات کہہ کر ٹال دیا کہ آپ کا منہ دوسری طرف تھا۔ فلاں طرف نہیں تھا جس طرح سے جنات نے آنا تھا۔ میں نے کہا یہ میری حالت دیکھیں مجھے کس بات کی سزا دی ہے اور آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ منہ کس طرف کرنا ہے۔ کہنے لگا بیوقوف تم ہو جس نے پوچھا نہیں۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں غصے میں آپے سے باہر ہو گیا۔ جب میں واپس آنے لگا تو باباجی کہنے لگے' مجھے معلوم ہے تم بہت غصے میں ہو۔ اس لئے تمہیں کچھ ملنا چاہئے۔ تم نے بہت سخت محنت کی ہے۔ اس کا مجھے بھی دکھ ہے۔ اب ایک عمل ہے۔ وہ کر لو۔ ساڑھے چار گھنٹے کا عمل تھا جو 41 دن مسلسل کرنا تھا۔ میں یہاں اس عمل کا

طریقہ بتادیتاہوں تاکہ لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں کہ کالے جادو کے لئے انسان کیا کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔
اس عمل میں صرف مردوں کو پکارناتھا۔ میں رات بارہ بجے اٹھتا۔ گھر سے غسل کر کے قبرستان پہنچ جاتا۔ پہلے سے منتخب بوسیدہ اور پرانی قبر کے پاؤں کی طرف بیٹھ کر وہاں ساڑھے چار گھنٹے جو عمل انہوں نے بتایا تھا' اس کی پڑھائی کرتا۔ لیکن افسوس کہ 41 دن مسلسل یہ سب کچھ کرنے کے باوجود مجھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ بے مقصد وقت ضائع کیا۔ آپ میرے دل کی کیفیت نہیں جان سکتے۔ میری تمام کوششیں بے کار ثابت ہو رہی تھیں۔ جبکہ میرا شوق اتنا ہی بڑھتا جارہا تھا۔ میں نے جعلی عاملوں کے پیچھے 15 قیمتی سال ضائع کئے۔

ایک دھوکہ باز عامل سے ملاقات:

نارووال کے قریب ایک گاؤں تھا۔ وہاں ایک راجپوت قوم کا سائیں کالے خاں یا کالے شاہ رہتا تھا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اس نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بہت زبردست انتظام کیا ہوا تھا۔ وہ جہاں رہتا تھا' اس راستے پر اس نے ایک فرلانگ کے فاصلے پر اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوتا تھا۔ جب میں وہاں جانے کے لئے اس راستے پر چلا تو ایک آدمی نے مجھے آواز دے کر بلایا اور میرے ساتھ بہت محبت کے ساتھ پیش آیا۔ مجھے شربت پلا کر کہنے لگا کہ کیا کام ہے؟ کہاں جارہے ہو؟ میں نے سب کچھ بتادیا۔ ادھر یہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور ادھر تمام باتیں واکی ٹاکی (وائرلیس) پر مذکورہ عامل سن رہا تھا۔ انہوں نے نیچے لائن بچھائی ہوئی تھی۔ اب جب میں وہاں پہنچا تو کالے شاہ نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا اور سب کچھ بتادیا کہ اس کام سے آئے ہو۔ میں اس کے کمال پر بہت حیران ہوا اور دل میں سوچا کہ اس شخص سے ضرور کچھ ملے گا۔ وہ مجھے کہنے لگا' ہم کام ضرور کرتے ہیں مگر مفت میں نہیں۔ میں 525 روپے لوں گا۔ میں نے کہا' میرے پاس تو صرف 50 روپے ہیں۔ اس نے مجھے طنزیہ کہا شوق علم سیکھنے کا ہے اور پاس کچھ بھی نہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا لیکن کسی پل دل کو چین نہیں آتا تھا۔ دل کرتا تھا کہ اڑ کر وہاں پہنچ جاؤں۔ بہت مشکل سے مطلوبہ رقم اکٹھی کی۔ ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہت عزت کی۔ اپنے قریب بٹھایا' روٹی کھلائی اور چند الفاظ کا عمل بتایا جو بہت مختصر تھا۔ جب 41 دن پورے ہوگئے تو حسب سابق کچھ حاصل نہ ہوا۔ سائیں صاحب کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے تمہارے نام کی چراغی (ختم) پڑھائی تھی۔ لیکن اسے جنات کے بادشاہ نے قبول

نہیں کیا۔اب 2100 روپے کا مزید انتظام کرو۔دوبارہ حاضری کے لئے اتنا خرچہ آجائے گا۔(آج کے حساب سے یہ رقم بہت زیادہ بنتی ہے، یہ 1960 کی بات ہو رہی ہے)۔اس کے بعد میں دوبارہ وہاں نہیں گیا۔رقم بھی گنوائی، سخت محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل بھی نہ ہوا۔لیکن میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو اس علم کو حاصل کرنا ہے۔چودہ پندرہ سال کی انتھک محنت، راتوں کا جاگنا، گھر سے ڈانٹ ڈپٹ اور اس کے ساتھ ساتھ خراد کا کام بھی کرنا۔جہاں کہیں عامل کا پتا چلتا، وہیں پہنچ جانا یہ میرا معمول تھا۔

استاد عبدالقیوم کی شاگردی، جس نے ٹھیک بتا دیا

اس دوران مایوس ہو کر میں نے اپنے استاد سے بات کی۔میں نے لکڑی کے خراد کا کام ان سے سیکھا تھا۔وہ ملنگ جوگی تھے۔میں نے انہیں بتایا کہ بہت وقت ضائع کیا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔مجھے ان کے الفاظ آج بھی یاد ہیں۔کہنے لگے دورنگی چھوڑ، یک رنگ ہو جا۔کہنے لگے اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہو اور یہ علم بھی مانگتے ہو۔شوق کا یہ عالم تھا کہ میں نے کہا، استاد جی ٹھیک ہے، آپ جو کہتے ہیں، وہی کروں گا۔پھر میں نے جائز و ناجائز نہیں دیکھا۔استاد جی نے کہا کہ اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔گھر میں ہی بیٹھو اور عمل کرو۔بس عمل شروع کرنے سے پہلے ہم سے اجازت لے جاؤ۔جادوگری اور شیطانی علوم سیکھنے کے لئے پہلے کام کا آغاز ہی شرک سے کرنا تھا۔غیر اللہ کو پکارنا تھا۔توحید پرست ہونے کے باوجود میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ کیا کر رہا ہوں۔چند وظائف جو استاد نے بتائے تھے، میں نے ان کی اجازت سے شروع کئے۔ان وظائف میں اللہ کے نام کا شائبہ تک نہ تھا۔تمام تر وظائف شرکیہ کلمات پر مبنی تھے۔جب میں نے پہلا عمل مکمل کیا تو مجھے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔جب میں استاد صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ بتاؤ کچھ ملا کہ نہیں۔تو میں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ان عملیات کو سیکھنے کے بعد میں نے ان کو ہر جائز و ناجائز کام کے لئے خوب استعمال کیا۔لیکن اس دوران میرے بہت نقصان بھی ہوئے۔

میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی، فوت ہو جاتی۔علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔اس دوران میرے 4 بچے فوت ہو گئے۔پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔اس کے حصول کے لئے مصائب سے گزرنا پڑتا ہے اور اس کے حصول کے بعد انسان نہ صرف ایمان کی

دولت سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ شیطان کا ہمنوا بن کر اس کی خوشنودی کے حصول میں مگن رہتا ہے۔اس واقعہ سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا۔میرے ایک دوست صوفی کشور رحمان نے بھی اس دشت زار میں بہت وقت گنوایا لیکن وہ کچھ حاصل نہ کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے توبہ کی توفیق عطا کی۔ورنہ بہت سے عامل توبہ کی نعمت سے محروم ہی رہے اور وقت رخصت ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے استقامت دے تاکہ میں ان خطرناک نتائج کو منظر عام پر لاسکوں جس کے باعث ایک مسلمان اپنی آخرت برباد کر سکتا ہے۔ہمارے ہاں عاملوں کی کثیر تعداد دم' جھاڑ' غیر اللہ کی مدد سے کرتی ہے۔ لیکن عوام کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا جاتا ہے کہ ہم نوری علم کے ذریعے فیض پہنچا رہے ہیں۔بہت سے ایسے بھی ہیں جنہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اپنے مریدوں کو متاثر کرنے کے لئے اندرون خانہ کالے علم کا سہارا لیتے ہیں۔بظاہر نیک نام اور شرافت کے پیکر یہ دھوکہ باز دنیاوی لالچ کے لئے اللہ کی کھلی نافرمانی کر رہے ہیں۔

عورتوں کو آسانی سے بیوقوف بنایا جاسکتا ہے:

ان دھوکہ بازوں کا چرچا عورتوں کی زبانی سنا جاسکتا ہے۔یہ عورتوں کے پیر مانے جاتے ہیں۔عورتوں کا مسئلہ یہ ہے اگر بیماری بھی آجائے تو دوا کی بجائے تعویذ کو ترجیح دیتی ہیں۔اس لئے انہیں آسانی سے بیوقوف بنایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ کسی نہ کسی مشکل میں مبتلا رہتی ہیں۔کسی کا شوہر ناراض ہے' کسی نے رشتہ داروں سے بدلہ لینا ہے اور کسی کی بیٹی کی شادی نہیں ہوتی۔یہ اس حد تک ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا کام نہ بھی ہو تو عامل یا پیر کو قصور وار نہیں ٹھہراتیں بلکہ اس کے الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ پیر تو کامل تھا۔بس قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا ورنہ فلاں کا بھی کام ہوا ہے' فلاں کا بھی۔

اللہ کی پناہ دنیا کا کوئی اخبار پبلسٹی کا وہ کام نہیں کر سکتا جو ایک تن تنہا عورت سرانجام دے سکتی ہے۔جب میں نے تعویذوں کے علم میں کمال حاصل کر لیا اور اپنے کام کا آغاز کیا تو میرا خیال تھا کہ میرے پاس کس نے آنا ہے۔ابھی میں نے دو تین کام ہی کئے تھے کہ ضرورت مندوں کی قطاریں لگ گئیں۔ تعویذات کا عمل باقاعدہ ایک علم ہے۔

تعویذات کے عمل میں مجھے کس طرح کامیابی ہوئی' یہاں اس کا ذکر مناسب نہیں۔اس سے لوگوں میں اسے سیکھنے کا شوق پیدا ہوگا۔کیونکہ ہمارے ہاں سیدھے راستے پر چلنے کی بجائے الٹ راستے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔یہ بات ذہن میں رہے کہ جادو کے ذریعے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کیونکہ جادو نظروں پر کیا جاتا ہے۔جس طرح کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل جادو گروں نے رسیوں پر جو جادو کیا۔اس سے حقیقت تو تبدیل نہیں ہوئی مگر موسیٰ علیہ السلام کو سانپ نظر آئے۔

جہنم میں جانے کا آسان طریقہ:

اس قسم کی باتوں میں ہر شخص دلچسپی محسوس کرتا ہے اور کئی لوگوں کے دل میں وقتی طور پر یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ کاش انہیں بھی کہیں سے ایک جن مل جائے یا کوئی کامل استاد ان کا وظیفہ عملیات مکمل کردے۔لیکن یہ کام اتنے آسان نہیں۔اس میں دنیا کے ساتھ ساتھ انسان کی آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔یہ ایک ایسا شوق ہے جو انسان کو آسانی کے ساتھ جہنم میں لے جا سکتا ہے۔وہ لوگ جنھوں نے عملیات کی دنیا میں نام پیدا کیا اور اخباروں میں ان کے بڑے بڑے اشتہار چھپتے ہیں' انہیں معلوم ہے کہ وہ کس عذاب سے گزر رہے ہیں۔بظاہر خوش وخرم نظر آنے والے اور بھاری نذرانوں کے عوض من کی مرادیں پوری کرنے والے اندرون خانہ کن حالات سے گزرتے ہیں' وہ ابھی آپ پڑھ لیں گے۔

کیا جنات قابو میں آتے ہیں؟

شب و روز کی محنت کے بعد عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد جو لوگ جنات کو قابو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں' میرے نزدیک وہ بے وقوف ہیں۔کیونکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔جن کسی کے قابو میں نہیں آتے بلکہ عامل خود جنات کے قابو میں ہوتا ہے۔میرے ذاتی تجربات سے آپ دو باتوں کو آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ عامل جنات کے قابو میں کس طرح آتا ہے۔یہاں اپنا ذاتی واقعہ بیان کر رہا ہوں۔میں نے جو عمل کئے ہوئے تھے' ان میں بہت سے عمل جلالی اور جمالی تھے۔کامیابی کے ساتھ عامل وظیفہ مکمل ہونے پر موکلات کو اپنا پابند کرنے کے لئے انہیں شرائط ماننے پر مجبور کرتا ہے جس کے ذریعے اس نے ان سے کام لینے ہوتے ہیں۔اس معاہدے میں بہت سی

شرائط موکلات کی بھی ماننی پڑتی ہیں۔ایک عمل میں جب مجھے کامیابی ہوئی تو موکلات نے مجھے تین باتوں کا پابند کر دیا کہ لہسن نہیں کھانا' دہی نہیں کھانا'اس نلکے کا پانی نہیں پینا جس میں چمڑے کی ''بو کی'' استعمال کی گئی ہو۔(دیکھیں کس طرح اس راہ میں حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے رشتہ داروں نے ہماری دعوت کی۔ مجبوراً مجھے وہاں جانا پڑا۔انہوں نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے اور وہی ہوا۔انہوں نے جو گوشت پکایا ہوا تھا' اس میں انہوں نے لہسن ڈالا ہوا تھا۔جب کھانا شروع ہوا تو سب کھانا کھا رہے تھے اور میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اور تذبذب میں مبتلا تھا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں؟دعوت کرنے والے بھی ناراض ہو رہے تھے اور ان کا اصرار بڑھتا جا رہا تھا کہ آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟میں نے انہیں کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔آپ مجھے چینی لا دیں۔میں اس کے ساتھ روٹی کھالوں گا۔تو وہ کہنے لگے کہ تھوڑا سا ہی کھالو۔ہم نے اس میں زہر تو نہیں ڈالا ہوا مگر میں جانتا تھا کہ میرے لئے وہ زہر ہی تھا۔معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں کھانا کھاتے ہی مجھ پر مصیبت ٹوٹ پڑنی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ان پر میری اصلیت ظاہر ہو۔کیونکہ انہیں میری صلاحیتوں کے بارے میں علم نہ تھا۔جب انہوں نے مجبور کیا تو میں نے ایک لقمہ لگایا۔وہ لقمہ ابھی میرے حلق سے نیچے نہیں اترا تھا کہ ایک جن نے آکر مجھے گردن سے دبوچ لیا اور کہنے لگا کہ عامل صاحب آپ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور شرط توڑ دی۔اب ہم آپ پر غالب ہیں۔اب بتائیں آپ کے ساتھ کیا سلوک کریں؟تو میں نے دوسرے عملیات کے سہارے ان سے جان چھڑائی اور بعد میں ان سے معذرت کی۔اگر مجھے اس کے علاوہ عملیات پر عبور نہ ہوتا تو وہ جن مجھے جان سے مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔اس سے آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ عامل نے جنات کو قابو کیا ہوتا ہے یا خود ان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

واقعات تو بہت سے ہیں لیکن اس طرح کا ایک اور واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔میں نے ایک عمل کیا۔اس کی شرط یہ تھی کہ پیشاب وغیرہ کرنے سے پہلے اپنے ساتھ پانی رکھ کر گول دائرے کا حصار کھینچنا ضروری تھا۔ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا کہ مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔کچھ دیر تو میں نے کنٹرول کیا لیکن جب نہ رہا گیا تو میں نے گاڑی سے نیچے اتر کر پانی کی تلاش شروع کر دی۔لیکن نزدیک کہیں پانی نہیں مل رہا تھا۔آخر دور ایک جگہ بہت بڑی کھال

میں پانی نظر آیا۔ وہاں پہنچا' پیشاب کی شدت سے میرا برا حال تھا۔ بڑی مشکل سے اپنے ارد گرد بہت بڑا دائرہ لگایا اور پھر پیشاب کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کی۔ آپ اندازہ لگائیں مصیبت میں جن گرفتار ہیں یا عامل...؟

ایک عامل کی حالت زار:

ہمارے نزدیک ایک گاؤں کے زمیندار کو یہ شوق پیدا ہوا کہ کسی طرح عامل بن جاؤں۔ بڑی مشکل سے اس نے کسی سے عمل پوچھا۔ اس نے پانی کے کنارے بیٹھ کر وہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مگر اس وظیفہ میں کامیابی ہونے کی بجائے عمل الٹ ہو گیا اور جن اس زمیندار پر غالب آ گیا اور اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔ وہ زمیندار اس جن سے جان چھڑانے کے لئے بہت سے عاملوں کے پاس گیا مگر ہر ایک نے یہ کہا کہ تم نے یہ مصیبت خود خریدی ہے۔ ہم آپ کی مدد نہیں کر سکتے۔

کالے جادو کے ماہر کی زندگی تباہ اور اولاد ہلاک ہو جاتی ہے:

جب کسی انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش مسلط کی جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے دنیاوی نقصانات اور ذہنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے تو ایسے حالات میں وہ گھبرا جاتا ہے اور صدقہ و خیرات' ذکر واذکار اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ذریعے رجوع کرنے کے بجائے بے تابی کے ساتھ کسی ایسے پیر یا عملیات کے ماہر کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے جس کے بتائے ہوئے وظیفوں یا دیئے گئے تعویذوں کی بدولت اپنی دکھ بھری زندگی کو راحت وسکون میں بدل سکے۔ شاید ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ مشکل کشا اللہ کی ذات ہے۔ اللہ بزرگ و برتر بہت رحم کرنے والے اور مہربان ہیں۔ ہم ہی نادان ہیں کہ اس کے در پر حاضری کی بجائے در بدر بھٹکتے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ تعداد میں زیادہ ہیں جو عاملوں کے کمالات اور فن کے مظاہرے دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عملیات سیکھنے کے شوق میں اپنی پرسکون زندگی کو نہ ختم ہونے والی بے سکونی کے زہر سے آلودہ کر لیتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ جس علم کو حاصل کرنے کی خواہش کر رہے ہیں' اس کے حصول کی خاطر کن جان لیوا اور خطرناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

میرے استاد محترم کی آخری خواہش:

میرے استاد عبدالقیوم مرحوم کہا کرتے تھے۔ مجھے ان عملیات کی بدولت بہت شہرت اور عزت نصیب ہوئی۔ دوست احباب کا وسیع حلقہ قائم ہوا۔ دولت کی بھی کوئی کمی نہیں لیکن یہ سب کچھ میرے کس کام کا؟ نہ ہی میری بیوی میرے پاس رہی اور اللہ کی خاص نعمت اولاد سے محروم رہا۔ اب میرے بعد میرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ یہ سب دنیاوی آسائشیں میرے کسی کام نہیں آئیں گی۔ وہ کہا کرتے تھے' میں نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں تباہ کر لی۔ ان کی بہت خواہش تھی کہ کاش میری اولاد ہوتی۔ انہوں نے آخری عمر میں ان عملیات سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت جتن کئے کہ اللہ کا کوئی ایسا نیک بندہ مل جائے جو میری ان سے جان چھڑا دے۔ لیکن انہوں نے اتنے بھاری اور سخت عمل کئے ہوئے تھے کہ مرتے دم تک تلاش بسیار کے باوجود انہیں کوئی ایسا عامل نہ مل سکا جو ان کی جان چھڑا دیتا اور وہ یہ حسرت دل میں لئے دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

تعویذات' عملیات کے ذریعے من پسند شادیوں کا انجام:

یہاں میں ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے ایک بات بتا دوں جو ہزاروں روپے خرچ کر کے اس چکر میں رہتے ہیں کہ تعویذات کے ذریعے اپنی من پسند کی جگہ پر شادی کرا لیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو بھی جائیں تو ساری عمر ذلیل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی شادیاں کامیاب نہیں ہوتیں بلکہ انتہائی دردناک انجام سے دوچار ہوتی ہیں کیونکہ عامل نے لڑکی کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے جو موکل مسلّط کیا ہوتا ہے وہ آسانی کے ساتھ جان نہیں چھوڑتا۔ اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔ پھر وہی موکل پورے خاندان یعنی بچوں اور خاوند کو بھی تنگ کرتا ہے۔ اس طریقہ سے من پسند جگہ پر شادی کرانے والا شخص مرتے دم تک عاملوں کے لئے کمائی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

میری توبہ کی کہانی:

پراسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے والے عاملوں کو اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ کالے پیلے عملیات اور موکلات کو زیر کرنے کے دوران مجھے بھی ان تلخ نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تمام عرصہ میں مجھے بہت سے

نقصانات اٹھانے پڑے۔ میرے چار بچے یکے بعد دیگرے فوت ہوئے جو بچہ بھی پیدا ہوتا' پیدائش کے چند گھنٹوں کے بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی جو اس بات کی نشانی تھی کہ یہ عملیات کا نتیجہ ہے۔ جنات کو قابو کرنے کا شوق ہی ایسا ہے کہ انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ اتنا بے حس ہو جاتا ہے کہ اسے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جس راستے پر گامزن ہے اس کا انجام کتنا دردناک ہوگا۔ میری توبہ کا قصہ بھی عجیب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کو کسی کی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اس شخص کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے خود اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم ہے کہ آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے۔ مگر بہترین خطا کار وہ ہے جو اپنی غلطی تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور آئندہ ایسے کاموں سے توبہ کر لیتا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتے۔

یہ جمعہ کا دن تھا اور میں خراد کا پرزہ خریدنے کے لئے لاہور گیا۔ کافی تلاش کے باوجود مجھے وہ پرزہ نہ ملا کیونکہ اکثر دکانیں جمعہ المبارک کی وجہ سے بند تھیں۔ نماز جمعہ پڑھنے کے لئے میں نے دالگراں چوک میں حافظ عبدالقادر روپڑی کی مسجد کا انتخاب کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت میرا ارادہ کرنا اللہ کی طرف سے رحمت کا سبب بن گیا۔ میں خطبہ شروع ہونے سے دس منٹ پہلے مسجد میں پہنچ گیا۔ حافظ صاحب نے اس جمعہ میں قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں جادو گری' عملیات اور جنات کے ذریعے ناجائز کام لینے والوں کو ابدی جہنمی قرار دیا مگر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی کہ جو شخص یہ سمجھ کر کہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اور اللہ سے توبہ کر کے اس کام کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ اسے معاف کر دیں گے۔ ان کی باتوں کا میرے دل پر زبردست اثر ہوا۔

نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ اگر کوئی شخص عملیات کے کام کو چھوڑنا چاہے تو اسے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے تو انہوں نے کہا کہ ایک تو مضبوط ارادے کے ساتھ چھوڑے اور دوسرا یہ کہ مسلسل توبہ استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ وہ اس پر رحم کرے گا اور اسے معاف فرما دے گا۔ میں نے اسی وقت مسجد میں بیٹھ کر اللہ سے عہد کر لیا کہ یہ سب کام چھوڑ دوں گا اور آئندہ کے لئے عملیات سے توبہ کر لی۔ جب میں مسجد سے باہر نکلا تو ایک راہ گیر مجھے ملا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ پرزہ مجھے نہیں مل رہا۔ وہ شخص مجھے بازو سے پکڑ کر ایک قریبی دکان پر لے گیا اور کہا کہ اگر یہ پرزہ یہاں سے نہ ملا تو پھر کسی اور دکان سے

بھی نہیں ملے گا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور مجھ پر رحمت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ میں وہ پرزہ وہاں سے خرید کر گھر واپس آ گیا۔

اب میں نے یہ جدوجہد شروع کر دی کہ جلد از جلد عملیات سے جان چھڑائی جائے۔ میں بہت سارے عاملوں کو جانتا تھا۔ ان میں بہت سے روحانی علوم پر دسترس رکھنے والے بھی تھے۔ سب سے پہلے میں سنت پورہ گوجرانوالہ میں حافظ محمد یوسف کے پاس گیا اور ان کو اپنے پاس موجود عملیات کے ذخیرے کی تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اب میں انہیں چھوڑنا چاہتا ہوں۔ میری گفتگو سن کر حافظ صاحب نے میری طرف بہت غصے سے دیکھا اور کہا کہ بیٹا جو کچھ تمہارے پاس ہے' اس کو لے کر یہاں سے نکلنے کی بات کرو۔ یہ میرے بس سے باہر ہے۔ کچھ دن بعد میں نے حافظ صاحب کے ایک قریبی دوست کو جس کی بات وہ ٹال نہیں سکتے تھے' منت سماجت کر کے ساتھ لیا اور دوبارہ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا تا کہ میرا مسئلہ حل ہو جائے۔ حافظ صاحب نے اپنے دوست کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا' تم کس کی سفارش کرنے آئے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بچے نے جو عمل کئے' وہ سارے قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ دوسری بات یہ کہ میرے پاس اتنی طاقت نہیں کہ میں انہیں سنبھال سکوں کیونکہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس کے موکلوں میں کوئی سکھ ہے' کوئی عیسائی اور کوئی ہندو ہے مگر حافظ صاحب کے دوست اور میرے سفارشی نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ اگر یہ آپ کے بس کا روگ نہیں تو کسی کا پتہ ہی بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈسکہ کے قریب نندی پور کی جھال کے قریب اللہ کا ایک بندہ رہتا ہے۔ آپ اس کے پاس پہنچ جائیں۔ شاید آپ کا کام ہو جائے۔

آپ اندازہ کریں کہ جس علم کو حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنی ساری زندگی کا سنہری دور ضائع کر دیا اور دن رات سخت محنت ومشقت میں گزارے' اب اس کو چھوڑنے کے لئے نئے سفر کا آغاز ہوا۔ چند دن بعد میں حافظ صاحب کے بتائے ہوئے پر پتے پر پہنچ گیا۔ اس وقت اس اللہ کے بندے کی عمر 90,85 سال کے قریب ہو گی۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے سختی سے کہا کہ نکل جاؤ یہاں سے۔ تم جو کچھ لے کر آئے ہو' یہ ہمارے والا کام نہیں۔ میں نے اس وقت اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ! میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ میں نے ان کی بہت منت سماجت کی کہ میری ان

عملیات سے جان چھڑائیں لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔ہاں البتہ آزاد کشمیر میں ایک کالے علم کا ماہر عامل تمہاری مشکل حل کر دے گا۔مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ تمہارے تمام عملیات کو خوش دلی سے قبول کر لے گا اور تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔وہاں سے واپس آنے کے بعد میری بے قراری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ چند دن کے بعد میں مظفر آباد آزاد کشمیر میں اس عامل کے ڈیرے پر پہنچ گیا۔اس نے آبادی سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی کو اپنا مسکن بنایا ہوا تھا۔شاید اسے پہاڑی پیر کہتے تھے۔جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔اس نے میری بہت عزت کی۔میں نے اسے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا تو وہ مجھے کہنے لگا! ہماری مثال ان دو قیدیوں جیسی ہے جو ایک جیل میں بند ہیں۔ایک قیدی دوسرے سے کہتا ہے کہ مجھے آزاد کراؤ لیکن جو خود قید میں ہے' وہ دوسرے کو کیسے آزاد کرائے۔اس نے کہا کہ میں بھی تمہاری طرح ان سے جان چھڑانا چاہتا ہوں لیکن ابھی تک اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔مختصر یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی کچھ مدد نہیں کر سکتے۔میں نے اس کی بہت منت سماجت کی اور کہا کہ تمہاری جان چھوٹتی ہے یا نہیں لیکن جو کچھ میرے پاس ہے' اسے اللہ کے لئے اپنے پاس رکھ لو اور اپنے موکلات کی تعداد میں اضافہ کر لو۔وہ مجھے کہنے لگے کہ برخوردار! میں تم سے یہ سب کچھ لے لوں مگر میرے موکلات اور نسل کے ہیں اور تمہارے موکل اور نسل کے۔میں نئی مصیبت مول نہیں لے سکتا۔میں جس مصیبت میں پہلے پھنسا ہوا ہوں' میرے لئے وہی کافی ہے۔میں نے اس سے کہا کہ پھر مجھے کوئی ایسا عامل بتادیں جو میرا مسئلہ حل کر دے تو وہ کہنے لگا کہ میرے خیال میں اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جس شخص سے تم نے یہ عمل سیکھے ہیں' اگر وہ زندہ ہے تو اس کی منت سماجت کرو۔وہ تمہاری جان چھڑا سکتا ہے۔میں نے اسے بتایا کہ میں یہ کام کر کے بھی دیکھ چکا ہوں لیکن میرے استاد کہتے ہیں کہ جو تیر ایک مرتبہ کمان سے نکل جائے' وہ کبھی واپس نہیں آتا۔آزاد کشمیر والا عامل بندہ تو ٹھیک نہیں تھا لیکن اس نے مجھے جو مشورہ دیا' اس سے مجھے کچھ حوصلہ ہوا۔اس نے کہا کہ جب انسان بے بس ہو جائے اور اس کا کہیں چارہ نہ چلے تو پھر ایک ذات اللہ بزرگ و برتر کی ہے۔اگر اس سے رجوع کر لے تو وہ خود ہی کوئی سبب پیدا کر دیتی ہے۔

میں اس کی یہ باتیں سن کر ناکام و نامراد آزاد کشمیر سے لوٹ آیا۔اس کے بعد مجھے گجرات کے نزدیک کوٹلی تنور والی میں ایک بزرگ کے بارے میں علم ہوا۔میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ بیٹا جو کچھ تمہارے پاس ہے' مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کو سنبھال سکوں۔تم نے سب سے مختلف اور مشکل عمل کئے ہیں لہٰذا کسی اور سے رابطہ کرو۔ایک دن میں نے شہر سے باہر آبادی سے دور ایک ویران مقام پر اللہ کے حضور طویل دعا میں اپنے دل کا غبار نکالا اور رو رو کر التجا کی کہ یااللہ مجھے معاف کر دیں اور میرے لئے آسانیاں پیدا فرمائیں۔

اللہ کے حضور دعا کے دوران مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی جو زندگی میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور نہ شاید آئندہ کبھی ہو سکے۔اس بناء پر میرے دل نے شہادت دی کہ اللہ نے تمہاری دعا سن بھی لی ہے اور قبول بھی کر لی ہے اور جلد تیرے علم کا سورج غروب ہو جائے گا اس کے بعد میں مطمئن گھر واپس آ گیا۔(اور قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے واقعی ان کی دعا سن لی اور انہیں ان عملیات سے نجات دے دی۔)

توہین قرآن کا مرتکب عامل:

میں جن حقائق سے پردہ اٹھانے کا جرم کر رہا ہوں' اس سے بہت سے لوگوں کو تکلیف تو ہو گی لیکن آخر کب تک ہم حقائق سے منہ چھپاتے رہیں گے۔میری اس تحریر کی بنیاد عملیات کے میدان میں ذاتی تجربہ اور ان گنت عاملوں سے ملاقات کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہے۔مجھے بہت سے عاملوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ایک بدنصیب عامل جو اب اس دنیائے فانی سے کوچ کر چکا ہے' اللہ جانے اس کا انجام کیا ہو گا۔جب وہ کسی کا نقصان کرنے کے لئے تعویذ تیار کرتا تو سیاہی کی دوات میں حقے کا پانی استعمال کرتا۔اس کا کہنا تھا۔اس سے تعویذ کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔یہ تعویذ قرآنی آیات سے لکھا جاتا ہے۔جتنی بے حرمتی قرآن مجید کی پیشہ ور عامل کرتے ہیں' کوئی مسلمان اس کی جرات نہیں کر سکتا۔اسی طرح ایک روحانی عامل کا معمول تھا کہ وہ قرآنی آیات کے تعویذ حرام جانوروں بالخصوص الو کے خون سے لکھتا۔آپ خود غور کریں قیامت کے ان کا کیا حشر ہو گا۔سورہ فاتحہ جو ہر بیماری کے لئے شفا کا درجہ رکھتی ہے' میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عامل سورہ فاتحہ کو ایک تعویذ پر الٹے حروف میں لکھ رہا تھا۔

عملیات کرنے کے عرصے کے دوران میرے علم میں یہ بات آئی کہ جو والدین اپنے بچوں کو طہارت اور پاکیزگی کا درس نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح وشام اور مختلف اوقات کے لئے جو دعائیں بتائی ہیں، بچوں کو وہ دعائیں یاد نہیں کراتے، ان بچوں میں خود اعتمادی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ وہ بچے وہم کا بہت جلد شکار ہو جاتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر ڈر جاتے ہیں۔

میری معلومات کے مطابق جس عامل نے بھی کسی طریقہ سے جنات کو قابو کیا ہو، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ حالانکہ عملیات کے میدان میں یہ کوئی بہت بڑا کمال نہیں۔ اس قسم کے عاملوں کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لئے جانا جائز نہیں۔ آپ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ ان لوگوں نے یہ عمل غیر شرعی طریقوں سے حاصل کئے ہوتے ہیں۔ بہت سارے ایسے عامل بھی ہیں کہ جن کے پاس تو کچھ نہیں ہوتا لیکن صرف شعبدہ بازی کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنے پیٹ کا دوزخ بھر رہے ہیں اور لوگوں سے بھاری نذرانے وصول کرتے ہیں۔

ایک جعلی پرہیزگار عامل کا قصہ:

یہاں میں آپ کو ایک بہت نیک اور پرہیزگار قاری صاحب کا واقعہ سناتا ہوں تاکہ اس قسم کے لوگوں سے آپ لٹنے سے بچ جائیں۔ ان کے چنگل سے نکلنے میں آسانی ہو۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہمارے گھر کسی نے تعویذ دبائے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہم بہت سی مشکلوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے میں نے فلاں قاری صاحب کی خدمات حاصل کی ہیں جو بہت نیک اور پرہیزگار ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ جس دن قاری صاحب نے آنا ہو مجھے ضرور بلانا۔ کیونکہ میں شعبدہ بازی کے تمام طریقوں سے واقف تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر کوئی نوسرباز ہو گا تو اسے پکڑنے میں آسانی رہے گی اور میرا یہ دوست اس کی بھاری فیس سے بچ جائے گا۔ جس دن قاری صاحب تشریف لائے، میں بھی موقع پر پہنچ گیا۔ قاری صاحب کیسے پکڑے گئے اور وہ کیا کمال کرتے تھے، اس کی تفصیلات آپ کی تفریح طبع اور علم میں اضافے کا باعث بنیں گی۔

قاری صاحب کا طریقہ کار یہ تھا کہ جس گھر سے تعویذ نکالنے ہوتے، وہ سب سے پہلے اس گھر میں جاتے ہی وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ قاری صاحب کے سر پر ایک بڑی دستار اور کندھوں پر

چادر ہوتی۔اس چادر کو وہ اس طرح اوڑھتے کہ ان کی پگڑی اس میں چھپ جاتی۔اس کے بعد وہ عمل کا آغاز کرتے۔ قرآنی آیات کثرت سے پڑھتے۔ تمام گھر والوں کی دوڑیں لگوادیتے کہ فلاں کمرے کے فلاں کونے میں دیکھو۔ کہیں تعویز تو نہیں پڑے۔ غرض پورے گھر میں بھونچال آجاتا۔جب کہیں سے تعویذ برآمد نہ ہوتے تو آخر میں گھر والوں سے کہتے کہ ان تعویذوں کو موکلات کے ذریعے حاضر کرنا پڑے گا۔یہ اس طرح نہیں سمجھیں گے۔اس کے بعد وہ دوبارہ دو رکعت نماز نفل کے لئے کھڑے ہوتے اور اپنی چادر کو اچھی طرح جھاڑتے کہ گھر والوں کو تسلی ہو جائے کہ اس میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ پہلی رکعت میں وہ اپنے جسم اور چہرے کی حرکات وسکنات سے اس قسم کی اداکاری کرتے کہ دیکھنے والوں کو یقین ہو جاتا کہ جیسے سچ مچ کوئی جن حاضر ہو رہا ہے۔دوسری رکعت میں وہ اپنے جسم پر شدید قسم کی کپکپی طاری کر لیتے۔جب وہ آخری سجدے کے بعد سلام پھیرتے تو تعویذ خود بخود ان کے ارد گرد ہی کہیں زمین پر حاضر ہو جاتے۔یہ تعویز مٹی میں دبائی ہوئی گڑیا کی شکل کے ہوتے اور ان میں لوہے کی سوئیاں پیوست
ہوتیں۔ قاری صاحب سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں سے انجان بن کر پوچھتے کہ دیکھیں کہیں تعویذ تو نہیں آکر گرے۔گھر والے فوراً بتاتے کہ قاری صاحب تعویذ وہ سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب ان گڑیا نما تعویذات کو پکڑتے اور گھر والوں سے کہتے کہ میرے موکلات نے بڑی محنت سے انہیں زمین سے نکالا ہے۔کسی حاسد نے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے چوری چھپے انہیں زمین میں دبادیا تھا۔آپ جلدی سے کوئی تیز چھری یا بلیڈ لے کر آئیں تاکہ اس کے اندر بھی اگر کچھ رکھا گیا ہو تو اس کا توڑ کیا جا سکے۔جب تیز قسم کے بلیڈ کے ذریعے اس گڑیا نما تعویذ کی چیر پھاڑ کی جاتی تو اندر سے قسم ہا قسم کے تعویذ کے تعویذ برآمد ہوتے تو قاری صاحب بتاتے کہ یہ تو اب اوورڈیٹ ہو گئے ہیں۔ یعنی ان کی تاریخ ختم ہو گئی ہے۔اگر میں انہیں بر وقت نہ نکالتا تو آپ کا بہت نقصان ہوتا۔اگر ان کی مدت ختم نہ ہوتی تو ان کا علاج 500 روپے میں ہو جانا تھا۔مگر اب ان کے زہریلے اثرات دور کرنے کے لئے مجھے بہت محنت کرنی پڑے گی۔اگر اپنی سلامتی چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو 2100 روپے ادا کرنے ہوں گے۔گھر والے اپنی جان بچانے کے لئے 2100 روپے دینے پر آسانی سے آمادہ ہو جاتے ہیں۔یہ تمام باتیں اور اس کے علاوہ قاری صاحب کی کرامات کی کافی تفصیل سے مجھے میرے دوست نے آگاہ کیا ہوا تھا۔اس لئے جب قاری صاحب نے میرے دوست کے

گھر میں یہی ڈرامہ شروع کیا تو مجھے شک گزرا کہ اصل کمال قاری صاحب کی بلند و بالا دستار کرتی ہے جو انہوں نے رعب و دبدبے اور بزرگی کے لئے سر پر باندھی ہوئی ہے۔ ہو نہ ہو وہ گڑیا نما تعویذ اسی میں چھپا کر لاتے ہیں۔ قاری صاحب نے میرے دوست کے گھر میں بھی وہ تعویذ نکالنے کے لئے تمام مراحل طے کئے جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ جب قاری صاحب اس مقام پر پہنچے کہ تعویذ کسی نے زمین میں گہرے دبائے ہوئے ہیں اور انہیں موکلات کے ذریعے حاضر کرنا پڑے گا اور قاری صاحب دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے تو میں نے آنکھ بچا کر پانی کے نل سے لوہے کا چھوٹا سا زنگ آلود ٹکڑا توڑ کر قاری صاحب کی دستار پر پھینک دیا۔ قاری صاحب چونکے کہ میری دستار پر کیا گرا ہے۔ میں نے کہا کہ قاری صاحب آپ کی پگڑی پر چھپکلی گری ہے۔ قاری صاحب نے بدحواس ہو کر تیزی سے ادھر ادھر ہاتھ مارا تو ان کی دستار میں تین گڑیا نما تعویذ جو مٹی میں اٹے ہوئے تھے' نیچے گر گئے۔ قاری صاحب نے نہایت چالاکی کے ساتھ ان پر چادر ڈال لی اور قمیض کے نیچے ان کو چھپا لیا۔ یہ عمل انہوں نے اتنی تیزی کے ساتھ کیا کہ گھر والوں کو اس کا علم نہ ہو سکا۔ اس کے بعد انہوں نے نفل ادا کئے اور ساتھ ساتھ اداکاری کا مظاہرہ کیا۔ سلام پھیر نے کے بعد انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پر کسی نے کوئی تعویذ نہیں کیا۔ آپ کو وہم ہے اس لئے گھبرانے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کریں۔ میں بڑے صبر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے گھر والوں کو کہا کہ قاری صاحب نے تعویذ نکال لئے ہیں لیکن معلوم نہیں کہ آپ کو کیوں نہیں دے رہے۔ اگر ان کی قمیض کے نیچے سے تین گڑیا نما تعویذ نہ نکلیں تو میں 10 ہزار روپے جرمانہ ادا کروں گا۔ گھر والوں کے مجبور کرنے پر قاری صاحب کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا تو قاری صاحب کہنے لگے کہ گھر آئے ہوئے مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتے۔ بجائے اس کہ وہ شرمسار ہوتے' انہوں نے گلے شکوے شروع کر دیئے۔ بہر حال میرا دوست ان کے ہاتھوں لٹنے سے بچ گیا اور قاری صاحب کی بزرگی میں چھپا ہوا اصل چہرہ اس کے سامنے آ گیا۔ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ سے دوچار ہو تو اسے ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے خود ہمت سے کام لینا چاہیئے اور مدد کے لئے صرف اللہ کو پکارے۔ اللہ تعالیٰ بہت غفور رحیم ہے۔

ٹیلی پیتھی سیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے؟

''دولت شہرت اور کامیابی کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب کے لاجواب' حیرت انگیز لیکچرز جو آپ کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ سائنسی' نفسیاتی اور روحانی طریقے سے دولت' شہرت اور کامیابی کے خواہشمند سنجیدہ لوگوں کے لئے انمول تحفہ تفصیلات کے لئے جوابی لفافہ ارسال کیجئے۔''

یہ اس اشتہار کے مضمون کا ایک نمونہ ہے جو اکثر اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ جس پر نمایاں حروف میں لکھا ہوتا ہے کہ ''جن قابو کیجئے'' اس اشتہار میں پر کشش اور دلفریب الفاظ کے ذریعے بے روزگار' پریشان حال' معصوم لوگوں کو پوشیدہ صلاحیتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس قسم کے انسٹی ٹیوٹ اور اداروں میں نوجوانوں کو نہایت آسان طریقوں کے ذریعے کامیابی وکامرانی کی منزل تک رسائی کے سنہرے خواب دکھلا کر دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔ قابل رشک شخصیت بننے اور لامحدود صلاحیتوں کے بے مقصد' پر حماقت اور فضول شوق میں مبتلا لوگوں کی کثیر تعداد نہ صرف اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ برباد کرتی ہے بلکہ پر لطف زندگی کو خود اپنے ہاتھوں سے مصائب میں مبتلا کر کے سکون اور چین سے محروم ہو جاتے ہیں اور تمام تر کوششوں کے باوجود نتیجہ میں ان کے ہاتھ سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں آتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی وغیرہ پراسرار علوم کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ اس عمل کو کرنے کے دوران نہ تو کوئی شرکیہ کلمات ادا کرنے پڑتے ہیں اور نہ ہی کوئی موکل حاضر ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اس عمل کو کرنے والے دس فیصد لوگ ناتجربہ کاری یا استاد کی لاپرواہی کے سبب اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ 80 فیصد کا ذہنی توازن خراب ہو جاتا ہے۔ صرف دس فیصد ایسے بدنصیب ہیں جو اس عمل میں کامیابی حاصل کر کے ظاہری نمود و نمائش اور عارضی دنیاوی کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں لیکن اپنی عاقبت تباہ کر دیتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں یہ غلطی فہمی پائی جاتی ہے کہ ٹیلی پیتھی علم نفسیات کی ایک شاخ سے تعلق رکھتا ہے لیکن میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اس عمل کا شمار شیطانی علوم میں تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو نفسیات کی ایک شاخ قرار دینا صریحاً دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے علوم کے جو فوائد گنوائے ہیں' ان کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ جو لوگ اس قسم کے

مذموم دھندوں کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں' انہیں روز قیامت اللہ کے حضور جواب دہی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بعض عامل حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے سخت محنت کے ذریعے اس علم (ہپناٹزم وغیرہ) کو حاصل کیا ہے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان پیشہ ور عاملوں نے اس کا باقاعدہ عمل کیا ہوتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کو سچ بات بتانے کی بجائے حقیقت کے برعکس بے سروپا اور جھوٹی معلومات کے ذریعے اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرتے۔ یہ اور وہ تمام عملیات جو عام بازاری کتب میں کثرت کے ساتھ ملتے ہیں' کبھی بھول کر ان کتب سے عملیات میں مدد نہیں لینی چاہئے۔ میں ایک نوسرباز کو جانتا ہوں جس کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ اس نے یہ عمل کیا ہوا تھا۔ میرے ایک جاننے والے بھی اس کی کرامت سے متاثر ہو کر اس کے گرویدہ ہوئے۔ بعد میں اس کا انجام کیا ہوا' اس کی تفصیل وہ خود بیان کرتے ہیں۔

''میرا نام شیخ امجد صدیق ہے۔ میرا بڑا بھائی جس کی اس وقت عمر 31 سال ہے' اس کو وہم کی بیماری ہو گئی۔ ہم تقریباً 8 سال سے اس کا علاج کرا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں علاج کی غرض سے تقریباً 30 کے قریب دم درود کرنے والوں سے رابطہ کیا۔ ان میں عیسائی' پیر' مولوی' شیعہ' سنی' دیوبندی یعنی ہر جگہ گیا ہوں۔ ان کے ایک مرتبہ گھر آنے کی فیس 200 سے 500 روپے تک بھی ادا کرتا رہا ہوں۔ ہر پیر کا علیحدہ طریقہ علاج اور مختلف تشخیص تھی۔ تمام تر کوششوں کے باوجود آج بھی میرے بھائی کی حالت ویسے ہی ہے۔ ان تمام لوگوں سے مل کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے' اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ پیشہ ور عاملوں کی اکثریت دھوکہ بازی سے مجبور لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جس بات کا افسوس ہے' وہ یہ ہے کہ مہر نواز سے ہمارا تعارف انہوں نے کرایا جو ہمارے پیر تھے اور ہمارا سارا خاندان ان کا عقیدت مند تھا۔ یہ ان دنوں کا قصہ ہے جب میرا بڑا بھائی زاہد صدیق گھر کے ماحول سے تنگ آ کر ہمارے پیروں کے دربار پر رہنے کے لئے چلا گیا کہ شاید مجھے آرام آ جائے۔ جب 15 دن بعد میں اس کی خبر گیری کے لئے وہاں گیا' بھائی کی وہی کیفیت تھی۔ جب میں نے بھائی سے حال احوال دریافت کیا تو اس نے بھی کہا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑا۔ ابھی ہم باتیں کر رہے تھے کہ پیر صاحب کا بھتیجا وہاں آ گیا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ کہیں سے اس کا علاج کرا دیں۔ ہم بہت پریشان ہیں۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ ایک پیر صاحب میری نظر

میں ہیں۔ایک مرتبہ ہمارے دربار کے درختوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی تھی۔ہم سب پانی ڈال ڈال کر بے بس ہو گئے لیکن آگ بجھنے کا نام نہیں لیتی تھی۔پھر ہمارے والد صاحب کا ایک مرید جو خود بھی پیر ہے' اس نے اپنے علم کے زور پر اس آگ کو قابو کیا۔آپ کی ملاقات اس سے کراؤں گا۔اگر آپ کے بھائی پر جنات کا سایہ ہوا تو وہ منٹوں میں تمام جنات نکال دے گا۔اللہ کی قدرت کہ ہماری گفتگو کے دوران پیر صاحب تشریف لے آئے۔شاہ صاحب فرمانے لگے کہ لو جی جن کی بات کر رہا تھا' وہ آ گئے۔اس پیر کا نام مہر نواز اور گوجرانوالہ سے اس کا تعلق تھا۔انہوں نے مجھ سے گھر کے حالات دریافت کئے اور بھائی کے متعلق تفصیل سے گفتگو کی۔

مہر نواز کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنے گھر لے جائیں۔میں پیر صاحب کے بھتیجے' پیر مہر نواز اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر گھر آ گیا۔مہر نواز نے ہم سے ایک خالی بوتل منگوائی۔اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر اس کو تر پائی پر رکھا اور ایک کپڑا اس پر ڈال کر منہ میں کچھ پڑھا اور بوتل غائب کر دی۔ہم سب گھر والے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ہمارے دل میں خیال تھا کہ یہ شخص ضرور ہمیں پریشانیوں سے نجات دلائے گا۔ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہ بوتل تیزی کے ساتھ اوپر سے نیچے تر پائی پر گری لیکن ٹوٹی نہیں۔ہم اس سے بہت متاثر ہوئے کہ یہ تو علم میں ہمارے پیروں سے بھی آگے ہے۔اب ہماری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی۔مہر نواز نے ہم سے چینی اور سبز الائچی منگوا کر اس پر دم کیا اور تیل کی مالش سارے جسم پر کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔آپ کا مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔مگر ایک شرط ہے کہ آپ کو صدقہ دینا پڑے گا۔اس نے کہا کہ گھر کے غیر شادی شدہ افراد کو نکال کر باقی اہل خانہ کا فی کس ساڑھے 22 کلو بکرے کا گوشت صدقہ کرنا ہے۔یہ تقریباً رات کا وقت تھا۔میں نے کہا کہ مہر صاحب اس وقت فوراً اتنا گوشت نہیں ملے گا تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے اتنی رقم میں ادائیگی کریں۔میں گوشت خرید کر جانوروں کو ڈال دوں گا۔ہم اس سے اتنا متاثر ہو چکے تھے کہ ہمیں انکار کرنے کی جرات ہی نہیں ہوئی۔اس وقت ہمارے اہل خانہ کی تعداد کے حساب سے ساڑھے بائیس کلو گوشت کی قیمت مبلغ 16750 روپے بنی تو میں نے پیروں کے بھتیجے کو ایک طرف علیحدہ کر کے کہا کہ شاہ صاحب آپ کو ہمارے گھر کے حالات کا علم ہے۔ہم فوراً اتنی رقم ادا نہیں کر سکتے۔تو انہوں نے فرمایا کہ دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کے بھائی کو آرام آ جائے گا۔آپ میری ضمانت پر رقم ادا کریں۔اس وقت گھر میں

صرف پانچ ہزار روپے موجود تھے۔ میں نے وہ دے دیئے اور کہا کہ باقی رقم آرام آنے کے بعد ادا کردوں گا۔ مہر نواز نے پانچ ہزار روپے اپنے پاس رکھے اور کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہے آپ کے حالات ٹھیک نہیں لیکن میں صدقہ کی رقم اکٹھی وصول کرتا ہوں۔ میرے والدین نے ہمسایوں سے دو ہزار ادھار مانگ کران کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ بس ہمارے پاس یہی کچھ تھا لیکن اس نے وہ رقم قبول کرنے کی بجائے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو بھائی کی زندگی عزیز ہے یا دولت تو میں نے جوابدیا کہ مہر صاحب جو کچھ ہمارے پاس تھا، ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو مہر نواز کہنے لگا کہ میرے پاس ایسا علم ہے جس کے ذریعے گھر کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔ تمہارے پاس رقم موجود ہے اور تم نے اسے تجوری میں رکھا ہوا ہے۔ اگر تم وہ رقم نہ لے کر آئے تو میں وہاں سے رقم غائب کر دوں گا۔ یہ بات سن کر میرا رنگ اڑ گیا کیونکہ تجوری میں واقعی رقم موجود تھی۔ میں نے اس ڈر سے کہ کہیں یہ رقم وہاں سے غائب نہ کر دے رقم لا کر اس کے حوالے کر دی تو مہر نواز خوش ہو کر کہنے لگا کہ امجد تمہارے حالات ٹھیک نہیں۔ تمہیں ایک تحفہ دے کر جاتا ہوں۔ تم بھی کیا یاد کرو گے۔ ہمارے گھر میں ایک چھوٹا میز تھا۔ اس نے اس پر ہاتھ رکھ کر اوپر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا۔ جب کپڑا ہٹایا تو نیچے سو روپے والا انعامی بانڈ موجود تھا۔ اس نے وہ بانڈ مجھے دے دیا اور اس کا نمبر نوٹ کر کے کہنے لگا کہ اسے تم اپنے پاس رکھ لو میں اپنے موکلوں کے ذریعے یہ بانڈ نمبر قرعہ اندازی میں شامل کرادوں گا اور تمہارا کوئی نہ کوئی انعام ضرور نکل آئے گا۔ ہم نے جو رقم جمع کی۔ وہ کل 8200 روپے ہوئے۔ جانے سے پہلے مہر نواز نے وہ رقم رومال میں لپیٹ کر اوپر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کو اسی میز پر رکھ کر اوپر ہاتھ رکھا اور اس پر کپڑا ڈال کر کچھ پڑھا۔ جب اس نے کپڑا ہٹایا تو رقم وہاں سے غائب تھی۔ جب میں نے حیرت سے پوچھا کہ رقم کہاں گئی؟ تو وہ کہنے لگا کہ آپ کا صدقہ قبول ہو گیا۔ رقم اوپر پہنچ گئی ہے۔ اب آپ کا بھائی صحت یاب ہو جائے گا۔ مہر نواز نے باقی رقم 8550 روپے کے لئے ہمیں سات دن کی مہلت دی۔ مہلت گزرنے کے بعد جناب گھر تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کے بھائی کے خون میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ آپ کے تمام اہل خانہ پر جادو کیا گیا ہے اور کاروبار پر بھی بندش لگی ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ جادو اور کاروبار کی بندش تو میں آج ہی ختم کر دوں گا لیکن خون کی صفائی دو تین دن بعد آ کر کروں گا۔ آپ دو تین بوتل خون کا انتظام کر کے رکھیں۔ اس کے بعد اس نے ہم سے ایک

بڑی پرات منگوائی۔ہاتھ کو اس پرات کے اوپر فضامیں رکھ کر اوپر کپڑا ڈالا اور کچھ پڑھا تو پرات میں بہت زور سے کسی کے گرنے کی آواز آئی۔جب کپڑا ہٹایا گیا تو اس میں ایک پرانی قسم کا زنگ آلود تالا' چار عدد کھلونا نما کپڑے کی گڑیاں جن میں کامن پنیں لگی ہوئی تھیں اور بوسیدہ مٹی تھی۔ بہرحال اس نے ہمارے سامنے گڑیوں سے پنیں نکال لیں اور کہا کہ آج کے بعد تم جادو سے آزاد ہو گئے ہو۔اس کے بعد اس نے زنگ آلود تالا کھولا اور کہا کہ کاروبار پر بندش بھی ختم کر دی ہے۔ ہم اس سے اتنے متاثر ہو چکے تھے کہ وہ جو بات بھی کرتا' ہم اسے من وعن تسلیم کر لیتے۔ان کاموں سے فارغ ہو کر وہ کہنے لگا کہ آپ کا 75 فیصد کام ہو گیا ہے جبکہ 25 فیصد کام دو دن بعد آ کر کر دوں گا۔ ہم نے اسی وقت بقایا رقم 8550 روپے بنتی تھی' اپنے پیروں کے بھتیجے کے حوالہ کی جوان کے ساتھ ہی آیا تھا۔ حامد شاہ صاحب نے وہ رقم گن کر مہر نواز کو پکڑا دی لیکن مہر نواز نے رقم گنے بغیر اپنی جیب میں ڈال لی۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اس پر کپکپی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مہر نواز نے رقم نکال کر گننا شروع کر دی اور اس میں سے 150 روپے مجھے واپس کر دیئے کہ یہ رقم آپ نے غلطی سے زائد ادا کر دی ہے کیونکہ میرے موکلوں نے مجھے بتایا ہے کہ حرام نہیں کھانا اور ان کی اضافی رقم واپس کر دو۔ میں حیران تھا کہ ہم نے دو مرتبہ گن کر رقم پوری ادا کی ہے لیکن میں نے خاموشی سے 150 روپے اپنے پاس رکھ لیے۔اس کے بعد اس نے ہم سے اجازت لی اور جاتے ہوئے وہ گڑیاں' تالا اور مٹی اپنی گاڑی میں رکھ لی۔اس کے پاس پرانے رنگ کی پرانی 14 نمبر آسمانی رنگ کی گاڑی تھی اور یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ دو دن بعد دوبارہ آؤں گا اور میرے پیروں کو بھی تاکید کی کہ آپ نے اس دن ضرور آنا ہے تاکہ ان کا کام مکمل کر کے ان سے دعائیں لیں۔ میرے پیر صاحب تو آ گئے لیکن مہر نواز نہ آیا۔ مہر نواز جاتے ہوئے مجھے اپنے گھر کا موبائل فون نمبر دے گیا تھا۔ میں نے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ موبائل فون نمبر تو کسی نے اٹینڈ نہیں کیا لیکن گھر کا نمبر مل گیا۔ گھر سے اہلیہ نے جواب دیا کہ مہر صاحب اسلام آباد کسی میجر کا کام کرنے گئے ہیں۔ دو دن بعد آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔جب یہ دو دن بھی گزر گئے اور وہ نہ آئے تو میرے دل میں وسوسے پیدا ہونے شروع ہو گئے کہ اتنی رقم بھی دے دی ہے لیکن بھائی کی صحت بھی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ اب پیر صاحب کو ساتھ لے کر گوجرانوالہ اس کے گھر

پہنچا۔ ہمارے بار بار دستک دینے پر اس کی بیوی باہر آئی اور کہنے لگی کہ مہر صاحب ابھی تک اسلام آباد سے واپس نہیں آئے۔ ہم پیغام دے کر واپس آ گئے۔

اس کے پندرہ دن بعد اس نے فون کیا' اپنی مجبوریاں بیان کیں اور پانچ سات دن بعد آنے کا وعدہ کیا۔ جب اس نے مسلسل وعدہ خلافی کی تو ایک دن میں نے اس کے گھر فون کیا تو اس کی بیوی نے فون اٹھایا۔ میرے اور اس کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ میں نے اسے دھمکی دی کہ اگر مہر نواز نے کام نہیں کرنا تو ہماری رقم واپس کردے۔ نہیں تو میں آپ کے محلے میں آ کر معززین کو اکٹھا کروں گا۔ اس کے دوسرے ہی روز مہر نواز کا فون آ گیا کہ تم نے میری بیوی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔ اب میں نے آپ کے بھائی کا علاج نہیں کرنا اور نہ ہی رقم واپس کرنی ہے تم جو کر سکتے ہو کر لو۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ وہ شاید اسی بہانے کی تلاش میں تھا۔ اب مجھے احساس ہوا کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے پیروں کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ چند دن انتظار کر لو۔ اگر وہ نہ آئے تو ہمارے آستانے پر آ جانا۔ ہم تمہارے ساتھ اس کے پاس جائیں گے۔ جب چند دن بعد میں دربار پہنچا تو انہوں نے بھی ٹال مٹول سے کام لیا۔ (بعد میں مجھے مہر نواز نے بتایا کہ تمہارے پیروں نے آدھی رقم کا حصہ وصول کر لیا تھا۔ اس لئے وہ میرے پاس نہیں آ سکتے تھے) میں نے دربار کے چکروں سے تنگ آ کر خود ہی مہر نواز سے رقم وصول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں نے اس کے گھر کے بہت چکر لگائے۔ بارہویں چکر میں میرا اس کا آمنا سامنا ہو گیا۔ اب پہلے والی عقیدت ختم ہو چکی تھی۔ اس نے مجھے صاف کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ میں تو بس فراڈ کے ذریعے اپنا کام نکالتا ہوں۔ اگر میرے پاس جن ہوتے تو میں کشمیر نہ آزاد کرا لیتا۔ جب اس کی اصلیت کھل کر میرے سامنے آ گئی تو میں نے اپنے دوستوں کو اکٹھا کر کے اس کے گھر کے بار بار چکر لگائے۔ جب کسی طرح نہ بنی تو ہم گوجرانوالہ کے ایک سابق ایم این اے کے بھتیجے ضیاء اللہ بٹ کے پاس کسی کی معرفت پہنچے۔ اس کا اپنے علاقے میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ وہ ہمارے ساتھ اس کے گھر گئے تو مجبوراً مہر نواز نے رقم ادا کرنے کی حامی بھری اور ساتھ کہا کہ میں نے تمہیں ایک پائی بھی واپس نہیں کرنی تھی لیکن اب تم انہیں ساتھ لے کر آئے ہو۔ تمہاری قسمت اچھی ہے۔ اس کے بعد اس نے قسطوں میں مجھے آدھی رقم ادا کی اور آدھی یہ کہہ کر دبا لی کہ آدھی رقم کا مطالبہ پیروں سے کروں کیونکہ انہوں نے

حصہ وصول کیا ہے۔ جب میں نے اپنے پیروں سے بقیہ رقم کا تقاضا کیا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ ہم نے کوئی حصہ وصول نہیں کیا۔ مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے اگر ہمارے پیروں کو یہ علم تھا کہ یہ جھوٹا اور فراڈ یا ہے تو مجھے اس سے آگاہ کرتے۔ میں تو اپنے پیروں پر اعتماد کر کے لٹ گیا۔

عامل اور بازاری کتب میں درج ذیل وظائف

پراسرار علوم پر تحقیق کے آغاز کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میرے ایک قریبی عزیز نے مجھے بتایا کہ ہم پر کسی نے بہت سخت جادو کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ اگر ہو سکے تو اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کرو۔ ان دنوں نہ تو عملیات کے اسرار و رموز سے کچھ آگاہی تھی اور نہ ہی کبھی عملیات کو پرکھنے کا موقع ملا تھا۔ اس لئے اپنے عزیز کے ہمراہ ایک ماہر عامل کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو میرے جاننے والے تھے اور اپنے کمالات کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔

میرے عزیز نے عامل صاحب کو تمام حالات بتائے' عامل صاحب نے بہت سوچ بچار کے بعد جادو کے توڑ کا جو عمل بتایا' اس کو کرنا میرے عزیز کے بس کی بات نہیں تھی۔ مگر عامل صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ اگر ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا جائے تو جادو کا اثر ختم ہونے کی مکمل ضمانت دیتا ہوں۔ یہ ایک مشکل ترین عمل تھا جس میں اکیس دن بلاناغہ نماز فجر سے پہلے ایک تعویز کسی ایسے چوراہے میں جلانا تھا جہاں سے کم از کم ایک گھنٹہ بعد بھی کسی شخص کا گزر نہ ہو۔ اس احتیاط کا مقصد یہ تھا کہ اس تعویز کے اثرات بد میں کوئی دوسرا بلا وجہ مبتلا نہ ہو جائے۔

اس عمل کی شرط میں یہ بھی شامل تھا کہ جب نماز فجر سے پہلے تعویذ جلانے کے لئے گھر سے نکلیں تو نہ ہی راستے میں کسی سے بات کرنی ہے اور نہ ہی کسی کے پکارنے پر پیچھے مڑ کر دیکھنا ہے۔ جبکہ عامل نے ساتھ یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس عمل کو کرنے والا مختلف خطرات سے دوچار بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً تعویذ جلانے والے کو جنات ہر طریقے سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ اسے جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی برداشت کرنا ہوں گی اور اگر تعویذ جلانے والا ڈر گیا یا اس نے کسی کے پکارنے پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا ہے۔

ہم یہ عمل سن کر چپ چاپ واپس آ گئے کہ سوچ کر آپ کو جواب دیں گے۔ میں نے اپنے عزیز سے دریافت کیا کہ کیا ارادہ ہے تو وہ کسی صورت اس عمل کو کرنے پر آمادہ نہ ہوئے' مجھے اس عمل کو کرنے میں تجسس پیدا ہوا اور امید کی کرن نظر آئی کہ شاید اس طرح ہی میرے عزیزوں کو پریشانی سے نجات مل جائے۔ میں نے اس کے لئے کوئی دوسرا متبادل راستہ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے عامل صاحب سے رابطہ کیا گیا اور ان سے درخواست کی کہ اگر کسی دوسرے شخص کے ذریعے اس عمل کو کرایا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ اس پر عامل نے فرمایا کہ جادو والے گھر کے افراد کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شخص ان کے لئے یہ عمل کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تعویذ کو ان کے گھر سے لے کر جائے اور چوراہے میں جلانے کے بعد دوبارہ ان کے گھر کی دہلیز تک واپس آئے تو عمل میں کامیابی ہو سکتی ہے۔

اس اجازت کے بعد میں نے اپنے ایک قریبی دوست محمد خان صاحب سے اس پریشانی کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ چاہے جو بھی ہو' میں ان شاءاللہ کام کو ضرور کروں گا۔ حالانکہ میں نے انہیں تمام خطرات سے آگاہ کر دیا جو اس عمل کو کرنے کے دوران پیش آ سکتے تھے۔ مگر انہوں نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی حامی بھر لی۔ خان صاحب کی ہاں سے ہمارا یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ ہماری جگہ وہ قربانی دیں گے مگر جادو ٹونہ کے علاج کے لئے مذکورہ عمل ہمارے لئے کسی آزمائش سے کم نہ تھا کیونکہ فجر کی نماز سے پہلے منہ اندھیرے کسی اجنبی شخص کا بلاناغہ کسی کے گھر جا کر تعویذ وصول کرنا اور پھر دوبارہ واپس بھی آنا نہ صرف جگ ہنسائی کا باعث بن سکتا تھا بلکہ اہل محلہ کے ذہنوں میں کئی قسم کے خدشات کو جنم دے سکتا تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا' کے مصداق اس ناگوار طریقہ علاج کو اس لئے اختیار کرنے پر آمادہ ہونا پڑا کہ شاید اسی طرح جادو کے اثرات سے جان چھوٹ جائے۔

بالآخر عامل صاحب کو بتا دیا گیا کہ فلاں شخص اس عمل کو کرنے پر تیار ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر تعویذ لکھ کر عنایت فرما دیں تاکہ عمل کا باقاعدہ آغاز کیا جا سکے۔ عامل صاحب نے اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے خان صاحب کو ناصحانہ انداز میں ڈرایا کہ تم خواہ مخواہ کیوں اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہو' مگر شکر ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں

استقامت عطا فرمائی اور وہ اپنے وعدے پر مضبوطی سے قائم رہے۔ مجبوراً عامل صاحب کو تعویذ لکھ کر دینے ہی پڑے۔ جس سال یہ واقعہ پیش آیا' ان دنوں سخت سردی کا موسم تھا۔ خان صاحب کا گھر میرے عزیز کے گھر سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اور جو چوراہا شہر سے باہر تعویذ جلانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا' وہ مزید ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔

اللہ اللہ کر کے عمل کا آغاز ہوا۔ اب خان صاحب کا معمول یہ تھا کہ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے وہ اپنے گھر والوں سے چوری چھپے سائیکل پر سوار ہو کر میرے عزیز کے گھر پہنچے۔ وہاں سے تعویذ وصول کر کے شہر سے ایک کلومیٹر دور مخصوص چوراہے پر جا کر تعویذ جلاتے اور دوبارہ واپس عزیزوں کے گھر کی دہلیز پر پہنچ کر اپنا عمل مکمل کرتے۔ پھر اپنے گھر جاتے۔ جب خان صاحب پہلے دن تعویذ جلانے کے لئے گئے تو ہم سب بہت پریشان تھے کہ نہ جانے کیا ہو جائے۔ لہٰذا سب نے ان کی کامیابی کے لئے بہت دعائیں کیں مگر ان کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا جس کی عامل صاحب نے قبل از وقت پیش گوئی کی تھی۔ اسی طرح اکیس دن بخیر وعافیت گزر گئے۔ میرے اس عظیم دوست نے اپنی جان پر کھیل کر اکیس دن بہت سخت ذمہ داری نبھائی کہ جس کی ہم کسی سے توقع نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ ہم خود بھی اس عمل کو بلاناغہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ بہر حال اس عمل کو مکمل کرنے کے دوران ہم نے عامل صاحب کی بتائی ہوئی تمام شرائط پر سختی کے ساتھ عمل کیا۔ یہاں تک کہ خان صاحب نے فجر سے پہلے کے جن راستوں سے گزرنا تھا' وہاں پر تعینات تمام چوکیداروں کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا کہ انہیں کسی نے پیچھے سے آواز نہیں دینی۔ اس احتیاط کا مقصد بھی یہی تھا کہ عمل کرنے میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔

جب اکیس دن مکمل ہو گئے تو اس کے بعد جو نتیجہ نکلا' وہ بالکل صفر تھا کیونکہ جادو کا معاملہ جوں کا توں رہا اور بجائے افاقہ ہونے کے مرض شدت اختیار کر گیا۔ ہم سب کو اس واقعہ سے شدید صدمہ ہوا کہ ہماری تمام محنت رائیگاں گئی۔ جب عامل صاحب سے کہا گیا کہ جناب آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرنے کے باوجود کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تو وہ کہنے لگے کہ جادو کا یہ وار میرے اندازے سے بھی سخت نکلا۔ اس کے لئے مزید محنت درکار ہے مگر ہم نے دوبارہ ان کی خدمات حاصل کرنے سے توبہ کر لی۔

درحقیقت عامل صاحب نے جو اتنا مشکل عمل بتایا تھا' ان کو معلوم تھا کہ میرے عزیز اس عمل کو کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور کوئی دوسرا شخص کسی کی خاطر اتنی بڑی قربانی دینے کے لئے کبھی بھی تیار نہ ہوگا۔اس طرح میری قابلیت کا بھرم رہ جائے گا اور میں کہہ سکوں گا کہ میں نے تو بہت مجرب عمل بتایا تھا لیکن آپ ہی سے کچھ نہ ہو سکا۔ غیر متوقع طور پر وہ خود آزمائش کے شکنجے میں آ گئے' ورنہ ہو سکتا تھا کہ میں ان کے معتبر ہونے کا یقین کر بیٹھتا۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ ضرورت مند دیوانہ ہوتا ہے۔ وگرنہ شاید میں کبھی بھی اس کربناک عمل کرنے میں دلچسپی کا اظہار نہ کرتا۔

جس طرح اس قسم کے عاملوں کی غلط راہنمائی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا' اسی طرح عملیات کے موضوع پر دستیاب کتب جو بازار میں باآسانی مل جاتی ہیں' ان میں درج ذیل عملیات کے عجیب و غریب خواص اور وظائف کے فوائد پر مشتمل دعوے محض جھوٹ کا پلندہ ہوتے ہیں۔ شائقین کے جذبات کی تسکین اور ان کی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے ہر کتاب کا مصنف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ انسانیت کی بھلائی کی خاطر اتنے نادر و نایاب عملیات کو منظر عام پر لا رہا ہے۔ وگرنہ وہ انہیں سنبھال کر رکھتا اور کسی کو ان کی ہوا نہ لگنے دیتا۔

ان بازاری کتب میں درج وظائف پر بلا تحقیق آنکھیں بند کر کے عمل شروع کر دینا اسی طرح گھاٹے کا سودا ہے اور بے سود اور وقت کا ضیاع ہے۔ جس طرح اوپر عامل صاحب کے واقعہ کے نکلنے والے نتائج صفر رہے۔ بازاری کتب جن میں بہت سے نامور مصنفین کی کتب بھی شامل ہیں انہوں نے بعض وظائف کو پرانی کتابوں سے نقل کر کے پیش کر دیا ہے۔ان میں اکثر وظائف قاتل ایمان اور شرک کے زہر سے آلودہ ہیں جو خلق الٰہی کی راہنمائی کی بجائے انہیں گمراہ کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جادو اور ٹونے کے علاج پر مشتمل وظائف و عملیات پر دسترس حاصل کرنے کے لئے ڈھیروں کتب کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عام قاری کو ان سے فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہی پہنچتا ہے۔ سوائے ان چند ایک کتابوں کے جن میں مسنون وظائف بیان کئے گئے ہیں۔ جو لوگ عملیات سیکھنے' کرنے کے خواہش مند ہیں' مسنون وظائف کے ذخیرے میں ان کی راہنمائی کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ اس سے استفادہ کرنا سب سے نفع بخش سودا ہے جس کو کرنے میں کسی ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔

حال ہی میں اردو عربی کتب کا ترجمہ نظر سے گزرا' ان کتب میں درج وظائف کو بہت دل کش انداز میں اس گارنٹی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ کرنے والے کو سو فیصد کامیابی حاصل ہو گی۔ میں نے ان کتابوں پر شرعی نقطہ نظر سے تبصرہ کی خاطر مولانا حنیف یزدانی صاحب سے رجوع کیا تو انہوں نے عملیات کی ان کتابوں کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا

رمل، جعفر، مسمریزم، کہانت اور نجوم، دست شناسی وغیرہ یہ سحر ہی کی شاخیں ہیں۔ قرآن و حدیث کی رو سے سحر کفر ہے اور ساحر کافر ہے اور ساحر کی سزا شریعت اسلامیہ میں قتل ہے کیوں کہ اس کے جادو سے کسی کے ہلاک ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ سورج، چاند اور ستارے کارخانہ کائنات کے کل پرزے ضرور ہیں۔ یہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مخلوقات ہیں اور اس کے حکم کی پابند ہیں۔ انسان مخدوم ہے اور یہ چیزیں خادم ہیں۔ معبود و مختار یا متصرف فی الکائنات نہیں جیسا کہ اقبال نے بھی فرمایا

ستارہ کیا تری تقدیر کی خبر دے گا

وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں

اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق، مالک، رازق اور حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے مشہور عرب مصنف عبدالفتاح السید الطوانی کی تالیفات السحر العجیب فی جلب الحبیب اور السحر الاحمر کا اردو ترجمہ دیکھنے کا موقع ملا۔ دشمنی کے لئے' پاگل بنانے کے لئے' قتل کرنے کے لئے' محبت کے لئے، تصریفات نظر سے گزریں۔ پھر زلزلہ کی دعوت' ابلیس کی دعوت۔ یہ الفاظ قابل غور ہیں۔

توکل یا ابلیس یا ابامرہ انت والموانک وخذ امل ولا تکن من
الساجدین لادم

وہ ابلیس جس نے اللہ کا حکم نہ مانا اور آدم کو سجدہ نہ کیا اور ہمیشہ کے لئے مردود قرار دیا گیا' وہ ملعون ہے اور جہنمی ہے اور اولاد آدم کا ازلی دشمن ہے۔ اس عربی عبارت میں اسے کہا جا رہا ہے کہ یہ کام کر و ورنہ آدم کو سجدہ کرنا پڑے

گا۔ ہوا کی عزیمت ' مٹی کی عزیمت ' پانی کی عزیمت ' ہوائی ' ناری ' خاکی اور مائی ملوک کی دعوت اور کتنے ظلم کی بات ہے کہ سحر جسے قرآن کفر کہتا ہے 'ان سحر یہ کتب میں قرآنی آیات اور درود شریف درج ہے اور اس طرح ان مقدس الفاظ کو سحر کے ناپاک الفاظ کے ساتھ خلط ملط کیا گیا ہے۔

ہم متعدد بار یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ مافوق الاسباب امور میں امداد نہ فرشتوں سے نہ جنوں سے اور نہ انسانوں سے مانگی جاسکتی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے امداد طلب کی جاسکتی ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔

بحق فلاں کے ساتھ بحق الشمس وشفابھاوالزھر وضیانھاایک وظیفہ ملاحظہ فرمایئے جو کھلی شرک کی دعوت پر مبنی ہے۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ عوام وخواص سحر ونجوم پر مبنی شرکیہ اوراد ووظائف سے اجتناب کریں جو ان بازاری کتابوں میں الفاظ کے ہیر پھیر سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ کسی مسلمان کو اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسنون وظائف اور اوپر اکتفا کیا جائے کیونکہ کسی بھی انسان کے پاس سب سے بڑی دولت تو ایمان ہے۔ اگر ایمان نہ رہا تو اس کے پاس پھر کیا رہا۔ جس نے شیطان کا راستہ اختیار کیا' وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھائے گا۔ اس کی دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔ میرے دیکھنے میں ایسے جادوگر آئے ہیں جنہیں پریشانیوں اور مصیبتوں کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔

وہ لوگ جنہوں نے جنات کو نکالنے کے لئے روحانی وظائف کی آڑ میں شرکیہ وظائف کرنے کی ترغیب دی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک بحق انبیاء واولیاء کے ساتھ ساتھ بحق ابلیس ' فرعون ' شداد اور نمرود بھی کہنا اور لکھنا درست ہے۔ ابلیس ' فرعون ' شداد ' لعین ' نمرود ' مردود

یاالٰہی بحرمت آں بادشاہ، در وجود فلاں این فلاں را، ہر قسم آسیب وشیطان کہ باشد، حاضر شود نمودہ آیدہ سوختہ گردد، المعجل المعجل الساعہ ولوحا

میں توان عاملان کرام اور پیران عظام کے بارے میں علامہ اقبال کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں جس میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہا تھا کہ

مسند میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

خانقاہی نظام اور لٹیرے

خانقاہی نظام کی چھتری تلے لٹیروں کے دو گروہ

پاکستان وہندوستان میں لٹیروں کے دو گروہ سادہ لوح عوام کو لوٹنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ پاکستان میں یہ دونوں گروہ بہت سرگرم ہیں لیکن کوئی حکومت اور کوئی قانون انہیں لگام ڈالنے والا متحرک نظر نہیں آتا۔ آپ سوچ رہے ہوں گے یہ دو گروہ کون سے ہیں تو جان لیجیے ایک گروہ خانقاہی نظام کی چھتری تلے ان جعلی پیران عظام، ان جعلی پیران طریقت اور گدی نشینوں کا ہے جنہوں نے من گھڑت نظریات اور خیالات کے تحت پورے ملک میں اپنے خلیفے اور نیٹ ورک قائم کیے ہوئے ہیں۔ یہ نیٹ ورک عوام کو ورغلا کر اور من گھڑت قصے اور کہانیاں سنا کر ان سے نذرانے اور ہدیے وصول کرتا ہے۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جو شخص لوگوں کو اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے، اپنے اور اپنے پیر کے فضائل سناتا ہے اور لوگوں کو قرآن وسنت اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان کی تعلیمات کے ساتھ جوڑنے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ اگر اللہ رسول کی بات کرتا بھی ہے تو اس تناظر میں کہ لوگ مجھے ہی بڑا سمجھیں میری ہی خدمت کریں اور میرے ہی گرد اکھٹے ہوں۔

مجھے کسی نے ایک جعلی پیر صاحب کی ویڈیو بھیجی اس میں پیر صاحت تقریر کرتے ہوئے کہہ رہے تھے، شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جب فوت ہوئے انہیں قبر میں اتارا گیا تو منکر نکیر یعنی سوال کرنے والے فرشتے آئے اور کہا من ربک، یعنی تمہارا رب کون ہے؟ تو شاہ عبدالقادر جیلانی نے اس فرشتے کو فوراً ڈانٹا اور کہا تمہیں نہیں پتا کہ میرا رب کون ہے۔ پھر اس نے دوسرا سوال کیا وغیرہ ساری کہانی پیر صاحب نے سنائی آخر کار یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں

سے فرمایا: شاہ عبدالقادر جیلانی تو شاہ عبدالقادر جیلانی ہے، جو شاہ عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں تم نے ان کو بھی نہیں چھیڑنا اور ان سے بھی قبر میں سوال نہیں کرنا۔ اس واقعے سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیسے من گھڑت اور فضول کہانیاں سنا کر لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور کیا دین کا تصور دیا جارہا ہے کہ بس ہمارے مرید بن جاؤ اور پھر جو مرضی کرو قبر میں کوئی تم سے سوال نہیں کرے گا۔ پیر صاحب ایسے کہانی سنا رہے تھے جیسے اوپر کھڑے سب کچھ دیکھ رہے ہوں۔ یہ صرف ایک واقعہ ہے ورنہ ہر گدی اور ہر سلسلے کے لوگوں کی اپنی اپنی کہانیاں اور فضائل ہیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ بارہ ربیع الاول دن والے اسلام آباد کے ایک علاقے میں بازار میں ایک سٹیج لگا ہوا تھا اور وہاں ایک گویا یعنی ماہیے گانے والا تقریر کر رہا ہے تھا، میں وہاں سے گزر رہا تھا اس کی کچھ بات سننے کے لیے میں بھی رک گیا، اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا: تم لوگ کہو گے نماز پڑھنا بڑا کام ہے؟ یہ کام تو قادیانی بھی کرتے ہیں۔ تم کہو گے روزہ رکھنا بڑی چیز ہے یہ تو عیسائی بھی کرتے ہیں، الغرض اس نے اسلام کے بڑے بڑے فرائض اور اعمال کو ایک ایک کر کے گنا اور ان کی اہمیت کو ختم کرتے ہوئے کہا یہ سب کچھ فضول ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اصل چیز یہ ہے کہ بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہونی چاہیے اگر یہ ہے تو باقی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔
نعوذ باللہ۔ اس پر سارے لوگوں نے سبحان اللہ کہا اور پھر اس نے میوزک اور ڈھول کی تھاپ پر علاقائی ماہیے اور گانے شروع کر دیے۔

ایک گروہ تو یہ ہے جو لوگوں کو گمراہ بھی کرتا ہے اور لوٹتا بھی ہے۔ جبکہ دوسرا گروہ عاملوں، رحانی بابوں، جادو کی کاٹ، تعویذ، جنتر، منتر، تنتر کرنے والے پروفیسر، قاری، مولانا، علامہ اور پامسٹ بنگالی بابے موجود ہیں۔ ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ہمارے پاس روحانی طاقتیں ہیں، ہمارے پاس ہمزاد، موکل، جنات اور غیبی قوتیں ہیں جن کے زور پر ہم دنیا کا ہر کام کر سکتے ہیں، ہر مسئلہ حل کر سکتے ہیں، ہر بات جانتے ہیں۔ حالانکہ گھر میں ان کی بیوی ان کی بات نہیں مانتی، ان لوگوں کی اکثر (نوے فیصد) اولاد نہیں ہوتی۔ چنانچہ ان کے اشتہارات پر بڑے بڑے دعوے درج ہوتے ہیں مثلاً: تمنا کیسی ہی کیوں نہ ہو چند گھنٹوں میں پوری ہو جائے گی۔ جو چاہو پوچھو۔ ماہر سفلی علوی و نوری علم۔ ہر پریشانی کا حل صرف ایک فون کال پر، جادو کی کاٹ کا ماہر، ماہر معالج، روحانی عامل، پیر طریقت، محبوب آپ

کے قدموں میں، خاوند کو حلوہ بنائی، بیوی کو نوکرانی بنائیں، جس سے چاہیں شادی کریں محبوب آپ کے قدموں میں۔ اسی طرح کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ہر قسم کے خود ہی وظیفے بنا رکھے ہیں۔ مثلاً ٹریفک سے نکلنے کا وظیفہ، بجلی کا بل کم آنے کا وظیفہ، گیس کا میٹر لگوانے کا تعویذ، روحانی الارم، رئیس ہونے کی چابی، دکان پر رش لگانے کا تعویذ، مچھر مار عمل، مکھی بھگانے کا تعویذ وغیرہ وغیرہ۔ ان اشتہارات میں اللہ کی صفات کو اپنے ساتھ جوڑا گیا ہوتا ہے مثلاً ہر تمنا پوری، جو چاہو پوچھو اور جانو۔ یاد رکھیں ہر تمنا صرف اللہ پوری کر سکتا ہے۔ اور ہر بات اللہ جانتا ہے۔ یہ غیب کے دعوے، اور قادر مطلق ہونے کے اعلانات گمراہ کن ہیں۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ عوام تو چلیں عوام کالانعام ہیں، ہمارے سرکاری ادارے اور پولیس بھی ان لوگوں کی نہ صرف مرید بنی ہوتی ہے بلکہ پورا یقین بھی رکھتی ہے۔ ایک خبر نظر سے گزری کہ لاہور سے ایک بچہ گم ہو گیا، وہ بچہ کسی سیٹھ صاحب کا تھا چنانچہ اس نے تھانے میں آکر اطلاع دی، پولیس نے اپنی روٹین کی کاروائی کی لیکن بچہ نہ مل سکا، آخر کار سیٹھ صاحب نے اچھی خاصی رقم بطور انعام دینے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان کیا کرنا تھا متعلقہ تھانے کی پولیس ایک ایسے ہی بابے کے پاس چلی گئی اور کہا یہ بچہ ہے آپ بتاو یہ کہاں ملے گا۔ بابے نے کہا یہ بچہ اس وقت ملتان کے فلاں گاوں کے ایک پرانے مکان میں موجود ہے۔ لاہور پولیس فوراً ملتان پہنچی اور اس گاوں میں تلاش کیا تو پتا چلا وہاں ایسا ویران مکان ہی موجود نہیں۔ لیکن پولیس مایوس نہیں ہوئی پھر اس بابے کے پاس آئی تو بابے نے کہا بچہ اس وقت اس ماڈل کی گاڑی میں جا رہا ہے گاڑی کا یہ نمبر ہے۔ پولیس نے تمام ناکوں پر وائرلیس کیا کہ اس گاڑی کو فوراً روکا جائے، ایک پولیس والا ذرا سمجھدار تھا اس نے ایکسائز کے دفتر میں کمپیوٹر ریکارڈ چیک کروایا تو پتا چلا اس ماڈل یا اس نمبر کی کوئی گاڑی پورے پاکستان میں نہیں ہے۔ لیکن پولیس پھر بھی مایوس نہیں ہوئی اور پھر اسی بابے کے پاس پہنچ گئی، ابھی بابا کوئی اور کہانی سنانے والا ہی تھا کہ پولیس کو اطلاع ملی کے بچے کا والد ابھی تھانے میں آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ بچہ خود ہی گھر پہنچ گیا ہے۔ اس سارے واقعے سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری پولیس بھی اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیوں کو چھوڑ کر ضعف عقیدگی کا شکار ہے۔

قارئین ! یہ بات نہایت اہم ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کرنا اس وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے، کیونکہ یہ بہت بڑی بدعقیدگی، بیہودگی، اور شرک ہے، اس بدعقیدگی میں صرف جاہل ہی ملوث نہیں بلکہ ہمارے معاشرے میں موجود بعض مدارس یا ان کے اساتذہ بھی ملوث ہیں، اور اس کی وجہ بھی جہالت ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں بعض ایسی کتابیں موجود ہیں جو ماضی کے بعض بڑے بڑے اکابر علماء کی طرف منسوب ہیں چنانچہ اسی نسبت کو دیکھتے ہوئے موجودہ دور کے بعض نابلد اور جاہل علماء ان کتابوں کا سہارا لے کر عملیات کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور اس ساری تفصیلات اور علم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں جو انہوں نے آٹھ دس سال پڑھا تھا۔ مجربات امام غزالی، خزینہ عملیات سمیت بے شمار کتابیں آپ کو ان عاملین کے پاس ملیں گیں جن میں واضح اور صاف جادو کے عملیات اور من گھڑت چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔ کیا اسلام زبان بندی کی اجازت دیتا ہے؟ کیا اسلام کسی انسان کو عمل کے ذریعے تابع اور مجبور کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا اسلام ننگے ہو کر سورہ یس پڑھنے کی اجازت دیتا ہے، کیا اسلام نے کوئی ایسا عمل بتایا کہ کسی کا پتلا بنا کر اس میں بتیس سوئیاں فلاں آیت پڑھ کر چبھو دیں، یہ سارے وہ عملیات ہیں جو علماء کی طرف منسوب کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

یہ دونوں گروہ اس وقت کا عظیم فتنہ ہیں جس نے امت کے عقیدہ اور شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیا ہے، لوگوں کو قرآن وسنت اور دین سے دور کر کے رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس فتنے سے حفاظت فرمائے۔ آمین

غیر شرعی عامل جادوگر کی علامات

بے بنیاد، غیر شرعی ناجائز عملیات کرنے والے عامل و معالج کی علامات

درج ذیل علامات میں سے کوئی علامت کسی روحانی عامل کے اندر پائی جاتی ہو تو سمجھ لیں یہ روحانی نہیں شیطانی عامل ہے، اور یہ جو عملیات کر رہا ہے وہ شرعاً ناجائز ہیں، ایسے لوگوں سے علاج کروانے سے بچنا چاہیے یہ صرف پیسہ نہیں لوٹتے بلکہ عزت اور ایمان بھی چوری کر لیتے ہیں۔

1۔عامل مریض سے حساب کرنے کے لیے اس کا اور اس کی والدہ کا نام اور تاریخ پیدائش پوچھے۔

2۔عامل مریض سے اس کا استعمال شدہ کپڑا، قمیص، دوپٹہ، کنگی، بال وغیرہ یا تصویر مانگے۔

3۔عامل کوئی ایسا جنتر، منتر، تنتر دے (جنتر: لکھی ہوئی چیز۔ منتر: پڑھنے والی چیز۔ تنتر: کرنے والا عمل) دے جو قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو۔ جو نہ تو پڑھا جا سکے اور نہ ہی اس کے مفہوم اور مطلب کا پتا چلے کہ کیا لکھا ہوا ہے۔

4۔عامل مریض کو بعض جائز و حلال چیزوں کے استعمال سے روکے، مثلاً بڑا گوشت نہیں کھانا، فوتگی پر نہیں جانا، اتنے دن نہانا نہیں، ناخن نہیں کاٹنے وغیرہ۔

5۔عامل جادو والے طلسم لکھے، تعویذات تیار کر کے دے، ان پر خانوں والی شکلوں میں حروف واعداد لکھ کر دے، سٹار جیسے نشانات بنائے، عجیب وغریب زبان میں کچھ لکھ کر دے، اللہ کا کلام تحریر کر کے اس کو کاٹ کاٹ کر استعمال کرنے کی تلقین کرے، تعویذ پر آیات اور مقدس اسماء کو الٹا سیدھا توڑ پھوڑ کر لکھے، آگے کا حرف پیچھے اور پیچھے کا آگے کر کے لکھے۔اور غیر اللہ کی قسم دلا کر بحق فلاں بن فلاں پڑھے یا لکھ کر دے۔ابلیس، فرعون، نمرود، ہامان، شداد، قارون، ابو جہل اور دیگر بڑے بڑے کافروں کے نام تعویذ میں لکھ کر دے۔جبریل، میکائیل، اسرافیل ان تین فرشتوں کے ناموں سے ملتے جلتے اور کئی کئی نام لکھ کر دے۔

6۔عامل علاج کے لیے مرغا، بکرا، گوشت وغیرہ صدقے کے نام پر طلب کرے، یا کسی قبرستان، ویرانے میں پھینک دینے کا کہے۔

7۔عامل نے مختلف قسم کے چلے کر کے کچھ جنات شیاطین سے رابطے بنا رکھے ہوں اور آنے والے مریض پر انہیں حاضر کر کے مختلف شعبدے دکھائے اور بڑے بڑے دعوے کرے۔

8۔عامل مریض کو کچھ چیزیں یا تعویذ دے اور کہے اسے قبرستان میں دفنا دو، کسی درخت سے لٹکا دو، یا ویرانے میں پھینک دو۔ مختلف قسم کی دالیں منگوائے، ہانڈی والا عمل کرے۔

9۔عامل مریض کو خود ہی اس کا نام، ایڈریس اور دیگر معلومات بتا دے تو سمجھ جائیں یہ غیر شرعی عامل ہے۔

10۔عامل یہ کہے کہ میرے پاس موکل ہیں، میرے پاس جنات ہیں، میں نے چلہ کاٹا ہوا ہے۔

11۔عامل حساب کتاب کر کے غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ کرتا ہو۔
12۔لوگوں کو کہتا ہو مجھ سے استخارہ کراو میں تمہیں غیب بتاوں گا۔

جادو گر جنات کو کیسے حاضر کرتا ہے

جادو گر جنات کو کیسے حاضر کرتا اور ان کے ذریعے کیسے جادو کرتا ہے
جب کوئی شخص چلے وغیرہ کر کے جادو گر بنتا ہے تو اس کا ان چلوں کے ذریعے کسی جن یا جنات کے کسی قبیلے کے سردار جن سے رابطہ بن جاتا ہے۔اب آئندہ کے لیے یہ جادو گر اسی سردار جن کے ذریعے اپنے کچھ کام لیتا ہے، یہ کام لینا یکطرفہ نہیں ہوتا بلکہ ایک معاہدہ ہوتا ہے کچھ باتیں جادو گر نے ان کی ماننی ہوتی ہیں اور کچھ اپنی منوانی ہوتی ہیں،ان کی باتیں اسی طرح کی ہوتی ہیں کہ دین کی توہین کرنا، یا ان کے ہی بتائے ہوئے کفریہ اعمال، کفریہ کلمات، کفریہ تعویذات کرنا ہوتے ہیں۔

1۔جادو گر کسی تاریک کمرے میں داخل ہوتا وہاں گول دائے میں پہلے اپنا حصار کرتا ہے اور پھر موم بتی وغیرہ جلاتا ہے، دھونیاں جلاتا ہے۔یہاں نکتے کی بات یہ ہے کہ جادو گر کو اپنا حصار ضرور کرنا ہوتا ہے اگر وہ اپنا حصار نہ کرے تو یہی جنات اس کو نقصان پہنچا دیتے ہیں، اسی سے پتا چلتا ہے جنات اس کے قابو میں نہیں ہوتے بلکہ اس نے شیطانوں کے سردار کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اور اس سردار نے ان جنات کو زبردستی اس کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ جنات اس کا حکم مجبوراً مان رہے ہوتے ہیں ورنہ انہیں جب بھی موقع ملے وہ اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے جادو گروں کی اکثر اولاد نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو بچپن میں فوت ہو جاتی ہے یا معذور ہو جاتی ہے، چنانچہ جو اس کام میں گھستے ہیں وہ شادی ہی نہیں کرتے یا کرتے ہیں تو بھی ان کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں ہوتی۔

جادو گر حصار کے اندر بیٹھ کر دھونیاں جلاتا ہے، یہ دھونیاں دو قسم کی ہوتی ہیں، ایک بدبودار اور دوسری خوشبودار۔اگر کسی کا نقصان کرنا ہو، مثلاً جدائی ڈالنا، بیمار کرنا، دشمنی پیدا کرنا وغیرہ تو بدبودار دھونی جلاتا ہے پھر اسی قسم کے جنات خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔اور اگر محبت پیدا کرنی ہو تو خوشبودار دھونی جلاتا ہے پھر اس قسم کے

جنات حاضر ہوتے ہیں۔اب وہ کچھ منتر وغیرہ جو شیطانوں نے بتایا ہوتا ہے وہ پڑھتا ہے تو دھویں میں ایک ہلکی سی شکل نظر آتی ہے، یا اس کے کانوں میں ہلکی سی آواز آتی ہے جس سے اس کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ جن آگیا ہے، اب وہ جادوگر اسے حکم کرتا ہے فلاں کام کرو۔

2۔دوسرا طریقہ جنات کو آرڈر کرنے کا یہ ہوتا ہے کہ جادوگر آنے والے سائل سے کوئی کالا جانور یا گوشت وغیرہ طلب کرتا ہے، اور اسے کسی ویرانے یا قبرستان میں پھینک دیتا ہے، اور خود آکر کمرے وہی منتر طلسم وغیرہ پڑھتا ہے تو جنات حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ انہیں کسی کام کا حکم کرتا ہے۔

3۔تیسرا طریقہ یہ ہے کہ یہ کسی بڑے کام کو کرنے کے لیے دین کی بڑی توہین کرتے ہیں ظاہر ہے یہ معاہدے کے مطابق چل رہے ہوتے ہیں اس لیے جب بڑا کام کرنا ہوتا ہے تو شیطان بھی ان سے بڑی ڈیمانڈ کرتا ہے کہ تم ایسا ایسا کروگے تو تب ہم یہ کام کرکے دیں گے۔مثلاً نعوذ باللہ قرآن کو گندگی میں پھینکو، اس کی توہین کرو، خود گندگی میں بیٹھو، کسی نابالغ بچے یا بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کرکے اسے قتل کردو، اپنی کسی محرم عورت، ماں بہن بیٹی کے ساتھ زنا کرو وغیرہ۔چنانچہ جادوگران میں سے جو بھی ڈیمانڈ ہوتی ہے اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو جن حاضر ہو جاتا ہے اور پھر جادوگر کے حکم کو پورا کرتا ہے۔

4۔کوئی عورت اپنے کسی مسئلے کے حل کے لیے آتی ہے تو جادوگر اس سے حیض کا خون طلب کرتا ہے، عورت وہ لا کر دیتی ہے تو جادوگر اس خون سے تعویذ لکھ کر دیتا ہے تو بھی جنات اس کام کو کرتے ہیں۔

5۔پانچواں طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یہ قرآنی سورتوں کو الٹا سیدھا کر کے لکھتے ہیں، اس طرح جب یہ تعویذ لکھتے ہیں تو بھی جنات کی حاضری ہوتی ہے یہ حکم کرتے ہیں کہ میں نے یہ تعویذ اس مقصد کے لیے لکھا ہے یہ کام ضرور کرو۔

6۔جادوگر چند مخصوص ستاروں یا سیاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں، سال کے جن دنوں میں یہ ستارے طلوع ہوتے ہیں یہ اس دن خاص طلسم، منتر وغیرہ پڑھتے ہیں تو جنات حاضر ہوتے ہیں۔

7۔ساتواں طریقہ یہ ہوتاہے کہ جادو گراس آدمی کا کوئی کپڑا منگواتے ہیں جیسے قمیص وغیرہ جو پہننے کے بعد دھلانہ ہواوراس سے پسینے کی بو آرہی ہو، چنانچہ منتر پڑھتاہے جنات حاضر ہوتے ہیں یہ اسے دیتے ہیں جنات اس بو کے ذریعے اس آدمی تک پہنچ کر اسے نقصان دیتے ہیں۔

باب نہم

علم الاعداد، علم نجوم، علم رمل، علم جفر

حساب کر کے مختلف غیب کی باتیں بتانے کے لیے عاملین علم الاعداد، علم نجوم، علم رمل اور علم جفر سیکھتے ہیں، کوئی توان غیر شرعی اور ناجائزعلوم میں بہت مہارت حاصل کرتے ہیں اور کوئی چند ایک چیزیں سیکھ کر اپنی دکان کھول لیتے ہیں۔ان علوم کی کیا حقیقت ہے اور کیا شرعی حیثیت ہے اسے جاننا نہایت ہی ضروری ہے۔بحیثیت مسلمان ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم قرآن وسنت اور صحابہ کرام کے راستے کو اختیار کریں،اور ایسے کسی علم پر اعتماد نہ کریں جو مافوق الاسباب کاموں کا فیصلہ سناتا ہو۔سب سے پہلے علم الاعداد کی تاریخ اور حقیقت کو واضح کرنے کے لیے عادل سہیل صاحب کی یہ تحریر ملاحظہ فرمائیں:

علم الاعداد (علم اعداد)، علم جفر اور 786 کی حقیقت

بِسۡمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحَمدُ للہِ وحدہُ والصَّلاۃُ والسَّلامُ عَلیٰ مَن لا نبیَّ ولا مَعصُومَ بَعدَہُ مُحمداً صَلی اللہ عَلیہِ وعَلیٰ آلہِ وسلم۔

ہر قوم کا اپنا معاشرہ ہوتا ہے جو اُس کے اِخلاقی اور مذہبی قواعد کے مطابق بنتا ہے،اِسی طرح مسلمانوں کا بھی اِسلامی معاشرہ تھا،جی ہاں، تھا،اب نہیں ہے، ہے تو صِرف کتابوں میں ہی ہے،دُنیاءِ رنگ وبُو میں اب اِس وقت ایسا

کوئی معاشرہ نہیں جسے اِسلامی معاشرہ کہا جاسکے ،جِسکے بارے میں یہ کہا جاسکے کہ یہ ہی وہ مسلم معاشرہ ہے جِس کی تشکیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمائی تھی جِسکے عقائد قواعد اور ضوابط کی تشریح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے اقوال وافعال سے کی ،اب تو غیروں کی رسمیں اور نام ہے اِسلام کا ،کُفریہ عقائد ہیں اور نام ہے علمِ الکلام کا ، مخالفت ہے سُنّت کی اور نام لیا جاتا ہے خیر الانام کا ، شرکیہ کام ہیں اور نام لیا جاتا ہے توحید کا ، جہاں یہ سب کچھ ہو وہ اور تو کچھ بھی ہو سکتا ہے اِسلامی معاشرہ ہر گز نہیں۔

اِنسان کی زندگی میں بہت سی عادات اور بہت سے عقائد وقتاً فوقتاً داخل ہوتے رہتے ہیں ، سمجھ دار اِنسان کسی عادت یا عقیدے کو اپنانے سے پہلے اُس کی چھان پھٹک کر لیتا ہے کہ یہ کہاں سے آرہا ہے اور اِسے اپنانا چاہیے کہ نہیں ، اور بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی کے عقیدے کو خراب کرنے کے لیے ایسی باتیں یا کام اُس کی زندگی میں داخل کیے جاتے ہیں جو اُس کو اپنے راستے سے ہٹا دیتے ہیں ، یہ سب کچھ عام طور پر ہر معاشرے میں اِنفرادی طور پر بھی ہوتا نظر آتا ہے اور اجتماعی طور پر بھی ، ہمارا اِسلامی معاشرہ اِس فتنہ انگیزی کا شکار ہوا ہے ، کافروں اور مُنافقوں نے مسلمانوں کو اُن کے اصل حق والے راستے سے ہٹا کر شرک اور بدعات کی راہوں پر گامزن کر دِیا ، ایسے ایسے عقائد اُن کے دِلوں اور دِماغوں میں ڈال دیے جِن کی وجہ سے وہ اپنے ربِ واحد اللہ عزّ و جلّ کو بُھول بیٹھے ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو اور آپکی تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ، جِن کی صداقت ، امانت ، تقوے ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی تابع فرمانی کی گواہیاں اِنسان تو اِنسان ، اِنسانوں کے مالک وخالق اللہ تعالیٰ نے دی ہیں ، اِن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی تعلیمات کو بھول بیٹھے ، آیے ذرا غور کرتے ہیں کہ اِن تعلیمات کو بُھلانے کے کتنے بھیانک نتائج نکلے ہیں :

کہیں حُبِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے نام سے بگاڑ پیدا کیا جا رہا ہے ، کہیں تصوف کے نام سے اِسلامی عقائد کو تباہ کیا جا رہا ہے ، کہیں حقِ اہلِ بیت کے نام پہ فساد بپا کیا جاتا ہے ، کبھی باطنی علوم کے نام پر شریعت کو قُربان کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ، تو کبھی فلسفہ اور علمِ کلام کے پردے میں سیدھے سادھے دِین اور اُس کے پیروکاروں کو الفاظ کے چکروں میں گُھما پِھرا کر گمراہ کیا جاتا ہے ، کبھی علمِ اعداد کے نام سے شیطانیت پھیلائی جاتی ہے تو

کبھی علمِ جفر کے نام پر اللہ جلّ شانہٗ اور اُس کی کتاب قران کریم کی توہین کی جاتی ہے، افسوس اِس بات کا نہیں کہ کافر اور مُنافق یہ کاروائیاں کیوں کرتے ہیں، دُکھ تو اِس بات کا ہے کہ مسلمان کس بے پروائی اور غفلت سے اِن بد بختوں کا شکار ہوئے جاتے ہیں، اِن سب چوروں نے مسلمانوں کا اِیمان لوٹا، اور اِسلام کے نام پر لوٹا، اِسلام کا لبادہ اوڑھ کر اِیمان کا نقاب لگا کر لوٹا، اِن چوروں کی نشاندہی کرنا، اِنہیں پکڑ کر اِسلام اور مسلمانوں میں سے خارج کرنا بہت ضروری ہے، میں اِس وقت اِن چوروں میں سے ایک چور کی نشاندہی کر رہا ہوں اور وہ چور ہے۔

علم الاعداد اور علم جفر

اِس چور کو پیدا کرنے اور پالنے والوں نے اِسے مسلمانوں کے بزرگوں میں سے ایک دو جلیل القدر ہستیوں سے منسُوب کر کے مسلمانوں کی صفوں میں گھسا دِیا، اور یہ لٹیرا اُس وقت سے اب تک مسلمانوں کا اِیمان لوٹ رہا ہے اور اُن سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کی کتابِ عظیم قرآن کریم کی توہین کروا رہا ہے، اِس کی شر انگیزیوں میں سے سب سے بڑا شر یہ ہے کہ مسلمانوں کو اللہ کی ذات پاک سے کچھ اِس طرح لاتعلق اور بے علم کر دِیا گیا کہ اُن میں کچھ تو اپنے آپ کو عارف باللہ سمجھتے ہیں، لیکن در حقیقت اُن کی اللہ تبارک و تعالیٰ سے معرفت، اللہ جلّ و عُلا کی ذات و صِفات سے دُور جھوٹے فلسفوں اور شیطانی وحیوں پر مبنی باتوں کے اندھیروں میں مقید ہے، اور اُن میں سے کچھ لوگ خود کو موحد سمجھتے ہیں، اور اللہ کی توحید کا نام لیتے ہیں مگر اللہ کا نام نہیں، بلکہ اللہ کے نام کو ارقام (نمبرز، ڈیجٹس، Numbers,Digits) میں بدل ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، اور ہمارے کلمہ گو بھائیوں بہنوں کو ہر بد عقیدگی سے محفوظ فرمائے۔

علم الاعداد جیسا کہ نام سے ظاہر کہ اعداد یعنی ہندسوں ایک دو تین 1، 2، 3، وغیرہ کے متعلق کوئی علم ہے، پڑھنے سُننے والوں کے دِلوں میں یقیناً یہ سوال آئے گا کہ دُنیا میں نئے اور پُرانے بہت سے عُلوم ہیں، اُن میں سے، میں اِس علم الاعداد کو اِیمان لوٹنے والوں، اور قُرآن اور رحمن کی توہین کرنے والے عُلوم میں کیوں شُمار کر رہا ہوں ؟؟؟ جواب جاننے کے لیے اِس علم کی تاریخ پر نظر کرنا بہت ضروری ہے، آیے دیکھتے ہیں کہ تاریخ میں ہمیں کیا ملتا ہے۔

پُرانے زمانے کی آرئین، مصری، یونانی اور عبرانی قوموں میں اِس علم کا بہت رواج تھا، جِس طرح علمِ نجوم کا تعلق ستاروں اور سیاروں کی فرضی چالوں اور خیالی اثرات سے ہے، اِسی طرح علم الاعداد کا تعلق بھی شیطان کے دیئے ہوئے خیالی آسمانی دیوتاوں کی کہانیوں سے ہے۔ بابل کے بادشاہ نمرود کا ایک مقرّب، اھل بابل کا ایک ولی، ایک نجومی تارخ بن ناحور بن ساروغ تھا، جو نمرود کی بادشاہت میں پُوجے جانے والے بتوں میں سے سب سے بڑے بُت "بعل" کا مجاور تھا تاریخ کی اکثر کتابوں مثلاً، "تاریخ طبری، البدایہ والنھایہ، التدوین فی اَخبار قزوین، تاریخ الیعقوبی، تاریخ الکامل میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ وہ آذر ہے جِسے قُرآن میں خلیل اللہ اِبراہیم علیہ السّلام کا باپ کہا گیا ہے (سورت الانعام (6)/آیت 74)۔ یہ آذر، یا تارخ مرکزی عبادت خانے کا گدّی نشین تھا اور بعل بت کا خلیفہ تھا، اور یہ اپنے وقت کا بہت بڑا نجومی اور علم الاعداد کا ماہر تھا اور اِسی نے ہی اپنے نو (9) دیوی دیوتاوں کے نام سے نو (9) ابتدائی ہندسے یا اعداد کو منسُوب کیا، مسلمانوں کی فتوحات بڑھنے کے ساتھ ساتھ جب دیگر بیرونی عُلوم مسلمانوں تک پُہنچے تو یہ علم الاعداد بھی آیا، مُنافقوں اور اِسلام کے درپردہ دشمنوں نے دیگر بہت سے پردوں کی طرح اپنی غلیظ ذہینت اور شیطانی عزائم پر ایک پردہ علمِ اعداد کا بھی ڈالا، اور مسلمانوں میں اِسے داخل کرنے کے لیے اِس میں اِضافہ بھی کیا، اور اِس اِضافے کا نام علمِ جفر رکھا، اور علمِ اعداد میں اِستعمال ہونے والے رومن اِلفاظ کی ترتیب پر ہی عربی حروف کی ترتیب بنائی گئی، اِن حروف کو حروفِ ابجد کہا جاتا ہے، اور اِس نام نہادِ علمِ جفر کو بعض لوگ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہُ سے منسُوب کرتے ہیں اور بعض لوگ شرک کی اِس پوٹ کو جناب جعفر (صادق) بن محمد بن الباقر (رحمہم اللہ جمعیاً) کی اِیجاد اور ملکیت قرار دیتے ہیں، کچھ کا کہنا ہے کہ یہ عربی حروف کے موجد مرہ بن مرّہ کے آٹھ بیٹوں کے نام ہیں۔ اب اِن شاءاللہ، یہ دیکھتے ہیں کہ عربی حروفِ تہجی کو رومن ترتیب کے مطابق حروفِ ابجد کیوں بنایا گیا؟؟؟

جی ہاں، یہ واقعتاً ایک خلافِ عادت اور خلافِ حقیقت کام تھا، جو اِس لیے کیا گیا کہ عربی کے حروف تہجی کو رومن کے حروف تہجی کی ترتیب میں لا کر، انہیں وہی عددی قدر، value of word دی جا سکے جو عددی قدر، رومن حروف کے لیے علمِ اعداد میں مقرر کی گئی تھی، اور یوں اُس عددی قدر کو عربی حروف پر بھی اُسی طرح برقرار

رکھا جاسکے تا کہ ناموں اور دیگر الفاظ کے اعداد جاننے، یا کسی بھی نام یا لفظ کی اعدادی قیمت یا حیثیت جاننے میں آسانی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ بلکہ اصل میں اِس کے پسِ پردہ وہ غلط عقیدہ بھی کارفرما ہے جس کی بنا پر یہ اعداد مقرر کیے گئے، کیونکہ اگر حروفِ تہجی کو محض علامات ارقام (نمبرز) ہی دینا مقصود ہوتا تو اِن کی ترتیب بدلنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی، اِس بات کو ذیل میں دیے گئے نقشے کی مدد سے بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

جب عربی کے حروف تہجی کو رومن حروف کی عددی قدر دینے کی کاروائی کی گئی تو عربی کے حروف تہجی کی ترتیب بدل کر نئی ترتیب کو کچھ الفاظ کی صورت دی گئی، وہ الفاظ درج ذیل ہیں

خود ساختہ ابجد کے مجموعات رومن حروف کی موافقت میں اِس خاکے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ عربی حروف تہجی کی اس ترتیب کو، صوتی طور پر بھی (فونیٹکلی) رومن حروف کے ساتھ ملانے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ دھوکہ دہی مضبوط ہوسکے، جیسا کہ ABCD کو ابجد، KLMN کو کلمن، QRST کو قرشت۔

عربی حروف	عددی قدر	عربی حروف	عددی قدر
ا	1	س	60
ب	2	ع	70
ج	3	ف	80
د	4	ص	90
ہ	5	ق	100
و	6	ر	200
ز	7	ش	300
		ت	400
ح	8	ث	500
ط	9	خ	600
ی	10	ذ	700
ک	20	ض	800
ل	30	ظ	900
م	40	خ	1000
ن	50		

مندرجہ بالا نقشے کو دیکھ کر بہت واضح طور پر سمجھ آتا ہے کہ یہ علمِ جفر کے حروفِ ابجد (ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ) اصل میں عربی کے حروفِ تہجی کی بگاڑی ہوئی ترتیب ہیں، تاکہ رومن حروفِ تہجی کی ترتیب کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو جائیں کیونکہ اِس ""علمِ اعداد"" کی اصل اُن رومن حروف پر قائم تھی، لہذا، A B C D کا ابجد اور KLMN کا کلمن اور QRST کا قرشت وغیرہ کو قائم مقام بنایا گیا۔

کچھ دیر پہلے ذِکر کیا گیا ہے کہ اگر عربی حروفِ تہجی کو ارقام (نمبرز) دیناہی مقصد ہوتا تواُنکی ترتیب بگاڑنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن جِن عقائد کی بُنیاد پر یہ نمبر سسٹم بنا تھا اُنکی ترویج اُسی صورت میں ہو سکتی تھی کہ اُن کو اُن اپنے حروف کے نمبرز کے مطابق رکھا جائے ورنہ دیوی دیوتاوں کے نمبر غلط ہو جاتے، وَلا حَولَ وَلا قُوۃَ اِلّا بِاللہ۔

بعض کتابوں میں عدد کو صرف (9) تک محدود رکھا گیا ہے، اور ہر (9) حروف کے بعد اگلے حروف کو پھر ایک سے (9) تک گنا گیا ہے، اِس طرح بھی عددی رقم میں کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ صفر کی کوئی قوت نہیں رکھی گئی اور عددی رقم بناتے ہوئے اس کی موجودگی اور غیر موجودگی کوئی اثر نہیں رکھتی، اِسلام کے حقیقی علمِ یعنی قرآن وسُنّت اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال وافعال سے مسلمانوں کو دُور رکھنے کے لیے لوگوں نے نام نہاد باطنی علوم اور علومِ اھلِ بیت کے نام سے مختلف گمراہ کرنے والے افکار اور عقائد مسلمانوں میں داخل کیے، جبکہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اِن سب خُرافات سے پاک ہیں، اِن شیطانی عُلوم کی گمراہی سب سے زیادہ پہلے دو دروازوں سے داخل کی گئی:

(1) نام نہاد باطنی علوم اور (2) علومِ اھلِ بیت کے دروازوں سے۔ علمِ اعداد یا علمِ جفر کی مختصر سی تاریخ اوپر بیان کر چکا ہوں۔

علمِ اعداد اور خاص طور پر علمِ جفر کو علومِ اھلِ بیت میں شمار کیا گیا اور مسلمانوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالا گیا، اور لُٹ جانے والے مسلمان، جو اللہ کا نام لے کر اپنے ہر کام کا آغاز کیا کرتے تھے، یا اُنہیں ایسا کرنا چاہیے تھا، علومِ باطنیہ کے جھانسے میں آکر اللہ کا نام فراموش کرنے لگے اور اللہ کے ناموں کو، پیارے پیارے ناموں کو اعداد کی شکل میں لکھنے لگے، جی ہاں، ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔ اللہ نہ کرے کہ آپ اُن میں سے ہوں جو کچھ لکھتے ہوئے آغاز میں بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم لکھنے کی بجائے 786 لکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اعداد بسم اللہ کا بدل ہیں اور جو عقیدت اِن پاک اِلفاظ سے ہونی چاہیے وہ اُن بے وقعت اعداد سے رکھتے ہیں، اگر کوئی یہ کہے کہ ہمیں اِن سے کوئی عقیدت نہیں تو یہ بات خود کہنے والے کے لیے بھی قابلِ قبول نہیں ہو گی اگر وہ غور کرے کہ اگر عقیدت نہیں تو پھر اللہ اور اُسکے دو دوسرے ناموں یعنی """"""الرحمٰن"""""" اور """"""الرحیم"""""" کی جگہ یہ عدد کیوں لکھتے ہو؟

کچھ لوگ اپنی اِس غلطی کو ایک اور غلط فلسفے میں چھپانے کی کوشش میں کہتے ہیں کہ ،اللہ کے ناموں کی بے ادبی ہونے سے بچانے کے لیے ایسا کرتے ہیں، کوئی اِن سے پوچھے کہ جناب، کسی کتابت کی ابتداء میں بسم اللہ لکھنا فرض نہیں، بلکہ کسی بھی اچھے اور نیک کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا اور کہنا سنت ہے، تو پھر آپ کو کیا مُصیبت ہے کہ آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ناموں کو اعداد میں تبدیل کرتے ہیں، ذرا سوچیے کہ اِس شیطانی عمل کی وجہ سے آپ نے تو بسم اللہ لکھا اور نہ ہی پڑھا، اور شیطان کے اِس دھوکے کا شکار رہے کہ آپ نے اپنی کتابت کی ابتداء اللہ کے نام سے کی ہے۔

اللہ کے بندو، اللہ اور اُس کے کلام، اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر ایمان رکھنے والو، سوچیے، تحمل اور بردباری سے تدبر فرمایئے کہ اِن اعداد کی آخرت میں کوئی اہمیت ہوتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اپنے خطوط کے آغاز میں یہ اعداد کبھی تو لکھوائے ہوتے، اللہ کے ناموں کی بے ادبی کا اندیشہ تو اُس وقت بھی تھا، لہٰذا رسول اللہ صلی علیہ و علی آلہ وسلم نے اللہ کے نام لکھوانے کی بجائے یہ اعداد لکھوائے ہوتے، یا کوئی اور اشاراتی الفاظ لکھوائے ہوتے، خاص طور پر اُن خطوط پر جو کافروں کو اِرسال کیے گئے، کیونکہ کافروں نے اپنے ناپاک ہاتھوں میں لیکر ان خطوط کو پڑھنا تھا۔ اور پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی ضرور بتایا ہوتا، کہ اپنے خطوط یا کتابت کی ابتداء میں اللہ کے نام مت لکھنا کیونکہ بے ادبی کا اندیشہ ہے۔

☆..................☆..................☆

قارئین اس شیطانیت کی مزید وضاحت کے لیے حافظ زبیر صاحب کی یہ تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں:

علم الاعداد (numerology) کہ جسے علم الارقام، علم الحروف اور علم جفر بھی کہہ دیتے ہیں، کی کسی بھی اعتبار سے دینی یا سائنسی حیثیت نہیں ہے۔ مورخین کے مطابق علم الاعداد کو ایجاد کرنے والے بابلی (Babylonians) تھے کہ جنہوں نے جادو ٹونے کی غرض سے اس علم کو ایجاد کیا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت جعفر الصادق رحمہ اللہ کی طرف جو علم جفر کی نسبت کی جاتی ہے، تو وہ ایک صریح بہتان اور جھوٹ ہے۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ سوال پوچھنے پر کہ آل بیت کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص علم ملا ہے یا نہیں؟ یہ جواب دیا تھا کہ آل بیت کے پاس دو چیزیں ہیں، اس

کے علاوہ کوئی تیسری چیز نہیں ہے۔ایک اللہ کی کتاب کا فہم اور دوسرا یہ صحیفہ۔جب پوچھا گیا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ دیت، غلام کو آزاد کرانے اور مسلمان کو کافر کے بدلے قصاص میں قتل نہ کرنے کے احکامات ہیں۔

معاشرے میں اس علم کے مختلف استعمالات ہیں۔بعض لوگ اسے قرآن مجید میں استعمال کرتے ہیں تاکہ قرآن مجید کے غرائب اور عجائب لوگوں پر بیان کر سکیں۔یہ ایک عبث اور بے کار کی مشق ہے کہ جس میں صریح تکلف اور تصنع سے کام لیا جاتا ہے جبکہ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا دی ہے کہ تکلف اور تصنع کرنے والے ہلاک ہو جائیں۔

علم الاعداد کے ایک ماہر نے کہا کہ قرآن مجید میں الجنتہ کے اعداد 484 بنتے ہیں جبکہ الاعراف کے 383 بنتے ہیں اور دونوں میں فرق 101 ہے۔اور یہی فرق یعنی 101 کا فرق،اعراف اور النار کے اعداد میں بھی ہے۔اب ثابت کیا ہوا؟ثابت یہ ہوا کہ مقام اعراف، جنت اور جہنم کے درمیان میں ہے۔تو بھئی، یہ تم نے کیا تیر مار لیا، یہ تو اس واہیات مشق کے بغیر بھی ثابت تھا کہ مقام اعراف، وہ مقام ہے جو جنت اور جہنم کے مابین ہے اور مفسرین ہر دور میں یہی کہتے رہے ہیں۔

اور بلکہ جو تم نے ثابت کیا ہے، وہ ثابت ہوتا ہی نہیں ہے کہ الجنتہ میں آخر میں گول تاء ہے اور تم نے اسے تاء شمار کر کے اس کے اعداد نکالے ہیں جو کہ غلط ہے۔اگر تم اسے گول تاء شمار کر کے اس کے اعداد نکالو گے تو تمہاری تھیوری دھڑام سے گر جائے گی۔اور اس قسم کی کافی چولیں ہیں کہ جس میں انہوں نے صریح تکلف اور کھینچا تانی سے نتائج نکالے ہوئے ہیں اور اگر وہ کھینچا تانی نکال لیں تو ان کی تھیوری گر جاتی ہے۔

مثال کے طور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد 786 نکالتے ہیں لیکن اس میں رحمان کی میم میں کھڑی زبر کا الف اور اللہ کی لام میں کھڑی زبر کی صورت میں الف کو اپنی جہالت کی وجہ سے شمار نہیں کرتے کہ انہیں پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ الف بھی ہے۔اور اگر ان دونوں الف کو شمار کریں تو انہی کے قاعدہ قانون کے مطابق یہ عدد 788 بنتا ہے نہ

کہ 786۔اور 786اس قدر معروف ہوا کہ لوگ اپنی گاڑی کی نمبر پلیٹ بھی وہی تلاش کرتے ہیں کہ جس میں 786ہو۔

اگر یہ نمبر واقعتاقرآن مجید کی آیات کے متبادل ہوں تو کیابسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ نماز میں 786پڑھ لیناچاہیے۔ چلیں قرآن مجید نہ سہی،اگر کسی کے نام کے اعداد 420بن رہے ہوں تو کیااسے آئندہ سے 420 کہنا شروع کردیں؟اگر کسی کے والد کانام لینے کی بجائے کہاجائے کہ وہ 302کا بیٹاہے تو کیا یہ صحیح ہوگا؟

اوراگریہ اعداد انسان کے نام کے متبادل ہوتے اوراس کو کفایت کرتے تو پھر نکاح کے موقع پر یہ کہنا جائز ہوتا کہ 420کانکاح 302سے ہوا؟ان لوگوں کاظلم دیکھیں کہ اللہ عزوجل کے نام کو بھی ایک نمبر بنادیااور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی نمبر بنادیاہے۔کیاآئندہ قران مجیداور نماز، نمبروں میں پڑھ لیاکریں؟اگرنہیں تو یہ نمبر کسی طور حروف کے متبادل نہیں ہیں۔

پھران کاایک اور فریب ملاحظہ کریں کہ علم الاعداد میں عربی حروف تہجی کی ترتیب الٹ دی ہے یعنی ا،ب، ت،ث،،، نہیں ہے بلکہ ا،ب،ج،د،،،،ہے۔یہ ترتیب کس نے قائم کی ہے،اوراس کے مقاصد کیاہیں؟عادل سہیل صاحب کے مطابق اگر غور کریں تواس ترتیب کے الٹنے کا مقصد صرف ایک ہی تھااور وہ یہ کہ کسی طرح رومن حروف تہجی کی ترتیب پر عربی حروف تہجی کو مرتب کردیاجائے کہ ابجد دراصل ABCDکی آواز دے رہاہے۔تواس علم کا اوریجن غیر مسلم تہذیب اورافکارہے اوراس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ جواس علم کی بنیاد پر غیب کی باتیں جان لینے کادعوی کرتے ہیں۔دین اسلام میں ایسا دعوی کرنے والے کوکاہن(fortune-teller)کہتے ہیں کہ جو یہ کہے کہ وہ مستقبل کاحال بتلاسکتاہے اور جوماضی کاحال بتلاتے تھے تو انہیں عراف کہتے تھے۔اور کہانت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باقاعدہ ایک ادارہ (institution)تھا۔سنن اربعہ کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کاہن اور عراف کی تصدیق کی تواس نے اس کا کفر کیا،جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوایعنی قرآن مجید کا کفر کیا۔

اب یہ سوال بعد کا ہے کہ جو کچھ وہ بتلاتے ہیں، اس میں صحیح بھی ہوتا ہے۔ بھئی، اثر تو جادو میں بھی ہے کہ قرآن نے کہا ہے کہ جادو گروں کی لاٹھیاں اور رسیاں سانپ نظر آنے لگی تھیں لیکن اللہ نے جادو کو کفر قرار دیا ہے، یہ جادو کا شرعی حکم ہے۔ پس اگر علم الاعداد کی بنیاد پر غیب کی خبریں دے تو اس علم کا شرعی حکم تو کفر کا ہے۔ اور اب جو وہ خبریں دے رہا ہے، اگر وہ ماضی کی ہیں تو اس کا مصدر علم الاعداد نہیں بلکہ وہ چیلے جنات اور شیاطین ہوتے ہیں کہ جو انسان کے ہم زاد سے معلومات اکٹھی کر کے اپنے گرو تک پہنچاتے ہیں۔ اور مستقبل کی خبریں ہوں تو اس کا مصدر بھی وہ جنات اور شیاطین ہوتے ہیں جو اس واقعے کے بارے فرشتوں کی باہمی گفتگو سے کوئی اڑتی ہوئی بات سن لیتے ہیں، اور اس بات کی پوری کہانی بنا کر اپنے گرو کو سناتے ہیں کہ جس کی بنیاد پر بعض اوقات ان کی کوئی خبر صحیح نکل آتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم الاعداد کے ساتھ سحر اور جادو کو جمع کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ وہ ہیں جو علم الاعداد کے ساتھ سحر اور جادو کو جمع نہیں کرتے تو اگر ان کے پاس جنات اور شیاطین نہ بھی ہوں تو یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے کہ اللہ اس کی کوئی بات سچ کر دکھاتے ہیں۔ آزمائش اس طرح ہے کہ اللہ نے اس علم سے منع کیا اور ساتھ میں اس میں کچھ فائدہ بھی رکھ دیا۔ اب اس علم جو کچھ فائدہ ہے، وہ اس کی آزمائش بن گیا ہے۔ آپ غور کریں کہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق یہود کی بستی کے لیے سمندر سے مچھلیاں پکڑنا آزمائش بنا دیا گیا تھا کہ مچھلی سمندر کی سطح پر آتی ہی ہفتے کے دن تھی جبکہ ہفتے کے دن شکار سے منع کیا گیا تھا۔ اور اس طرح اللہ عزوجل ان کی آزمائش چاہ رہے تھے۔ اور فائدے کا کیا ہے، وہ تو جادو میں بھی ہے اور سود اور جوئے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور بچہ تو اپنی بیوی کے پاس جائے تو بھی حاصل ہوتا ہے اور غیر کی بیوی کے پاس جائے تو بھی حاصل ہوتا ہے، لیکن بچہ حاصل ہو جاتا ہے، یہ کوئی دلیل نہیں ہے، اصل یہ ہے کہ کیسے حاصل ہوتا ہے؟

یہ تو اس علم کی شرعی حیثیت ہوئی کہ یہ تکلف، تصنع اور لغو ہونے کے سبب ناجائز اور گناہ کا کام ہے اور بعض صورتوں میں صرف ناجائز اور گناہ نہیں بلکہ کفر بھی ہے جبکہ اس کی بنیاد پر غیب کی خبریں دے۔ اور مشاہدہ اور تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی فضول علم کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں، ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو ان شاء□ اللہ، اس کا ذہن اس سے ہٹ جائے گا۔ ایک وجہ تو عموماً فراغت ہوتی ہے، فارغ شخص یہ نہ

کرے گا تو اور کیا کرے گا؟ اور دوسرا تجسس ہے۔ اور یہ تجسس بھی اگر غور کریں تو فراغت میں ہی سوجھتا ہے۔ لہذا انسان اگر ایسا مصروف ہو کہ سر کھجانے کی فرصت نہ ہو تو ایسی لغویات سے عموما دور رہتا ہے۔ اور مصروفیت بھی وہ ہو کہ جس کو انسان انجوائے کرے یا کم از کم بوجھ محسوس نہ ہو کہ اس کے بدلے اسے کچھ فوائد حاصل ہو رہے ہوں۔

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ قَومًا يَحسِبُونَ آبَا جَادٍ، وَ يَنظُرُونَ فِي النُّجُومِ، وَلَا أَرَى لِمَن فَعَلَ ذَلِكَ مِن خَلَاقٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ کچھ لوگ ابجد کو علم خیال کرتے ہیں، اور ستاروں میں نظر ڈالتے ہیں، اور میری رائے میں اللہ کے ہاں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ جامع معمر بن راشد (11/ 26)

☆......................☆......................☆

علم نجوم، رمل وغیرہ علوم کا شرعی حکم

علم نجوم

علم نجوم، رمل اور جفر کے نام سے تین علوم بہت مشہور ہیں، لیکن تینوں خیال آرائیوں اور تخمینوں پر مبنی ہیں۔ علم نجوم میں ستاروں کے طلوع وغروب اور انسانی قسمت پر ستاروں کی تاثیر مانی جاتی ہے اور پیشن گوئیاں کی جاتی ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں کہ:

قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالی نے تاروں کو تین مقاصد کیلیے پیدا فرمایا ہے: آسمان کی زینت، شیاطین کو مارنے کیلیے اور رہنمائی حاصل کرنے کیلیے بطور علامات، لہذا اگر کوئی شخص تاروں کا کوئی اور مقصد بیان کرتا ہے تو وہ غلطی پہ ہے اور اپنے وقت کو ضائع کر رہا ہے اور وہ ایسی چیز کے بارے میں تکلف کر رہا ہے جس کا اسے علم نہیں ہے" صحیح بخاری، باب فی النجوم (420/2)

علم نجوم کی دو قسمیں ہیں:

اول: علم تاثیر۔ دوم: علم رہنمائی۔

علم تاثیر کی پھر آگے تین اقسام ہیں:

1- یہ نظریہ رکھا جائے کہ تارے بذات خود اثر انداز ہوتے ہیں، یعنی مطلب یہ ہے کہ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ تارے خود ہی حادثات اور نقصانات پیدا کرتے ہیں، تو یہ شرک اکبر ہے؛ کیونکہ جو شخص اس چیز کا مدعی ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی خالق اور پیدا کرنے والا ہے تو وہ شخص شرک اکبر کا مرتکب ہے؛ کیونکہ اس شخص نے ایک مخلوق کو جو اللہ کے تابع ہے اسے بذات خود خالق اور مسخر کرنے والا بنا دیا ہے۔

2-ان تاروں کو انسان علم غیب جاننے کا ذریعہ بنائے، چنانچہ تاروں کی نقل و حرکت اور ان کے آنے جانے سے یہ کشید کرے کہ اب فلاں فلاں کام رونما ہوگا؛ کیونکہ فلاں فلاں تارا فلاں منزل میں داخل ہو گیا ہے۔ مثال کے

طور کوئی نجومی کہے: فلاں شخص کی زندگی کٹھن ہوگی؛ کیونکہ اس کی پیدائش فلاں تارے کے وقت ہوئی،اسی طرح کہے: فلاں شخص کی زندگی خوشحال ہوگی؛ کیونکہ اس کی پیدائش فلاں تارے کے وقت ہوئی۔ تو ایسا شخص حقیقت میں تاروں کو علم غیب جاننے کا وسیلہ اور ذریعہ بنا رہا ہے، حالانکہ علم غیب کا دعوی کرنا کفر ہے،اس سے انسان دائرہ اسلام سے بھی خارج ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُل لَّا يَعلَمُ مَن فِى السَّمَاوَاتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّه

ترجمہ: آپ کہہ دیں: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب جاننے والا نہیں۔(النمل: 65)تو قرآن مجید کی اس آیت میں حصر اور تخصیص کے سب سے قوی ترین اسلوب اپنایا گیا ہے کہ اس میں نفی اور استثنا دونوں استعمال ہوئے ہیں] تو مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں علم غیب جاننے والا نہیں ہے[؛ لہذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اسے غیب کا علم ہے تو وہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے۔

3-تاروں کو خیر و شر کے رونما ہونے کا سبب قرار دے، تو یہ شرک اصغر ہے، مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز رونما ہو تو جھٹ سے اسے تاروں کی جانب منسوب کر دے، یہ بھی واضح رہے کہ تاروں کی جانب ان کی نسبت خیر و شر کے رونما ہونے کے بعد ہی کرے، پہلے نہیں۔اس بارے میں یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کو کسی کام کا سبب قرار دے حالانکہ اللہ تعالی نے اس چیز کو اس کام کا سبب نہ بنایا ہو تو وہ شخص اللہ تعالی پر زیادتی کر رہا ہے؛ کیونکہ مسبب الاسباب تو صرف اللہ ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی دھاگے کو باندھ کر شفایابی کی امید لگائے اور یہ کہے کہ میرا ماننا یہ ہے کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن یہ دھاگا صرف سبب ہے، تو ہم اسے کہیں گے: تم شرک اکبر سے تو بچ گئے ہو لیکن شرک اصغر میں پھنس گئے ہوئے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے اس دھاگے کو شفا یابی کا ذریعہ بنایا ہی نہیں ہے،اور تم نے اپنے اس عمل سے مقام ربوبیت کو ٹھیس پہنچائی ہے کہ تم نے اس دھاگے کو شفایابی کا سبب بنا دیا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے اس دھاگے کو شفایابی کا سبب نہیں بنایا۔

بالکل اسی طرح اس کا حکم ہے جو شخص تاروں کو بارش ہونے کا سبب قرار دیتا ہے؛ کیونکہ حقیقت میں بارش کا تاروں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں،اس کی دلیل صحیح بخاری: (801) مسلم:(104)میں یہ روایت ہے:

صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں صلاۃ فجر بارش کے بعد پڑھائی جو رات میں ہوئی تھی تو جب آپ فارغ ہو گئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے کہا: میرے بندوں میں سے کچھ نے آج مومن ہو کر صبح کی اور کچھ نے کافر ہو کر۔ جس نے یہ کہا کہ بارش اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوئی وہ میرے اوپر ایمان رکھنے والا ہوا اور ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم فلاں اور فلاں نچھتر کے سبب برسائے گئے تو وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں پر یقین کرنے والا ہوا۔ تو اس حدیث میں بارش کی تاروں کی جانب سببی نسبت کرنے والوں پر حکم لگایا گیا ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے:

"حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ".

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا، اس نے سحر (جادو) کا ایک حصہ حاصل کر لیا، اب جتنا زیادہ حاصل کرے گا گویا اُتنا ہی زیادہ جادو حاصل کرے گا''۔

دوم: علم رہنمائی

اس کی پھر آگے دو قسمیں ہیں:

1-تاروں کے چلنے سے دینی رہنمائی حاصل کرے تو یہ شرعی طور پر مطلوب بھی ہے، اور اگر تاروں سے واجب نوعیت کے امور میں رہنمائی ملے تو پھر ایسے میں تاروں کا علم سیکھنا واجب ہو گا؛ مثلاً تاروں سے قبلہ سمت معلوم ہو۔

2-تاروں کی نقل و حرکت سے دنیاوی امور میں رہنمائی ملے، تو اس کے سیکھنے میں کوئی حرج نہیں اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

اول: تاروں سے جہتوں کا تعین ہو، مثلاً: جدی تارے سے قطب شمالی کا پتہ لگائیں؛ کیونکہ جدی شمال کے قریب ہی ہوتا ہے اور شمال کے آس پاس ہی گھومتا ہے، تو یہ جائز ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجم هم يهتَدُونَ

اور ہم نے انہیں علامتیں بنایا اور وہ تاروں سے رہنمائی پاتے ہیں۔ (النحل:16)

دوم: تاروں سے موسموں کا تعین کیا جائے، یعنی چاند کی منزلوں کے بارے میں علم حاصل کیا جائے تو اسے بعض سلف نے مکروہ سمجھا ہے اور دیگر نے اسے مباح کہا ہے، جبکہ صحیح موقف یہ ہے کہ یہ جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں شرک نہیں پایا جاتا۔

علوم باطلہ سے متعلق تفصیلی بحث

قارئین کرام یہاں علم نجوم، رمل جفر سے متعلق مختلف تفاسیر اور کتب احادیث وفقہ سے ماخوذ تفصیلی بحث نقل کی جاتی ہے تاکہ ان علوم کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

ہَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ عَلٰی مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیۡنُ۔ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ

ترجمہ: کیا میں تمہیں ان کی خبر دوں جن پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔ ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔

تفسیر: افاک اور اثیم کے معنی

الشعراء: ۲۲۱ میں فرمایا: کیا میں تم کو ان کی خبر دوں جن پر شیاطین نازل ہوتے ہیں' وہ ہر افاک اثیم پر نازل ہوتے ہیں۔ افاک کا لفظ افک سے بنا ہے' علامہ راغب اصفہانی افک کا معنی کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہر وہ چیز جس کا منہ اس کی اصل جانب سے پھیر دیا گیا ہو اس کو افک کہتے ہیں' جھوٹ اور بہتان میں بھی کسی چیز کو اس کی اصل صورت سے پھیر دیا جاتا ہے اس لئے اس کو افک کہتے ہیں' وہ ہوائیں جو مخالف جانب اور الٹی چل رہی ہوں ان کو موتفکہ کہتے ہیں: اور افاک مبالغہ کا صیغہ ہے جو شخص بہت زیادہ بہتان تراشتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو اس کو افاک کہتے ہیں۔

اثم ان افعال کو کہتے ہیں جو ثواب سے مانع ہوں' جو افعال گناہ کبیرہ ہوں ان کو بھی اثم کہا جاتا ہے۔ اثم کا مقابل بر ہے' (نیکی) حدیث میں ہے البر وہ کام ہے جس پر دل مطمئن ہو' اور الاثم وہ کام ہے جو تمہارے دل میں خلش اور کھٹک پیدا کرے۔ (مسند احمد، سنن الدارمی) اثم کا لفظ عدوان سے زیادہ عام ہے۔

کاہن کا معنی' کاہن کے متعلق احادیث اور ان کی تشریح

قتادہ نے کہا اس آیت میں افاک اثیم سے مراد کاہن ہیں۔ علامہ ابن اثیر الجزری کاہن کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو زمانہ مستقبل میں ہونے والے واقعات کی خبر دیتا ہے اور معرفت اسرار کا مدعی ہوتا ہے' شق اور سطیح نام کے عرب میں کاہن تھے' بعض کاہنوں کا یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کے تابع جنات ہوتے

ہیں'جوان کو غیب کی خبریں آکر بتاتے ہیں'اور بعض کاہنوں کا یہ زعم ہوتا ہے کہ جو شخص ان سے سوال کرتا ہے وہ اس کے فعل یا اس کے حال سے اس کے متعلق ہونے والے مستقبل کے امور کو جان لیتے ہیں'ان کو عراف کہتے ہیں ان کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ کسی چوری ہو جانے والی چیز یا کسی گمشدہ چیز کو جان لیتے ہیں۔حدیث میں ہے:

حضرت ابوہریرہ(رض)بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے فرمایا جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی' یا جس شخص نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کیا' یا جس شخص نے اپنی بیوی سے اس کی سرین میں جماع(عمل معکوس)کیا وہ اس دین سے بری ہو گیا جو(سیدنا)محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)پر نازل کیا گیا ہے۔(سنن ابوداؤد، سنن الترمذی، سنن ابن ماجہ)یہ حدیث کاہن عراف اور نجومی سب کو شامل ہے۔(النہایہ جلد4ص 681بیروت)

حضرت ابومسعود انصاری(رض)بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے کتے کی قیمت' فاحشہ کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔(صحیح البخاری رقم الحدیث:7322' صحیح مسلم رقم الحدیث: 7651' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 8243' سنن الترمذی, سنن النسائی، سنن ابن ماجہ)

حضرت عائشہ(رض)بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا۔آپ نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے' لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ بعض اوقات ہمیں کوئی بات بتاتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہے' تب رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے فرمایا یہ سچی بات وہ ہے جو ان کے پاس جن پہنچاتا ہے' جن ان کے کان میں وہ بات ڈال دیتا ہے' جس کے ساتھ وہ کئی جھوٹ ملا دیتے ہیں۔(صحیح البخاری رقم الحدیث:2675،مسند احمد رقم الحدیث:7752،عالم الکتب' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6316)

کاہنوں کی اقسام

امام مازری فرماتے ہیں کاہن وہ لوگ ہیں جن کے متعلق مشرکین یہ زعم رکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ غیب دان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرے اس کو شارع(علیہ السلام)نے کاذب قرار دیا ہے اور اس کی تصدیق سے منع فرمایا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی لکھتے ہیں کاہنوں کی چار قسمیں ہیں:

(1) کاہن کے پاس کوئی نیک انسان ہو جو جن کا دوست ہو اور وہ جن اس کو بتائے کہ اس نے آسمان سے کون سی خبر چرا کر سنی ہے' اور یہ قسم اس وقت سے باطل ہو گئی جب سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مبعوث فرمایا ہے' قرآن مجید میں ہے' جنات نے کہا:

وانا لمسنا السمآء فوجدنها ملئت حرسا شديدا و شهبا۔ وانا
كنا نقعد منها مقاعد للسمع ط فمن يستمع الان يجد له
شهابا رصدا۔ (الجن)

اور ہم نے آسمان کو چھو کر دیکھا تو اسے شدید محافظوں اور سخت شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم اس سے پہلے باتیں سننے کے لیے آسمان پر مختلف جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے' پس اب جو بھی چپکے سے سننا چاہتا ہے تو وہ ایک شعلہ اپنے تعاقب میں پاتا ہے۔

وحفظا من كل شيطن مارد۔ لايسمعون الى الملا الاعلى و
يقذفون من كل جانب۔ دحورا ولهم عذاب واصب۔ الا من
خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب۔ (الصفت)

اور (ہم نے آسمان کو) ہر سرکش شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔ وہ عالم بالا کی باتوں کو کان لگا کر نہیں سن سکتے' ان کو ہر جانب سے مارا جاتا ہے۔ وہ بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو ایک آدھ بات اچک لے تو فوراً اس کے تعاقب میں دہکتا ہوا شعلہ چل پڑتا ہے۔

(2) کاہنوں کی دوسری قسم۔ جنات زمین کے اطراف میں گھوم پھر کر قریب اور بعید کے حالات کا مشاہدہ کر کے اپنے دوستوں کو اس کی خبریں پہنچا دیتے ہیں۔

(3) تیسری قسم وہ جو تمین اور اندازوں سے اور اٹکل پچو سے غیب کی خبریں بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں ایسی قوت دراکہ رکھتا ہے جس سے وہ مستقبل کے امور کے متعلق قیاس اور اندازے سے باتیں بتاتے ہیں جو کبھی اتفاقاً سچ نکلتی ہیں اور اکثر جھوٹ ہوتی ہیں۔

(4) کاہن کی ایک قسم عراف ہے' یہ وہ شخص ہے جو علامات' اسباب اور مقدمات سے ان کے نتائج اور مسببات پر استدلال کر کے آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور مستقبل کو جاننے کا دعویٰ کرتا ہے' یہ لوگ ستاروں اور دیگر اسباب سے استفادہ کرتے ہیں۔ علامہ ھروی نے کہا اعراف نجومی کو کہتے ہیں جو غیب جاننے کا دعویٰ کرتا ہے' حالانکہ غیب کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

نجومیوں سے سوال کرنے کی ممانعت

نافع بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی عراف کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں (صحیح مسلم)

جہاں تک نمازوں کے قبول نہ ہونے کا تعلق ہے' تو اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نیکیاں صرف کفر سے باطل ہوتی ہیں اور یہاں نمازیں قبول نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں سے راضی نہیں ہوتا اور ان کا اجر نہیں دیتا، ورنہ اس سے فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے ذمہ نمازیں نہیں رہتیں۔ باقی یہ ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں تو اس طرح اور ابھی احادیث ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر (رض) بیان کرتے ہیں کہ جس نے شراب پی اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ (سنن الترمذی)

شہاب ثاقب کے متعلق حدیث اور اس کی تشریح

حضرت عبداللہ بن عباس (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب میں سے ایک انصاری نوجوان نے مجھے بتایا کہ ایک رات ہم نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ پھینکا گیا جس سے روشنی ہو گئی' نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جب اس طرح کا ستارہ پھینکا جائے تو تم اس کو زمانہ جاہلیت میں کیا کہتے تھے؟ آپ کے اصحاب نے کہا اس کی حقیقت کو اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے

ہیں۔ ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے یا آج رات کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان ستاروں کو کسی کی موت کی وجہ سے پھینکا جاتا ہے نہ کسی کی حیات کی وجہ سے' لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش سبحان اللہ کہتے ہیں' پھر ان کے قریب کے آسمان والے سبحان اللہ کہتے ہیں' حتیٰ کہ آسمان دنیا تک ان کے سبحان اللہ کہنے کی آواز پہنچتی ہے' پھر حاملین عرش کے قریب والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فیصلہ کیا تو وہ ان کو اس کی خبر دیتے ہیں' پھر بعض آسمان والے دوسرے بعض کو اس اس کی خبر دیتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا تک اس کی خبر پہنچ جاتی ہے' پھر جنات یہ خبر کان لگا کر سنتے ہیں اور اپنے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں' پھر جو خبر بعینہ وہی ہو وہ برحق ہے لیکن جنات اس میں کچھ الٹ پلٹ کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ ملا دیتے ہیں۔ (صحیح مسلم، سنن الترمذی، السنن الکبریٰ للنسائی)

امام مازری نے کہا رہا علم نجوم تو بہ کثرت فلاسفہ نے یہ کہا ہے کہ ہر فلک اپنے ماتحت افلاک میں تاثیر کرتا ہے حتیٰ کہ آسمان دنیا تمام حیوانات میں' معدنیات میں اور نباتات میں تاثیر کرتا ہے اور اس تاثیر میں اللہ عزوجل کا کوئی دخل نہیں ہے اور یہ قول اسلام سے خروج ہے۔

ستاروں کی تاثیر کی نفی سے متعلق احادیث اور ان کی تشریح

حضرت زیاد بن خالد جہنی (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور آسمان پر رات کی بارش کے آثار تھے' جب آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا: صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں نے صبح کی بعض مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور بعض کفر کرنے والے تھے' جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور ستاروں کا کفر کرنے والے تھے اور جنہوں نے کہا فلاں' فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرا کفر کرنے والے تھے اور ستاروں پر ایمان لانے والے تھے۔ صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤ، سنن النسائی،)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی لکھتے ہیں: یہ احادیث تغلیظ پر محمول ہیں، کیونکہ عرب یہ گمان کرتے تھے کہ بارش ستاروں کی تاثیر سے ہوتی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں گردانتے تھے، لیکن جو شخص بارش نازل کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے اور ستاروں کو علامات قرار دے جیسے رات اور دن اوقات کی علامات ہیں تو اس میں گنجائش ہے، جیسے حضرت ابوہریرہ (رض) نے کہا ہمیں اللہ نے پانی پلایا ہے اور ستاروں نے پانی نہیں پلایا، اور جو شخص ستاروں کو موثر مانے وہ کافر ہے۔ (اکمال المعلم بفوائد مسلم ج 7 ص 261، مطبوعہ دار الوفاء بیروت)

علامہ یحییٰ بن شرف نواوی لکھتے ہیں: جس شخص نے بارش کو نازل کرنے میں ستاروں کو موثر حقیقی جانا اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوئی ہے اور ستارے بارش نازل ہونے کی علامت اور اس کا وقت ہیں اور اس کو وہ سب عادی جانتا ہو جیسا کہ وہ یوں کہے کہ فلاں وقت ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو یہ کفر نہیں ہے تاہم یہ مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اس قسم کا کلام کافر اور دہریے کرتے ہیں اور یہ زمانہ جاہلیت کے اقوال کے مشابہ ہے۔ (صحیح مسلم بشرح النواوی)

ربیع نے کہا اللہ کی قسم! اللہ نے کسی تارے میں کسی کی زندگی رکھی ہے نہ کسی کی موت اور نہ کسی کا رزق، نجومی اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھتے ہیں اور ستاروں کو علت قرار دیتے ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح)

حضرت ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص کاہن (نجومی) کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی یا جس شخص نے حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کی یا جس شخص نے اپنی عورت کی پچھلی طرف مباشرت کی وہ اس دین سے بری ہو گیا جو (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد، سنن الترمذی، سنن ابن ماجہ)

علم نجوم کا لغوی معنی

ان احادیث میں چونکہ ستاروں کی تاثیر کا ذکر آگیا ہے اس لیے ہم یہاں علم نجوم اور علم جفر کا لغوی اور اصطلاحی اور ان کا شرعی حکم بیان کرنا چاہتے ہیں، علم نجوم کا لغوی معنی یہ ہے: سیاروں کی تاثیرات یعنی سعادت و نحوست اور واقعات آئندہ کی حسب گردش پیش گوئی یا معاملات تقدیر اور اچھے برے موسم کی خبر دینے کا علم۔ (اردو لغت)

علم نجوم کے اصول اور مبادی

علم نجوم کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ عالم تحت القمریا ''عالم الکون والفساد'' میں جتنی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان سب کا اجرام سماوی کے مخصوص طبائع اور حرکات سے قریبی تعلق ہے۔ انسان' جو عالم اصغر ہونے کی حیثیت سے پورے عالم اکبر کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے' بالخصوص ستاروں کی تاثیرات کے تابع ہے' اس میں خواہ ہم بطلمیوس کی پیروی میں واضح طور پر اس عملی نظریے کو تسلیم کریں کہ اجرام فلکی سے نکلی ہوئی شعاعوں سے ایسی قوتیں یا اثرات خارج ہوتے ہیں جو معمول (قابل) کی طبیعت کو عامل (فاعل) کی طبیعت کے مطابق بنا دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں یا راسخ العقیدہ مسلمانوں کا ہم خیال ہونے کی غرض سے اجرام سماوی کو آئندہ ہونے والے واقعات کا اصل فاعل نہ مانتے ہوئے محض ان واقعات کی نشانیاں (دلائل) تصور کریں۔ ستاروں کا اثر ان کی انفرادی نوعیت پر' نیز زمین یا دوسرے ستاروں کے لحاظ سے ان کے مقام پر منحصر ہے' لہٰذا عالم کون وفساد کے واقعات اور انسانی زندگی کے نشیب و فراز ہمیشہ لاتعداد اور نہایت متنوع بلکہ متناقض سماوی اثرات کے نہایت ہی پیچیدہ اور متغیرہ امتزاج کے تابع ہوتے ہیں۔ ان اثرات کو جاننا اور ان کو ایک دوسرے کے ساتھ نظریں رکھ کر دیکھنا نجومی کا محنت طلب کام ہے۔

علم نجوم کا اصطلاحی معنی اور اس کا شرعی حکم

علامہ مصطفیٰ آفندی بن عبداللہ آفندی قسطنطنی لکھتے ہیں:

یہ ان قواعد کا علم ہے جس سے تشکلات فلکیہ یعنی افلاک اور کواکب کی اوضاع مخصوصہ مثلاً مقارنت' اور مقابلت' وغیرہ سے دنیا کے حوادث ان کے مرنے اور جینے' بننے اور بگڑنے اور دیگر احوال کی معرفت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص ستاروں پر ایمان لایا وہ کافر ہو گیا لیکن اس کا محمل یہ ہے جب نجومی کا اعتقاد یہ ہو کہ ستارے عالم کی تدبیر میں مستقل ہیں۔

علم نجوم کی توجیہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عادت جاری کر دی ہو کہ بعض حوادث بعض دوسرے حوادث کا سبب ہوں' لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ سیارے نحوست (اور اسی طرح سعادت) کے لیے عادۃ اسباب اور علت ہیں' نہ اس پر کوئی حسی دلیل ہے نہ سمعی او نہ عقلی' حسی دلیل کا نہ ہونا تو بالکل ظاہر ہے اور

عقلی دلیل اس لیے نہیں ہے کہ سیاروں کے متعلق ان کے اقوال متضاد ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ عناصر سے مرکب نہیں ہیں بلکہ ان کی طبیعت کا خاصہ ہے پھر کہتے ہیں کہ زحل سرد خشک ہے اور مشتری گرم تر ہے اس طرح انہوں نے عناصر کے خواص کو کواکب کے لیے ثابت کیا۔ اور شرعاً اس لیے صحیح نہیں ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص ستاروں کے کاہن کے پاس گیا یا عراف کے پاس گیا یا منجم کے پاس گیا اور اس کی تصدیق کی تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا گیا۔

دیگر احادیث اس طرح ہیں:

حضرت ابن مسعود (رض) نے فرمایا جو شخص عراف یا ساحر یا کاہن کے پاس گیا، اس سے سوال کیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا گیا۔ (مسند ابو یعلی)

حضرت ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو شخص کاہن یا عراف کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا گیا۔ (مسند احمد)

خصوصیت کے ساتھ نجومیوں کے متعلق یہ حدیث ہے۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جس نے ستاروں کے علم سے اقتباس کیا اس نے جادو سے اقتباس کیا۔ (سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد)

علم نجوم کے بطلان پر یہ دلیل کافی ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) نے خود کسی ترکیب، کسی صنعت اور کسی طریقہ سے غیب کا علم حاصل کیا نہ امت کو اس کی تعلیم دی، انبیاء (علیہم السلام) کو صرف وحی سے اور اللہ تعالیٰ کے عطا سے علم غیب حاصل ہوتا تھا۔ (کشف الظنون)

علم نجوم کے متعلق فقہاء اسلام کی آراء

امام محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں: علم نجوم کے احکام کا حاصل یہ ہے کہ وہ اسباب سے حوادث پر استدلال کرتے ہیں لیکن شریعت میں یہ علم مذموم ہے حدیث میں ہے:

حضرت ثوبان (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو بحث نہ کرو‘ اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش رہو اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو رک جاؤ۔ (المعجم الکبیر، یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود (رض) سے بھی مروی ہے‘ المعجم الکبیر، حلیۃ الاولیاء، مجمع الزوائد)

حضرت انس بن مالک (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا مجھے اپنے بعد امت پر پانچ چیزوں کا خطرہ ہے۔ تقدیر کی تکذیب کرنا اور ستاروں کی تصدیق کرنا۔ (ابو یعلیٰ نے صرف دو کا ذکر کیا ہے) (مسند ابو یعلی، مجمع الزوائد، المطالب العالیہ)

حضرت جابر بن سمرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خطرہ ہے ستاروں سے بارش وطلب کرنا‘ سلطان کا ظلم کرنا او تقدیر کی تکذیب کرنا۔ (مسند احمد)

حضرت ابوامامہ (رض) بیان رکتے ہیں کہ آخر زمانہ میں مجھے اپنی امت پر جس چیز کا سب سے زیادہ خطرہ ہے وہ ستارے ہیں‘ تقدیر کو جھٹلانا ہے اور سلطان کا ظلم کرنا ہے۔ (المعجم الکبیر، مجمع الزوائد)

امام غزالی فرماتے ہیں نجوم کے احکام محض ظن‘ تخمین اور اندازوں پر مبنی ہیں‘ اور ان کے متعلق کوئی شخص یقین یا ظن غالب سے کوئی حکم نہیں لگا سکتا‘ لہٰذا اس پر حکم لگانا جہل پر حکم لگانا ہے‘ سو نجوم کے احکام اس لیے مذموم ہیں کہ یہ جہل ہیں نہ اس حیثیت سے کہ یہ علم ہیں‘ یہ علم حضرت ادریس (علیہ السلام) کا معجزہ تھا (نوٹ: دراصل وہ علم رمل تھا یعنی لکیروں سے زائچہ بنانے کا علم وہ نجوم کا علم نہیں تھا) اب یہ علم مٹ چکا ہے‘ اور کبھی کبھار نجومی کی جو بات سچ نکلتی ہے وہ بہت نادر ہے اور محض اتفاق ہے‘ کیونکہ وہ کبھی بعض اسباب پر مطلع ہو جاتا ہے اور ان اسباب کے بعد مسبب اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب بہت ساری شروط پائی جائیں جن کے حقائق پر مطلع ہونا بشر کی قدرت میں نہیں ہے‘ جیسے انسان کبھی بادل دیکھ کر بارش کا گمان کرتا ہے حالانکہ بارش کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں جن پر وہ مطلع نہیں ہوتا‘ اور جس طرح ہواؤں کا رخ دیکھ کر ملاح کشتی کو سلامتی سے لے جانے کا گمان کرتا ہے

حالانکہ سلامتی کے اور بھی اسباب ہیں جن پر وہ مطلع نہیں ہوتا اور اس کا اندازہ کبھی صحیح ہوتا ہے اور کبھی غلط۔ (احیاء علوم)

امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں:

ولقد زینا السمآء الدنیا بمصابیح۔ (الملک)

بیشک ہم آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے مزین فرمایا ہے۔

قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لیے پیدا فرمایا ہے' ان ستاروں کو آسمان کی زینت بنایا اور ان کو شیاطین پر رجم کرنے کے لیے بنایا اور ان کو راستوں کی ہدایت کی علامات بنایا' اور جس نے ان ستاروں کا کوئی اور مقصد قرار دیا اس نے خطا کی اور اپنا حصہ ضائع کیا اور جس چیز کا علم نہیں تھا اس میں تکلف کیا۔ رزین نے یہ اضافہ کیا ہے کہ انبیاء اور فرشتے اس علم سے عاجز نہ تھے۔ (کتاب بدء الخلق، مشکوۃ)

علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

امام قشیری نے نجومیوں کے مذاہب تفصیل سے ذکر کر کے ان کو باطل کیا ہے' اور لکھا ہے کہ نجومیوں کا صحت کے قریب ترین قول یہ ہے کہ ان حوادث کو ابتداء اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور اپنے اختیار سے پیدا فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ یہ ہے کہ وہ ان حوادث کو اس وقت پیدا فرماتا ہے جب یہ سیارے بروج مخصوصہ میں ہوتے ہیں' اور یہ سیارے اپنی رفتار' اپنے اتصال اور اپنی شعاؤں کے گرنے میں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عادت جاریہ ہے' جیسے اللہ تعالیٰ نے یہ عادت جاری کر دی ہے کہ نر اور مادہ کے اختلاط کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور کھانے کے بعد پیٹ بھر جاتا ہے' علامہ قشیری نے کہا یہ چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت میں جائز ہے لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں ہے' بلکہ اس کے خلاف پر دلیل ہے کیونکہ جو کام بہ طور عادت جاریہ ہو' اس میں استمرار ہوتا ہے اور کم از کم درجہ یہ ہے کہ اس میں تکرار ہوتا ہے اور ان کے نزدیک ایک وقت ایک مخصوص طریقہ سے بار بار نہیں ہوتا' کیونکہ ایک سال میں سورج کسی برج کے ایک درجہ میں ہو گا تو دوسرے سال اس برج کے اس درجہ میں نہیں ہو گا' اور قرائن' مقابلات اور کواکب کی طرف نظر کے اعتبار سے احکام مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ (شرح الطیبی)

ستاروں کی تاثیرات دائمی یا اکثری نہیں ہیں اس کو آسان اور عام فہم طریقہ سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر کسی خاص صفت کے ساتھ کسی ستارے کا کسی مخصوص برج میں ہونا برکت یا نحوست یا فائدہ نقصان کا موجب ہے تو ہمیشہ یا اکثر اوقات میں اس ساعت میں برکت یا نحوست یا فائدہ نقصان کے اثرات ہونے چاہئیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا' اگر بارش کا ہونا' طوفانوں کا اٹھنا اور زلزلوں کا آنا ستاروں کے کسی مخصوص برج میں ہونے کی وجہ سے ہوت وجب بھی وہ ستارہ وہ اس مخصوص برج میں ہو تو یہ آثار صادر ہونے چاہئیں' یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ سعادت' نحوست' اور نفع اور نقصان کے آثار جن اوقات میں مرتب ہوتے ہیں ان مخصوص اوقات میں ان کا ترتب دائمی یا اکثری نہیں ہے اور مسبب کا دائمی اور اکثری نہ ہونا سبب کے دائمی اور اکثری نہ ہونے کی دلیل ہے' اس سے یہ واضح ہو گیا کہ جن اوقات میں ستارے مخصوص برج میں ہوتے ہیں ان اوقات میں دائمی یا اکثری طور پر ان مخصوص حوادث کا صدور نہیں ہوتا اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت جاریہ ہے کہ جب یہ ستارے مخوص برج مخصوص صفت کے ساتھ ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان مخصوص حوادث کو صادر کر دیتا ہے لہٰذا ستاروں کا مخصوص برج میں ہونا نہ حوادث کے صدور کی علت ہے نہ ان کے صدور کا دائمی یا اکثری سبب ہے۔

امام عبداللہ بن محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی ذکر کی ہوئی چیز کے سوا کسی اور چیز کے لیے ستاروں کا علم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا' نجومی کاہن ہے اور کاہن جادو گر ہے اور جادو گر کافر ہے۔ اس حدیث کو رزین نے روایت کیا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح)

اللہ کی ذکر کی ہوئی چیزوں سے مراد ستاروں سے آسمان کی زینت ان کا رجوم شیاطین (شہاب ثاقب) ہونا اور ان سے راستوں کی ہدایت حاصل کرنا ہے۔ سو جس شخص نے ان کے علاوہ کسی اور چیز کے لیے ستاروں کا علم حاصل کیا (مثلاً غیب جاننے کے لیے اور آئندہ کی پیش گوئی کے لیے) تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔

ملا علی بن سلطان محمد القاری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

پس کاہن اور نجومی دونوں کافر ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ اگر اللہ پانچ سال تک اپنے بندوں سے بارش کو روک لے اس کے بعد بارش نازل فرمائے تو لوگوں میں سے کافروں کی ایک جماعت یہ کہے گی کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے۔ (سنن النسائی، مشکوۃ)

ملا علی قاری لکھتے ہیں: اب ان کافروں سے یہ کہا جائے گا کہ پانچ سال تک وہ ستارہ کہاں تھا جس کی وجہ سے ایک سال میں سینکڑوں بار بارشیں ہوتی تھیں' اس سے معلوم ہوا کہ ستارے دائمی سبب ہیں نہ اکثری سبب ہیں اور نہ بارش کے لیے ان کا مخصوص برج میں ہونا سبب ہے یہ اللہ تعالٰی کی عادت جاریہ ہے اور نہ بارش کی علامت ہے' یہ سب کفار کی بید لیل باتیں اور خرافات ہیں۔ (مرقات المفاتیح)

سید محمد امین ابن عابد شامی لکھتے ہیں:

علامہ علاء الدین الحصکفی نے علم نجوم اور علم رمل وغیرہ کو حرام کہا ہے۔ (در مختار)

علامہ شامی فرماتے ہیں علم نجوم کی تعریف ہے: حوادث سفلیہ پر تشکلات فلکیہ سے استدلال کی معرفت جس علم سے حاصل ہو وہ علم نجوم ہے۔

صاحب ہدایہ نے مختارات نوازل میں لکھا ہے کہ فی نفسہ علم نجوم اچھا علم ہے مذموم نہیں ہے' ایک علم حسابی ہے اور یہ برحق ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

الشمس والقمر بحسبان۔ (الرحمن:)

سورج اور چاند مقررہ حساب سے (گردش کررہے) ہیں۔

یعنی ان کی رفتار اور ان کا گردش کرنا حساب سے ہے' اور اس کی دوسری قسم استدلال ہے' یعنی وہ ستاروں کی رفتار اور افلاک کی حرکت سے اللہ تعالٰی کی قضا اور قدر پر استدلال کرتے ہیں' اور یہ جائز ہے جیسے طبیب نبض کی رفتار سے صحت اور مرض پر استدلال کرتا ہے' اور اگر وہ اللہ تعالٰی کی قضا اور قدر پر استدلال نہ کرے بلکہ خود غیب جاننے کا

دعوی کرے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا' پھر اگر علم نجوم سے صرف نمازوں کے اوقات اور قبلہ کی سمت پر استدلال کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔الخ۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اتنی مقدار سے زائد علم نجوم حاصل کرنے میں حرج ہے' بلکہ الفصول میں مذکور ہے کہ مطلقاً علم نجوم کو حاصل کرنا حرام ہے جیسا کہ در مختار میں ہے' اور اس سے مراد علم نجوم کی وہ قسم ہے جس میں ستاروں کی رفتار اور حرکت افلاک سے اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر استدلال کیا جاتا ہے' اسی وجہ سے احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ فی نفسہ علم نجوم مذموم نہیں ہے۔اور حضرت عمر نے فرمایا ستاروں سے وہ علم حاصل کرو جس سے تم بحر وبر میں راستوں کی ہدایت حاصل کر سکو' پھر رک جاؤ' حضرت عمر نے اس کے ماسوا کو تین وجوہ سے منع فرمایا:
(1) یہ علم اکثر مخلوق کے لیے مضر ہے' کیونکہ عوام جب یہ علم سیکھیں گے تو وہ ستاروں کو موثر اعتقاد کریں گے۔
(2) ستاروں کے احکام محض اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں۔(3) اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے' کیونکہ جو چیز مقدر کر دی گئی ہے وہ بہر حال ہونی ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

علم رمل

علم رمل وہ علم ہے جو قواعد سے لکیروں اور نقطوں کی مختلف اشکال پر مبنی ہے' اور ان شکلوں سے مستقبل میں پیش ہونے والے امور معلوم ہو جاتے ہیں اور تم کو معلوم ہے کہ یہ علم حرام قطعی ہے' اس کی اصل حضرت ادریس (علیہ السلام) ہیں اور یہ شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔علامہ ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اس علم کا سیکھنا اور سکھانا حرام قطعی ہے' کیونکہ اس سے عوام کو یہ وہم ہو گا کہ اس علم کا جاننے والا غیب کے علم میں اللہ کا شریک ہے (فتاویٰ حدیثیہ)

نیز علامہ شامی فرماتے ہیں حدیث میں ہے: حضرت ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کے قول کی تصدیق کی یا جس شخص نے حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کی یا جس شخص نے اپنی بیوی کی پچھلی طرف مباشرت کی تو وہ اس دین سے بری ہو گیا جو (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا گیا ہے۔(سنن ابوداؤد، سنن الترمذی، سنن ابن ماجہ)

اس حدیث میں کاہن کا لفظ عراف اور منجم دونوں کو شامل ہے اور عرب ہر اس شخص کو کاہن کہتے تھے جو علم دقیق کا حامل ہو اور بعض عرب منجم اور طبیب کو بھی کاہن کہتے تھے۔(ردالمختار)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں:

نجوم کے دو ٹکڑے ہیں 1۔علم وفن۔2۔تاثیر

اول کی طرف تو قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

الشمس والقمر بحسبان۔والشمس تجری لمستقر لھاذلک تقدیر العزیز العلیم۔والقمر قدرنہ منازل حتی عاد کا لعرجون القدیم۔لاالشمس ینبغی لھاان تدرک القمر ولاالیل سابق النھار وکل فی فلک یسبحون۔وجعلنا اللیل والنھار ایتین فمحونا ایۃ اللیل وجعلنا ایۃ النھار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شیء فصلنہ تفصیلا۔والسماء ذات البروج۔تبارک الذی جعل فی السماء بروجا۔فلا اقسم بالخنس۔الجوار الکنس۔ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحنک فقنا عذاب النار۔الم ترالیٰ ربک کیف مدالظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ثم قبضنہ الینا قبضا یسیرا۔الی غیر ذلک من ایات کثیرۃ۔

اوراس کا فن تاثیر باطل ہے۔تدبیر عالم سے کواکب کے متعلق کچھ نہیں کیا گیا نہ ان کے لیے کوئی تاثیر ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

مزید فرماتے ہیں:امور غیب پر احکام لگانا،سعد ونحس کے خرخشے اٹھانا،زائچے کی راہ چلنا اوتاد اربعہ،طالع رابع عاشر سابع پر نظر رکھنا،زائلہ مائلہ کو جانچنا پرکھنا شرعا ناجائز ہے اور اعتقاد کے ساتھ ہو تو قطعا کفر ہے والعیاذ باللہ رب العالمین(فتاویٰ رضویہ ج1ص463)

مفتی منیب الرحمن مدظلہ فرماتے ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ستاروں کی کوئی اصل نہیں اس کا معنی یہ ہے کہ نجومیوں کے یہ نظریات کے ستاروں کی چالیں انسانی زندگی پر اثرانداز ہوتی ہیں یہ باتیں شریعت کی نظر میں باطل ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بہشتی زیور، تعلیم الدین میں ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ رکھنے کو کفر و شرک میں شمار کیا ہے۔

علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں:

ستارہ کیا تیری تقدیر کی خبر دے گا۔۔۔وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار و زبوں

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

باقی ستارے رہے تو یہ بات بعید نہیں ہے کہ ان کی بھی کچھ اصل ہو کیونکہ شرع نے صرف ان کے اندر مشغول رہنے سے نہی فرمائی ہے۔ان کی حقیقت کی نفی بالکلیہ نہیں کی ہے اور اسی طرح سلف صالح سے ان چیزوں میں مشغول نہ ہونا اور مشتغلین کی مذمت اور ان کی تاثیرات کا قبول نہ کرنا تو برابر چلا آیا ہے مگر ان سے ان چیزوں کا معدوم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔علاوہ بریں ان میں سے بعض اشیاء ایسی ہیں اور یقین کے درجہ میں بدیہات اولیٰ کے درجہ کو پہنچ چکی ہیں مثلاً شمس و قمر کے حالات مختلف ہونے سے فصلوں کا مختلف ہونا وعلیٰ ہذا القیاس، اور بعض باتیں فکر یا تجربہ یا رسد سے ثابت ہوتی ہیں جس طرح تجربہ وغیرہ سے سونٹھ کی حرارت اور کافور کی برودت ثابت ہوتی ہے اور غالباً ان کی تاثیر دو طریقے سے ہوتی ہے ایک طریقہ تو طبیعت کے قریب قریب ہے یعنی جس طرح ہر نوع کے لیے طبائع مختلف ہوتی ہیں جو اسی نوع کے ساتھ مختص ہوا کرتی ہیں یعنی حرارت و برودت اور رطوبت اور یبوست اور امراض کے دفع کرنے میں انہیں طبائع سے کام لیا جاتا ہے۔اسی طرح افلاک اور کواکب کے لیے بھی طبائع خاص اور جدا جدا خواص ہیں مثلاً آفتاب کے لیے حرارت اور چاند کے لیے رطوبت اور جب ان کواکب کا اپنے اپنے محل میں گذر ہوتا ہے، زمین پر ان کی قوت کا ظہور ہوتا ہے۔دیکھو کہ عورتوں کے لیے جو عادات اور اخلاق مخصوص ہیں ان کا منشاء عورتوں کی طبیعت ہی ہوا کرتی ہے اگرچہ اس کا ادراک ظاہر طور پر نہ ہو سکے اور مرد کے ساتھ جو اوصاف مختص ہیں مثلاً جرات آواز کا بھاری ہونا اس کا منشا بھی اس کی کیفیت مزاجی ہوا کرتی ہے پس تم اس بات سے انکار مت کرو کہ جس طرح ان طبائع خفیہ کا اثر ہوتا ہے اسی طرح زہرہ اور مریخ وغیرہ کے قویٰ زمین میں حلول کر کے اپنا اثر ظاہر کریں اور دوسرا طریقہ قوت روحانیہ اور طبیعت کے باہم ترکیب کے قریب قریب ہے۔اس کی مثال ہے کہ جس طرح جنین کے اندر

ماں اور باپ کی طرف سے قوت نفسانی حاصل ہوتی ہے اور آسمان وزمین کے ساتھ ان عناصر ثلاثہ کا حال ایسا ہی ہے جو ماں باپ کے ساتھ جنین کا حال ہوا کرتا ہے پس یہی قوت جہان کو اولاً صورت حیوانیہ بعدازاں صورت انسانیہ کے قبول کرنے کے قابل بناتی ہے اور اتصالات فلکی کے اعتبار سے ان قویٰ کا حلول کئی طرح پر ہوتا ہے اور ہر قسم کے خواص مختلف ہوتے ہیں جب کچھ لوگوں نے اس کے اندر غور کرنا شروع کیا تو ان ستاروں کا علم یعنی علم نجوم حاصل ہو گیا' اور اس کے ذریعہ سے آئندہ واقعات ان کو معلوم ہونے لگے مگر جب مقتضائے الٰہی اس کے خلاف مقرر ہو جاتی ہے تو ستاروں کی قوت ایک دوسری صورت میں جو اسی صورت کے قریب ہوتی ہے متصور ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے اور کواکب کے خواص کا نظام بھی قائم رہتا ہے اور شروع میں اس نکتہ کو اس طرح پر تعبیر کیا جاتا ہے کہ کواکب کے خواص میں لزوم عقلی نہیں ہے بلکہ عادت الٰہی اس طرح جاری ہے اور خاص بمنزلہ امارات اور علامت کے ہیں مگر جب کثرت سے لوگوں کو اس علم میں توغل ہو گیا اور ہمہ تن اس میں مشغول ہو گئے تو اس واسطے اس میں کفر اور خدا تعالیٰ پر ایمان کے قائم نہ رہنے کا احتمال پیدا ہوا' کیونکہ جو شخص اس علم میں مشغول ہو رہا ہے وہ تہ دل سے کیونکر یہ بات کہہ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے یہ مینہ برسا رہے بلکہ وہ تو خواہ مخواہ یہی کہے گا کہ فلاں فلاں تارے کی وجہ سے برسا ہے لہٰذا یہ امر اس کو اس ایمان سے جو نجات کا دار و مدار ہے ضرور مانع ہو گا اور اگر کسی شخص کو اس علم سے ناواقفیت ہے تو اس کی یہ ناواقفیت کچھ مضر نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ خود تمام عالم کا مقتضائے حکمت کے موافق انتظام کرتا ہے خواہ کوئی اس سے واقف ہو یا نہ ہو۔ پس ضرور ہوا کہ شرع میں ایسا علم نیست ونابود کر دیا جائے اور لوگوں کو اس کے سیکھنے سے ممانعت کی جائے اور یہ بات ظاہر کر دی جائے کہ جس نے نجوم سیکھا اس نے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر زیادہ سیکھے اسی قدر اس کا وبال ہو گا۔ اس کا حال توریت وانجیل کا سا حال ہے کہ انحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے نہیں فرمائی یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہماری رائے ہے اور ہمارے تفحص کا نتیجہ ہے۔ پس اگر سنت سے اس کے خلاف کچھ ثابت ہو تو جو سنت سے ثابت ہو وہی بات ٹھیک ہے۔ (ترجمہ حجۃ اللہ البالغۃ)

صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی (رح) لکھتے ہیں:

قمر در عقرب' یعنی چاند جب برج عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرے کو برا جانتے ہیں اور نجومی اسے منحوس بتاتے ہیں اور جب برج اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے قطع کرانے اور سلوانے کو برا جانتے ہیں ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے' یہ باتیں خلاف شرع اور نجومیوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں کہ فلاں ستارہ طلوع کرے گا تو فلاں بات ہو گی یہ بھی خلاف شرع ہے اس طرح نچھتروں کا حساب کہ فلاں نچھتر سے بارش ہو گی یہ بھی غلط ہے حدیث میں اس پر سختی سے انکار فرمایا۔ (بہار شریعت مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور')

مفتی احمد یار خاں نعیمیؒ لکھتے ہیں:

یعنی فلاں تارہ فلاں برج میں پہنچا لہٰذا بارش ہوئی اس کی تاثیر سے بادل برسا، یہ کہنا حرام ہے بلکہ بعض معانی سے کفر ہے' خیال رہے کہ ستاروں کو فاعل مدبر ماننا کفر ہے انہیں بارش کی علامت ماننا اگرچہ کفر نہیں ہے مگر یہ کہنا بہت برا ہے کہ فلاں تارے سے بارش ہوئی کہ اس میں کفار کے عقیدے کا اظہار ہے۔ بہرحال نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا بدترین گناہ ہے۔ (مرءات المناجیح مطبوعہ گجرات)

مفتی محمد وقار الدین قادری رضویؒ لکھتے ہیں:

نجومی اور کاہن وغیرہ سے تو سوال کرنے کی بھی ممانعت ہے' صحیح مسلم میں ہے: جو کاہن (نجومی) کے پاس آئے اور اس سے کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں' حضرت ربیع سے ایک روایت ہے کہ قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ نے کسی ستارے میں کسی کی زندگی نہیں رکھی' نہ ہی اس کا رزق اور نہ ہی اس کی موت اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور وہ ستاروں کو علت قرار دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطب والرقی' الکھانت' فصل ثالث) مشکوٰۃ میں ایک اور حدیث ہے' حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے' جس کسی نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا جو اللہ تعالیٰ نے نہیں بیان فرمایا' پس تحقیق اس نے ایک حصہ جادو کا حاصل کیا نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔ (مشکوٰۃ حوالہ بالا) غرض علم نجوم اور علم رمل سیکھنا ناجائز ہے اور زائچہ بنوانا بھی ناجائز ہے۔ (وقار الفتاویٰ، مطبوعہ بزم وقار الدین کراچی)

شیخ تقی الدین احمد بن تیمیہ الحرانی لکھتے ہیں:

اسی طرح نجومی ہیں اور ان کے علم کا مبنیٰ یہ ہے کہ حرکات علویہ حوادث کے حدوث کا سبب ہیں اور سبب کا علم مسبب کے علم کو واجب کرتا ہے ان لوگوں کو کسی چیز کے ایک سبب کا پتا چل جاتا ہے لیکن اس چیز کے باقی اسباب‘ اس کی تمام شروط اور تمام موانع کا علم نہیں ہوتا‘ مثلاً ان کو یہ علم ہوتا ہے کہ اگر گرمیوں میں سورج سر پر پہنچ جائے تو فلاں علاقے میں انگور منقی بن جائیں گے‘ لیکن ہو سکتا ہے اس علاقہ میں انگور پیدا نہ ہوئے ہوں یا بارش اور ژالہ باری سے انگور پکنے سے پہلے ہی ضائع ہو گئے ہوں‘ لہٰذا صرف اس بات کے علم سے کہ گرمیو ں میں سورج کی حرارت سے انگور منقی بن جاتے ہیں یہ پیش گوئی نہیں کی جا سکتی کہ کسی علاقے میں فلاں مہینے میں انگور منقی بن گئے ہیں اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ فرمایا جس شخص نے عراف کے پاس جا کر کسی چیز کا سوال کیا اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں (صحیح مسلم) اور عراف کا لفظ کاہن‘ نجومی اور رمال سب کو شامل ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

پھر ان نجومیوں کا طریقہ کار یہ تھا کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اس کے نام کا ستارہ معلوم کرتے اور بچہ کا وہ نام رکھتے جو اس ستارے پر دلالت کرتا‘ پھر وہ بچہ جب بڑا ہو جاتا تو پھر وہ اس ستارے کے احوال سے اس بچے کے احوال کو معلوم کرتے‘ اور ان کے اختیارات یہ ہوتے تھے کہ اگر انہوں نے کسی سفر پر جانا ہوتا تو اگر چاند کسی مبارک برج میں ہوتا جو ان کے نزدیک سرطان ہے تو وہ سفر پر جاتے اور اگر چاند کسی منحوس برج میں ہوتا اور وہ ان کے نزدیک عقرب ہے تو پھر وہ سفر پر نہ جاتے۔

جب حضرت علی ابن ابی طالب (رض) نے خوارج سے قتال کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس ایک نجومی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ سفر نہ کریں کیونکہ چاند برج عقرب میں ہے‘ کیونکہ اگر آپ نے اس حال میں سفر کیا جبکہ چاند برج عقرب میں ہے تو آپ کے اصحاب کو شکست ہو جائے گی۔ حضرت علی نے فرمایا بلکہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے سفر کروں گا‘ اور تمہاری تکذیب کروں گا‘ سو انہوں نے سفر کیا اور ان کا وہ سفر بابرکت رہا‘ حتیٰ کہ بہت سے خوارج مارے گئے‘ اور یہ ان کی بہت بڑی مہم تھی‘ کیونکہ حضرت علی نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم سے خوارج سے قتال کیا تھا۔ اور یہ جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کا یہ ارشاد ہے کہ اس حال میں سفر نہ کرو کہ قمر (برج) عقرب میں ہو تو اس پر تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے۔

اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ علم نجوم حضرت ادریس (علیہ السلام) کا فن ہے' تو اول تو یہ قول بلا علم ہے' کیونکہ اس قسم کی بات بغیر نقل صحیح کے معلوم نہیں ہو سکتی' اور اس قسم کی کوئی نقل صحیح ثابت نہیں ہے' ثانیاً اگر اس قسم کی کوئی پیش گوئی حضرت ادریس سے ثابت ہو تو وہ ان کا معجزہ ہو گا اور یہ وہ علم ہو گا جو ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہو گا اور وہ علوم نبوت سے ہے' اور نجومی اپنے تجربہ اور قیاس سے پیش گوئی کرتے ہیں نہ کہ حضرت ادریس (علیہ السلام) کی دی ہوئی خبر سے' ثالثاً نجومیوں کی پیش گوئیاں بہ کثرت جھوٹ ہوتی ہیں اور انبیاء (علیہم السلام) کی خبریں جھوٹ سے معصوم ہوتی ہیں۔ رابعاً ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے خبر دی ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں تحریف کر دی ہے اور اس میں جھوٹ ملا دیا ہے' اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے جب تمہیں اہل کتاب کوئی خبر دیں تو تم نہ اس کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا' ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے' ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں (صحیح البخاری) سو جب ہم کو اہل کتاب کی آسمانی کتابوں کی تصدیق سے منع کر دیا تو ہم اس چیز کی تصدیق کیسے کر سکتے ہیں، جس کو بغیر کسی ثبوت کے حضرت ادریس (علیہ السلام) کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

جن ستاروں کو نجومیوں نے منحوس اور مبارک کہا ہے' اگر آپ اس کا الٹ کر دیں اور مثلاً جب قمر برج سرطان میں ہو تو اس کو منحوس کہیں اور جب وہ برج عقرب میں ہو تو اس کو مبارک کہیں اور اس بنیاد پر پیش گوئی کریں تب بھی بعض اوقات یہ پیش گوئی صحیح ہو گی اور بعض اوقات یہ پیش گوئی غلط ہو گئی جس طرح ان کے مفروضات کی بنیاد پر کبھی ان کی پیش گوئی صحیح ہوتی ہے اور کبھی ان کی پیش گوئی غلط ہوتی ہے بلکہ زیادہ تر غلط ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جس بنیاد پر پیش گوئی کرتے ہیں وہ بنیاد محض ان کی من گھڑت اور خود ساختہ ہے اس کی کوئی صحیح بنیاد نہیں ہے اور یہ محض اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

یہ تو شیخ ابن تیمیہ کے زمانے کے نجومیوں پر تبصرہ ہے اور ہمارے زمانہ میں جو نجومی ہیں ان کو تو یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ برج کسی چیز کا نام ہے اور کون سا ستارہ کس برج میں کب ہوتا ہے اور اس کو جاننے کا کیا ذریعہ ہے' اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ کون سا ستارہ مبارک ہے اور کون سا منحوس ہے' اور کس شخص کا کون سا ستارہ ہے اس کا علم کس ماخذ سے ہوا۔

جفر کا لغوی معنی

مولانا غلام رسول سعیدی تفسیر تبیان القرآن سورہ الشعراء آیت 221 کے تحت فرماتے ہیں:

علم الجفر ایک علم ہے جس میں اسرار حروف سے بحث ہوتی ہے اور اس کے ماہرین کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کی مدد سے آئندہ حالات و واقعات کا پتا لگا سکتے ہیں۔ (المنجد)

غیب کے حالات معلوم کرنے کا علم۔ (قائد اللغات مطبوعہ لاہور)

ایک علم جس سے غیب کا حال بتایا جاتا ہے۔ حضرت امام جعفر سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات مطبوعہ لاہور)

علم جفر کا تفصیلی تعارف

جفر: (ایک عددی علم' جس کی مدد سے واقعات' خصوصاً آنے والے واقعات یا ان کی اطلاع کی جاتی ہے۔ باطنی روایت بعض خاص حلقوں میں بڑی مقبول ہوئی۔)

خلافت کے لیے بعض حلقوں کی سر توڑ کوشش کے دوران (جو ابتدا ہی سے باہمی اختلافات سے کمزور ہو گئے تھے اور بالخصوص المتوکل کے عہد خلافت میں سخت جبر و تشدد کا شکار بنے رہے،) ایک کشفی اور القائی ادب کا آغاز ہوا۔ یہ ادب مختلف شکلوں میں منظر عام پر آیا' جس پر بحثییت مجموعی جفر کے اسم کا عام اطلاق ہوتا ہے۔ اکثر اس کے ساتھ اسم "جامعۃ" یا صفت "جامع" کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کی نوعیت القائی اور مخفی طور پر کشفی ہے اور موخر الذکر صورت میں اس کا خلاصہ ایک جدول ہے جس میں جفر سے قضاء اور جامعۃ سے قدر مراد ہے۔

مبہم فکر کی کئی دوسری صورتوں کے بے جوڑ عناصر کا اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے' مثلاً حروف ابجد اور اسمائے حسنیٰ کے مخفی خصائص: حساب الجمل: کسی ایسے نام کی عددی قدر کا اظہار جسے پوشیدہ رکھنا مقصود ہو: کسی لفظ کے حروف کی ترتیب کار دوبدل تاکہ کوئی دوسرا لفظ بن جائے: الکسر والبسط' یعنی کسی متبرک نام کے حروف ترکیبی کا مطلوب کے نام کے حروف کے ساتھ جوڑنا: قاعدہ اتبش کے مطابق (جس میں تطابق حروف کی ایک جدول بنی ہوتی ہے جس میں عبرانی ابجد کا پہلا حرف آخری حرف کے مطابق ہوتا ہے' دوسرا ما قبل آخر کے وقس علی ھذا) کے مطابق کسی لفظ کے ایک حرف کی جگہ کوئی دوسرا حرف لانا: کسی جملے کے الفاظ کے حروف اول کو ملا کر ایک نیا لفظ بنانا: دوسرے الفاظ میں یوں کہیے کہ وہ تمام طریقے جو زمانہ قدیم سے باطنی عقائد کی ترجمانی کرتے رہے ہیں۔(قب Historire del, ecriture:J.G.Fevrier پیرس)

حروف کی عددی قدروں پر ایسی قیاس آرائیوں کو بعض اہل تصوف نے بھی بڑی اہمیت دی ہے جن میں نہ صرف متبرک ناموں کے حروف ترکیبی کو بلکہ سورۃ فاتحہ میں نہ پائے جانے والے سات حروف تہجی کو بھی خاص تقدس کا درجہ دیا جاتا رہا ہے۔ فرقۂ حروفیہ کے ہاں تو فلاطونی اور یہودیوں کی قدیم باطنی روایات بعض صوفیہ کرام کے قیل و قال سے مل کر ایک ایسا مبہم و پر اسرار علم ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں۔ طریق عمل کی یہ بوقلمونی طرق تقسیم میں اختلاف و تباین کے باعث اور بھی پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض مصنف طویل ترتیب حروف تہجی (الف' باء' تاء' ثاء' وغیرہ) اور بعض ابجدی ترتیب (الف' باء' جیم وغیرہ) کی پیروی کرتے ہیں۔ پہلا طریقہ ''الجفر الکبیر'' کہلاتا ہے اور اس میں ایک ہزار مادے ہیں اور دوسرا طریق ''الجفر الصغیر'' کے نام سے موسوم ہے اور یہ صرف سات سو مادوں پر مشتمل ہے۔ ایک اور ''الجفر المتوسط'' بھی ہے' جو حروف شمسی اور حروف قمری پر علیحدہ علیحدہ مبنی ہے۔ مصنفین نے اس آخری طریقے کو ترجیح دی ہے اور یہی عام طور پر تعویذوں وغیرہ میں مستعمل ہے۔ (حاجی خلیفہ' محل مذکور)

حروف کے اس عددی اور خفی پہلو کے ساتھ ساتھ' جو اپنی فنی اور مصنوعی نوعیت کی وجہ سے جفر کو زائچۃ (رک بان) کی سطح پر لے آتا ہے' ان کے نجومی پہلو کو واضح کرنا بھی ضروری ہے۔ بقول ابن خلدون شیعوں نے

یعقوب ابن اسحاق الکندی کی احکام النجوم پر مبنی پیش گوئیوں پر مشتمل ایک کتاب کو جفر کا نام دے رکھا تھا۔ یہ غالباً وہی کتاب ہے جس کا ذکر ابن الندیم نے بعنوان الاستدلال بالکسوفات علی الحوادث کیا ہے (فہرست، قب الرسالۃ فی القضاء علی الکسوف، مخطوطۂ اسکوریال، تفصیل کے لیے قب Carmathes:De Goeje Memoires sur les بار دوم، لائڈن بعد) یہ کتاب، جس میں الکندی نے کسوفات کی بناء پر عباسی خلافت کے خاتمے تک اس کے عروج و زوال کے متعلق پیش گوئی کی ہے، ابن خلدون کے زمانے میں موجود نہ تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ عباسیوں کے اس کتب خانے کے ساتھ ہی ضائع ہو گئی ہو گی جسے ہلاکو نے فتح بغداد اور آخری خلیفہ المعتصم (المستعصم) کے قتل کے بعد دریائے دجلہ کی نذر کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایک حصہ الجفر الصغیر کے نام سے مغرب جا پہنچا، جہاں بنو عبدالمومن کے حکمران حسب منشا اسے اپنے تصرف میں لے آئے ہوں گے۔

باب العرافۃ والفراسۃ علی مذھب الفرس (طبع Inostranzev ذ سینٹ پیٹرز برگ) کی رو سے، جو الجاحظ سے غلط طور پر منسوب کی جاتی ہے، جفر کا یہ نجومی پہلو ہندی الاصل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ الجفر سال بھر کے مبارک اور نامبارک دنوں، ہواؤں کے رخ، قمری منازل کے ظہور اور ڈھلنے کا علم ہے۔۔۔ کتاب موسوم بہ الجفر سال بھر کی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے، جو موسموں اور قمری منازل کی رو سے مرتب کی گئی ہیں۔ سات قمری منازل کا ہر مجموعہ، جو ربع سال پر مشتمل ہے ""جفر"" کہلاتا ہے۔ ایرانی اس سے بارشوں، ہواؤں، سفروں اور لڑائیوں وغیرہ کے شگون لیتے ہیں۔ خسروان ایران اور ان کی قوم نے یہ تمام علوم ہندوستان سے سیکھے۔

جفر کا آخری اور اہم ترین پہلو کشفی یا القائی ہے۔ صحیح معنوں میں اس کا اصلی پہلو یہی تھا جس بنو امیہ کے عہد میں اچھی خاصی ترقی کر لی تھی اور جسے بنو عباس کے دور حکومت میں غیبی علم کی کتابوں کی صورت میں، جو کتب الحدثان کے نام سے مشہور تھیں (قب Carmathes DeGoeja) بڑی وسعت حاصل ہوئی۔ ان قیاس آرائیوں کا آغاز کتاب دانیال سے ہوا۔ حضرت دانیال سے منسوب پیش گوئیوں کی کتابیں مصر میں پڑھی جانے لگی تھیں۔ (الطبری)

جفر: غیبی حالات سے آگاہ ہونے کا وہ علم جن میں حروف واعداد کے ذریعہ سے غیبی حالات دریافت کرتے ہیں۔(اردو لغت)

علم جفر کے متعلق فقہاء اسلام کی آراء

حضرت جعفر کی طرف جفر کو منسوب کیا گیا ہے اور یہ سب جھوٹ ہے اور اس پر اہل علم کا اتفاق ہے' اور امام جعفر کی طرف رسائل اخوان الصفا بھی منسوب کئے گئے ہیں اور یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ رسائل امام جعفر کی وفات کے دو سو سال سے زیادہ بعد تصنیف کئے گئے ہیں۔ یہ رسائل چوتھی صدی ہجری کے درمیان میں بنو بویہ کے عہد میں تصنیف کئے گئے ہیں۔ان کو قاہرہ میں ایک جماعت نے تصنیف کیا تھا جن کو زعم تھا کہ انہوں نے شریعت اور فلسفہ میں تطبیق دی دی ہے' سو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

جعفر صادق رحمہ اللہ کے وہ اصحاب جنہوں نے ان سے علم حاصل کیا ہے جیسے امام مالک بن انس' سفیان بن عیینہ اور دیگر ائمہ اسلام وہ ان جھوٹی باتوں سے بری ہیں۔اسی طرح شیخ عبدالرحمن سلمی نے امام جعفر صادق سے کچھ باتیں نقل کی ہیں وہ بھی جھوٹ ہیں۔اسی طرح رافضیوں نے بہت سے مذاہب باطلہ امام جعفر کی طرف منسوب کردیئے ہیں جن کا جھوٹا بالکل بدیہی ہے۔ جس شخص نے رفض کی ابتداء کی تھی وہ منافق زندیق تھا اس کا نام عبداللہ بن سبا تھا اس نے اس قسم کی خرافات وضع کر کے مسلمانوں کے دین کو فاسد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔(فتاوی ابن تیمیہ)

نیز شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

یہ امور یہود' نصاریٰ مشرکین' صابئین کے فلسفیوں اور نجومیوں میں پائے جاتے ہیں' جو ایسے امور باطلہ پر مشتمل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

نیز شیخ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ نجومی حوادث ارضیہ پر احوال فلکیہ سے استدلال کرتے ہیں اور یہ صفت کتاب' سنت اور اجماع امت سے حرام ہے۔ حضرت ابن عباس (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جس شخص نے علم نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا اس نے جادو کے علم کا حصہ حاصل کیا(سنن ابوداؤد)اور حضرت معاویہ بن الحکم سلمی (رض) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہماری قوم کاہنوں کے پاس

جاتی ہے' آپ نے فرمایاان کے پاس نہ جاؤ۔(صحیح مسلم)اور کاہن کے معنی میں نجومی بھی داخل ہے۔(فتاویٰ ابن تیمیہ)

نجومی رمال (ہاتھ کی لکیروں سے غیب جاننے کے مدعی)اور علم جفر کے مدعی یہ سب غیب جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگ ان سے غیب کے متعلق سوال کرتے ہیں حالانکہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' یا جس کو اللہ وحی کے ذریعہ امور غیب پر مطلع فرماتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے جو اس کے رسول ہیں' اور یا وہ اولیاء کاملین ہیں جس کو اللہ بہ ذریعہ الہام امور غیب پر مطلع فرماتا ہے' اور ان کے سوا اور کسی کو غیب کا علم نہیں اور جو شخص ستاروں' ہاتھ کی لکیروں 'زائچوں' یا علم جفر کے ذریعہ غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے' اللہ کی کتاب' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی احادیث اور علماء سلف کا اجماع اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ہم ان کی جہالت' گمراہ کن روش اور ان کے شر اور فساد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو قرآن اور سنت کی تعلیمات پر قائم رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔(آمین)

کسی مخلوق سے غیب کے متعلق سوال کرنا اور کسی مخلوق کا غیب کے متعلق پوچھے گئے سوالات کا جواب دینا اسلام میں جائز نہیں ہے۔قرآن مجید اور سنت صحیحہ میں اس کا جواز اور گنجائش نہیں ہے۔اس لئے جو شخص مسلمان ہے اور قرآن اور سنت پر اس کا صحیح ایمان ہے اس کو یہ سلسلہ ترک کر دینا چاہیے۔علم جفر کا ثبوت محض بعض صوفیاء کی بعض مبہم اور مشکل عبارات سے ہے اور ہم قرآن' سنت اور اجماع پر اعتقاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کے پابند ہیں' اور جب قرآن اور سنت میں یہ واضح تصریح ہے کہ عام لوگوں کو غیب کا علم نہیں دیا جاتا تو ہمیں عام لوگوں سے غیب کے متعلق سوال نہیں کرنے چاہئیں اور نہ عام لوگوں کو غیب کی باتیں بتانے کی جرات کرنی چاہیے' یہ درست ہے کہ اولیاء اللہ کو الہام کے ذریعہ غیب کا علم دیا جاتا ہے لیکن اولیاء اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے۔اولیاء اللہ نحوست سیارگان کے اثرات کے قائل نہیں ہوتے۔اسلام میں کوئی چیز نجس اور نامبارک نہیں ہے' اور بدفالی نکالنا اسلام میں منع ہے اور جو شخص سیاروں کی تاثیرات کا قائل ہو وہ ولی اللہ تو کیا ہو گا' مسلمان بھی نہیں ہے۔

حساب وکتاب اور سائنسی آلات کے ذریعہ پیش گوئیوں کا شرعی حکم

رہا حسب کتاب کے ذریعہ اور آلات کی مدد سے پیش گوئی کرنا یہ ہمارے نزدیک جائز ہے جیسے چاند گرہن اور سورج گرہن کے متعلق پیش گوئی کی جاتی ہے اور وہ بالعموم درست نکلتی ہے۔اسی طرح محکمہ موسمیات کی پیش گوئیوں کو بھی ظن کے درجہ میں مان لینا صحیح ہے۔موسمی پیش گوئیاں بالعموم صحیح ہوتی ہیں اور بعض اوقات غلط بھی نکلتی ہیں۔اسی طرح الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔نر ہے یا مادہ ہے' بچہ صحت مند ہے یا بیمار ہے' سوایسی تمام چیزیں جن کو سائنسی آلات اور حساب وکتاب کے ذریعہ معلوم کر لیا جائے ان کا پیشگی علم اسلام کے کسی اصول سے متصادم نہیں ہے۔اس لئے ان پیش گوئیوں کو ظن کے درجہ میں مان لینا صحیح ہے۔البتہ ہاتھ کی لکیروں سے' علم نجوم سے یا علم جفر کے ذریعہ سے غیب دانی کا دعوی کرنا اور ان مدعیان علم غیب سے غیب کے متعلق سوال کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔تبیان القرآن—سورۃ نمبر 26 الشعراء آیت نمبر 221

☆.......................☆.......................☆.......................☆

کیا رمل اور جفر حضرت ادریس اور حضرت دانیال علیہما السلام نے لوگوں کو سکھایا؟

علم رمل میں کچھ لکیریں اور خطوط لگا کر حساب کیا جاتا ہے اور لوگوں کے ماضی حال اور مستقبل کے بارے خبر دی جاتی ہے۔

علم رمل (انگریزی: Geomancy) خفیہ علوم میں سے مشہور علم ہے۔یہ ان خطوط اور نقطوں کی اشکال کا علم ہے جس سے قواعد معلومہ کے تحت حروف نکالے جاتے ہیں (جمع کیے جاتے ہیں) اور پھر ایسا جملہ نکالا جاتا ہے جو امور کے انجام پر دلالت کرتا ہے اسے علم خطوط و نقوط بھی کہا جاتا ہے جس میں اشکال کے ذریعے آئندہ پیش آنے والے حالات وواقعات پر تکے مارے جاتے ہیں۔رمل کے زائچے میں سولہ اشکال ہوتے ہیں۔لیکن یہ ضروری نہیں کہ تمام سولہ اشکال ہی زائچے میں آجائیں بعض اوقات اس میں کئی اشکال ناپید ہوتی ہیں۔اور کئی مکرر مطلب بار بار آجاتی ہیں۔ایک اور حدیث میں ہے

عن معاویۃ بن الحکم قال قلت یارسول اللہ منارجال یخطون خطا۔ قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک(مسلم

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیااے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو خط کھینچتے ہیں اور (اس کے ذریعہ سے دور کی اور آئندہ کی باتوں کا حساب لگا کر) بتاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیوں میں سے ایک خاص نبی (کو خط کا علم دیا گیا تھا اور وہ) خط کھینچ کر خبر معلوم کرتے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ علم اور معجزہ دیا تھا، اب یہ باقی نہیں رہا بلکہ محض اٹکل ہے اور جو لوگ اب ایسا کرتے ہیں، تو جس کا خط اٹکل اور اتفاق سے ان نبی کے خط کے موافق ہو جاتا ہے تو اس کی بات صحیح ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اب وہ علم رہا ہی نہیں لہذا اب جو کچھ ہے محض وہمی چیز ہے کبھی صحیح ہو گی اور بہت مرتبہ غلط ہو گی۔)

ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ اس علم کا سیکھنا اور سکھانا سخت حرام ہے کیونکہ اس سے عوام کو وہم ہوتا ہے کہ اس کا فاعل اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم غیب میں شریک ہے۔ یہ خط یا لکیریں کھینچنے سے مراد علم رمل ہے جس میں خطوط کے ذریعہ غیبی بات معلوم کی جاتی ہے جیسے علم جفر میں عددوں سے، علم رمل حضرت دانیال کا معجزہ تھا اور علم جفر حضرت ادریس علیہ السلام کا جس کو ان بزرگوں کی خطوط یا اعداد سے مناسبت ہو گی، اس کا درست ہو گا ورنہ غلط۔ بعض علمانے اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ عمل رمل اور جفر جائز ہے لیکن بغیر کمال اس پر اعتماد نہیں کر سکتے۔

امام نووی

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الصلوٰۃ باب تحریم الکلام میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں:

معناہ من وافق خطہ فھو مباح لہ ولکن لاطریق لناالی العلم الیقینی بالموافق فلایباح والمقصود انہ حرام لانہ لایباح الابیقین بالموافق ولیس لنایقین بھا

حدیث پاک کا مفہوم اور مراد یہ ہے کہ جس آدمی کی لکیریں بعض انبیا کرام کی لکیروں کے موافق ہو جائیں تو اس کے لیے (علم رمل) مباح ہے لیکن حصول موافقت کے لیے ہمارے پاس یقینی علم تک رسائی کا کوئی راستہ نہیں

لیکن علم مذکور (ہمارے لیے) مباح نہیں اور مقصد یہ ہے کہ وہ حرام ہے کیونکہ یقینی موافقت کے بغیر وہ مباح نہیں ہو سکتا اور یقینی موافقت کا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں"۔

قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا رمل (لکیریں کھینچ کر غیب کا حال معلوم معلوم کرنا) اور بد شگونی لینا اور فال نکالنے کے لیے پرندے کو اڑانا شیطانی اعمال سے ہیں۔

اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

اب اس حدیث سے ٹھہرا دینا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رمل پھینکنے کی اجازت دی ہے حالانکہ حدیث صراحتا مفید ممانعت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواز مواقف خط انبیا علیہم السلام سے مشروط فرمایا اور وہ معلوم نہیں تو جواز بھی نہیں۔

اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی نے علم جفر کیوں ترک کر دیا تھا؟

فرماتے ہیں: میں نے جو جداول کثیرہ اس فن کی تکمیل جلیل کے لیے اپنی طبع زاد ایجاد کی تھیں، رخصت کے وقت انہیں (یعنی مولانا سید حسین مدنی صاحبزادہ حضرت مولانا سید عبد القادر شامی مدنی کو) نذر کر دیں کیونکہ خود اس فن کے ترک کا قصد کر لیا تھا۔ جس کی وجہ سوالوں کی کثرت سے لوگوں کا پریشان کرنا تھا۔ (ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم 211)

حساب کروانا

عملیات کی دنیا کی سب سے زیادہ ضروری سمجھی جانے والی چیز حساب کروانا سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا اس حوالے ہمارے لیے یہ جاننا نہایت ہی ضروری ہے کہ عاملین حساب کیوں لگاتے ہیں، کیسے لگاتے ہیں، اور ہمارا دین اسلام اس بارے ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے۔ اس سارے معاملے کو آپ اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک آپ اس پیشے کی تاریخ، ہسٹری اور حقیقت کو نہ سمجھیں۔ لہٰذا پہلے آپ کو اس معاملے کی تاریخ بتاتے ہیں اور پھر آپ کو خود ہی سمجھ آجائے گی یہ کیا معاملہ ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

کہانت

کاہن، عربی زبان میں جیوتشی، غیب گو اور سیانے کے معنی میں بولا جاتا تھا، زمانہ جاہلیت میں یہ ایک مستقل پیشہ تھا، ضعیف الاعتقاد لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ارواح اور شیاطین سے ان کا خاص تعلق ہے جن کے ذریعہ یہ غیب کے خبریں معلوم کر سکتے ہیں، کوئی چیز کھو گئی ہو تو بتا سکتے ہیں اگر چوری ہو گئی ہو تو چور اور مسروقہ مال کی نشان دہی کر سکتے ہیں اگر کوئی اپنی قسمت پوچھے تو بتا سکتے ہیں ان ہی اغراض ومقاصد کے لیے لوگ ان کے پاس جاتے تھے اور وہ کچھ نذرانہ لیکر بزعم خویش غیب کی باتیں بتاتے تھے اور ایسے گول مول فقرے استعمال کرتے تھے جن کے مختلف مطلب ہو سکتے تھے تاکہ ہر شخص اپنے مطلب کی بات نکال لے۔

کہانت کاف کے فتحہ سے غیبی خبر دینا اور کہانت کاف کے کسرہ سے اس غیب گوئی کا پیشہ کرنا، بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آکر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عراف کہتے ہیں اوران کے اس عمل کو عرافت کہتے ہیں۔ یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں نے اسے کاروبار کے طور پر اختیار کر لیا تھا اوران کا ان شیطانوں سے رابطہ تھا جو آسمان سے چوری چھپے باتیں سن کر ان لوگوں سے آکر بیان کر دیتے تھے پھر وہ شیطانوں سے سنی ہوئی اس طرح کی باتوں میں اپنی طرف سے سو سو اضافے کرنے کا عمل انجام دیتے تھے اور اس کو لوگوں سے بیان کرتے اب ان سیکڑوں باتوں میں سے اگر کوئی ایک بات صحیح ثابت ہو جاتی تو لوگ ان کے بارے میں فریب میں مبتلا ہو جاتے اور اپنے باہمی فیصلوں کے لیے بھی انہی کی طرف رجوع کرتے اور مستقبل کے حالات وواقعات میں بھی ان سے راہنمائی طلب کرتے۔

آج اکیسویں صدی میں وہی ہزاروں سال پرانی جاہلیت دوبارہ زندہ ہو چکی ہے اور اسی طرح ماضی حال مستقبل اور غیب کی باتیں حساب کرکے بتانے والے نہ صرف مارکیٹ میں بیٹھے ہیں بلکہ مدارس اور مساجد کے منبر ومحراب میں بھی بیٹھے ہیں۔اس حوالے سے مسلم شریف کی ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَن مُعَاوِيَة بن الحكم قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ» قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: «ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يصدَّنَّكم». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاك(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت معاویہ ابن حاکم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم چند کام زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ معاویہ فرماتے ہیں

میں نے کہا ہم پرندے اڑاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے تو یہ اسے روک نہ دے۔ معاویہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ ہم سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرات انبیاء میں ایک نبی خط کھینچتے تھے، تو جو ان کے خط کے موافق ہو جائے تو یہ درست ہے (مسلم)

پرندے اڑانے سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کا یہ خیال تھا پرندہ دائیں طرف اڑا تو یہ ہوگا بائیں طرف اڑا تو یہ ہوگا۔ یہ پرندے وغیرہ اڑانا نفس کے دھوکے ہیں انکی حقیقت کچھ نہیں اگر تم کسی کام کو جا رہے ہو اور کوئی پرندہ بائیں طرف کو اڑتے دیکھو تو اپنے کام سے نہ رک جاؤ اپنے کام کو جاؤ رب تعالیٰ پر توکل کرو کام بننا نہ بننا اس کی طرف سے ہے۔

آج کے دور میں بھی کچھ لوگ کہانت کرتے ہیں۔ یہ دراصل کچھ چلے اور جنتر منتر کرنے سے ہمزاد سے رابطے میں آجاتے ہیں چنانچہ کچھ ان کی مانتے ہیں اور کچھ اپنے کام نکلواتے ہیں۔ آپ نے شاید ایسے لوگ دیکھے ہوں جو آپ کو آپ کا نام بھی بتا دیتے ہیں اور کچھ اور باتیں بھی بتا دیتے ہیں۔ یہ ایسے ہوتا ہے کہ کاہن اپنے ہمزاد سے پوچھتا ہے اور اس کا ہمزاد آپ کے ہمزاد سے آپ کے بارے معلومات بتا دیتا ہے اس طرح کاہن کو آپ کے بارے کچھ ادھورا سا علم ہو جاتا ہے۔ ایسا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے بھی بعض کتابوں میں منقول ہے کہ انہیں کسی نے بتایا کہ فلاں شخص غیب کی بات بتا دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اپنے ہاتھ میں کچھ کنکریاں اٹھا لیں اور اس سے پوچھا کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے بتایا کنکر ہیں، پوچھا کتنے ہیں تو اس نے ٹھیک ٹھیک بتا دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کنکر اٹھا کر پوچھا اب بتاو کتنے ہیں تو وہ نہ بتا سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کنکر گنے ہوئے تھے تو اسے بھی معلوم ہو گئے، اب دوبارہ حضرت عمر نے خود بھی نہیں گنے اور معلوم نہیں تھا کہ میرے ہاتھ میں کتنے کنکر ہیں تو اسے بھی معلوم نہ ہو سکا۔ یعنی جس چیز کا آپ کو علم ہے تو آپ کے ہمزاد کو بھی اس کا علم ہے اور پھر آپ کا ہمزاد کاہن کے ہمزاد کو بتا دیتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو غیب کی باتیں، قسمت کا حال، اور مستقبل کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہی لوگ کاہن کہلاتے ہیں اور احادیث میں ان سے سوالات کرنے اور پوچھنے والوں کے

بارے بڑی سخت وعید آئی ہے۔ایک حدیث میں محض سوال کرنے پر چالیس دنوں کی نمازیں ضائع ہونے کی وعید ہے اور دوسری حدیث میں کاہن کے جواب پر یقین کرنے والے کو دین اسلام کا منکر کہا گیا ہے۔جب سوال کرنے والے کے لیے اتنی سخت وعید ہے تو خود کہانت اور نجومیت کا پیشہ اختیار کرنے والے کے لیے کتنی سخت وعید ہو گی۔عملیات کی دنیا میں حساب کرنا کروانا بھی اسی میں شامل ہے۔حساب کرنے اور کروانے والوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان وعیدوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

کاہنوں کے پاس جانے والے لوگوں کی قسمیں:

پہلی قسم:

کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال تو کرے مگر اس کی بات کی تصدیق نہ کرے تو یہ بھی حرام ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی،جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَه عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَه صَلٰوةٌ اَرْبَعِینَ لَیْلَةً(صحیح مسلم، السلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان)

"جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے،تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی۔"

دوسری قسم:

کاہن کے پاس جا کر اس سے سوال کرے اور پھر اس کی تصدیق بھی کرے،تو یہ اللہ عزوجل کی ذات پاک کے ساتھ کفر ہے کیونکہ اس نے کاہن کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کی ہے اور جو شخص کسی کے دعوائے علم غیب کی تصدیق کرے،تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب کا مرتکب قرار پائے گا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لا يَعلَمُ مَن فِي السَّماوتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ(سورة النمل)

''کہہ دو کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں' اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔''
اسی لیے صحیح حدیث میں آیا ہے:

مَنْ اَ تٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُولُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُ نْزِلَ عَلَی مُحَمَّدٍ(جامع الترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی کراہیة اتیان الحائض۔ وسنن ابن ماجه، الطهارة، باب النهی عن اتیان الحائض)

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور جو کچھ وہ کہے اس کی تصدیق کرے، تو اس نے اس دین کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔''

تیسری قسم:

یہ ہے کہ کوئی شخص کاہن کے پاس جائے اور اس سے اس لیے سوال کرے تا کہ لوگوں کے سامنے اس کے حال کو بیان کر کے ان کے مکر وفریب کا پردہ فاش کر سکے اور انہیں بتائے کہ یہ کہانت، ملمع سازی اور سراسر گمراہی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ابن صیاد آیا تو آپ نے اپنے دل میں ایک بات کو چھپایا اور پھر اس سے پوچھا کہ وہ یہ بتائے کہ آپ نے اپنے دل میں کس بات کو چھپایا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''الدُّخ'' اور اس کا اس سے ارادہ سورۃ الدخان کا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس سے فرمایا:

اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَا قَدْرَکَ»صحيح البخاری، الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، هل یصلی علیه؟

''جا تو ذلیل ورسوا ہو جا، تو اپنی حیثیت سے ہرگز ہرگز تجاوز نہیں کر سکے گا۔''

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جادوگر سے صرف پوچھ گچھ کرنا اور حساب لگوانا ہی اس قدر کبیرہ گناہ ہے کہ انسان کی چالیس دِن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ قارئین کرام جو کام جاہلیت کے زمانے میں مشرک لوگ کرتے تھے وہی کام حساب کتاب لگوانے کے نام پر نام نہاد عاملوں نے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے چند نام نہاد مولویوں اور ائمہ مساجد نے بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آنے والے سے اس کا نام، اس کی والدہ کا نام اور اس کی تاریخ پیدائش پوچھ کر علم نجوم، علم جفر اور علم رمل کے حساب کتاب کے زائچے نکالے جاتے ہیں اور بتا دیا جاتا ہے کہ آپ کو یہ تھا، یہ ہے، یہ ہوگا، یعنی ماضی حال مستقبل کی خبریں بتائی جاتی ہیں۔ دینی نقصان اپنی جگہ پر دنیاوی نقصان اس کا یہ ہوتا ہے کہ سوال کرنے والے وہمی مریض بن جاتا ہے، اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے مجھ پر فلاں نے جادو، بندش کر دی ہے، اس کی اپنی زندگی بھی برباد ہوتی ہے اور دوسروں کے بارے بھی وہ بدگمانی کا شکار رہتا ہے۔

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں چار جاہلیت کی باتیں ایسی ہیں کہ انہیں نہ چھوڑیں گے۔ (مسلم) ان چار چیزوں میں ستاروں پر اعتقاد رکھنا بھی شامل ہے۔ یعنی یہ امت تمام تر جدید ترقیوں کے باوجود توہم پرستی کے امور کو کبھی نہ چھوڑے گی۔ توہم پرستی کا سب سے بڑا ذریعہ ہمارے ہاں آج کل یہ نجومی اور عامل پیر ہی ہیں۔ کہیں ستاروں کے حساب کے نام پر لوگوں کو ان کی قسمت کی خبر دی جاتی ہے، ہر ایک شخص کو اس کے نام اور تاریخ پیدائش کے لحاظ سے اس کے مخصوص ستارے کا نام بتایا جاتا ہے اور پھر ہماری نئی نسل کے ماڈرن لوگ بڑے شوق سے ایک دوسرے کو اپنا تعارف کراتے ہوئے جہاں دیگر باتیں بتاتے ہیں، وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان کا ستارہ کون سا ہے؟ کوئی اپنا ستارہ عقرب یعنی بچھو (Scorpion) بتاتا ہے تو کوئی سرطان (Cancer) کوئی خود کو حمل یعنی مینڈھا (Aries) کہلاتا ہے تو کوئی جدی یعنی بکری (Capricorn or goat) اور کوئی ثور یا بیل (Taurus) کہلاتا ہے تو کوئی قوس (Archer) یعنی ایسا انسان جس کا دھڑ گھوڑے کا ہو اور سر انسان کا ہو وغیرہ وغیرہ۔ ان ستاروں کے نام پر دکانوں سے بڑے خوبصورت اور چمکدار سٹکرز وغیرہ بھی ملتے ہیں جنہیں یہ ماڈرن لوگ اپنی گاڑیوں، گھروں اور فائلوں، کتابوں وغیرہ پر بڑے فخر سے لگاتے ہیں۔ باہمی شادیوں کے لئے بھی کوشش کرتے ہیں کہ لڑکے لڑکی کا سٹار ایک جیسا ہوتا کہ وہ یہ گمراہ کن

فقرہ کہہ سکیں کہ دونوں کے ستارے بھی آپس میں ملتے ہیں۔انہی ستاروں کے نام پر یہ لوگ اخباروں رسالوں میں وہ مشہور کالم پڑھتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ ''آپ کا یہ ہفتہ کیسا گزرے گا؟''فطری بات ہے کہ اگر کسی کو پتہ لگ جائے کہ اس کا یہ ہفتہ اچھا نہیں گزرے گا اور وہ جو بھی کام کرے گا' اس میں اسے ناکامی ہو گی تو سوچئے کہ انسان کیا عضو معطل ہو کر نہیں بیٹھ جائے گا۔اسی طرح اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ اس کا یہ ہفتہ ہر صورت اچھا ہی گزرنا ہے اور حالات اس کے حق میں رہیں گے تو پھر وہ لوگوں کے ساتھ جو چاہے زیادتی اور جائز وناجائز کرتا پھرے گا کیونکہ اسے یقین ہو گا کہ نتیجہ تو اس کے حق میں ہی رہنا ہے۔غرض توہم پرستی کے انہی خطرناک نتائج سے انسانیت کو بچانے کے لئے رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن (غیب کی خبر دینے والے نجومی' دست شناس' عامل وغیرہ) کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ کی شریعت کا انکار کیا (مسلم)

حساب کرنے کے طریقے

جب کوئی پریشان حال شخص اپنی پریشانی لے کر عامل نجومی، کاہن، جادوگر کے پاس جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے اس کا حساب کرتا ہے۔اس سے اس کا نام، اس کی والدہ کا نام، اور تاریخ پیدائش اور بعض عامل پیدائش کا ٹائم بھی پوچھتے ہیں۔پھر علم رمل، علم جفر اور علم نجوم کے حسابی قاعدوں سے زائچے بنا کر مختلف قسم کے حسابات لگا کر کوئی بات ویسے ہی اندازے سے بتائی جاتی ہے۔بتانے والا ویسے ہی ایک تکا مار رہا ہوتا ہے، لیکن سننے والا اسے درست حساب سمجھ کر اس کے مطابق ذہن بنالیتا ہے۔اسی طرح کچھ لوگوں نے حساب کتاب کرنے کے اور بھی مختلف طریقے اور شعبدے بنا رکھتے ہوتے ہیں۔مثلا کوئی کتاب کو دھاگے سے لٹکا کر حساب کرتا ہے اگر دائیں طرف گھوم جائے تو یہ مطلب ہو گا اور بائیں طرف گھوم جائے تو یہ مطلب ہو گا اور نہ گھومے تو یہ مطلب ہو گا۔اور یہ کتاب والا حساب بڑے بڑے نامی گرامی عامل کرتے ہیں جن کا دعوی ہے ہمارے پاس عرب کے شیخ بھی علاج کرواتے ہیں۔یہ کتاب والا حساب اسلام سے پہلے جاہلیت کے حساب سے ماخوذ ہے فرق صرف اتنا ہے اس وقت کتاب کے بجائے تیروں سے کیا جاتا تھا، یا پرندہ اڑا کر کیا جاتا تھا، اگر پرندہ اس طرف اڑا تو یہ مطلب اور دوسری طرف اڑا تو یہ مطلب ہے۔ان دونوں چیزوں کو اسلام

نے قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکمل طور پر رد کر دیا ہے، جس کی تفصیل ان شاءاللہ آپ آگے ملاحظہ کریں گے۔

اسی طرح کچھ لوگ دھاگے سے بازو، جسم، قمیص وغیرہ ناپ کر حساب کرتے ہیں، کچھ لوگوں کے اور بھی مختلف شعبدے ہیں، ہمارے لیے یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ من گھڑت، بے بنیاد اور شرعاناجائز عملیات اور طریقے ہیں، بعض طریقے تو بذات خود غیر شرعی ہیں، اور بعض طریقے اگرچہ غیر شرعی نہ بھی ہوں لیکن ان طریقوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے جواب سے سامع کی زندگی اور عقیدہ دونوں خراب ہو جاتے ہیں، اس لیے وہ بھی جائز نہیں ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے وہ اپنے دین ایمان کی حفاظت کرے، نہ تو کسی سے حساب کروائے اور نہ کسی کا کرے، یہ سب چیزیں غیر شرعی ناجائز ہیں۔

مفتی شبیر قادری کا فتوی

مختلف طریقوں سے حساب کر کے لوگوں کو غیب کی باتوں کی خبر دینے سے متعلق بریلوی مسلک کے مفتی شبیر قادری صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

آپ کے سوالات کے جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں:

1۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رو سے مقدس کلمات کے ذریعے دم کرنا تو جائز ہے اور ثابت بھی ہے مگر کتاب دیکھنا اور اس کے ذریعے قسمت کا حال بتانا نہ تو شرعاً ثابت ہے اور نہ عقلاً درست ہے۔ یہ سادہ لوح اور دین سے نابلد لوگوں کو بیوقوف بنانے کا ایک طریقہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ان (عامل) لوگوں کے تقویٰ و پرہیز گاری سے خالی ہونے کی وجہ سے ان کے کلام میں تاثیر نہیں ہوتی اس لیے لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے یہ (عامل) طرح طرح کی ڈرامہ بازیاں کرتے ہیں۔

2۔ قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ یا کسی بھی دوسری کتاب پر ہاتھ پھیر کر (یا کتاب گھما کر) قسمت کا حال بتانے کی بھی کوئی شرعی دلیل ملتی ہے نامثال، یہ محض لوگوں کی ضعف الاعتقادی کا فائدہ اٹھانے کا حربہ ہے۔

3۔اعداد کی ضرب تقسیم (والدہ کے نام کے اعداد نکالنا،زائچے بناکر حساب کرنا) بھی چکر بازی کاایک طریقہ ہے۔یہ (عامل)لوگ ہر صورت میں لوگوں کواپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ واقعی کسی عمل کے ذریعے ہماراعلاج کیاجارہاہے۔بعض اوقات ذہنی تسلی کی بناءپر کچھ مریض صحتیاب بھی ہوجاتے ہیں جواس طرح کے لوگوں کے مقبولیت کاباعث بنتے ہیں۔سینکڑوں مریضوں میں سے ایک بھی شفاء پاجائے تواس کو بار بار لوگوں کے سامنے بیان کیاجاتاہے۔اس لیے لوگ مجبوری کی صورت میں ایسے لوگوں پر اعتماد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

4۔قرآن وحدیث کے مقدس کلمات کے علاوہ جھاڑ پھونک اور تعویذات کو فقہائے کرام نے مذموم وممنوع قرار دیاہے (اس کی تفصیل اوپر دیئے گئے فتویٰ کے لنک میں موجود ہے)۔ایسے عامل جوسادہ لوح لوگوں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے خلاف اجتماعی شعور بیدار کیاجاناچاہیے اور ملکی قوانین کے مطابق ان کے خلاف کاروائی بھی کی جانی چاہیے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

مفتی: محمد شبیر قادری

جادوگری کی سٹیجزاور سزا

جس طرح ہر علم کی مختلف منازل اور سٹیج ہوتے ہیں ایسے ہی جادوگری کی بھی منازل ہیں۔مثلا کوئی پرائمری تک پڑھاہوتاہے،کوئی مڈل،کوئی میٹرک،کوئی بی اے،کوئی پی ایچ ڈی وغیرہ۔ایسے ہی باطل علوم میں بھی کسی نے مکمل ان علوم باطلہ کو سیکھاہوتاہے اور کسی نے پانچ فیصد،دس فیصد،پچاس فیصد وغیرہ۔باطل علم،باطل ہی ہوتاہے چاہے تھوڑاہو یازیادہ ہو۔پیشاب کاایک قطرہ دودھ میں گرے یاایک گلاس گرے دودھ خراب ہی ہوجاتاہے۔

عن عمران بن حصين رضى الله عنه وابن عباس رضى الله عهما مرفوعاً: ليس منا من تَطير او تُطيرله. او تَكهن او تُكهن

له، او سَحر او سُحرله۔ ومن اتی کاہنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی الله علیه وسلم۔ رواه البزار ورواه الطبرانی

عمران بن حصین اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو فال نکالے یا جس کے لیے فال نکالا جائے، جو کہانت کا پیشہ اختیار کرے یا جو کاہن کے پاس جائے یا جو جادو کرے یا کروائے، وہ ہم میں سے نہیں۔ جو کاہن کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین سے کفر کیا۔

فال نکالنا یہ ہے کہ جیسے ہمارے ہاں جنتریاں شائع ہوتی ہیں ان میں حروف لکھے ہوتے ہیں کہ آپ آنکھ بند کر کے انگلی رکھیں جس حرف پر انگلی آئے تو آگے اس حرف کی تفصیل میں دیکھ لو کیا لکھا ہے۔ اسی طرح سڑکوں کے کنارے طوطے لے کر بیٹھے ہوتے ہیں طوطا ایک لفافہ اٹھاتا ہے اور اسے کھول کر پڑھا جاتا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے جو لکھا ہوا سے قسمت کا حال سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں پنجاب قرآن بورڈ کی موجودگی میں ایسے قرآن پاک شائع ہوتے ہیں جن کے آخری صفحات پر اسی طرح کے فال نامے دیے ہوتے ہیں۔ یعنی جس چیز کی نفی خود قرآن کرتا ہے وہی چیز قرآن کے آخری صفحات میں شائع کی جاتی ہے۔

جو شخص کہانت اور نجومیت کے پیشے سے وابستہ ہوتا ہے اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی اور دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ لیکن ہماری عوام انہیں لوگوں کو بزرگ سمجھ کر ان کو دعاوں کی درخواست کرتے ہیں

ابوداد شریف میں حدیث ہے جس میں فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ سیکھا اس نے جادو کا ہی ایک شعبہ اختیار کیا۔ یعنی یہ نہیں فرمایا مکمل سیکھا تو جادو گر ہے بلکہ فرمایا علم میں نجوم میں سے ”کچھ“ سیکھا۔ اب والدہ کے نام کے اعداد نکال کر علم الاعداد اور ستاروں کی چالوں کے زائچے بنا کر حساب کرنا بھی اسی میں شامل ہے کیونکہ یہ بھی علم نجوم ہی ہے۔

جادو گر کی سزا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حد الساحر ضربة باالسيف(ترمذی شریف)

جادو گر کی سزا تلوار سے گردن اڑانا ہے۔
عملی طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سزا پر عمل در آمد کروایا تھا اور کئی جادو گروں کو قتل کیا گیا تھا۔
اس سے معلوم ہوا یہ کام حکومت کا کرنے کا ہے کوئی شخص انفرادی طور پر ایسا نہ کرے۔البتہ چونکہ ہمارے ملک میں بھی کچھ ایسے قوانین موجود ہیں، جن کے ذریعے ان لوگوں کو سزائیں دلوائی جاسکتی ہیں اس لیے ہمیں وکلاء سے رہنمائی لے کر تھانے اور عدالتی طریقے سے ایسے لوگوں کو گرفتار کرواکر سزائیں دلوانی چاہیں۔

بابِ دہم

عملیات سیکھنا

بہت سارے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی عملیات سیکھ لیں، مجھے بھی میسج اور کالیں آتی رہتی ہیں کہ آپ ہمیں عملیات سکھائیں، ہم مخلوق خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ شیطانوں نے اس مسئلے کو بھی کمائی کا دھندہ بنالیا ہے، وہ لوگوں کو عملیات سکھانے کے نام پر بھاری فیسیں وصول کرکے لوٹتے ہیں۔انہوں نے عملیات

سکھانے کے لیے طرح طرح کے نصاب بنا رکھے ہیں، قرآن کی مختلف آیات کے عجیب عجیب چلے اپنی طرف سے بنا لیے ہیں۔ فلاں آیت کو فلاں طریقے سے، فلاں وقت پر اتنے عرصے تک ایسے ایسے پڑھنا ہے وغیرہ۔ مختلف آیات اور مختلف سورتوں کے الگ الگ چلے اور کورس ہیں اور ان کی الگ الگ فیس ہے۔ جبکہ ہم دین وشریعت اور سنت وسیرت سے اس بارے رہنمائی لیں تو ہمیں ان چلوں کی کوئی حقیقت نظر نہیں آتی۔ یہ سب بے بنیاد، من گھڑت اور کمائی وشہرت کمانے کے جال ہیں۔

عامل کیسے بنیں

کسی صاحب نے میری ایک ویڈیو کے نیچے کمنٹ کیا کہ میں اتنے اتنے سالوں سے بے شمار عاملوں سے اپنا علاج کروا کر تھک گیا ہوں مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا، لہٰذا اب میں خود عامل بننا چاہتا ہوں، عامل بنانے والے حضرات مجھ سے رابطہ کریں۔ آگے انہوں نے اپنا فون نمبر دیا ہوا تھا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان صاحب نے جب سینکڑوں عاملوں سے علاج کروایا اور کوئی فائدہ نہیں ہوا تو کیا اب انہی عاملین سے عملیات سیکھنا چاہتے ہیں؟ جب وہ آپ کا مسئلہ حل نہیں کر سکے تو کیا وہ آپ کو ایسا عامل بنا لیں گے کہ آپ اپنے اور لوگوں کے مسائل حل کر سکیں؟ یہ ساری سوچ ہی غلط ہے۔ سب سے پہلے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ مسائل اور پریشانیاں کیسے اور کس کی طرف سے آتی ہیں۔ ظاہر ہے مسئلے کا تجزیہ کیے بغیر آپ اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر اور حکیم بھی کسی جسمانی بیماری کا علاج اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ان کو اس بیماری کی وجہ اور سبب کا علم نہ ہو جائے چنانچہ وجہ اور سبب کو تلاش کرنے کے لیے وہ ٹیسٹ، ایکسرے، الٹراساونڈ، نبض وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ اور جب بیماری کی وجہ اور سبب مل جاتا ہے تو پھر اس سبب کو دور کر کے بیماری کا علاج کر لیا جاتا ہے۔

بالکل ایسے ہی ہمیں جو مسائل اور پریشانیاں لاحق ہیں جب تک ہم اس کے سبب کو نہیں معلوم کریں وجہ معلوم نہیں ہو گی اس وقت تک ہم ان مسائل اور پریشانیوں سے نکل نہیں سکتے۔ قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے انسان پر جو بھی مصائب اور پریشانیاں آتی ہیں وہ اللہ کی طرف سے آتی ہیں۔ اور ان کے آنی کی دو وجہیں ہیں: ایک اللہ کی طرف سے آزمائش، اور دوسری ہمارے برے اعمال کی سزا۔ پہلی وجہ کا علاج صبر ہے اور دوسری وجہ کا علاج

توبہ اور رجوع الی اللہ ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہونا چاہیے جو بھی پریشانی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسے دور بھی اللہ نے ہی کرنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کسی کو نقصان دینا چاہے تو ساری دنیا کے انسان مل کر اسے نقصان سے نہیں بچا سکتے، اور اگر اللہ کسی کو فائدہ دینا چاہے تو ساری دنیا کے انسان مل کر اس کے فائدے کو روک نہیں سکتے۔ اور قرآن ہی ہمیں بتاتا ہے کہ جادو بھی اس وقت تک اثر نہیں کرتا جب تک اللہ اجازت نہ دے، جب اللہ جادو کو اجازت دیتا ہے تو تب کسی پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ نفع و نقصان، خوشی و غمی، دکھ و سکھ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا ہمیں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے، ہمیں صبر کرنا چاہیے، ہمیں توبہ کرنا چاہیے۔

عامل بننے کا طریقہ

1۔ عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ قرآن حکیم کو اٹھائیں اور اسے ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھتے جائیں، کم از کم ایک دو تین سال تک قرآن حکیم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ مطالعہ کریں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک مکمل سیرت کم از کم تین بار پڑھیں۔ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کی زندگی کے حالات کم از کم تین بار پڑھیں اس سارے مطالعے میں جو جو عملی چیزیں ہیں ان پر عمل کریں، مثلاً قرآن کہتا ہے نماز پڑھو تو آپ وہ شروع کر دیں، قرآن کہتا زکوۃ دو تو آپ وہ شروع کر دیں، قرآن کہتا ہے امر باالمعروف نہی عن المنکر کرو تو آپ وہ شروع کر دیں، قرآن کہتا ہے پردہ کرو تو آپ وہ شروع کر دیں، الغرض قرآن جو کہتا ہے کرو تو کریں اور جو کہتا ہے نہ کرو تو وہ نہ کریں۔ آپ جتنا عمل کرتے جائیں گے اتنا ہی بڑا عامل بنتے جائیں گے۔ اور یہی اصلی عملیات اور عامل بننا ہے۔

2۔ آپ جادو کی حقیقت کو سمجھیں، یعنی جادو کے بارے شریعت کیا کہتی ہے، جادو کیا ہے، جادو کی تاریخ کیا ہے، جادو کی اقسام کتنی ہیں، جادو کیسے کیسے ہوتا ہے، جادو کی آج کل کے دور میں کتنی شکلیں اور طریقے ہیں۔ (ان تمام باتوں پر کتاب کے شروع میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے)

3۔جنات کی حقیقت کو سمجھیں، جنات کی تاریخ،ان کی اقسام،ان کے کرتوت قرآن وحدیث اور تاریخ کی روشنی میں مطالعہ کریں۔

4۔جادوگروں اور عاملوں کو سمجھیں۔کہ جادو گر کون ہے، نجومی کون ہے، کاہن کون ہے، یہ کیسے کام کرتے ہیں؟کیسے لوگوں کولوٹتے ہیں، کیا کیا حربے آزماتے ہیں۔

5۔ تعویذوں، نقشوں، گنڈوں کو سمجھیں،ان کی تاریخ ان کی ہسٹری جاننے کی کوشش کریں یہ کب شروع ہوئے، کس نے شروع کیے اور ہمارا دین ہمیں کیا رہنمائی دیتا ہے۔

6۔سنت طریقہ علاج کو سمجھیں۔یعنی یہ جاننے کی کوشش کریں کہ جن مسائل کا علاج آج عامل اور جادوگر جس طریقے سے کرتے ہیں کیا صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔کیونکہ اس طرح کے مسائل کا شکار تو اس وقت بھی لوگ ہوتے تھے،تو وہ کیا کرتے تھے؟کیا وہ تعویذ بنا کر دیتے تھے، کیا وہ دھونیاں دیتے تھے، کیا وہ بھی قبرستانوں میں جا کر چلے کرتے تھے، کیا وہ بھی چار قسم کی دالوں،اور گوشت اور ہانڈیوں کے ذریعے علاج کرتے تھے۔کیا وہ بھی لوگوں سے الو کا سر، کوے کی ٹانگ کالا بکرا، کالا مرغا اور ہڈے کے بغیر گوشت، وغیرہ چیزیں منگواتے تھے؟۔اس بات کو جاننے کے لیے صحابہ کرام کی سیرت اور ان کے حالات زندگی کو پڑھیں۔

7۔ تقوے، توکل اور صبر کی حقیقت کو سمجھیں۔ تقوی کیا بلا ہے۔ توکل کیا چیز ہے۔اور صبر کیا ہوتا ہے، یہ تینوں لفظ قرآن میں آئے ہیں لہٰذا ان الفاظ کے ضمن میں مفسرین نے کیا بحث کی ہے ان کا معنی اور مفہوم کیا بتایا ہے اس بڑی گہرائی کے ساتھ جاننے کی کوشش کریں۔

باقی رہے وہ عملیات جو مارکیٹ میں ملتے ہیں، فلاں چلہ کرو، فلاں عمل کرو، ترک حیوانات کرو، قبرستان میں چالیس دن یہ عمل کرو، کاغذ پر فلاں چیز ایسے ایسے لکھو، یہ سب نہ صرف فراڈ ہے بلکہ آپ سے آپ کے ایمان کو چھیننے کے طریقے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے عملیات اور چلے نہ خود کیے اور نہ ہی صحابہ کرام سے کروائے،اور نہ ہی اپنی امت کو اس کی تعلیم فرمائی۔یہ چلے آغاز ہوتے ہیں،ان چلوں کی آڑ میں بعد ازاں آپ سے جادوگری کی عملیات کروائی جاتی ہیں۔شروع میں آپ سے بسم اللہ کا چلہ کروایا جائے گا آپ سمجھیں گے میں کوئی غلط تو

نہیں کر رہا، لیکن جب سال چھ مہینے بعد جب آپ اچھی طرح کئی چلے کر کے اس کام میں گھس جاتے ہیں تو پھر شیطان آہستہ آہستہ آپ کو غلط لائن پر چڑھانا شروع کرتا ہے۔ ظاہر ہے جب آپ نے بسم اللہ کا چلہ کیا ہے اور بعد میں آپ کے پاس کوئی سائل آکر کہتا ہے مجھے پر جادو ہے اس کی کاٹ کرو، تو لا محالہ آپ اپنے اسی استاد سے رابطہ کرتے ہیں جس سے آپ عملیات سیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ پھر آپ کو کہتا ہے جادو کی کاٹ کے لیے آپ کو قبر کی مٹی لانی ہو گی۔ گوشت ویرانے میں پھینکنا ہو گا، کوے کی سری، الو کی ٹانگ، بکرے کا دل، چار قسم کی دالیں وغیرہ لے کر اس پر فلاں عمل کرنا ہو گا۔ فلاں نقش اس اس چال سے بھرنا ہو گا۔ اس طرح آپ آہستہ آہستہ اس شیطانی دنیا میں داخل ہو جائیں گے اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب پانی سر سے گزر جائے گا اور آپ واپس مڑنا چاہیں تو نہیں مڑ سکیں گے۔ میں نے اسی کتاب میں اس عامل کا انٹرویو بھی لکھ دیا ہے جس نے اپنی پوری کہانی سنائی کہ وہ کیسے عامل بنا اور پھر اس شیطانی دنیا میں داخل ہوا اور جب اللہ نے اسے ہدایت دی تو پھر کتنی مشکل سے اس شیطانیت سے باہر نکلا۔

عملیات کی دنیا میں آنے والوں کو تفاسیر اور احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مکمل سو سالہ تاریخ اور سیرت کو مطالعہ کرنا چاہیے، قرآن وحدیث کی روشنی میں جنات اور جادو کی ہسٹری اور تاریخ کو پڑھنا چاہیے۔ جادو کیا ہے؟ جادو چند اعمال کا نام ہے یعنی کچھ پڑھنے والی چیزیں ہیں، کچھ لکھنے والی چیزیں ہیں اور کچھ کرنے والی چیزیں ہیں۔ یہی جنتر، منتر، تنتر یعنی چند خاص چیزیں لکھنا، پڑھنا، کرنا جادو کہلاتا ہے۔ آپ کسی کو کسی کتاب سے ایک نقش لکھ کر دیتے ہیں یہی تو جادو ہے، اور کیا ہے جادو؟ جادو کے کوئی سینگ تو نہیں ہوتے، یا جادو خود تو نہیں بولتا میں جادو ہوں مجھے نہ کرو۔؟

عملیات اور شریعت اسلام

ایک مسلمان کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ ضرور دیکھتا ہے کہ کیا میرا دین اسلام مجھے اس کام کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر اسلام اجازت نہ دے تو مسلمان وہاں ہی رک جاتا ہے، اور آگے بڑھنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، جبکہ جس

نے برائے نام اسلام قبول کیا ہو، اصل میں وہ دنیا پرست ہو تو ایسے شخص کے سامنے شریعت کے اصول وضوابط، یا حدود و قیود کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ یہاں پر چند شرعی اصول وضوابط بیان کیے جارہے ہیں، جن کی پابندی ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے:

عملیات کا معنی

عملیات عمل کی جمع ہے، اور عمل کسی بھی کام کو کہا جاتا ہے۔ فیروز اللغات میں عملیات کا معنی (افسوں، منتر، رسومات) لکھا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں عملیات کا لفظ آہستہ آہستہ ان اعمال پر بولا جانے لگا جن کے ذریعے غیر طبّی طریقہ سے کسی کی جسمانی بیماری کا علاج، یا کسی پریشانی، مشکلات کا حل نکالا جائے۔ چنانچہ دم، تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونک، ٹونے ٹوٹکے، جنتر منتر تنتر، کہانت، عرافیت، علم نجوم، رمل، جفر، جادو ٹونہ وغیرہ کام کرنے والوں کو عامل کہا جاتا ہے۔

خلاصے کے طور پر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ بظاہر عملیات کی حیثیت محض ایک علاج کی ہے، اور علاج کرنے میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ مستحسن کام ہے، لیکن دیگر عوارض کی وجہ سے کچھ عملیات محض مباح ہیں اور کچھ مکروہ اور کچھ حرام و ناجائز اور کچھ شرک و کفر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس لیے جائز و ناجائز کو الگ کرنے کے لیے ہمیں شریعت کے کچھ اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

عملیات کے بارے شرعی اصول

☆عملیات کا پہلا اصول:

کسی چیز کا مفید ہونا، یا نتیجہ خیز ہونا، یا باعث صحت و شفاء ہونا اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہوتا۔ یعنی کسی بھی قسم کا دم، جھاڑ پھونک، تعویذ، نقش یا منتر اگر فائدہ دیتا ہو، یا اس سے مقصود حاصل ہوتا ہو تو یہ بات اس کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی۔ کیونکہ جائز و ناجائز ہونے کا فیصلہ شریعت قرآن و سنت کی روشنی میں کرتی ہے۔ جیسا کہ قرآن

نے باجود اس کے کہ شراب میں فوائد بھی ہیں اسے حرام قرار دیا ہے۔اس حوالے سے ایک مشہور حدیث میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے:

عن عبداللہ قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: إِنَّ الرُّقَی وَالتَّمَاءِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْکٌ۔ قالت: قلتُ: لِمَ تَقُوْلُ ھٰذا؟ واللّٰہ لقد کانتْ عَینی تَقْذِفُ و کنتُ أختلفُ إلی فُلَانِ الیَھُوْدِیّ یَرْقِیْنِی، فإذ رَقَانِیْ سَکَنَت۔ فقال عبداللہ: إنما ذاک عملُ الشَّیطانِ کان یَنخسُھا بیدِہ، فإذا رقَاھا کفَّ عنھا، إنما کانَ یَکْفِیْکِ أن تقولی کما کان رسول اللہ ﷺ یقول: أَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُکَ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ شَقَمًا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: بیشک دم، تعوذ اور تولہ شرک ہے۔تو آپ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: تم یہ کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم میری آنکھ دکھتی تھی، تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھ پر دم کرتا، جب وہ دم کر لیتا تو میری آنکھ ٹھیک ہو جاتی، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شیطان کی ایک چال ہے جو اپنے ہاتھ سے اس کو جھنجوڑتا ہے، جب وہ دم کر لیتا ہے تو پھر شیطان اس سے رک جاتا ہے۔آپ کے لیے تو رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی دعا کافی ہے: اے اللہ اس تکلیف کو دور فرما، شفاء دے، مجھے تو شفاء دینے والا ہے، آپ کی شفاء کے علاوہ اور کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

رقی، تمائم، تولہ، کی وضاحت:

رقی: سے مراد پڑھ کر دم کرنے والی چیزیں ہیں۔جسے عرف عام میں دم یا رقیہ کہا جاتا ہے۔

تمائم: سے مراد لکھ کر گلے میں لٹکانے یا باندھنے والی چیزیں ہیں۔جسے عرف عام میں تعویذ کہا جاتا ہے۔

تولہ: سے مراد وہ عملیات ہیں جن کے ذریعہ میاں بیوی، یا مرد عورت میں محبت یا نفرت پیدا کی جاتی ہے۔

نوٹ: تولہ کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔البتہ دم اور تعویذ تین چار شرائط کے ساتھ محض جائز ہیں، یہ شرائط پہلے بھی ذکر کی ہیں یہاں دبارہ ملاحظہ کرلیں:

دم تعویذ کے جواز کی شرائط:

۱۔یہ عقیدہ نہ رکھا جائے کہ یہ دم یا تعویذ بذات خود نفع دینے والی چیز ہے۔

۲۔دم اور تعویذ میں پڑھے یا لکھے جانے والے الفاظ شریعت کے خلاف نہ ہوں، مثلاً غیر اللہ کو پکارنا، یا غیر اللہ سے مدد طلب کرنا(جیسے ناد علی وغیرہ، یا تعویذات میں یا جبریل وغیرہ لکھنا، یا مختلف جنات کو پکارنا)

۳۔دم اور تعویذ میں پڑھے یا لکھے جانے والے الفاظ کا مفہوم معلوم ہو، غیر واضح اور نا معلوم الفاظ کو پڑھنا یا لکھ کر تعویذ بنانا ناجائز ہے۔جیسا کہ عام طور پر تعویذ میں لکھا جاتا ہے، جسے نہ تعویذ لکھنے والا جانتا ہے اور نہ تعویذ لینے والا۔مثلاً عجیب وغریب قسم کی علامات، نشانات، اور نمبر نگ وغیرہ۔

☆عملیات کا دوسرا اصول

کسی عمل کے جائز ہونے کے لیے صرف مقصود کا جائز ہونا ہی کافی نہیں، یعنی کوئی آدمی کسی جائز مقصد کے حصول کے لیے کوئی عمل کرنا چاہے تو اس جائز مقصد کے حصول کے لیے کسی ناجائز عمل کی اجازت نہیں۔مثلاً: کئی لوگ کہتے ہیں میں فلاں لڑکی سے محبت کرتا ہوں، میری نیت صاف ہے، میں شادی کرنا چاہتا ہوں، لہذا اس کو یا اس کے والدین کو قائل کرنے کے لیے وہ کوئی عمل کرتا یا کراتا ہے تو صرف اس کی نیت کا خالص ہونا کافی نہیں بلکہ اس عمل کا شریعت کی روشنی میں جائز ہونا بھی ضروری ہے جو وہ کر رہا ہے یا کروا رہا ہے۔اسی طرح تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ عمل تو جائز اور درست ہو لیکن مقصود ناجائز ہو تو یہ بھی ناجائز ہے۔

چنانچہ اگر کوئی شخص امت کی تعداد میں اضافے کے لیے عورتوں سے زنا کرتا پھرے اور کہے میری نیت اچھی ہے تو یہ حرام ہے اگرچہ نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح اگر کوئی شخص پانی، یا کوئی کولڈ ڈرنک پیتے وقت یہ نیت کرے کہ میں شراب پی رہا ہوں تو یہ بھی ناجائز ہے، اگرچہ وہ حلال پانی پی رہا ہے، مگر اپنی نیت کی خرابی کی وجہ سے وہ گناہ کا مستحق ہوگا۔

☆عملیات کا تیسرا اصول

بعض اعمال مقید ہوتے ہیں اور بعض اعمال مطلق ہوتے ہیں۔ چنانچہ مقید اعمال اپنی قیود کے ساتھ ہی جائز یا ناجائز ہوتے ہیں، اسی طرح مطلق اعمال اپنے اطلاق کے ساتھ ہی جائز یا ناجائز ہوتے ہیں۔ ہم شریعت کے کسی مقید عمل کو مطلق جائز یا ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ہی شریعت کے کسی مطلق کو اپنی مرضی سے مقید کر سکتے ہیں۔

ابھی پیچھے ایک حدیث گزری ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ: رقیہ، تعویذ اور تولہ شرک ہے۔ لیکن دوسری احادیث میں ان کے ساتھ قیود بھی بیان ہوئی ہیں، کہ اگر ایسا ایسا ہو تو ناجائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا دم، تعویذ ان قیود اور شرائط کے ساتھ جائز ہے جو قرآن وسنت میں ہمیں دی گئی ہیں۔

☆عملیات کا چوتھا اصول:

عملیات کے حوالے سے ہمیں یہ مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کے نزول کا اصل مقصد کیا ہے؟ قرآن وحدیث کے نزول کا اصل مقصد ہدایت حاصل کرنا، اور اپنی زندگی کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔ یعنی قرآن وحدیث عملیات کی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ہدایت کی کتابیں ہیں، اگرچہ قرآن میں قرآن کو شفاء بھی کہا گیا ہے لیکن یہاں بھی اصل مقصد باطنی بیماریوں اور اعتقادی گمراہیوں سے شفاء ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ اعتقادی گمراہیوں اور باطنی بیماریوں کے ساتھ ساتھ اگر ہم جسمانی بیماریوں سے شفاء کی امید بھی رکھیں تو کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن اصل مقصود جسمانی بیماریوں سے شفاء نہیں۔

☆عملیات کا پانچواں اصول

ہمارے معاشرے میں مروج عملیات دین کا حصہ نہیں، یعنی مروج عملیات کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو یہ کام نہ کرے وہ گناہ گار ہے اور جو یہ کام کرے تو وہ پیر و مرشد کہلائے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں جو بھی عملیات، تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کا کام شروع کرتا ہے لوگ اسے پیر صاحب کہنا شروع کر دیتے ہیں، یہ بالکل ناجائز اور بدعت ہے۔ معاشرے میں لوگ ایک متقی پرہیز گار عالم دین، مفتی اور حقیقی پیر و مرشد کی وہ قدر نہیں کرتے جتنی عملیات کرنے

والوں کی کرتے ہیں، یہی اصل گمراہی ہے، جس سے بچنا بھی ضروری ہے اور دم تعویذ کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ لوگوں کو یہ وضاحت کریں اور سمجھائیں کہ حقیقی پیرو مرشد وہ ہوتا ہے جو انسان کو ایمان و تقوی، توکل و صبر کے راستے چلانے کا کام کرتا ہے، نہ کہ وہ جو لوگوں جنات و جادو سے ڈرائے، اور رشتہ داروں میں پھوٹ پیدا کرے۔

عامل کی شرائط

ابھی تک آپ عملیات کا معنی، شرعی حکم اور شرعی اصول جان چکے ہیں، اب ہم عامل یا عملیات کرنے والے سے متعلق کچھ شرائط پر بات کرتے ہیں۔

عامل کا مسلمان ہونا

اگرچہ عامل کی حیثیت محض معالج کی سی ہے اور معالج کے لیے مسلمان ہونا ضروری نہیں، لیکن چونکہ ہمارے ہاں رائج عملیات میں اعتقاد، اعمال اور نظریے کا بڑا عمل دخل ہے، ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک اور طب کا تعلق عقل اور تجربات سے ہے جو کہ ایک فن ہے اور ڈاکٹر یا طبیب کو لوگ دین کے ساتھ بالکل نہیں جوڑتے، جبکہ عملیات کا تعلق کچھ پڑھنے، لکھنے، مدد مانگنے، پکارنے، کوئی نظریہ یا عقیدہ رکھنے سے ہے اور لوگ بھی عامل کو غیبی طاقتوں اور دین کے ساتھ جوڑتے ہیں، اور اسے دین سمجھا جاتا ہے، اور عملیات کرنے والے کو عام علماء سے بھی زیادہ مقام دیتے ہوئے پیر صاحب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے کسی ایسے عامل سے عملیات کروانا جائز نہیں جو مسلمان نہ ہو۔ اور اس پر بڑی دلیل وہی حدیث ہے جو چند صفحات پیچھے اسی بحث کے شروع میں بیان کی گئی ہے:

عن عبدالله قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَاءِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ۔ قالت: قلتُ: لِمَ تَقُوْلُ هٰذا؟ وَاللّٰه لقد كانتْ عَينى تَقْذِفُ و كنتُ أختلفُ إلى فُلَانِ اليَهُوْدِيِّ يَرْقِيْنِي، فإذ رَقَانِيْ سَكَنَت۔ فقال عبدالله: إنما ذاكَ عملُ الشَّيطانِ كان يَنخسُها بيدِه، فإذا رقَاها كفَّ عنها، إنما كانَ يَكْفِيْكِ أن تقولى

كما كان رسول اللهﷺ يقول: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: بیشک دم، تعوذ اور تولہ شرک ہے۔ تو آپ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: تم یہ کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم میری آنکھ دکھتی تھی، تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھ پر دم کرتا، جب وہ دم کر لیتا تو میری آنکھ ٹھیک ہو جاتی، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شیطان کی ایک چال ہے جو اپنے ہاتھ سے اس کو جھنجوڑتا ہے، جب وہ دم کر لیتا ہے تو پھر شیطان اس سے رک جاتا ہے۔ آپ کے لیے تو رسول اللہﷺ کی بتائی ہوئی دعا کافی ہے: اے اللہ اس تکلیف کو دور فرما، شفاء دے، مجھے تو شفاء دینے والا ہے، آپ کی شفاء کے علاوہ اور کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

ضروری اور قابل غور بات

اب چونکہ ہمارے معاشرے میں عملیات کا رواج اتنا عام ہو گیا ہے جتنا حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کے زمانے میں ان علاقوں میں پھیل گیا تھا، بالکل اسی طرح آج کل نہ صرف مسلمان بلکہ مدارس کے فاضلین، مساجد کے ائمہ اور مفتی بھی پیسے کی لالچ میں اس شعبے کو نہ صرف اختیار کیے ہوئے ہیں بلکہ حب مال، اور حب جاہ و شہرت کی خاطر حلال و حرام کا خیال رکھنا چھوڑ دیا ہے۔ لہذا آج کل عملیات سے کلی طور پر علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

عملیات کو بطور پیشہ اختیار کرنا

ہمارے زمانے میں عملیات بطور پیشہ کے شروع ہو چکی ہے، چنانچہ عملیات کو کورسز کرائے جاتے ہیں، اور کئی لوگ خصوصاً مدارس کے فاضلین فراغت کے بعد عملیات کو بطور پیشہ اختیار کرنے کے لیے مارے مارے پھرتے

ہیں۔اور صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جس طرح پہلے فقہ اور تصوف کے الگ الگ سلسلے بن گئے تھے،اسی طرح اب عملیات میں بھی مختلف شیوخ اور سلسلے بننا شروع ہو گئے ہیں۔

ہمارے اسلاف،اکابرین،اولیائے کرام کی سیرت وسوانح کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے ان کے ہاں دم درود کبھی کبھار کیا جاتا تھا،اور اسے محض برکت کا عمل سمجھا جاتا تھا،اور اس طرح باقاعدہ پیشے کی صورت میں رائج نہیں تھا کہ اسی کو اوڑھنا بچھونا بنا دیا جائے اور اسی کو ذریعہ معاش بنا دیا جائے۔

مقاصد عملیات

مقاصد عملیات یعنی وہ مقاصد جن کے لیے لوگ عملیات کرتے یا کراتے ہیں۔

مقاصد عملیات

1۔جسمانی بیماری:

لوگ اپنی جسمانی بیماریوں کے لیے عاملوں کی طرف رجوع کرتے ہیں،اور عاملین بھی اپنے دم، تعویذ، موکل، جنات کے ذریعے بیماریوں کے علاج حتیٰ کہ آپریشن تک کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔اس حوالے سے ہمیں چند باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

علماء نے لکھا ہے: جسمانی بیماریوں کے علاج کا اصل طریقہ طبّی علاج ہے، لہٰذا جسمانی بیماریوں کے علاج کے لیے طبّی معالجین کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیے۔

کسی بھی بیماری کے علاج یا کسی کی جان بچانے کے اسباب وذرائع تین طرح کے ہو سکتے ہیں:

ا۔یقینی اسباب وذرائع:

یعنی ایسے اسباب وذرائع جو علم، عقل،اور تجربے سے ثابت ہوں کہ ان کے اختیار کرنے سے فلاں بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔اس میں تمام طبّی، میڈیکلی اور سائنسی تحقیقات اور ان کے نتائج شامل ہیں۔ تمام ادویات علم عقل اور طویل تجربے کے بعد وجود میں آتی ہیں،اس لیے انہیں یقینی اسباب وذرائع میں شمار کیا جاتا ہے۔

۲۔ ظنی اسباب وذرائع:

یعنی ایسے اسباب وذرائع جو یقینی نہ ہوں، بلکہ گمان ہو کہ انہیں اختیار کرنے سے بیماری دور ہوسکتی ہے اور نہیں بھی ہوسکتی۔اور نتیجے کے طور پر بھی ایسا ہی ہو یعنی کبھی بیماری دور ہوجائے اور کبھی نہ ہو۔

۳۔ موہوم اسباب وذرائع:

یعنی ایسے اسباب وذرائع جو وہمی اور خیالی ہیں، جن کی کوئی علمی، عقلی یا سائنسی توجیح نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی شرعی بنیاد یا حیثیت ہے۔

تینوں کا حکم

۱۔ کسی بھی بیماری کے علاج یا کسی کی جان بچانے کے لیے پہلے ذریعے یعنی یقینی اسباب وذرائع کو اختیار کرنا ضروری ہے، اور عام مشاہدہ بھی یہی بتاتا ہے کہ جہاں سے فائدہ ہورہا ہو اس طرف زیادہ رجحان ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جسمانی بیماریوں کے علاج کے لیے ہسپتالوں اور دواخانوں سے روزانہ لاکھوں لوگ علاج کراتے ہیں۔

۲۔ کسی بھی بیماری کے علاج یا کسی کی جان بچانے کے لیے ظنی اسباب کو اختیار کرنا جائز تو ہے لیکن ایسا ضروری نہیں کہ پہلا ذریعہ چھوڑ دیا جائے اور ظنی کو اختیار کیا جائے۔یقینی اسباب کو اختیار کرتے ہوئے ساتھ ظنی اسباب کو اختیار کرنا جائز ہے۔ مثلا شرعی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے جائز دم، رقیہ وغیرہ۔

۳۔ کسی بھی بیماری کے علاج یا کسی کی جان بچانے کے لیے موہوم یعنی وہمی اسباب کو اختیار کرنا ناجائز ہے، بلکہ بعض صورتیں حرام اور شرک کے درجے کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے بے بنیاد وہمی اور خیالی اسباب وذرائع سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ مثلا جنات کے ذریعے آپریشن کرنے کا دعویٰ، حساب کتاب کے ذریعے جادو کرنے والے کا پتہ لگانے کا دعوی، تعویذ برآمد کرنے کا دعویٰ، نقش، نمبروں والے تعویذ گنڈے، عاملوں کی لگائی گئی فضول پابندیاں اور بہت ساری فضول من گھڑت باتیں۔

2۔ غیر حسی امراض

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد جس کے لیے لوگ عملیات کا سہارا لیتے ہیں وہ نظر بد اور سحر وغیرہ کا علاج ہے۔ کیونکہ کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا ظاہری سبب یا طبّی تشخیص یا وجہ نظر نہیں آرہی ہوتی۔ مثلاً جادو کے اثرات، نظر بد کے اثرات وغیرہ۔

اگرچہ ان مسائل کا سبب پوشیدہ ہوتا ہے، لیکن ان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جو نظر آرہا ہوتا ہے، مثلاً کسی کو بخار ہو گیا اور بخاری کی وجہ نظر بد ہے، تو وجہ نظر نہیں آرہی لیکن بخار نظر آرہا ہے، تو ایسے میں بھی اول درجہ میں ہمیں اس جسمانی اثر یعنی بخار کے علاج کے لیے طبّی طریقہ علاج کو ہی اختیار کرنا چاہیے، نہ کہ ہم خود ہی فیصلہ کر لیں کہ شاید نظر لگی ہے لہذا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ دم ہی کرالیں۔ ایسی صورت میں پہلے حکیم ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں اور دوائی لیں اور دوسرے نمبر پر احتیاطاً نظر بد اتارے کے اسباب کو اختیار کرنا چاہیے۔

بالکل یہی معاملہ سحر اور جادو کا بھی ہے، اس کا اثر بھی جسمانی بیماری کی صورت میں نظر آرہا ہوتا ہے، اور ہمارے پاس ایسا کوئی یقینی ذریعہ نہیں کہ ہم کنفرم کر سکیں کہ بیماری کا سبب سحر ہی ہے۔ لہذا اول درجہ میں بیماری کا طبّی علاج کرائیں اور دوسرے درجہ میں معوذات، دم وغیرہ کو اختیار کیا جائے۔

3۔ محبت وعداوت

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد جس کے لیے لوگ عملیات کا سہارا لیتے ہیں وہ محبت وعداوت کے عملیات ہیں۔ یعنی دو افراد میں محبت پیدا کرنا، یا دو افراد میں عداوت ودشمنی پیدا کرنا۔ کئی نوجوان کہتے ہیں میں فلاں لڑکے یا لڑکی سے سچی محبت کرتا یا کرتی ہوں، میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں، میری نیت صاف ہے، میرا کوئی غلط ارادہ نہیں، لیکن وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا یا نہیں کرتی، یا اس کے والدین نہیں مان رہے، لہذا آپ کوئی ایسا تعویذ دیں یا عمل کریں کہ وہ میری محبت میں گرفتار ہو جائے یا اس کے والدین مجبور ہو جائیں اور مان جائیں۔

اسی طرح دو افراد میں دشمنی پیدا کرنے کے لیے عملیات کا سہارا لیا جاتا، مثلاً میں فلاں سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لیکن اس لڑکی کی منگنی یا شادی فلاں سے ہو چکی ہے، تو ایسا تعویذ دیا جائے یا عمل کیا جائے کہ ان میں دشمنی پیدا ہو جائے اور وہ الگ ہو جائیں۔

ان معاملات میں ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ شرعی لحاظ سے کوئی ایسا وسیلہ اختیار کرنا جائز نہیں کہ آپ زبردستی کسی کو محبت کرنے یا جدائی ڈالنے پر مجبور کریں۔ یہ وسیلہ جادو، تعویذات کے ذریعے ہو یا عام دم، جھاڑ پھونک ہی کیوں نہ ہو، جائز نہیں۔ حدیث میں ارشاد پاک ہے:

وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ

تولہ شرک ہے۔

تولہ: سے مراد وہ عملیات ہیں جن کے ذریعہ میاں بیوی، یا مرد عورت میں محبت یا نفرت پیدا کی جاتی ہے۔

محبت وعداوت کے عملیات میں انسان کی آزادی کو سلب کیا جاتا ہے جو کے ناجائز ہے۔ کسی کو اس حد تک محبت یا عداوت پر مجبور کر دینا کے وہ اپنے اختیار سے نکل جائے اور عملیات کے زور پر محبت یا عداوت بے اختیار کرنے لگے، کسی صورت جائز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس طرح بے اختیار دشمنی پیدا کرنے کو تو عقل بھی تسلیم کرتی ہے کہ درست عمل نہیں۔ جبکہ محبت کے عملیات بھی درست نہیں ہو سکتے، کیونکہ محبت کی صورت میں انسان اپنے محبوب پر بے اختیار احسان کرے گا، حالانکہ اس میں اس کی دلی رضامندی شامل نہیں، اور شرعا کسی کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لینا ناجائز ہے۔

سنن ابوداود میں ایک اور حدیث ہے جس میں ارشاد پاک ہے:

جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا کسی غلام کو اس کے مالک سے برگشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

کتنی سخت وعید ہے کہ ایسے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے ہی نکال رہے ہیں۔

اگر معاشرے پر نظر دوڑائی جائے تو اس طرح کے عملیات کا آخر کار نتیجہ بہت ہی بھیانک نکلتا ہے، مثلاً کسی عورت پر محبت کے تعویذ کر کے اس سے شادی کر لی جائے تو وقتی طور پر تو وہ بے اختیار شادی کر لے گی، لیکن کچھ ہی

عرصے بعد جب وہ ان عملیات کے اثر سے باہر نکلے گی تو اس کو اپنا خاوند زہر لگے گا اور پھر لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں گے، جس کا نتیجہ نہ خاوند کے لیے اچھا ہے نہ بیوی کے لیے اور نہ ہی بچوں کے لیے۔ عقل والے کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے، اور غلط کام کا نتیجہ ہمیشہ غلط ہی نکلتا ہے۔

4۔ تسخیر خلائق

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد تسخیر خلائق بھی ہے۔ تسخیر خلائق کا مطلب ہے لوگوں کو اپنے تابع کرنا، مسخر کرنا۔ جیسا کہ ہم سواری کی دعا پڑھتے ہیں:

سبحن الذی سخر لنا ھذا

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، یعنی ہمارے تابع کر دیا، ہم اسے دائیں موڑتے ہیں تو یہ دائیں مڑتی ہے، ہم بائیں موڑتے ہیں تو بائیں مڑتی ہے، ہم بریک لگاتے ہیں تو رک جاتی ہے۔

تسخیر خلائق کے عملیات کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے کہ لوگ یا کوئی خاص شخص میرے لیے مسخر ہو جائے اور میں جیسے چاہوں اس کو استعمال کروں۔ اس قسم کے عملیات اکثر ساس اپنی بہو کے لیے، یا بیویاں اپنے خاوند کے لیے کراتی ہیں، دیگر لوگ بھی ان عملیات کو کرتے کراتے ہیں۔

یاد رکھیں! لوگوں کو عملیات کے ذریعے مسخر کرنا کہ وہ میری مرضی پر چلیں، بالکل ناجائز ہے۔ ہر انسان آزاد ہے آپ نہ ظاہری ذرائع استعمال کر کے کسی کو غلام بنا سکتے ہیں اور نہ ہی غیر حسی ذرائع استعمال کر کے کسی کی مرضی اور آزادی کو سلب یا اپنے تابع کر سکتے ہیں۔

تسخیر خلائق کے چلے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، آپ خود اتنے اچھے اور خدمت گزار بن جائیں کہ لوگ آپ کے لیے اپنی دلی رضامندی اور مرضی سے مسخر ہو جائیں، جیسا کہ انبیائے کرام، صحابہ کرام، اولیائے کرام اور دیگر اچھے لیڈروں نے لاکھوں دلوں پر حکمرانی کی ہے۔

5۔ مستقبل اور غیب معلوم کرنا

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد مستقبل اور غیب کی باتیں معلوم کرنا بھی ہے۔انسان طبعی طور پر اس بات کاخواہش مند ہے کہ اسے آنے والے حالات کا علم ہو جائے،تاکہ وہ اس کے مطابق اپنے حالات کو درست کر سکے۔

چنانچہ اس مقصد کے لیے بھی لوگ عاملوں،کاہنوں،عرافوں،نجومیوں،دست شناسوں اور فال نکالنے والوں کے پاس جاتے ہیں۔کوئی اپنی قسمت معلوم کرنا چاہتا ہے،اور کوئی اپنا مستقبل معلوم کرنا چاہتا ہے۔کوئی اپنا جیون ساتھی معلوم کرنا چاہتا ہے اور کوئی آنے والے اچھے برے حالات جاننا چاہتا ہے۔لیکن شریعت کی ہدایات اس بارے بالکل واضح ہیں کہ یہ تمام طریقے اور عملیات ناجائز ہیں۔ان تمام عملیات کے بارے تفصیلی بحث تو پیچھے گزر چکی ہے، البتہ یہاں اختصار کے ساتھ ان چیزوں کا تعارف اور مختصر حکم بیان کیا جاتا ہے جنہیں عامل اختیار کرتے ہیں:

☆کاہن اور کہانت

کہانت کا سلسلہ قدیم زمانے سے چلتا آرہا ہے،کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جس کا دعویٰ ہوتا ہے کہ میرا رابطہ کچھ نادیدہ مخلوقات کے ساتھ ہے اور میں ان کی مدد سے غیب کی بات معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔چونکہ کہانت کا سلسلہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں بھی موجود تھا اس لیے ہمیں اس بارے واضح طور پر احادیث میں اس کا حکم ملتا ہے،چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

من اتی کاہنا فصدقه بمایقول فقد کفر بما انزل علی محمد

ترجمہ:جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا،پھر اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے دین کا انکار کر دیا۔

یعنی کاہن سے کوئی بات پوچھی،اور کاہن نے مستقبل یا غیب کی بات بتائی اور پوچھنے والے نے اس پر یقین کیا تو گویا اس نے دین اسلام کا انکار کر دیا۔

☆عرّاف یا عرافت

عرافت کا سلسلہ بھی قدیم زمانے سے ہی چلتا ہوا آرہا ہے۔ عراف اس شخص کو کہتے ہیں جو کچھ حساب کتاب کے ذریعہ ماضی یا مستقبل کے حالات اور غیب بتانے کا کام کرتا ہو۔اس کی شرعی حیثیت پر بھی ہمیں ذخیرہ احادیث میں بہت ساری احادیث ملتی ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں ارشاد ہے:

من اتی عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة اربعين ليلة

ترجمہ: جو آدمی کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا کسی چیز کے بارے میں تو اس کی چالیس دنوں کی نماز قبول نہ ہوں گی۔

من اتی کاهنا او عرافا فصدقه بما يقول فقد کفر بما انزل علی محمد (مسلم)

جو شخص کسی کاہن یا عراف کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا تو اس نے اس دین کا انکار کر دیا جو محمد پر نازل ہوا ہے۔

☆دست شناسی

غیب معلوم کرنے کے لیے دست شناسی یعنی ہاتھ اور اس کی لکیریں دیکھ کر مستقبل کے حالات، کاروبار، رزق، شادی وغیرہ غیب اور مستقبل کی باتیں اور قسمت کا حال بتانے کا سلسلہ بھی کافی پرانا ہے، اور یہ بھی عرافت کے ضمن میں ہی آتا ہے۔ لہذا ان مقاصد کے لیے اپنا ہاتھ دکھانا اور دیکھنا نہ صرف ناجائز بلکہ حرام اور بعض صورتوں میں کفر کے درجے کو پہنچی ہوئی بات ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کو جاہل عوام غیب دان سمجھتی ہے جو کہ کفریہ بات ہے۔

☆فال نکالنا

غیب معلوم کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ فال نکالنا بھی ہے۔ فال نکالنے کے بھی بہت سارے طریقے ہیں جن میں سے ایک طریقہ کسی پرندے طوطے وغیرہ کے ذریعے فال نکالا جاتا ہے، چند پرچیوں پر مختلف باتیں

لکھی ہوئی ہوتی ہیں، طوطے کو چھوڑا جاتا ہے وہ ایک پرچی اٹھاتا ہے، اس کے اندر جو بات لکھی ہوئی ہو، اسے اپنی قسمت سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح دوسرا طریقہ قرآن سے فال نکالنا ہے، جس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے کسی صفحے کی کسی آیت پر ہاتھ رکھا جاتا ہے اور پھر اس کے ترجمے سے کوئی خاص مفہوم نکال کر اسے اپنا مستقبل سمجھا جاتا ہے۔ ایک اور طریقہ حروف تہجی پر آنکھیں بند کر کے انگلی رکھی جاتی ہے اور پھر اس حرف تہجی کی تفصیل اچھی یا بری آگے لکھی ہوتی ہے، اسے ہی اپنی قسمت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح سالانہ جنتریاں شائع ہوتی ہیں ان میں اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں، یہ سب ناجائز اور حرام ہے۔

☆بدفالی

بدفالی کی بھی بہت سی صورتیں ہیں، مثلا کالی بلی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ہو جائے گا، کوا دہلیز پر آکر بیٹھ گیا تو یہ ہو جائے گا۔ چولہے کا رخ شمال کی طرف کرنے سے یہ یہ ہو جاتا ہے، منگل کے دن کپڑے نہیں بدلنے چاہیے، رات کے وقت ناخن کاٹنے سے یہ یہ ہو جاتا ہے، وغیرہ۔ بدفالی بھی ناجائز چیز ہے، جس کی مذمت احادیث مبارکہ میں آئی ہے۔ ارشاد پاک ہے:

لیس منا من تطیر او تطیر له، او تکهن او تکهن له، او سحر او سحر له۔

جس نے بدفالی لی یا جس کے لیے بدفالی لی گئی، جس نے کہانت کی یا جس کے لیے کہانت کی گئی، جس نے جادو کیا یا جس کے لیے جادو کیا گیا وہ ہم میں سے نہیں۔

☆رمل اور جفر

غیب معلوم کرنے کی صورتوں میں سے ایک صورت رمل بھی ہے۔ رمل کوئی خاص قسم کی لکیروں کے ذریعہ حساب کتاب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جبکہ جفر اعداد کے ہیر پھیر سے حساب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

جفر: غیبی حالات سے آگاہ ہونے کا وہ علم جن میں حروف واعداد کے ذریعہ سے غیبی حالات دریافت کرتے ہیں۔(اردو لغت)

یہ دونوں ازروئے شریعت ناجائزاور حرام ہیں۔ فتاویٰ شامی سمیت تمام فتاویٰ میں ان کو ناجائزعلوم میں شمار کیا گیا ہے۔

☆علم نجوم

نجوم سے مراد ستاروں کا وہ علم ہے جس میں ستاروں کی انسانوں کی قسمت اور حالات پر تاثیر کو مانا جاتا ہے،اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو کچھ بھی زمین پر ہو رہا ہے یہ ستاروں کی حرکات سے ہوتا ہے،اور ستاروں کی ان حرکات سے مستقبل کی اور غیب کی خبریں معلوم کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے معاشرے میں نجومیت کا ایک شعبہ کھلا ہوا ہے،ہر شہر میں نجومی اپنی دکان کھول کر بیٹھے ہیں اور لوگ اپنا مستقبل اور قسمت کا حال معلوم کرنے ان کے پاس جاتے ہیں اور نجومیوں کو غیب دان سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی ناجائزاور حرام ہے اور کفر کے درجے کو پہنچی ہوئی باتیں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پرندوں کی آوازوں،ناموں اور انہیں اڑا کر بدفالی لینا،بدشگونی لینا،اور کنکریاں پھینک کر فال نکالنا غیر اللہ کی بندگی میں شامل ہے۔

اس حدیث کے ضمن میں امام ابوداود فرماتے ہیں:

یعنی پرندوں کی آوازوں،ناموں اور انہیں اڑا کر بدفالی لینا،ریت میں زائچے بنانا،اور پرندوں کو اڑا کر قسمت کا حال جاننا،یعنی پرندہ اڑانے سے اگر دائیں جانب جائے تو نیک فال لینا،اور اگر بائیں طرف جائے تو بدشگونی لینا۔

6۔رزق کاروبار میں ترقی

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد رزق اور کاروبار میں ترقی ہے،یعنی لوگ اپنے کاروبار کو کامیاب بنانے اور رزق میں برکت کے لیے عاملوں کا رخ کرتے ہیں،چنانچہ عملیات کرنے والوں کا بھی یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ان کے پاس

ایسا دم، تعویذ، عمل، جنتر، منتر، تنتر ہے جس سے وہ لوگوں کے کاروبار کو چار چاند لگا سکتے ہیں۔ تعویذات اور عملیات سے نہ رزق میں برکت ہوتی ہے اور نہ کاروبار چلتا ہے، یہ سب من گھڑت باتیں اور لوگوں کو لوٹنے کے حربے ہیں۔

رزق میں برکت اور کاروبار میں ترقی کے لیے دو کام کریں۔

1۔ایک اس قرآنی ہدایت پر عمل کریں جس میں برکات کے نزول کا طریقہ بتایا گیا ہے:

ولو اَنَّ أهل القرى اٰمنوا واتَّقَو لَفتحنا عليهم بركات من السماء والارض

اور اگر بستیوں والے ایمان لائیں اور تقوی اختیار کریں تو ہم ان پر برکات کے دروازے کھول دیں گے آسمانوں سے بھی اور زمین سے بھی۔

ومن يتق الله يجعله مخرجا۔ ويرزقه من حيث لا يحتسب۔

اور جو شخص بھی اللہ کا تقوی اختیار کرے ہم اسے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ عطاء کرتے ہیں اور اسے وہاں سے رزق عطاء کرتے ہیں جہاں سے اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔

یعنی رزق میں برکت اور کاروبار میں ترقی کا راستہ تقوی ہے۔ تقوی اللہ رسول کی نافرمانیوں سے بچنے اور حکموں کو پورا کرنے کا نام ہے۔

2۔دوسرا کام یہ ہے کہ رزق کے حصول اور کاروبار کو چلانے کے لیے ان اصولوں کو اختیار کریں جو کسی بھی کاروبار کو چلانے کے لیے ضروری ہیں۔یعنی آپ کو کاروبار کرنے کا طریقہ کار بھی آنا چاہیے۔ یہ دنیا کچھ قوانین میں بندھی ہوئی ہے اور انہیں قوانین فطرت کے تحت چل رہی ہے، مثلا قانون یہ ہے کہ زہر جو بھی کھائے گا ایک خاص وقت گزرنے کے بعد مر جائے گا،اب چاہے کوئی جان بوجھ کر زہر کھائے یا غلطی سے کھائے یہ قانون اس پر لاگو ہو گا۔ اسی طرح زندگی کے ہر شعبے میں کچھ قوانین فطرت کام کرتے ہیں، چاہے وہ طب وصحت ہو، یا کاروبار و بزنس، معاشرت ومعیشت ہو یا سیاست۔ غیر مسلم قومیں کاروبار میں اسی لیے کامیاب ہیں کہ وہ قوانین فطرت کی پابندی کرتے ہیں۔ مثلا پہلے وہ مکمل تعلیم حاصل کرتے ہیں، پھر کسی ماہر کے پاس تجربہ حاصل کرتے ہیں اور پھر پوری پلاننگ

سے کسی کام کو شروع کرتے ہیں،اور پھر راتوں رات امیر ہونے کے بجائے لوگوں کے ساتھ رعایت اور نرمی کے ساتھ پیش آکر آہستہ آہستہ اپنے کاروبار کو عروج تک پہنچادیتے ہیں۔

آپ کا کاروبار نہیں چل رہا تو ماہرین کاروبار سے مشورہ کریں،اور ان جائز طریقوں کو اختیار کریں۔ مثلاً آپ کی دکان، آفس کی لوکیشن اچھی ہو، آپ جس چیز کا کاروبار کر رہے ہیں اس کا نالج اور تجربہ آپ کے پاس ہو وغیرہ وغیرہ۔

7۔شادی میں رکاوٹ یا مرضی کی شادی

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد شادی کے عملیات بھی ہیں۔یعنی لوگ عاملوں کی طرف شادی کے مسائل مثلا رشتہ کی تلاش، محبت کی شادی، میاں بیوی کے اختلافات،اور دیگر مسائل کے لیے رجوع کرتے ہیں۔

محبت کی شادی کے حوالے سے نمبر3 پر میں نے بات کرلی ہے۔یہاں رشتہ کے مسائل پر تھوڑی سی بات کر لیتے ہیں۔ بہت سارے لوگ خاص طور پر عورتیں عاملوں کی طرف اس مقصد کے لیے رجوع کرتی ہیں کہ ان کو یا ان کی بیٹی کو رشتہ نہیں مل رہا، لہٰذا آپ کوئی تعویذ یا عمل بتائیں کہ اچھا سا رشتہ مل جائے۔

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں آپ نے سنا ہوگا کہ رشتے آسمانوں پر بنتے ہیں، یعنی جہاں تقدیر ہوتی ہے وہی ہوتا ہے۔اس لیے کسی عامل کا تعویذ تقدیر کو نہیں بدل سکتا۔

دوسری بات یہ کہ دنیا کچھ قوانین کے تحت چل رہی ہے آپ جب بھی ان قوانین کے الٹ چلیں گے تو نتیجہ بھی الٹ ہی نکلے گا۔

ہمارے لیے بچت اور بقاء کا راستہ صرف شریعت کا راستہ ہے، کیونکہ شریعت کے اصول اس ذات نے دیے ہیں جس نے قوانین فطرت کو بنایا ہے۔ ہمیں شریعت بتاتی ہے جس بچہ بچی جوان ہو اس کا نکاح کرادو، یہ بالکل آسان اور سادہ سی بات ہے۔البتہ آج کے دور کے کچھ مزید مسائل بھی ہیں جن میں رہن سہن کا طریقہ اور حالات کافی تبدیل ہیں۔ مثلاً کروڑوں لوگ شہروں میں کرائے کے گھروں میں رہتے ہیں،ان کے لیے لڑکوں کے معاملے میں چودہ پندرہ سال کی عمر میں فوراً شادی کرانا مشکل ہوتا ہے، کیونکہ نکاح کرکے ایک بچی کو لانا ہے تو اس کے لیے اگر پورا گھر نہیں تو کم از کم ایک علیحدہ کمرہ ہونا چاہیے۔اور پھر لڑکے میں بھی اتنی قابلیت ہو کہ وہ گھرانے کو سنبھال سکے وغیرہ وغیرہ۔

لیکنلڑکیوں کی شادی کے معاملے میں یہ مسائل نہیں ہیں۔ سرکاری طور پر شادی کی عمر اٹھارہ سال ہے اور یہ عمر ذہنی طور پر بالغ ہونے کی عمر بھی ہے۔اس لیے لڑکیوں کے معاملے میں اگر رشتہ مل جائے تو فوراشادی کر لینی چاہیے۔لوگوں نے اونچے اونچے معیار مقرر کیے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس معیار کا رشتہ نہیں ملتااور پتاہی نہیں چلتا کہ پانچ چھ سال مزید گزر جاتے ہیں اور لڑکی پچیس چھبیس سال کو پہنچ جاتی ہے،اس کے بعد رشتہ ملنامزید مشکل ہو جاتا ہے۔جب بار باراور بار بار رشتہ دینے سے انکار کیاجاتاہے تواللہ کی مدد بھی اٹھ جاتی ہے اور مشکلات مزید بڑھ جاتی ہیں۔اس لیے اپنامعیار اتنااونچانہ رکھیں کہ خود ہی مشکلات کھڑی ہو جائیں اور مناسب رشتہ ملنے پر نکاح کر لیناچاہیے۔

جہاں تک عاملوں اور عملیات کا تعلق ہے تو یہ سب فراڈ،دھوکہ اور لوٹ مار کے طریقے ہیں،اگر تعویذوں سے اچھے رشتے ملتے توسب کی بیٹیوں کے خاوند، بادشاہ،وزیر اور بڑے بڑے افسر، بزنس مین اور علماء ہوتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔بس یہی ہوتاہے ایک عامل آپ سے چند ہزار لوٹ کر ایک پرچی آپ کو تھمادیتاہے۔اپنی مشکلات، پریشانیوں کے لیے دورکعت نفل حاجت کے پڑھ کر اللہ تعالی سے دعا کریں، یہ سب سے بڑاوظیفہ اور عمل ہے۔

8۔بندش

مقاصد عملیات میں سے ایک مقصد بندش بھی ہے،یعنی لوگ اپنے مسائل چاہے وہ معاشی ہوں یامعاشرتی، جسمانی ہوں یاطب وصحت کے، عاملوں کارخ کرتے ہیں،اور عامل من گھڑت حساب کتاب لگا کر کہتے ہیں: آپ پر تو سخت قسم کی بندش کی گئی ہے۔بندش کامطلب یہ ہوتاہے کہ آپ پر خیر اور اچھائی کوبذریعہ تعویذ یا عمل کے بند کر دیا گیاہے، لہذا آپ کی اس بندش کو توڑنے کے لیے ہمیں بھی تعویذ یا کوئی عمل کرناپڑے گا، جس پر اتنااتنا خرچ آئے گا۔

یادرکھیں !کوئی بھی کسی پر غیبی بندش نہیں لگاسکتا۔ہاں ظاہر میں بندش اور رکاوٹ لگائی جاتی ہے۔ جیسے مثلا آج جب میں یہ لکھ رہاہوں تودس محرم ہے اور حکومت نے پورے ملک میں موبائل سگنل اور انٹرنیٹ پر بندش لگائی ہوئی ہے۔اسی طرح کبھی کسی شخصیت پر یاپارٹی پر بندش لگادی جاتی ہے۔انفرادی طور پر بھی لوگ ظاہرائی چیزوں پر بندش لگادیتے ہیں۔ لیکن عملیات کی دنیامیں جس بندش کی بات کی جاتی ہے وہ غیبی بندش ہے، کسی کی قسمت پر بندش لگانا، یاجادو کے ذریعے کوئی رکاوٹ کھڑی کرناوغیرہ۔

اس حوالے سے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سورہ بقرہ آیت 102 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کسی جادو گر کا جادو بھی اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں چلتا، یعنی اگر چلتا ہے تو اللہ کے اذن اور حکم سے چلتا ہے، لہذا ہمیں عامل کے بجائے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے سوار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وعن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال:(یاغلام! انی اعلمک کلمات:احفظ اللہ یحفظک،احفظاللہ تجدہ تجاھک، اذا سألت فاسألله واذا استعنت فاستعن با اللہ واعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الابشیء قد کتبه اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الابشیء قد کتبه اللہ علیک، رفعت الاقلام وجفت الصحف (ترمذی)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند اہم امور کی تعلیم دیتا ہوں، تم اللہ تعالیٰ کے حدود و فرائض کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم اللہتعالیٰ کی حدود و فرائض کی حفاظت کرو، ہمیشہ اسے اپنے سامنے پاوگے۔ جب بھی مانگو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو، اور جب بھی مدد طلب کرو صرف اللہ تعالیٰ سے کرو، اور اچھی طرح جان لو! اگر پوری امت تمہیں کوئی نفع پہنچانا چاہے تو اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے نفع کے علاوہ کوئی نفع نہیں پہنچ سکتی۔ اور اگر پوری امت تمہیں نقصان پہچانے کے درپے ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے نقصان کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (تقدیر لکھنے والی) قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور صحیفے (جن پر تقدیر لکھی گئی ہے) خشک ہو چکے ہیں۔

جنات نکالنے کا چلہ

جنات نکالنے کے لیے کون سا چلہ کرنا پڑتا ہے؟ یہ بھی نہایت ہی اہم سوال ہے۔ عام طور پر عاملین کے ہاں مختلف قسم کے چلے کرائے جاتے، جو مختلف آیات اور مختلف دنوں اور مختلف قسم کی عملیات کے چلے ہوتے ہیں۔ اصل چلہ جو کرنے والا ہے وہ کوئی نہیں کرتا۔ اور وہ چلہ قرآن اور دین کو سمجھ کر سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ جس نے یہ چلہ کر لیا اور تقوے میں جتنا آگے چلا گیا وہ اتنا ہی بڑا ولی اللہ ہے اور اس کی پکار پر فرشتے بھی آسمان سے نازل ہو سکتے ہیں، جن اور موکل تو چھوٹی موٹی اور گھٹیا چیزیں ہیں۔ اگر آپ قرآن و سنت پر چلنے والے اور تقوے کی زندگی گزارنے والے ہیں آپ کے اندر لالچ نہیں حرام سے مکمل اجتناب کرتے ہیں اور دین کے غلبے اور ترقی کے لیے اپنی جان مال اور وقت لگاتے ہیں تو یقین کریں جنات و شیاطین آپ کے سائے سے بھی بھاگتے ہیں۔ یہ وہ چلہ ہے جو چالیس دن کا نہیں بلکہ ساری عمر کرنے کا ہے۔

جنات سے دوستی لگانا

بہت سارے لوگ من گھڑت قصے کہانیاں اور ڈرامے دیکھ سن کر یہ امید لگا لیتے ہیں کہ شاید جنات کو قابو کیا جا سکتا ہے یا ان کے ساتھ دوستی لگائی جا سکتی ہے، یعنی ایسی دوستی کہ ہم جب چاہیں اور جو چاہیں جنات سے کام لیں۔ تو یاد رکھیں ایسا ممکن نہیں ہے۔ جنات ایک آزاد مخلوق ہے، ان کی اپنی دنیا ہے، وہ انسانوں کے اس طرح قابو نہیں آتے جیسے ہماری کار یا کوئی اور مشین ہمارے قابو میں ہوتی ہے اور ہم جیسے چاہتے ہیں اس سے کام لیتے ہیں۔ البتہ کچھ شیطانی عملیات کر کے جنات میں سے جو شیطان ہوتے ہیں ان کے ساتھ کچھ لنک بن جاتا ہے اور کچھ کام ان کی مرضی کا کرنے کے بعد وہ بھی کچھ کام اس آدمی کو کر کے دے دیتے ہیں۔ جادوگروں کی جنات کے ساتھ دوستی ہوتی ہے، اور کوئی بھی شخص اس سٹیج پر پہنچنا چاہے کہ جنات کے ساتھ اس کا لنک قائم ہو جائے، اس سٹیج تک پہنچنے سے پہلے اپنا ایمان، دین سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ میں نے اسی کتاب میں ایک عامل کی کہانی اسی کی زبانی نقل کی ہے کہ اس نے جنات کے ساتھ دوستی لگانے اور جنات قابو کرنے کے چکر میں پندرہ سال طرح طرح کے چلے کیے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا، آخر کار

اسے ایک ایسا استاد ملا جس نے اسے جنات سے تعلق پیدا کرنے کا درست راستہ بتایا۔ اس عامل کی کہانی کا یہ پیرا گراف انہی کی زبانی ملاحظہ کریں:

اس دوران مایوس ہو کر میں نے اپنے استاد سے بات کی۔ میں نے لکڑی کے خراد کا کام ان سے سیکھا تھا۔ وہ ملنگ جوگی تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ بہت وقت ضائع کیا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ مجھے ان کے الفاظ آج بھی یاد ہیں۔ کہنے لگے دورنگی چھوڑ، یک رنگ ہو جا۔ کہنے لگے اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہو اور یہ علم بھی مانگتے ہو۔ شوق کا یہ عالم تھا کہ میں نے کہا، استاد جی ٹھیک ہے، آپ جو کہتے ہیں، وہی کروں گا۔ پھر میں نے جائز و ناجائز نہیں دیکھا۔ استاد جی نے کہا کہ اب تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں ہی بیٹھو اور عمل کرو۔ بس عمل شروع کرنے سے پہلے ہم سے اجازت لے جاؤ۔ جادوگری اور شیطانی علوم سیکھنے کے لئے پہلے کام کا آغاز ہی شرک سے کرنا تھا۔ غیر اللہ کو پکارنا تھا۔ توحید پرست ہونے کے باوجود میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ کیا کر رہا ہوں۔ چند وظائف جو استاد نے بتائے تھے، میں نے ان کی اجازت سے شروع کئے۔ ان وظائف میں اللہ کے نام کا شائبہ تک نہ تھا۔ تمام تر وظائف شرکیہ کلمات پر مبنی تھے۔ جب میں نے پہلا عمل مکمل کیا تو مجھے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو میں کرنا چاہتا تھا۔ جب میں استاد صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ بتاؤ کچھ ملا کہ نہیں۔ تو میں نے ان کا بہت شکریہ ادا کیا۔ ان عملیات کو سیکھنے کے بعد میں نے ان کو ہر جائز و ناجائز کام کے لئے خوب استعمال کیا۔ لیکن اس دوران میرے بہت نقصان بھی ہوئے۔ میرے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی، فوت ہو جاتی۔ علامت یہ تھی کہ بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے جسم کی رنگت نیلی ہو جاتی۔ علاج معالجہ سے بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس دوران میرے 4 بچے فوت ہو گئے۔ پراسرار علوم کا حصول اذیت ناک ہے۔ اس کے حصول کے لئے مصائب سے گزرنا پڑتا ہے اور اس کے حصول کے بعد انسان نہ صرف ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ شیطان کا ہمنوا بن کر اس کی خوشنودی کے حصول میں مگن رہتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آپ کو ایمان اور اسلام چھوڑنا ہو گا تب جا کر آپ کی ان سے دوستی ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس شیطانی دنیا میں سچے دل سے قدم رکھنے والوں کے واقعات سن کر انسان کے رونگٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان شیطانوں

کی فرمائش پر عامل کو پاخانہ کھانا بھی پڑتا ہے اور اس میں کئی کئی دنوں تک سونا بھی پڑتا ہے، اپنی کسی محرم عورت، ماں، بہن، بیٹی، وغیرہ سے زنا بھی کرنا پڑتا ہے اور کسی بے گناہ معصوم نابالغ بچے یا بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کر کے اس کا گلا دبا کر اسے قتل بھی کرنا پڑتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ان شیطانوں کے ساتھ دوستی لگانے والوں کے بارے قرآن کیا وعید بیان کرتا ہے ملاحظہ کریں:

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید۔ کتب علیہ انہ من تَوَلَّاهُ فَأَنّه يُضله ويهديه الى عذاب السعير (سورہ الحج 3,4)

اور بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کے معاملے میں بے سمجھی سے جھگڑتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کے کہنے پر چلتے ہیں۔ (شیطان تو وہ ہے) جس کے حق میں لکھا جا چکا ہے کہ جو بھی اس سے دوستی لگائے گا تو شیطان اسے گمراہ کرکے رہے گا اور اسے دوزخ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔

جنات کی حاضری کی اقسام

جنات کی حاضری حقیقی بھی ہوتی ہے اور جھوٹی بھی۔ مثلاً کسی کے ساتھ جنات ہیں تو اس پر حاضری کہیں بھی اور کسی بھی وقت ہو سکتی ہے، اس حاضری کے لیے کسی عامل کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ویسے ہی گھر میں بھی حاضری ہو جاتی ہے۔

جبکہ دو حاضریاں ایسی ہیں جو فیک اور جھوٹی ہیں۔ ایک جھوٹی حاضری عاملین کی طرف سے مریض پر کی جاتی ہے اور ایک جھوٹی حاضری خود مریض کی طرف سے ہوتی ہے۔ پہلے عامل کی حاضری کا جائزہ لیتے ہیں۔ بعض عامل جادوگر ہوتے ہیں انہوں نے کچھ ایسے چلے وغیرہ کیے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس شیاطین وغیرہ آتے ہیں، چنانچہ جب کوئی مریض ان کے پاس لایا جاتا ہے اور مریض کے ساتھ جنات ہوں یا نہ ہوں لیکن عامل صاحب ہر صورت مریض پر جن کو حاضر کر لیتا ہے۔ یہ جن مریض کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ عامل نے اس وقت مریض پر مسلط کر دیا ہوتا ہے یا کوئی اور چکر چلا کر مریض کے دماغ کو مفلوج کر لیا ہوتا ہے۔ اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ عامل کا جن جب کسی مریض پر

حاضر ہوتا ہے تو اس کی باتوں کا انداز اور بہت ساری چیزیں تمام مریضوں پر ایک ہی جیسی ہوتی ہیں۔ مثلاً عرب کا ایک عامل ہے اس کی ویڈیوز یوٹیوب پر موجود ہیں اس کے پاس جو بھی مریض آتا ہے وہ جب جن کی حاضری کرتا ہے تو وہ مریض اونچی سانس میں باتیں کرتا ہے، یعنی اس کے پاس آنے والے ہر مریض پر جب بھی جن حاضر ہوتا ہے تو وہ اونچی اونچی سانس میں باتیں کرتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ جن مریض کا نہیں بلکہ عامل کا ہے، کیونکہ اگر مریض کا جن ہوتا تو پھر ہر مریض کا جن اپنے سٹائل میں باتیں کرتا، لیکن یہاں ہر مریض پر ایک ہی جن حاضر ہوتا ہے جو یقیناً عامل کا ہے۔

جنات کی حاضری کی ایک تیسری قسم جو فیک ہوتی ہے وہ ڈرامہ بازی ہے اور یہ ڈرامہ بازی زیادہ تر عورتیں ہی کرتی ہیں۔ کبھی کسی عورت کو اپنے گھر میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے، اور وہ عورت جن لگنے کا ڈرامہ کر کے گھر والوں کو ڈرانے کی کوشش کرتی ہے۔ ایک بار میرے داداجان کسی عزیز کے گھر گئے ہوئے تھے، گھر والوں نے کہا ہماری بہو پر جنات حاضر ہوتے رہتے ہیں آپ ان کا کوئی علاج کریں، میرے داداجان نے ان کی بہو کا تھوڑا سا جائزہ لیا تو ان کو اندازہ ہو گیا کہ یہ ڈرامہ کرتی ہے کوئی جن وغیرہ نہیں ہیں، چنانچہ داداجان نے گھر والوں سے کہا بڑے پاوے والے ایک چارپائی لاو، میں اس لڑکی کے سر کو زمین پر رکھوں گا چارپائی کا پاوا اس کے سر پر رکھ کر چار بندے اوپر بیٹھیں گے تب اس کے جن نکلیں گے۔ چنانچہ گھر والوں کو چارپائی لینے بھیج دیا، جب لڑکی اکیلی رہ گئی تو فوراً داداجان سے کہنے لگی میرے ساتھ کوئی جنات نہیں ہیں، بس میں یہ چاہتی ہوں میرا شوہر کراچی میں کام کرتا ہے تو مجھے بھی ساتھ کراچی ہی لے جائے تاکہ ہم اکھٹے رہ سکیں۔ جب گھر والے چارپائی لے کر آئے تو داداجان نے ان کو بتایا کہ ان کے جنات سے میری بات ہو گئی ہے وہ کہتے ہیں ہم اس کی جان تب چھوڑیں گے جب یہ کراچی جائے گی، لہٰذا اسے کراچی ہی بھیج دیں یہ زیادہ بہتر ہے۔

اسی طرح میرے ایک استاد صاحب کے پاس ایک لڑکی کو لایا گیا میں بھی وہاں موجود تھا، لڑکی پٹھان تھی، جب کہ اس کا شوہر اور سسرال والے پنجابی تھی، ان کا کہنا تھا اس کے ساتھ بڑے سخت جنات ہیں آپ ان کو نکالیں، میرے استاد نے اس لڑکی کو تھوڑا سا ڈانٹا اور پشتو میں پوچھا سچ سچ بتاو کیا معاملہ ہے؟ تو لڑکی نے جلدی سے پشتو میں بتادیا میرا خاوند نامرد ہے میں اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی طلاق لینا چاہتی ہوں۔

جنات کی حاضری کی چوتھی قسم بھی زیادہ تر عورتوں پر ہی ہوتی ہے، یعنی عورت یا نوجوان لڑکی کو دورہ پڑتا ہے اور دیکھنے میں ایسا لگتا ہے کہ جنات نے دبوچ لیا ہے اور وہ لڑکی بھی یہی کہتی ہے کوئی میر اگلا دبا رہا ہے، حالانکہ یہ جنات نہیں ہوتے بلکہ ہسٹیریا کی بیماری ہوتی جس کی علامات اور علاج کے بارے تفصیل کے میں نے اسی کتاب میں آگے یا پیچھے کچھ صفحات پر لکھ دیا ہے۔

جنات کی گھروں میں رہنے کی وجوہات

شریر اور شیطان جنات نیکی، اللہ کے ذکر، طہارت اور پاکی، تلاوت اور دین دار، پاکیزہ ماحول سے دور بھاگتے ہیں، جبکہ بے دینی، گندگی، ناپاکی، موسیقی والے گھر ان کی پسندیدہ جگہیں ہوتی ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر شیطان مسلط ہونے کی وعید سنائی جو اللہ کے ذکر سے اعراض کرتے ہیں۔

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطاناً فهو له قرین۔(زخرف36)

اور جو شخص رحمن کے ذکر (قرآن) سے اعراض کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے گھروں کو قبرستان سے تعبیر کیا جن گھروں میں قرآن نہیں پڑھا جاتا۔

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ تُقْرَا فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (مسلم)

اپنے گھروں کو قبرستان مت بناو، بے شک اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

اِجْعَلُوْا فِیْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَاقُبُوْراً (بخاری کتاب الصلوۃ۔ صهیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی بعض نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناو۔

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور جس گھر میں نماز نہیں پڑھی جاتی ایسے گھر قبرستان کی مانند ہیں۔

عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان الشیطان اذا سمع الندأ باالصلاۃ احال لہ ضراط، حتی لا یسمع صوتہ، فاذا سکت، رجع فوسوس، فاذا سمع الاقامۃ، ذھب حتی لا یسمع صوتہ، فاذا سکت رجع فوسوس۔(بخاری،مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذان کی آواز سنتے ہی شیطان پادتا(ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز سنائی نہ دے۔اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔''

اسی طرح موسیقی کو شیطان کی بانسریاں قرار دیا۔یہ تمام احادیث ہماری یہ رہنمائی کرتی ہیں کہ اگر گھر میں قرآن نماز، ذکر اور پاکیزہ ماحول ہو تو جنات وشیاطین بھاگ جاتے ہیں، جبکہ یہ ماحول نہ ہو تو پھر وہ گھر نہیں بلکہ قبرستان ہے اور شیاطین کے ڈیرے ایسے ہی گھر میں ہوتے ہیں۔اسی طرح جس گھر میں موسیقی بکثرت سنی جاتی ہے، گانے لگائے جاتے ہیں، ننگے سر اور بے پردہ لڑکیاں گھومتی پھرتی ہیں، ایسے گھر میں بھی جنات کے بہت مسائل بن جاتے ہیں۔

ناخن میں چور دیکھنا

ہمارے معاشرے میں بعض لوگ یہ پیشہ بھی کرتے ہیں، اس کی بھی نہ کوئی شرعی حیثیت ہے، نا عقلی اور نہ ہی قانونی حیثیت ہے۔بلکہ الٹا لڑائی جھگڑے کا باعث بننے کا ایک ذریعہ ہے۔کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے

پاس ایسا کمال ہے کہ ہم چور کو ناخن میں دکھا سکتے ہیں، چنانچہ جب کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو ایسے لوگوں سے رابطہ کیا جاتا ہے، یہ شخص کسی چھوٹے بچے کو اپنے سامنے بٹھاتا ہے اسے کہتا ہے اپنی آنکھیں بند کرے، اس کے بعد کچھ پڑھتا ہے اور پھر بچے سے سوال کرنا شروع کر دیتا ہے: ہاں بتاو کچھ نظر آیا، پہلے تو بچہ کہتا ہے کچھ نہیں نظر آیا لیکن اس کے بار بار سوال کرنے سے آخر کار بچہ کہنا شروع کر دیتا ہے ہاں نظر آیا، مثلا ایک بندہ آیا اور اس نے فلاں چیز چوری کر لی اور اس طرف چلا گیا وغیرہ۔ اسی طرح بعض لوگ بچوں کے بجائے بڑی عمر کے لوگوں پر بھی یہ طریقہ آزماتے ہیں۔ یہ چور نظر آنا یا کسی باباجی کا نظر آنا ہر کسی کو نظر نہیں آتا بلکہ کمزور اعصاب والے افراد یا بچوں کے ساتھ ہی ایسا کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی قوت خیالیہ اور ہیپناٹزم کی ہی ایک صورت ہے۔ جو کچھ حقیقت میں ہوا وہ نظر نہیں آتا بلکہ عامل جو کہتا ہے یا جو اپنے دماغ میں سوچتا اور شکل وصورت بناتا ہے بچہ وہی بولتا ہے، حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا کہ واقعتا چور کی ویڈیو بچے کو نظر آ رہی ہو۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا اس کام کی نہ کوئی شرعی حیثیت ہے، نہ عقلی اور نہ ہی قانونی حیثیت ہے۔ لہذا ایسی چیزوں پر نہ تو یقین کرنا چاہیے اور نہ ہی اس قسم کے حسابات کروانے چاہیے، کیونکہ اس قسم کے من گھڑت حسابات آپ کا مسئلہ تو حل نہیں کرتے البتہ مزید آپ کو پریشان اور آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں سے بد ظن کرنے اور لڑائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں۔

جنات کا چوری کرنا

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے گھروں کے اندر سے رقم، سونا اور دیگر اشیاء چوری ہو جاتی ہیں۔ جب ایسا بار بار ہوتا ہے تو لوگ عاملوں کے پاس جاتے ہیں اور ان سے حساب کرواتے ہیں، عامل حساب کر کے بتاتا ہے آپ کی چیزیں جنات چوری کرتے ہیں۔ ظاہر ہے پھر سائل کہتا ہے اس کا حل کیا ہے؟ تو عامل اس مسئلے کے حل کے لیے رقم کا مطالبہ کرتا ہے اور اسی طرح اس کا دھندہ چلتا ہے۔

پہلی بات تو یہ سمجھ لیں ہماری کرنسی، یا دیگر اشیاء جنات کے کسی کام آنے والی نہیں ہیں۔ اگر جنات ہمارے بازاروں سے چیزیں پیسوں کی خرید کر اپنے کام چلاتے ہوں تو پھر یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ایک جن نے ایک گاڑی خریدنی تھی اس لیے اس نے کسی سیٹھ صاحب کے گھر ڈکیتی کی اور ان پیسوں سے کار خرید لی۔ یا کسی جن کے گھر میں

بچوں کو کھلانے کے لیے کھانا نہیں تھاتو اس نے آپ کے پیسے چوری کیے اور تندور والے کو دے کر روٹی خرید لی۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ جن نے آپ کے پیسے کیوں چوری کیے وہ ڈائریکٹ تندور سے روٹی ہی چوری کر لیتا۔ جن نے سیٹھ صاحب کے گھر ڈکیتی کیوں کی وہ ڈائریکٹ جاپان کے کسی شوروم سے گاڑی ہی چوری کر لیتا۔

اس ساری مثال سے یہ بات سمجھ آئی کہ چوری جنات نہیں بلکہ کوئی ایسا انسان کرتا ہے جو اس کرنسی کا محتاج ہے، کیونکہ جنات کو اس کرنسی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے مشاہدے اور علم میں ایسے کئی واقعات ہیں کہ کسی کے گھر میں مشہور تھا جنات چوری کرتے ہیں، یا جنات رات کو گھر کا سامان نیچے گرا دیتے ہیں اور وہ گھر والے بہت پریشان بھی تھے کیونکہ عاملوں نے انہیں یہی کہا تھا یہ جنات کی کارستانی ہے، لیکن جب اس گھر کے سرپرست کو درست رہنمائی دی گئی کہ آپ سب گھر والوں سے چھپ کر سی سی ٹی وی کیمرے لگائیں۔ اس نے ایسا ہی کیا تو دوسرے دن وہ جن پکڑا گیا، وہ جن کون تھا؟ اس کے گھر کا ہی ایک فرد، کسی کی بیوی، کسی کی بیٹی، کسی کا بھائی وغیرہ، اور اسی نے سب سے زیادہ یہ شور مچایا ہوا تھا کہ یہ سب کچھ جنات کر رہے ہیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے جنات تو خود کرنسی یا ہماری چیزوں کے محتاج نہیں لیکن جادوگر اور عاملیں جنہوں نے جنات قابو کیے ہوتے ہیں وہ ان جنات کے ذریعے اپنے لیے چوری کرواتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات بھی بالکل فضول اور من گھڑت ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو وہ عامل یا جادوگر بچارے کسی غریب کے گھر چوری کروانے کے سیدھا کسی بینک، قومی خزانے کی چوری کیوں نہیں کرواسکتا۔ بچارے غریب کے پانچ ہزار چوری کرنے کے سیدھا بینک میں جنات کو بھیجیں اور وہاں سے پانچ ارب روپے نکال لیں۔ یہ ساری فضول کہانیاں ہیں۔

بخاری شریف میں آیت الکرسی کی فضیلت والا واقعہ

سیدنا ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کیلیے مقرر فرمایا تو ایک رات کو ایک آنے والا آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے والی چیزیں بھرنا شروع کر دیں، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج، عیال دار اور سخت حاجت مند ہوں۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”ابوہریرہ! اپنے رات کے قیدی کا حال تو سناؤ؟“ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! جب اس نے کہا کہ وہ سخت حاجت منداور عیال دار ہے تو میں نے رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور پھر آئے گا۔“ اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی دوبارہ آئے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دے دی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا، سو میں چوکنا رہا، چنانچہ وہ آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) خوراک ڈالنا شروع کر دی۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور مجھ پر اہل وعیال کی ذمہ داری کا بوجھ ہے، اب میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوہریرہ! اپنے قیدی کا حال سناؤ؟“ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے سخت حاجت اور اہل وعیال کی ذمہ داری کے بوجھ کا ذکر کیا تو میں نے ترس کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔“ میں نے تیسری بار اس کی گھات لگائی تو وہ پھر آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے کی اشیاء ڈالنا شروع کر دیں۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا، اب میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ بس یہ تیسری اور آخری دفعہ ہے، تو روز کہتا ہے کہ اب نہیں آئے گا لیکن وعدہ کرنے کے باوجود پھر آ جاتا ہے۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے رات کی قیدی کا حال سناؤ؟“ میں نے عرض کی، اے اللہ کی رسول ﷺ! اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا تو (یہ سن کر) میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کلمات کیا ہیں؟“ میں نے عرض کی، اس نے مجھ سے کہا کہ جب بستر پر آؤ تو اول سے آخر تک مکمل آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اس سے ساری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا۔ اب صحابہ کرام خیر و بھلائی کے سیکھنے کے حد درجہ شائق تھے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تم سے بات تو سچی کی ہے حالانکہ وہ خود تو جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم تین راتیں کس سے باتیں کرتے رہے ہو؟“ میں نے عرض کی، نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا ”وہ شیطان تھا۔“ (بخاری، کتاب الوکالۃ)

اس حدیث سے آیت الکرسی کی فضیلت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا نام آیت الکرسی ہونے کی تصدیق بھی معلوم ہوئی ہے۔اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شیطان جن نے ایسے چوری نہیں کی جیسا کہ وہ عام حالت میں ہوتے ہیں یعنی ہمیں نظر نہیں آتے بلکہ جو بھی واقعہ ہوا انسانی شکل میں ہی ہوا، وہ شیطان انسان بن کر ہی آیا۔اگر آج بھی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو انسانی شکل میں ہی ہوگا، ایسا نہیں ہو سکتا کہ جن اپنی ان تمام توانائیوں اور طاقتوں کو ہمارے خلاف استعمال کر سکے جو اللہ نے اسے دی ہیں، اگر ایسا ممکن ہوتا تو دنیا میں ہر طرف فساد ہی فساد ہوتا۔

قرآنی سورتوں کے موکل

عملیات کی دنیا میں ایک اور من گھڑت چیز قرآنی سورتوں کے موکل ہیں۔سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ ہم جس دین کو ماننے والے ہیں وہ من گھڑت، بے بنیاد، یا کمزور دین نہیں بلکہ مضبوط، قیم، باحوالہ اور مدلل دین ہے جو ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اور صحابہ کرام کے واسطے سے پہنچا ہے۔اللہ نے جو دین اپنی نبی اور رسول کو دیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری ذمہ داری سے اپنی امت تک پہنچایا اور جو چیز امت کو پہنچانے والی نہیں تھی وہ آپ نے نہیں پہنچائی، اس کی ایک مثال قرآن کے حروف مقطعات ہیں، یعنی وہ حروف جو بعض سورتوں کے آغاز میں ہیں جیسے: الم، حم، طس، المر وغیرہ۔ان حروف کا کیا معنی ہے یہ حضور نے امت کو نہیں بتایا اس لیے مفسرین بھی ان حروف پر آکر یہی لکھ دیتے ہیں: اللہ اعلم بمرادہ، یعنی اللہ ہی ان کی مراد جانتا ہے۔

جادوگر عاملین نے اپنی طرف سے قرآن کی سورتوں کے موکلین کا عقیدہ گھڑ کر لوگوں میں مشہور کر دیا ہے کہ قرآنی سورتوں کے الگ الگ موکل ہیں بعض تو کہتے ہیں ہزاروں لاکھوں موکل ہیں۔مثلاً سورہ یس کے بارے کہتے ہیں اس کا موکل شیر کی شکل کا ہوتا ہے وغیرہ۔پھر ان موکلین کو حاضر کرنے اور ان سے کام لینے کے من گھڑت چلے ایجاد کر لیے گئے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے ان عاملین کو قرآنی سورتوں کے موکل کہاں سے نظر آگئے، جو موکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کو نہ نظر آئے عاملین نے انہیں نہ صرف ڈھونڈ لیا بلکہ انہیں قید کرنے اور قابو کرنے کا طریقہ بھی ڈھونڈ لیا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک دیوبندی مفتی عامل نے اس نظریے کو قرآن وحدیث ثابت کرنے کے لیے یہ کہہ دیا کہ موکل سے مراد فرشتے ہیں، یعنی جب یہ کہا جاتا ہے قرآنی سورتوں کے موکل ہیں تو اس سے مراد فرشتے ہیں اور پھر مثال دیتے ہوئے کہا کہ جنگ بدر میں جو فرشتے نازل ہوئے تھے وہ بھی موکل تھے (سبحان اللہ)۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر فرشتوں کو آپ فرشتہ ہی کہیں موکل کہنے کی کیا ضرورت ہے، آپ یوں کیوں نہیں کہتے کہ قرآنی سورتوں کے فرشتے ہیں؟۔

دوسری بات یہ کہ اگر موکل سے مراد فرشتے ہیں تو پھر جب آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں چلہ کرنے سے موکل قابو آجاتے ہیں تو معنی یہ ہوا فلاں چلہ کرنے سے فرشتے قابو آجاتے ہیں؟۔ یہ تو بہت ہی خطرناک عقیدہ ہوا کہ فرشتوں کو قابو کرنے کے چلے کرائے جاتے ہیں حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ فرشتے ہم انسانوں کے قابو یا کنٹرول میں آجائیں۔

تیسری بات یہ کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کچھ نہ کچھ تو اس میں حقیقت ہو گی نا؟ جب اتنا شور ہے اور اتنے عامل اس بارے بات کرتے ہیں اور اتنی اتنی عملیات کی کتابوں میں اس بارے لکھا ہے؟۔ بات دراصل یہ ہے کہ جادوگر عاملوں نے شیطانوں کے بتائے ہوئے طریقوں سے کچھ چلے بنائے ہوئے ہیں جب کوئی آدمی وہ چلے کرتا ہے تو اسی نوے فیصد لوگ پاگل ہو جاتے ہیں اور پھر معاشرے میں ننگے بدن بازاروں میں پھرتے نظر آتے ہیں۔ جو دس بیس فیصد کامیابی سے وہ چلہ کر ہی لیتے ہیں ان کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ چلے کے اختتام پر ایک شیطان جن اس کے پاس آتا ہے اور اس کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اور وہ شیطان اس چلہ کرنے والے کو قابو کر لیتا ہے جب کہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے میں نے اسے قابو کر لیا ہے۔ پھر وہ شیطان معاہدے کے مطابق کچھ کام اس کے کرتا ہے اور کچھ کام اس سے کرواتا ہے مثلاتم نے آئندہ گوشت نہیں کھانا، آئندہ لہسن نہیں کھانا، اتنا عرصہ نہانا نہیں، فلاں مسئلہ حل کرنے کے لیے گٹر کے اندر بیٹھ کر یہ پڑھنا ہے تو فلاں مسئلہ حل ہو گا، فلاں مسئلہ کے لیے کسی محرم عورت سے منہ کالا کرنا ہے، فلاں مسئلہ کے لیے کسی نابالغ بچے بچی کو اغواء کر کے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کرنی ہے اور پھر گلا دبا کر اسے مار دینا ہے وغیرہ وغیرہ۔

چوتھی بات ان نوجوان علماء سے عرض کروں گا جو عملیات سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے آپ نے آٹھ دس سال مدرسے میں پڑھا، سینکڑوں کتابیں درس نظامی میں پڑھیں، لاکھوں صفحات چھانٹ مارے، قرآن اور قرآن کی کئی تفاسیر پڑھیں، صحاح ستہ اور بے شمار حدیثیں پڑھیں، فقہ اصول فقہ اور نہ جانے کیا کیا علوم اور کیا کیا کتابیں پڑھیں، کیا آپ نے ان دس بارہ سالوں میں ان ہزاروں درس نظامی کی کتابوں اور نصاب میں ایسی کوئی بات پڑھی جو عاملین نے بنائی ہوئی ہیں؟۔

قرآن شفاء ہے یا دوا ہے؟

قرآن حکیم میں تین مقامات پر شفاء کا ذکر ہے۔ ایک سورہ یونس میں فرمایا:

یاایھاالناس قدجاء تکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور، وھدی ورحمة اللمومنین (یونس 57)۔

اے انسانو! آگئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور شفاء اس کے لیے جو سینوں میں ہے، اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت۔

دوسری جگہ فرمایا:

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمة اللمومین (بنی اسرائیل 82)

اور ہم قرآن میں سے جو اتارتے ہیں وہ شفاء اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

تیسری جگہ فرمایا:

قل ھو للذین آمنوا ھدی وشفاء (حم سجدہ فصلت 44)

کہ دو یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔

پہلی بات یہ نوٹ کرلیں کہ قرآن میں قرآن کو شفاء کہا گیا ہے، دوا نہیں کہا گیا، یعنی قرآن شفاء ہے دوا یا دوائی نہیں ہے۔

دوسری بات یہ نوٹ کریں کہ دو مقامات پر مطلقا شفاء کہا ہے جبکہ ایک مقام پر اسے ان بیماریوں سے شفاء کہا ہے جو سینوں میں ہیں۔ سینوں میں کیا بیماریاں ہیں؟ سینوں کی بیماریاں نظریات وعقائد کا خراب ہونا۔اسی طرح روحانی بیماریاں یعنی حسد، بغض، تکبر، کینہ، حب دنیا، حب مال وغیرہ یہ سینوں کی بیماریاں ہیں اور قران ان سے شفاء ہے۔ عقیدہ اور نظریہ اس کا تعلق دل ودماغ سے ہوتا ہے اور قرآن اس کے لیے شفاء ہے، عقیدہ اور نظریہ بنیاد ہوتی ہے اگر یہ بنیاد درست ہو جائے تو سارے معاملے ٹھیک ہو جاتے ہیں، اگر یہ بنیاد ہی غلط ہو تو پھر سارا معاملہ ہی غلط ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن اس اعتبار سے شفاء ہے کہ یہ سینوں کی بیماری یعنی دل ودماغ کے فساد کو درست کرتا ہے، انسان کے عقیدے اور نظریے اور سوچ کو ٹھیک کرتا ہے، چنانچہ اس سے سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے زیادہ تر مسائل کا تعلق ان کی سوچ کے ساتھ ہوتا ہے، ایک مسئلہ ایک آدمی کے لیے پہاڑ ہوتا ہے لیکن وہی مسئلہ دوسرے آدمی کے لیے تنکا ہوتا ہے وجہ صرف سوچ کا فرق ہے۔

یہی وجہ ہے عاملین کی شکل میں جو شیاطین ہمارے معاشرے میں بیٹھے ہیں وہ بھی کسی کو پھنسانے کے لیے پہلا حملہ آنے والے کی سوچ پر کرتے ہیں، اور اسے بتاتے ہیں کہ تم پر تمہارے کسی حاسد نے تعویذ کردیے ہیں، تمہاری پریشانیوں کی وجہ کوئی دشمن ہے، کوئی ہوائی چیزیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ سوچ آنے والے کے دل ودماغ میں پیوست ہو جاتی ہے تو اس کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور پھر وہ شیطان عامل اس سے پیسے کھاتا رہتا ہے۔

جبکہ کوئی شخص جب قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے تو قرآن اسے سمجھاتا ہے کہ تم پر مصیبت اور پریشانی یا تو تمہارے اعمال بد کی وجہ سے آتی ہے اور یا آزمائش ہوتی ہے بہر حال ہر دو صورت ہوتی وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے، تمارا چاچا، ماما، ساس، بہو تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سوا نہ کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ کوئی نقصان کر سکتا ہے۔

اسی طرح مسائل کے حل کے لیے شیطان عاملین لوگوں کو کاغذ کی پرچیاں دیتے ہیں، اسے پہن لو، اسے جلا دو، اسے بہادو، اسے قبرستان میں دفنادو، اسے درخت سے لٹکادو وغیرہ۔ جبکہ قرآن اس کے برعکس کچھ اور رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے سے قرآن کی یہ سوچ ذہن میں جاتی ہے کہ مسائل آتے بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور ان کو دور بھی اللہ ہی نے کرنا ہے۔ اس سوچ کے آتے ہی سارے بوجھ اتر جاتے ہیں، اور ایسی صورت میں قرآن پڑھنے والا بجائے عاملوں کے پیچھے جانے کے بجائے مسجد کی طرف بھاگتا ہے، توبہ استغفار، اور رجوع الی اللہ کرتا ہے۔

قارئین اس ساری بات کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم جسمانی بیماریوں کے لیے علاج کو ترک کر دیں، کیونکہ میں نے پہلے کہا کہ قرآن کو شفاء کہا گیا ہے دوا نہیں کہا گیا۔ دوا کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشادات ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ ہم اسباب کے درجے میں بہتر سے بہتر علاج کے معروف اور جائز طریقوں اور ادویات کو استعمال کریں۔

معجزہ، کرامت، جادو میں فرق

ایسا عمل کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر ہو

مجھے کسی کا میسج آیا کہ میں عملیات سیکھنا چاہتا ہوں، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میرے ہاتھ پر معجزے ظاہر ہوں۔ اس میسج سے آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ ہمارے معاشرے میں کتنی جہالت ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں عاملین کے ہاتھ پر معجزے ظاہر ہو سکتے ہیں۔

جادو

جادو کچھ افعال، اعمال، منتر وغیرہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یعنی جادوگر کچھ پڑھتا ہے، یا کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں کوئی عجیب کام ظاہر ہوتا ہے اور اس کے پیچھے شیطانی قوتیں ہوتی ہیں۔

کرامت

کرامت کسی اللہ کے نیک بندے کے ہاتھ پر خود بخود ظاہر ہوتی ہے، کرامت کا ظہور اتفاقاً ہوتا ہے، یعنی ایسا نہیں کہ اللہ کا بندہ جب چاہے کرامت دکھادے بلکہ اللہ جب چاہتا ہے کرامت کا ظہور اپنے بندے کے ہاتھ پر کسی خرق عادت یعنی غیر معمولی کام کا ظہور کر دیتا ہے۔

معجزہ

معجزہ اس خرق عادت کام کو کہتے ہیں جو کسی نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ خرق عادت یعنی کوئی ایسا کام جو عام عادت میں ایسا نہ ہو سکے۔ یاد رکھیں معجزہ انبیاء کی خصوصیت ہوتا ہے، نبی کے علاوہ کسی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر نہیں ہوتا۔ اور نبی کے ہاتھ پر بھی معجزہ اللہ کے حکم سے ہی ظاہر ہوتا ہے، خود نبی جب چاہے اور جہاں چاہے معجزہ ظاہر نہیں کرتا۔

اگر کوئی خرق عادت کام کسی نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہا جائے گا، اور اگر کوئی خرق عادت کام کسی عام انسان کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر وہ بندہ نیک انسان ہے اللہ کا ولی ہے تو ہم اسے کرامت کہیں گے اور اگر وہ نیک انسان نہیں ہے تو پھر اس خرق عادت کام کو شعبدہ بازی، چالاکی نظر بندی وغیرہ کہا جائے گا۔

معجزے اور جادو میں ایک اور فرق

معجزے اور جادو میں ایک اور فرق یہ بھی ہے کہ معجزے میں چیزوں کی حقیقت تبدیل ہوتی ہے جبکہ جادو میں حقیقت تبدیل نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کی نظروں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے۔ جادوگروں نے جو رسیاں پھینکی تھیں وہ حقیقت میں سانپ نہیں بنی بلکہ لوگوں کو سانپ نظر آرہی تھیں، جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے جب عصاء پھینکا تھا وہ حقیقت میں سانپ بن گیا تھا۔

نکتے کی بات

اگر کوئی شخص خرق عادت کام کرتا ہے، تجربات کی روشنی میں، یا ہاتھ کی صفائی سے یا جادو کے ذریعے تو کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہی شخص نبوت کا دعویٰ کر دے تو پھر یہ خرق عادت کام نہیں کر سکے گا۔

پیر کون

پیر کون ہوتا ہے، کیا تعویذ گنڈے، نقش اور عملیات کا کام کرنے والے پیر ہوتے ہیں؟اس سوال کا جواب ہے نہیں، یہ لوگ پیر نہیں ہوتے۔ پیر کا معنی ہوتا ہے وہ شخص جس کی پیروی کی جائے اور مرید کا معنی ہے کسی پیر کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ اور آئندہ اچھے راستے پر چلنے کا ارادہ کرنے والا۔(مرید بمعنی ارادہ کرنے والا)۔ پیر وہ ہوتا ہے جو شریعت اور طریقت کے راستے پر خود بھی چلتا ہے اور لوگوں کو بھی چلاتا ہے، پیر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو دنیا سے نکال کر آخرت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

جبکہ عملیات کی دنیا میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہوتی، یہاں تو لوگوں کو اللہ سے ہٹا کر دنیا کے پیچھے لگایا جاتا ہے، ایک عام بندہ جس کا یقین اللہ کی ذات پر ہوتا ہے، عملیات والے اس کا یقین اللہ سے ہٹا کر من گھڑت تعویذات اور کاغذ کی پرچیوں پر لگا دیتے ہیں۔ایک عام آدمی کا یقین ہوتا ہے پریشانی اللہ کی طرف سے آتی ہے لیکن عملیات والے اس کے ذہن میں یہ ڈال دیتے ہیں کہ پریشانی فلاں رشتہ دار کی طرف سے آئی ہے اس نے تمہارے ساتھ یہ کر دیا وغیرہ

یہاں تو ایک مرد یا عورت عامل کے پاس آتا ہے،اپنی پریشانی بتاتا ہے،اور عامل کی نظر اس کی جیب پر ہوتی ہے، عامل اپنی مہارت کے مطابق اس مرد یا عورت کو گھیر کر پیسہ کے ساتھ ساتھ،بس چلے تو عورت کی عزت بھی لوٹ لیتا ہے۔ عملیات کا کام کرنے والوں کو عرف عام میں عامل کہا جاتا ہے،حقیقت میں یہ عامل نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہوتے ہیں۔انہوں نے بازاری کتابوں سے چند عملیات،چند تعویذات،اور چند جنتر منتر سیکھے ہوتے ہیں۔ جس نے جتنی عملیات سیکھی ہوتی ہے وہ اتنا ہی جادوگر ہوتا ہے۔

یاد رکھیں! پیری مریدی کی دنیا الگ دنیا ہے،وہ تصوف کی دنیا ہے،وہ اولیاء اور نیک لوگوں کا راستہ ہے،اس کا عملیات کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں،بلکہ اصل پیر اور ولی تعویذات و عملیات کے چکروں میں بالکل نہیں پڑتا بلکہ لوگوں کو اللہ سے جوڑتا اور اللہ پر ہی یقین بٹھاتا ہے۔اصل پیر لوگوں کو قرآن سناتا اور قرآن سمجھاتا ہے،اصل پیر کبھی بھی لوگوں میں اپنی ایسی مقبولیت نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے گرد اکھٹے ہوں اور اسے کوئی بڑی چیز سمجھنا شروع کر دیں۔

عامل آپ سے کیا کیا کرواتے ہیں:

مجھے کسی نے ایک تعویذ بھیجا اور کہا کہ یہ تعویذ مجھے چاندنی چوک راولپنڈی سڑک پر سے ملا ہے۔ جب میں نے اسے دیکھا تو اس میں الٹا سیدھا سورہ فلق لکھی ہوئی تھی اور کہا گیا تھا اس تعویذ کو چوراہے میں پھینک دیں۔ یعنی لوگ اس پر پاوں رکھ کر گزریں گے تو آپ کی نظر اترے گی۔ اس واقع سے معلوم ہوا عملیات کرنے والے نہ صرف خود قرآن کی توہین کرتے ہیں بلکہ آپ سے بھی قرآن کی توہین کرواتے ہیں۔ عامل تو انسانی شکل میں شیطان ہوتے ہیں انہوں نے تو یہ شیطانی کام کرنا ہے، آپ نے کیسے بچنا ہے یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ جتنا قرآن وسنت سے جڑیں گے۔ جتنا قرآن ترجمے اور تفسیر کیساتھ پڑھیں گے۔ انبیائے کرام اور خاص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے حالات زندگی کو پڑھیں گے اتنا ہی آپ آج کے دور کے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ عملیات کی دنیا اتنی گندی دنیا ہے کہ اس میں آپ نہ تو کسی مسلک پر اعتماد کریں اور نہ ہی کسی پگڑی اور داڑھی پر اعتماد کریں۔ آپ نے اپنی حفاظت خود کرنی ہے اور یہ حفاظت آپ کو قرآن فراہم کرے گا۔ آپ جتنا قرآن سے دور ہوں گے اتنا ہی فتنوں میں گرفتار ہوتے چلے جائیں گے اور جتنا قرآن سے جڑیں گے اتنا ہی فتنوں سے محفوظ ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ کے جیب میں جو موبائل ہے اس میں دنیا کی ہر زبان میں ترجمہ شدہ قرآن اور اس کی تفاسیر موجود ہیں، ان کا مطالعہ کریں اور اپنی حفاظت خود کریں۔

باب یازدھم

تعویذ ڈی کوڈنگ اوران کی سکیمز

معرکہ حق و باطل

اس دنیا میں انسان کی آمد سے ہی شیطانیت کے ساتھ کشمکش کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ شیطانی قوتیں اپنا زور لگا رہی ہیں اور رحمانی قوتیں اپنا زور لگا رہی ہیں۔ چنانچہ شیطانی قوتیں ہر میدان میں ہر حربے اور ہر چربے کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ انہی حربوں میں سے ایک حربہ عملیات کے میدان میں اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگوں کو دھوکے میں ڈال کر گمراہ کرنا بھی ہے۔ چنانچہ غیر معروف الفاظ پر مشتمل تعویذات اور نمبروں، نقوش اور اعداد و حروف پر مشتمل کوڈڈ تعویذات کی ایک بھرمار ہے جسے بغیر سوچے سمجھے اور جانے محض بازاری کتابوں سے نقل کر کے کئی علماء بھی عوام میں بانٹ رہے ہوتے ہیں۔

تعویذات کی ڈی کوڈنگ

تعویذات کو ڈی کوڈ کرنا اور یہ جاننا کہ اس کے پیچھے کیا ہے بہت محنت، ذہانت اور جان فشانی کے ساتھ ساتھ وقت طلب کام ہے۔ جس پر اگر کام کیا جائے تو بڑے بڑے انکشافات ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں تعویذات کی کئی اسکیمز متعارف ہیں لیکن ان میں سے تین چار اسکیمز بہت مشہور ہیں۔

1۔ ابجد کی کوڈنگ اسکیم

حروف ابجد کیا ہیں اور ان کی شرعی حیثیت کیا ہے اس پر کتاب میں پہلے بھی تفصیلی بات ہو چکی ہے، ابجد ایک کوڈنگ اسکیم ہے جس میں عربی کے حروف تہجی جو الف، با، تا، ثا سے شروع ہو کر واو، ہمزہ، ی۔ پر ختم ہوتے ہیں۔ لیکن

عملیات کی شیطانی دنیا میں ان حروف کی ترتیب کو الٹ کر انہیں رومن حروف یعنی A,B,C کی ترتیب پر کیا جاتا ہے، اور پھر ان کی کاونٹنگ ویلیو نکالی جاتی ہے۔یعنی اب ت ث کے بجائے اب ج د اور پھر ان کو نمبروں کی ویلیو دے کر ان نمبروں کو ناموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاا گر حروف تہجی میں یہ لکھا جائے کہ یا ابلیس مدد کر۔تو کوئی بھی عام سا مسلمان بھی نہ تو یہ تعویذ لے گا اور نہ اس پر یقین کرے گا۔اس لیے اسی جملے کو حروف ابجد میں تبدیل کر کے نمبروں سے لکھ دیا جاتا ہے جسے عام لوگ تو عام لوگ ہیں اکثر عاملین بھی کو بھی نہیں پتا ہوتا کہ میں جو نمبر لکھ کر دے رہا ہوں یہ کس عبارت کی کوڈنگ ہے۔

جب عاملین سے پوچھا جائے کہ آپ قرآنی آیت کو پڑھنے کے لیے کیوں نہیں یا کم از کم آیت ہی کو لکھ کر کیوں نہیں دیتے؟ تو ان کا جواب ہوتا ہے جب آیت کو نمبروں میں بدلا جاتا ہے تو اس کی تاثیر زیادہ ہو جاتی ہے۔

تعویذ مثلث الغزالی

مثلث الغزالی ایک مشہور تعویذ ہے جس کے نو خانے ہوتے ہیں اور اکثر عاملین مختلف مقاصد کے لیے یہ تعویذ لوگوں کو دیتے رہتے ہیں۔اس کے خانوں میں درج نمبروں کو کسی بھی طرف سے جمع کیا جائے تو ہر طرف سے پندرہ ہی جواب آتا ہے،اسے میجک سکوائر کہا جاتا ہے، یہ بھی ایک فن ہے جس میں انگریز بہت ماہر ہیں۔

4	9	2
3	5	7
8	1	6

اب ان نمبروں کو حروف ابجد کے لحاظ سے ہم ڈی کوڈ کر کے لکھتے ہیں۔

د	ط	ب
ج	ھ	ز
ح	ا	و

پہلی لائن کے تین حروف کا مجموعہ ''بطد'' ہے۔دوسری لائن کے تین حروف ''زہج'' اور تیسری لائن کے تین حروف کا مجموعہ ''واح'' ہے۔یہ تینوں غیر معروف،نامعلوم نام ہیں بلکہ بعض ماہرین نے انہیں شیطانوں کے نام قرار دیا ہے۔اگر شیطانوں کے نام نہ بھی ہوں تب بھی ایک مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں اور تمام مسالک کا فتوی بھی یہی ہے کہ غیر معروف الفاظ اور نمبروں کے تعویز پہننا جائز نہیں۔جیساکہ عرض کیا کہ اس تعویز کو عاملین کے ہاں مثلث الغزالی کہا جاتا ہے یعنی یہ تعویز امام غزالی رحمہ اللہ نے بنایا ہے۔یہ بات بالکل غلط ہے یہ تعویز ان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔

اس تعویز کا استعمال

اس تعویز کا استعمال زیادہ تر جدائی ڈالنے کے لیے کیا جاتا ہے۔جادو گروں کے ہاں تین اور نو اور پندرہ کا ہندسہ زیادہ تر جدائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے،اور یہی تکنیک یہاں بھی استعمال ہوئی ہے تین خانے ہیں جن کا ٹوٹل نو بنتا ہے اور ہندسوں کا ٹوٹل ہر طرف سے پندرہ ہی بنتا ہے۔اور ایسے ہی شیطانوں کے نام بھی لکھے گئے ہیں جو تین حرفی ہیں۔

2۔سیون سٹار آف بائبلون

بابل شہر جادو گری کی دنیا میں ہزاروں سال سے مشہور و معروف رہا ہے۔بابل شہر پر ایک ایسا دور بھی گزرا ہے کہ جادو گروں نے جادو کو ایک معزز،مبارک اور روحانی علم قرار دے کر سارے لوگوں کو اس پر کار ثواب سمجھ کر لگا دیا تھا۔اور اس کی نسبت وہ انبیاء کی طرف کرتے تھے کہ یہ ان کا سکھایا ہوا علم ہے،بالکل ایسے ہی جیسے آج کل بہت ساری جادو گری کی کتابیں اولیاء کی طرف منسوب کر کے مارکیٹ میں پھیلادی گئی ہیں۔چنانچہ اسی بات کی رد کے لیے اللہ تعالٰی نے وہاں دو فرشتوں ہاروت ماروت کو بھیجا جو لوگوں کو جادو کرنے کے طریقے اس لیے بتاتے تھے تاکہ ان کی پریکٹس کرنے سے بچا جائے اور ان کے غیر شرعی اور کفر ہونے کو سمجھایا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے کہ انبیاء کے ہاتھوں کو مافوق الاسباب کام سرزد ہوتے ہیں وہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہوتے ہیں اور معجزہ اور جادو میں فرق کیا ہے۔
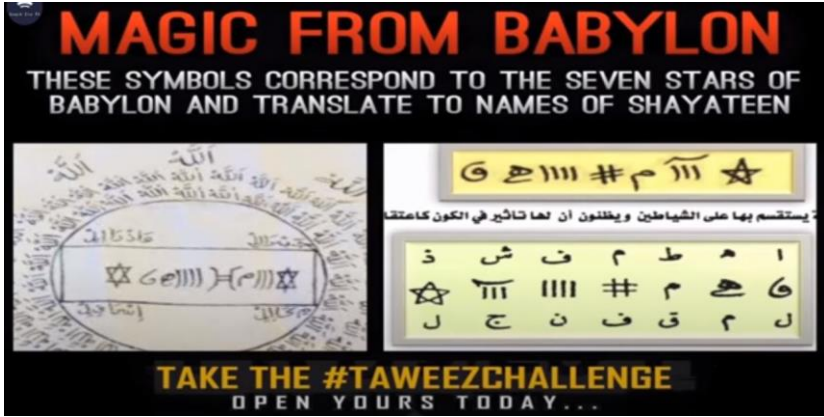
سیون سٹار آف بائبلن کی ہر علامت دو عربی حروف کی نمائندگی کرتی ہے۔اس قسم کے تعویز محبت کے لیے کیے جاتے ہیں۔اس نقش کیا آخری لائن میں سات حروف: ل،م،ق،ف،ن،ج،ل۔ یہ دراصل بابل کے سات شیطانوں یا دیویوں کے ناموں کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، کبھی توان دیویوں اور شیطانوں کے نام مکمل لکھ دیے جاتے ہیں اور کبھی ان کے متبادل کے طور پر یہ سات حروف لکھے جاتے ہیں۔

اس بات کو مزید سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل تصویر دیکھیں

١	—	ل	ل	ط	ھـ	ط	ی	ل
٢	—	م	ہ	ط	ھـ	ط	ی	ل
٣	—	ق	ہ	ط	ی	ط	ی	ل
٤	—	ف	ہ	ط	ب	ط	ی	ل
٥	—	ن	ہ	ہ	ط	ط	ی	ل
٦	—	ج	ہ	ط	ل	ط	ی	ل
٧	—	ل	خ	ہ	ط	ط	ی	ل
٨	—	ل	م	ق	ف	ن	ج	ل

پہلا نام: لطھطیل ہے۔ جس کی علامت کے طور پر لام لکھا جاتا ہے۔

چونکہ شیطان کا کام لوگوں کو اس قرآن سے دور کرنا ہے جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا اس لیے عاملین شیطانی راستہ پر چلتے ہوئے لوگوں کو بجائے اس کے کہ سورہ یس اور قرآن پڑھنے کی تلقین کریں وہ کہتے ہیں آپ یہ نمبروں والا سورہ یس کا نقش گلے میں پہنیں اور پانی میں گھول کر پیئیں۔ کوڈنگ میں تبدیل کرنے کا مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ قرآنی الفاظ سے دور کیا جائے بلکہ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ان آیات میں تبدیلی کر کے اس میں شیطانوں کے ناموں کو شامل کیا جائے قرآن کے معنی اور مفہوم کو بدلا جائے چنانچہ اس اوپر والے نقش میں بھی کچھ ایسا ہی کیا گیا ہے۔

اس نقش میں قرآن کی آیت

فمنھا رکوبھم ومنھا یاکلون

میں رکوبھم کی جگہ کوئی اور نام شامل کر لیا گیا ہے۔

4۔یہودیوں کی کوڈنگ

بعض تعویذات میں عبرانی سریانی اور دیگر غیر معروف ومتروک زبانوں کی کوڈنگ ہوتی ہے جیسا کہ اس نقش میں آپ دیکھ سکتے ہیں:

In numbers

4	9	2
3	5	7
8	1	6

In Hebrew letters

ד	ט	ב
ג	ה	ז
ח	א	ו

چنانچہ کسی اور زبان میں وہی مثلث الغزالی کو لکھا گیا ہے۔
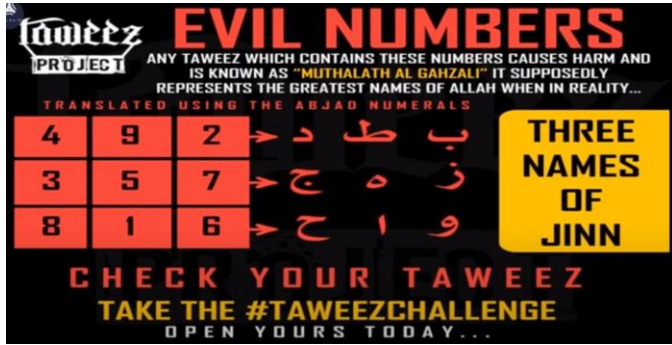
جادو گروں کے ہاں مختلف عملیات میں تعداد اور ان کا جفت طاق ہونا بڑا اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ مثلاہندسوں میں تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور پندرہ کی خاص اہمیت ہے اور مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تین نمبر عام طور پر کسی بیماری وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی اس کے لیے جو نقش بنائیں گے اس کے خانے تین ہوں گے یا تین کے عدد کو مختلف طریقوں سے عمل میں لایا جائے گا۔

پانچ کا عدد حفاظت کے لیے۔ سات کا عدد محبت کے لیے، نو اور پندرہ کے عدد کو نفرت اور جدائی کے لیے استعمال کرتے ہیں، اسی طرح گیارہ نمبر کو کسی کو قتل کرنے کے لیے۔

اس تصویر میں کنگھی کو دیکھیں جو کسی کو قتل کرنے کے لیے جادو کیا گیا ہے۔
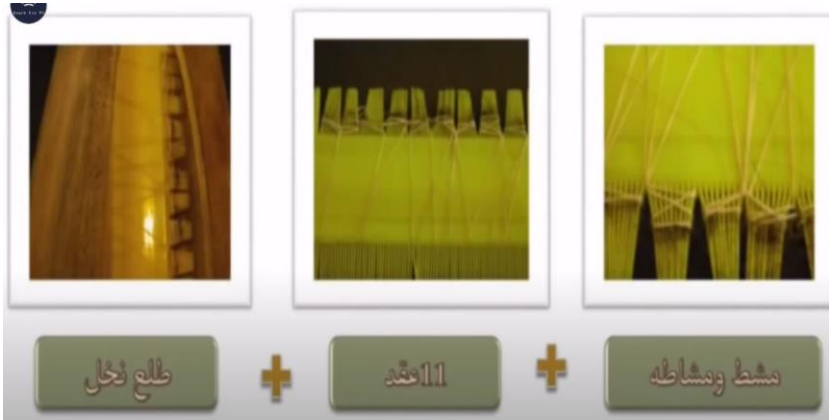
اس میں کنگھی کے گیارہ دندانوں کو باندھا گیا ہے، اور گیارہ حصے کیے گئے ہیں، جس دھاگے سے باندھا ہے اس کو گیارہ گرہیں لگائی گئی ہیں، اور اس مقتول کے گیارہ بال لگائے گئے ہیں۔

عملیات میں ماں کے نام کی اہمیت

عملیات کرنے والے ماں کا نام ضرور معلوم کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے وہ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔؟
دراصل انسان چار قسم کے اخلاط یا ایلیمنٹ سے بنا ہے: آگ، پانی، ہوا، مٹی۔ جس کے لیے عمل کرنا ہو، عملیات کی دنیا میں اس کے بارے یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ شخص ان چار اخلاط میں سے کس کے زیادہ قریب ہے، یا اس شخص میں کون سے خلط کا غلبہ ہے۔
مثلاً: زید بن آنم۔ اس کے اعداد نکال کر جمع کریں گے، ٹوٹل کو تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزار کر بارہ کے اندر لائیں گے، جو جواب آئے گا اسے علم نجوم کے حساب سے اس کا ستارہ معلوم کرتے ہیں اور اس کے ذریعے اس کا مزاج معلوم کرتے ہیں کہ یہ چار اخلاط میں سے کس کے قریب ہے۔

اس سارے طریقہ کار سے جب خلط معلوم ہوتا ہے تو اس کے مطابق اس شخص پر عمل یا تعویذ کیا جاتا ہے۔
اگر آگ کے قریب ہو تو جلانے والا تعویذ یا عمل دیا جاتا ہے۔ اگر ہوا کے قریب ہو تو درخت کے ساتھ لٹکانے والا

تعویذ یا عمل دیا جاتا ہے۔اگر پانی کے قریب ہو تو بہانے والا تعویذ یا عمل دیا جاتا ہے۔اور اگر مٹی کے قریب ہو تو دفنانے یا قبرستان میں دفنانے والا تعویذ یا عمل دیا جاتا ہے۔
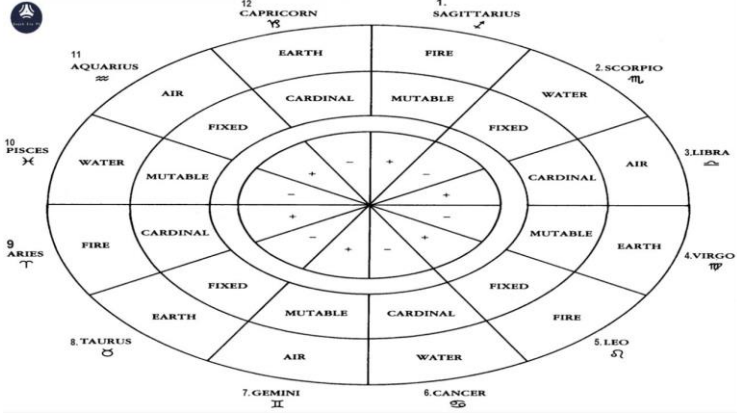
یہاں پر میں نے انتہائی اختصار کے ساتھ چند ایک تعویذوں پر بات کی ہے۔البتہ یوٹیوب پر میرا چینل ہے وہاں میں نے بہت سارے تعویذوں کا پوسٹ مارٹم تصاویر کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے۔آپ وہاں ساری تفصیلات دیکھ سکتے ہیں۔

اب ذرا چند عملیات کی کتابوں پر بھی نظر ڈالتے ہیں

چند کتابوں کا ذکر

مجربات غزالی

مجربات امام غزالی پر میں نے ایک تفصیلی ویڈیو بنائی ہے جسے آپ یوٹیوب کی سرچ بار میں ''مجربات امام غزالی نکتہ گائیڈنس''لکھ کر چینل پر دیکھ سکتے ہیں، یہاں مختصرا یہ عرض کردوں کے مجربات امام غزالی کے نام سے مارکیٹ میں ایک کتاب دستیاب ہے، جسے طالبعلمی کے زمانے میں نے بھی اچھی کتاب سمجھ کر خرید لیا تھا اور کئی بار اسے پڑھا بھی۔ یہ کتاب عالم اسلام کی مشہور شخصیت امام غزالی کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے لکھی ہے۔ ممکن ہے ایسی کوئی کتاب انہوں نے لکھی ہو لیکن اس وقت مارکیٹ میں جو کتاب دستیاب ہے یہ ان کی نہیں ہے، کیونکہ اس کتاب میں انتہائی غلیظ ناجائز اور گمراہ کن عملیات لکھی ہوئی ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ امام غزالی جیسے عظیم شخصیت ایسی بے بنیاد باتوں کو لکھیں گے یا ان پر یقین رکھیں گے۔

اس کتاب میں عجیب وغریب غیر معروف الفاظ میں منتر لکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح قدیم مصری جادو کے نقش اور علامات بطور تعویذ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے عمل لکھے ہوئے ہیں ہم یہ تصور نہیں کر سکتے کہ امام غزالی جیسی عظیم شخصیت ایسی گھٹیا عملیات لکھیں گے۔ اسی طرح کسی بھی عورت کو ہمبستری کے لیے مائل کرنے کا عمل بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

اسی طرح ایک عمل لکھا ہوا ہے جس میں قرآن کی آیات کو اس طرح لکھا گیا ہے کہ ان کا معنی تبدیل ہو جاتا ہے، مثلا:

صم بکم عمی فھم لالالالالالا

ثم النصر فواصرف اللہ قلوبھم انھم قوم لالالالالالا

افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لالالالالالالالا

وجعلنا من بین اید یھم سدو من خلفھم سدا فاغشینھم فھم لالالالالا

وغیرہ وغیرہ

اسی طرح کچھ عمل لکھے ہوئے ہیں کہ مرد اپنی شرمگاہ پر لکھے۔اور کچھ عورت اپنی شرمگاہ پر لکھے، نعوذ باللہ۔

اسی طرح ایک بالکل فضول بات اور لغو عمل لکھا ہے کہ پانی سے دودھ بنانے کے لیے یہ عمل کریں۔کیا امام غزالی جیسی علمی اور معتبر شخصیت ایسے فضول عمل جن کا نہ سر ہے نہ پیر وہ لوگوں کو سکھاتے رہے یا کرتے رہے؟

اسی طرح اس کتاب میں ایک عجیب سا نقش بنایا ہوا ہے جو نہ قرآن ہے نہ سنت ہے، نہ دین ہے نہ شریعت ہے، بلکہ بابل اور مصریوں کے قدیم جادو کی کتابوں سے نقل کیا ہوا نقش ہے جس کے فوائد یہ لکھے ہوئے ہیں:

دشمن کی دکان بند کرنا، دشمن کی زبان بند کرنا، دشمن کا پیشاب بند کرنا۔(ظاہر ہے لوگ یہ عمل امریکا یا انڈیا کے دشمن کے لیے تو نہیں کریں گے بلکہ اپنے ان دشمنوں کے لیے کریں گے جو آس پاس رہتے ہیں، مثلا بہو، ساس، چچا، ماموں، پڑوسی وغیرہ)۔اسی طرح کسی کو گھر سے بھگانا، کسی کے جسمانی عضو(دل، جگر، دماغ، گردہ) خراب کرنا، کسی کو بیمار کرنا، کسی کو معذور کرنا، کسی کی شرمگاہ کو گرہ لگانا، کسی کو ایسا کرنا کہ وہ پانی پینے کے قابل نہ رہے۔(کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ آپ کسی کو جان بوجھ کر بیمار کریں)۔کسی کی کھیتی برباد کرنا، کسی کی شادی رکوانا، کسی کے کنویں کو بند کرنا، بارش روکنے کا عمل، بادشاہ کو جہاد سے روکنا۔نعوذ باللہ من ذالک۔کیا یہ اسلامی عمل ہے جس میں جہاد سے روکنے کا عمل بتایا ہوا ہے۔

عربی کتاب سے اردو میں ترجمہ کرنے والے دارالعلوم کراچی کے فاضل اور مزید تحقیق کر کے تصدیق کرنے والے حیدرآباد کے ایک مفتی صاحب جنہوں نے دس دس بارہ بارہ سال مدارس میں تعلیم حاصل کی لیکن ان کے اندر اتنی عقل بھی نہیں پیدا ہو سکی کہ جو چیز امام غزالی کی طرف منسوب کی گئی ہے آیا وہ دین کے اصولوں اور قرآن و حدیث کی روح کے مطابق ہے بھی یا نہیں؟ کیا امام غزالی جیسی شخصیت بھی اتنی گھٹیا باتیں اور بے بنیاد عملیات کو لکھ

سکتے ہیں؟ بہت افسوس کا مقام ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ آج کے علماء میں اتنی بھی قابلیت نہیں کہ وہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں۔

خزینہ عملیات

اس کتاب پر بھی میری ویڈیو بڑی تفصیل اور حوالوں کے ساتھ موجود ہے جسے آپ یوٹیوب پر دیکھ سکتے ہیں۔ ویسے تو بے بنیاد عملیات کی کتابیں بے شمار ہیں، لیکن میں چند ایک وہ کتابیں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جن کے ٹائٹل پر کسی عالم دین کا نام ہے اور وہ اس عالم دین کی نسبت سے دینی کتاب اور شرعی اعتبار سے مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ خزینہ عملیات بھی انہی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جس کے ٹائٹل پر مولانا علامہ صوفی عزیز الرحمن پانی پتی کا نام لکھا ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں لکھا ہے کوئی ستارہ سعد ہوتا ہے اور کوئی ستارہ منحوس ہوتا ہے، اسی طرح کتاب کے آخر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دن بھی منحوس ہوتے ہیں۔ یہ بات دین اسلام کے بنیادی عقائد کے منافی اور کاہنوں، عرافوں نجومیوں کے عقیدے کے مطابق ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں بھی قدیم مصری جادو کے تعویذ، نقش، جنتر، منتر اور عملیات ہیں۔ کتاب میں صرف محبت کے عملیات یعنی کسی عورت یا لڑکی کو پھنسانے کے ستر کے قریب عمل لکھے ہوئے ہیں، یعنی مولانا صاحب آوارہ لڑکوں ٹھرکی مردوں کی دل کی آواز بنے ہوئے ہیں۔

ایک عمل یہ لکھا ہے کہ یہ یہ چیز پڑھ کر پانی پر دم کریں، اور پھر اس پانی کو اپنے منہ میں لے کر غرارہ کریں، اور پھر اس پانی کو ایک برتن میں الٹی کر کے اس مرد یا اس عورت کو پلا دیں جسے آپ پھنسانا چاہتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کو پھنسانا کتنا درست ہے، یہ عمل ہی ناجائز ہے کہ آپ اپنے غرارہ کیے ہوئے پانی کو لاعلمی میں کسی کو پلا دیں۔

اسی طرح محبت کے لیے ایک عمل یہ لکھا ہے کہ آپ نے فلاں سورت بالکل ننگے ہو کر لکھنی ہے، یعنی شلوار قمیص اتار کر قرآن کو لکھنا ہے، نعوذ باللہ۔ کیا یہ روحانیت ہے؟ کیا یہ اسلام ہے؟ نہیں بالکل نہیں بلکہ یہ توہین قرآن ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں دو افراد کے مابین دشمنی پیدا کرنے کے بہت سارے اعمال لکھے ہیں۔ سورہ بقرہ آیت 102 میں اللہ تعالی نے جادو اور جادو گروں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کا بطور خاص تذکرہ کیا ہے:

فیتعلمون منھما مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ

وہ سیکھتے تھے ایسے عمل جن کے ذریعے میاں بیوی کے درمیان دشمنی اور جدائی ڈالی جا سکے۔

قارئین کرام انہیں کتابوں سے عام لوگ یا عاملین یہ عمل اور تعویذات ساس اور بہو وغیرہ کو لکھ کر دیتے ہیں، یا کسی کا کاروبار برباد کرنے کے لیے دیتے ہیں۔ اسی طرح کچھ نقش قبر میں دفنانے کے لیے دیے ہوئے ہیں، اس طرح کے عملیات بھی جادو گرہی کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں قرآنی آیات کو منتروں میں مکس کر کے لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح سینگوں والی شیطانی اشکال اور نقش اس کتاب میں مختلف کاموں کے لیے دیے ہوئے ہیں۔

ایک روحانی عامل کی خفیہ ڈائری

یہ بہت ہی مشہور کتاب ہے جو پاکستان میں بڑی تعداد میں فروخت کی جارہی ہے۔ یہ کتاب لاہور میں مشہور شخصیت حکیم طارق محمود چغتائی جن کا مسلکی سفر غیر مقلدیت سے شروع ہوتا ہوا دیوبندیت تک آتا ہے اور جن کا کاروباری سفر پنسار سٹور سے شروع ہو کر پی ایچ ڈی حکیم کی ایسی ڈگری تک پہنچتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں دیکھی۔ اسی طرح ان کا علمی سفر ماہرین کی کتابوں کو چوری کر کے پوری کی پوری کتاب اپنے نام سے شائع کرنے سے شروع ہو کر، عبقری رسالے میں فرضی لوگوں کے ناموں سے مجربات شائع کرنے تک آتا ہے۔ جنھوں نے ہر کام کے من گھڑت، بے بنیاد وظائف بنا بنا کر امت مسلمہ کا تصور دین اور تصور قرآن و سنت ایسا بگاڑ دیا ہے جسے ٹھیک کرتے کرتے شاید صدیاں گزر جائیں۔
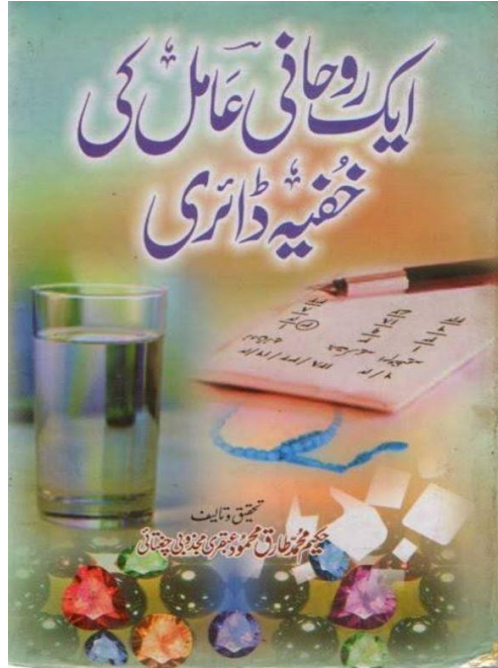
حکیم طارق محمود چغتائی صاحب کی ان گمراہ کن سرگرمیوں کے بارے اکابر علماء کی نجی محافل کی گفتگو میں ان سے بچنے کی تلقین تو ملتی ہے، اور چند ایک حضرات نے فتاویٰ بھی دیے ہیں لیکن ابھی تک کھل کر اور تفصیلی رد اس شخصیت کا نہیں کیا گیا، حالانکہ یہی وقت ہے اس فتنے کی سرکوبی کر دی جائے۔

بہر حال ان کی چند کتابوں پر میں نے ویڈیوز بنانے کا ارادہ کیا تھا اور ایک کتاب جس کا نام روحانی عامل کی خفیہ ڈائری ہے اس پر ایک ویڈیو بنائی تھی اور باقی پر نہیں بنا سکا ان شاءاللہ کوشش ہو گی جلد از جلد باقی ویڈیوز بھی بن جائیں۔ اس کتاب کے بارے جو گفتگو ویڈیو میں کی گئی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب بھی صریح اور واضح جادو ٹونے کے عملیات اور تعویذات سے بھری پڑی ہے۔

میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کا عمل

اس کتاب میں دو افراد یعنی میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کا ایک عمل لکھا ہوا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

جب دو شخصوں میں جدائی مقصود ہو خواہ مرد ہوں یا ایک مرد اور ایک عورت۔ ان دونوں کے دو گڈے بنائیں یعنی

ایک گڈا بنائیں اور ایک گڈی بنائیں، ان کے ناک، کان، منہ سب بنائیں، پھر بتیس سوئیاں لیں اور پھر ایک خاص نجومی حساب کتاب کر کے فلاں آیت پڑھ کر دم کریں اور ان سوئیوں کو ان گڈوں کے دماغ، آنکھیں، کان، نتھے، منہ، پاوں، اور شرمگاہ میں چبھو دیں۔ پھر ان کو مردہ خیال کر کے کفن میں لپیٹ دیں اور دو قبریں کھودیں، اور جنازہ پڑھ کر ان دو گڈوں کو دفنا دیں۔

تیسرا عمل

جب دو شخصوں میں جدائی مفقود ہو خواہ مرد ہی ہوں یا ایک عورت اور ایک مرد ہو۔ اس تفصیل سے یہ مطلب ہے کہ اگر دونوں مرد ہوں تو سیاہ کپڑے کے دو گڈے جس سے لڑکیاں کھیلتی ہیں بنوائے اور اگر مرد عورت ہیں تو ایک گڈا اور ایک گڑیا سیاہ کپڑے کی بنوائے اور منہ ناک کان وغیرہ سب بنوائے اور بتیس سوزن لے اور دونوں کے نام کے اعداد بحساب ابجد شمسی نکالے۔ ابد شمسی وہ یہ ہے کہ ترتیب سے حروف کے اعداد لگائے جائیں۔ مثلاً ا/۱۔ ب/۲۔ ت/۳۔ ث/۴۔ ج/۵۔ ح/۶۔ خ/۷۔ د/۸۔ ذ/۹۔ ر/۱۰۔ ز/۲۰۔ س/۳۰۔ اسی طرح جب سو عدد پر آئے تو پھر دونے کر دے۔ یعنی ۲۰۰۔ ۳۰۰ وغیرہ وغیرہ۔ اعداد نکال کر اتنے ہی مرتبہ ان سوئیوں پر آیت پاک پڑھے۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ یہ اس وقت پڑھو جب ماہ آخر اور منقلب کا مہینہ ہو۔ اور پڑھتے وقت کڑوی چیز منہ میں رکھو اور صورت غضبناک بناؤ۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو ان سوئیوں کو دونوں گڑیوں میں مقامات ذیل پر چبھو دو۔

(۱) دماغ، (۲) چشم، (۲) کان، (۲) نتھنے، (۱) منہ، (۱) سینہ، (۱) ناف، (۲) ہتھیلیاں، (۲) دونوں تلوے، (۱) پاخانہ، (۱) پیشاب، میزان (۱۶) دو کی تعداد ۳۲ ہوئی، پھر اس کو میت کی طرح کفن میں علیحدہ علیحدہ لپیٹ کر دو قبروں میں علیحدہ علیحدہ بنا

کر دفن کرے لیکن نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہیے بعد فراغت گھر پر آ کر دونوں کے نام کے اعداد اب بحساب ابجد نکال کر مربع نقش بنا کر رفتار معکوس سے نقش اس طرح بھرے اور اس نقش کو روزانہ ۹ دن تک بھرتا رہے۔ خدا نے چاہا اسی نو روز کے اندر شدید عداوت ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ جو تعداد دونوں ناموں کی ہے وہ نمبر ا خانہ میں لکھے۔ پھر خانہ نمبر ۷ میں ایک کم کر کے ہر خانہ میں ایک کم کرتا جائے اور اول میں جو اعداد بحساب ابجد شمسی نکالے ہیں اسی کے مطابق وہ مذکورہ بالا آیت پڑھنا ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۱۳	۲	۳	۱۶
۱۲	۷	۶	۹
۸	۱۱	۱۰	۵
۱	۱۴	۱۵	۴

ہدایت

اگر دونوں کے نام معہ والدہ عدد نکالے گا تو فوری نفع ہوگا بشرطیکہ قواعد کو پیش نظر رکھا گیا۔ یہ عمل تکسیر جفری کا ہے۔ کبھی خطا نہیں کرتا اور بڑا بہتر عمل ہے۔

ساعت زحل یا مریخ میں اس عمل کو کرنا چاہیے۔ چند عمل اس کے لیے کافی ہیں۔ دو چار اور لکھے جاتے ہیں اس لیے کہ مقصد تو ایک ہی عمل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن سہولت اور آسانی کے لحاظ سے جو پسند خاطر ہو اور جس میں دشواری نہ سمجھی جائے عمل میں لائیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ان پتلوں اور گڈوں کو کفنا کر ان کی نماز جنازہ پڑھ کر دفنانا ہے۔ یہ کیسی گمراہی ہے؟ اور کیسی قرآن ودین کی توہین ہے؟ انسانی پتلے بنا کر ان میں سوئیاں چبو کر قبروں میں دفنانا یہ صریح جادو کی عملیات ہیں، جنہیں حکیم طارق محمود چغتائی روحانیت کے لبادے میں لپیٹ کر عوام کو سکھا رہے ہیں۔

معشوق اور محبوب کو پانے کا عمل

اسی طرح اس کتاب میں معشوق اور محبوب کو قابو کرنے اور گھیرنے کے طریقے اور عمل سکھائے گئے ہیں۔
ایک طرف تو یہ تصوف اور روحانیت کا نام لیتے ہیں اور دوسری طرف لڑکیوں کو گھیرنے کے طریقے سکھائے جارہے ہیں۔ اللہ ولی اور تصوف کا راستہ تو وہ ہوتا ہے جس میں عشق مجازی سے نکال کر عشق حقیقی پر لگایا جائے، لیکن حکیم طارق محمود چغتائی صاحب اپنی کتابوں میں عشق مجازی کرنے والوں کو وصال صنم کے عمل اور ٹوٹکے سکھا رہے ہیں۔
چنانچہ انہیں ٹوٹکوں میں سے ایک صفحہ 26 پر لکھا ہے کہ

یہ صورت سب سے زیادہ بہتر ہے کہ مطلوب کا نام ورد زبان بنائے اور جس طرح پاس انفاس کا وظیفہ کیا جاتا ہے اسی طرح سانس باہر آنے اور اندر جانے میں اسی کا نام نکلے۔ جب غلبہ نیند کا ہو تو اسی کے خیال میں اور سو کر اٹھے تو اس کا نام رٹنا ہے۔ امید قوی ہے چالیس دن کے اندر اندر محبوب مطیع ہو جائے اور دلی محبت پیدا ہو۔ مخصوص دلی محبت کا یہ چٹکلہ بخدا تیر بہدف ہے۔

قارئین! یہ ہیں چغتائی تصوف کے چٹکلے جن میں اللہ کا نام ورد زبان کرنے کے بجائے معشوق کا نام ورد زبان کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ دین تو یہ سکھاتا ہے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے لیکن یہ صاحب معشوق اور محبوط کے نام سے زبان کو تر کرنے اور ہر اندر باہر جانے والی سانس میں محبوب کے نام کا ورد کرنے کا کہہ رہے ہیں۔

بالوں کے ذریعے محبوب قابو کرنے کا عمل

اسی طرح اس کتاب میں جادو کی دنیا سے تعلق رکھنے والا ایک عمل یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ محبوب کے سات عدد بال لیں، پھر ان پر سات عدد گرہیں لگائیں اور پھر اس کی ماں کے نام کے اعداد نکال کر ایسا ایسا کریں۔ استغفر اللہ
اس طرح کے بے شمار عملیات محبت کے بعد کاروبار اور پیسہ عہدہ حاصل کرنے کے کچھ عملیات بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔

دنیاپر حکومت کرنے کا عمل

مثلاًایک عمل یہ لکھاہواکہ سورہ یس کوندی میں کھڑے ہوکرایک خاص طریقے سے چالیس دن پڑھنے سے آپ اس کے عامل بن جائیں گے اور جو سورہ یس کا عامل بن جاتاہے وہ پوری دنیاپر سلطنت کر سکتاہے۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔چغتائی صاحب سے کوئی پوچھے آپ یہ عمل کرکے دنیا یاکم از کم پاکستان پر حکمرانی کیوں نہیں کرتے۔تاکہ روز روز مختلف حیلوں بہانوں سے آپ کولوگوں کی جیبوں سے پیسے نکالنے نہ پڑیں۔

نماز تسخیر

اس کتاب میں ایک نئی نماز بھی ایجاد کی گئی ہے جسے نماز تسخیر کانام دیاگیاہے اوراس کے فوائد یہ لکھے ہیں کہ اس طرح فرشتے بھی آپ کے تابع ہوجائیں گے۔اورروحیں بھی آپ کے تابع ہوجائیں گی۔

اس کتاب میں علم رمل، علم جفر، علم نجوم، علم ابجد جو کہ ناجائزعلوم ہیں جس کی تفصیل پہلے گزرچکی ہے لیکن اس کتاب میں ان کو سیکھنے کے طریقے اوران کااستعمال کے طریقے،زائچے بنانے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

☆......................☆......................☆

کتاب سراالجمیل اردو

پاکستان کی عملیات کی دنیامیں ایک اور مشہور کتاب سراالجمیل بھی ہے جو شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ عالم اسلام کی عظیم صوفی شخصیت گزرے ہیں، جن کی بہت سی خدمات ہیں،اور بہت بڑے موحداور قرآن وسنت کے متبع ولی اللہ تھے۔اس بات کااندازہ ان کے صرف دواقوال سے آپ لگا سکتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں:

من دعا الی اللہ تعالیٰ بغیر ما دعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو بدعی۔ (طبقات شاذلیہ کبری)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا ان الفاظ سے مانگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں تو وہ بدعتی ہے۔

یہ بات اگرچہ اجماع امت کے عقیدے کے خلاف ہے، جسے ہم ان کا تفرد اور ان کا جذبہ توحید اور قرآن وسنت سے چمٹے رہنے کا لگاؤ کہیں۔ لیکن اس سے کم از کم یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے علاوہ کسی اور الفاظ سے دعا مانگنا بھی جائز نہیں سمجھتے تھے تو کیسے وہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتے ہیں جس میں ساری باتیں اور عملیات ہی من گھڑت ناجائز اور بے بنیاد ہیں، جو نہ قرآن سے ثابت ہیں نہ ہی سنت سے ثابت ہیں۔

2۔ اذا عارض کشفک الکتاب و السنة. فتمسک با الکتاب والسنة ودع الکشفة۔

یعنی جب تیرا کشف اور کتاب وسنت کا تعارض ہو جائے تو کشف کو چھوڑ دے اور کتاب وسنت کو تھام لے۔

اب جو کتاب ہمارے ہاں ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے پڑھائی اور سکھائی جارہی ہے، وہ ان کے عقیدے اور عمل کے بالکل خلاف ہے۔ اس کتاب میں قدیم مصری جادو کے نقش، علامات، فرشتوں اور جنوں کو قابو کرنے کے چلے، مال دار لوگوں، حکمرانوں کا تقرب حاصل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اللہ کے ولی حکمرانوں کے تقرب کے طریقے نہیں سکھاتے بلکہ اللہ کے تقرب کے طریقے تعلیم کرتے ہیں۔

☆..................☆..................☆

طلسماتی دنیا

ہندوستان کے شہر دیوبند سے پچھلی کئی دہائیوں سے ایک ماہانہ میگزین طلسماتی دنیا شائع ہو رہا ہے۔ جس کے مالک مولانا نایاب حسن ہاشمی ہیں۔ اس رسالے کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے ہر صفحے پر دیوبند لکھا ہوتا ہے جس سے عالم اسلام کے مسلمانوں خصوصاً انڈیا سے باہر رہنے والوں کو یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ شاید یہ دارالعلوم دیوبند کا میگزین ہے، یہی وجہ ہے کہ مجھے بھی ایک شخص نے یہی کہا کہ دارالعلوم دیوبند کے رسالے طلسماتی دنیا میں یہ یہ تعویذ لکھے

ہوئے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس رسالے کا دارالعلوم دیوبند کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سوائے اس کے کہ اس رسالے کا مالک دارالعلوم دیوبند کا طالبعلم رہ چکا ہے اور دوسری بات یہ کہ دارالعلوم دیوبند اور یہ رسالہ ایک ہی علاقے یعنی دیوبند بستی میں واقع ہیں۔ چنانچہ اسی چیز کو کیش کر کے طلسماتی دنیا والے اپنی کفریات، شرکیات، اور شیطانیت کو دیوبند کے لبادے میں لپیٹ کر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
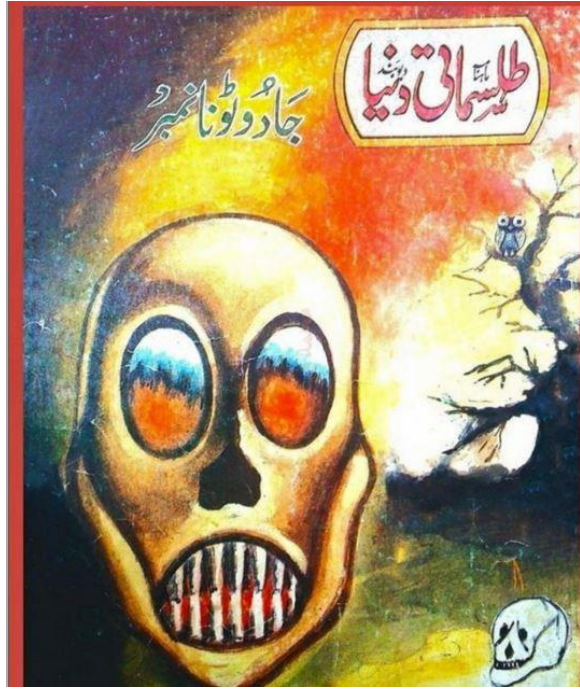
اس رسالے کے بارے میں نے تقریبا چھ ویڈیوز بنائی ہیں جنہیں آپ میرے چینل پر دیکھ سکتے ہیں، اور ضرور دیکھیں کیونکہ میں نے ان چھ ویڈیوز میں ان کے چند ایک رسالوں میں سے چیدہ چیدہ کفریہ عملیات کو ایکسپوز کیا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ پچھلے بیس تیس سال سے شائع ہو رہا ہے اس لیے ہر سال یہ ایک سالانہ نمبر شائع کرتا ہے اور اس خاص نمبر میں کسی ایک چیز کو لے کر اس سے متعلق ہر دین ومذہب قوم وملت کے جادو کے عملیات لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ اس کی اگر تازہ مثال دیکھنی ہو تو ہمارے پاکستان میں لاہور کے عبقری رسالے کو دیکھ لیں صرف اتنا فرق ہے کہ

عبقری میں ٹوٹکے اور خود کے بنائے ہوئے وظائف بے بنیاد زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ طلسماتی دنیا میں وظائف کے ساتھ ساتھ جادو ٹونے کے عملیات زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے طلسماتی دنیا استاد اور عبقری میگزین شاگرد ہے۔

اس رسالے کے بارے تفصیل کے ساتھ جاننے کے لیے آپ میری ویڈیوز دیکھیں البتہ یہاں مختصراً چند ایک چیزوں کی طرف اشارہ کر دینا ہی کافی ہو گا۔

احتلام سے بچنے کا عمل

1۔ طلسماتی دنیا کے ایک شمارے میں احتلام کی بیماری سے بچنے کے لیے یہ عمل لکھا ہوا ہے کہ اپنے ستر کے مقام پر حضرت حوا علیہا السلام کا نام لکھیں۔ نعوذ باللہ

2۔ اس رسالے میں ہندوؤں، یہودیوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کے جادو کے عملیات بھی لوگوں کے کرنے کے لیے دیے ہوئے ہیں، بس ساتھ اتنی سی وضاحت ہوتی ہے کہ یہ عمل صرف غیر مسلم کریں۔ کیا کسی عالم دین کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ غیر مسلموں کے بیہودہ اور گھٹیا اعمال لوگوں کو سکھائے اور بتائے اگرچہ کسی غیر مسلم کو ہی بتا رہا ہو؟ مسلمان تو وہ ہوتا ہے جو غیر مسلم کو بھی سیدھا اور حق کا راستہ ہی تلقین کرتا ہے لیکن مولانا نایاب حسن ہندوؤں کو ان کی کالی ماتا کے اعمال سکھاتے ہیں اور یہودیوں کو ان کے اعمال سکھاتے ہیں۔

3۔ اس رسالے کی دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک شمارے میں مختلف عملیات اور نقش دیے ہوئے ہیں جن کے بارے بتایا ہوا ہے کہ یہ ہندوؤں کے جادو کا نقش ہے، یہ یہودیوں کے جادو کا نقش ہے اور یہ فلاں قوم کے جادو کا نقش ہے۔ لیکن پھر کسی دوسرے شمارے میں وہی تعویذ اور نقش اپنی طرف سے مسلمانوں کو کرنے کے لیے دیے ہوئے ہیں۔

4۔ اس رسالے میں باقاعدہ اشتہار شائع ہوتا تھا جس میں لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ آپ اپنی زندگی کا زائچہ ہم سے بنائیں، ہم آپ کو بتائیں گے کہ کون کون سی چیز آپ کے لیے منحوس ہے اور کون کون سی چیز آپ کے لیے لکی ہے۔ حالانکہ زائچے بنانا یا بنوانا، سعد و نحس کے عقائد رکھنا ناجائز اور غلط ہیں جس پر نہ صرف علمائے دیوبند و اھل حدیث بلکہ بریلوی مسلک کے علماء خاص طور پر احمد رضا خان بریلوی کا فتوی بھی موجود ہے۔

5۔اس رسالے میں کتا، بلی، کوا، الو، ہدہد سمیت کئی جانوروں کو ذبح کرکے ان کی کھوپڑی، خون اور دیگر اعضاء کے ذریعے عملیات کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

گینش دیوتا سے مدد

6۔اس رسالے میں ہندووں کے دیوتاوں، گینش دیوتا وغیرہ کو پکار کر مدد مانگ کر محبوب کو تابع کرنے کے عملیات بھی موجود ہیں۔کیا کسی کی یہ مجال ہو سکتی ہے کہ وہ غیر اللہ سے مدد مانگنے اور پکارنے کی تعلیم دے، اگرچہ غیر مسلموں کو ہی کیوں نہ ہو۔

7۔اس رسالے میں مسلمان عاملوں کے لیے ایک عمل لکھا ہے کہ ایک کتیا کو قتل کرکے آگ میں جلا دیں، پھر اس کی راکھ پر فلاں فلاں اسماء پڑھ کر اپنے محبوب کو کھلا دیں۔

8۔اس رسالے میں ایک نقش ہے جس میں لکھنا ہے (لا محمد)۔یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کرنی ہے۔

9۔اپنی بیوی کو تابع کرنے کے لیے ایک انتہائی غلیظ عمل لکھاہیکہ شمشان گھاٹ یعنی جہاں ہندو اپنے مردے جلاتے ہیں اس کی مٹی لا کر اس میں اپنی منی اور اپنا تھوک ڈالیں اور پھر ایسا ایسا کریں تو بیوی تابع ہو جائے گی۔

پتلے بنا کر عملیات کرنا

10۔اس رسالے میں ایک مستقل باب صنم خانہ عملیات کے نام سے ہے۔ یعنی عملیات کا بت خانہ۔اس میں ایک عمل محبت کا لکھا ہوا ہے: موم کے دو پتلے بنائیں، ایک لڑکا ایک لڑکی، پھر تنہائی میں موم بتیاں جلا کر فلاں فلاں عمل کریں اور ان پتلوں کو آپس میں جپھی ڈلوا دیں اور دفنا دیں۔اس قسم کے عملیات واضح طور پر جادو ہیں۔

خاوند یا بیوی کو ناخن کھلانے والا عمل

11۔خاوند یا بیوی کو تابع کرنے کے لیے اپنے ناخن پگھلا کر ان پر ایک عمل کا طریقہ لکھا ہے کہ ایسا ایسا کرکے خاوند کو کھلانے سے وہ بیوی کا تابع ہو جائے گا۔یہ چیز نہ شرعا درست ہے اور نہ عقلا درست ہے۔خود ایک عورت نے اپنا واقع سنایا کہ میں نے ایک عامل کے کہنے پر اپنے خاوند کو اپنے ناخن کھلائے تھے جس سے وہ پاگل ہو گیا اور میرے

لیے اور زیادہ مصیبت بن گئی۔اس قسم کی لغویات اور حرام کام یہ عاملین پھیلا رہے ہیں، اور پھر ایک ایسے رسالے میں جس کے بارے عام لوگوں کو یہ شبہ ہو رہا ہے شاید یہ دارالعلوم دیوبند کا رسالہ اور مسلک ہے۔

12۔کالی بلی اور فلاں فلاں پرندے کا خون نکالیں، اور پھر اس خون میں اپنی منی ڈالنی ہے، اور پھر اپنے محبوب یا مطلوب کے اوپر چھڑک دیں۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ

13۔مولانا نایاب حسن صاحب ایک اور جادو کا عمل سکھاتے ہوئے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فلاں فلاں تین درختوں کی لکڑیاں لیں اور بکرے بکری کا دل لیں اور ساتھ رنگوں کے سات دھاگے لیں ان پر فلاں فلاں عمل کر کے ساتھ گرہیں لگائیں اور فلاں نقش اور یہ دھاگے دل پر لپیٹ کر دفنا دیں۔استغفر اللہ۔یہی تو جادو کے اعمال ہیں اور جادو کیا ہوتا ہے، جادو کے سینگ تو نہیں ہوتے یہی جادو ہے۔جادوگر یہی خون، جانوری کے دل، کھوپڑی وغیرہ پر عمل کرتے ہیں۔

خون کے ساتھ قرآن کی آیت لکھنے کا عمل

14۔مولانا نایاب حسن ہاشمی صاحب لوگوں کو حرام خون کے ساتھ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت لکھنا سکھا رہے ہیں کہتے ہیں: فلاں پرندے کو مار کر اس کے خون کو سیاہی میں مکس کریں اور فلاں فلاں نقش لکھیں اور پھر سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت اسی خون والی سیاہی سے لکھیں۔نعوذ باللہ۔وہ خون جو ہاتھ یا کپڑوں کے ساتھ لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتے ہیں جبکہ یہ مولویت کے روپ میں چھپا جادوگر لوگوں سے قرآن کی توہین کروا رہا ہے۔

اپنا خون مطلوب کو کھلانے کا عمل

15۔ایک عمل مولانا صاحب دیوبندیت کے لبادے میں لکھتے ہیں: فلاں پرندہ ماریں، پھر اس کی آلائش یعنی آنتیں اور گند وغیرہ نکال کر الگ کریں، پھر اصل پرندہ پھینک دیں اور وہ جو گند نکالا تھا اسے مزید گندا کرنے کے لیے اس میں اپنا خون بھی شامل کریں، اور پھر فلاں فلاں عمل کر کے اسے چالیس دن تک دفنا دیں، (تا کہ وہ مزید خراب ہو جائے) پھر چالیس دن کے بعد اسے نکال کر اپنے مطلوب اور معشوق کو یہ گندگی کھلا دیں۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

16۔فلاں مقصد کے لیے کتے اور بلی کی زبان کاٹ کر اس پر اس طرح فلاں فلاں عمل کریں یہ نہایت تیر بہدف عمل ہے۔استغفراللہ۔حدیث میں تو یہ تعلیم دی گئی کہ ایک عورت نے بلی کو قتل کیا جہنم میں چلی گئی،اور ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا جنت میں چلا گیا،لیکن یہ صاحب کتے اور بلی کی زبان کاٹ کر اس میں سوراخ کر کے دشمنی پیدا کرنے کے اعمال سکھا رہے ہیں۔

لوٹے لڑانے والا عمل

17۔لکھتے ہیں یہ عمل اتنا کارگر ہے کہ بس آپ کریں اور تماشا دیکھیں دو آدمی کیسے لڑتے ہیں۔دو تانبے کے لوٹے لیں اور ان پر فلاں فلاں عمل کریں،پھر روزانہ رات کو ان لوٹوں کو اتنے دنوں تک آپس میں لڑائیں،جب عمل مکمل ہو جائے تو ان کو دفنا دیں،آپ جونہی دفنائیں گے تو وہ دو شخص آپس میں لڑنا شروع ہو جائیں گے جن کے لیے یہ عمل کیا تھا۔

18۔مولانا صاحب مردوں کو ایک عمل بتاتے ہوئی لکھتے ہیں کہ اس عمل کو جو مکمل کرے گا وہ محبوب زنانان بن جائے گا یعنی عورتیں اس کے پیچھے پیچھے بھاگیں گی۔قارئین کرام،میں نے خود کچھ ایسے مردوں کو دیکھا ہے جو کچھ اسی قسم کے عملیات کے تعویذات اور انگوٹھیاں پہنے پھرتے ہیں تا کہ کسی بھی عورت سے کسی بھی وقت اپنی مرضی سے کام لے سکیں۔کسی عالم دین کی یہ شان نہیں ہو سکتی کہ وہ لوگوں کو زناکاری اور بدکاری کے عملیات سکھائے۔اسی طرح ایک اور جگہ اسی رسالے میں لکھا ہے جن عورتوں کو یہ شوق ہو کہ جو بھی مرد ان کو دیکھے تو وہ ان کا فریفتہ ہو جائے تو وہ عورت یہ یہ عمل کرے:فلاں جانور کی مادہ کی شرمگاہ پیشاب والی جگہ کاٹ کر فلاں فلاں چیز پڑھ کر دم کرے اور پھر اس شرمگاہ کو اپنے پاس رکھے تو مرد اس کے پیچھے بھاگیں گے،بڑے بڑے متکبر مرد بھی اس عورت پر فریفتہ ہوں گے۔

قارئین شاید آپ یہ سمجھیں کہ میں نے سارا کچھ نقل کر دیا ہے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے،میں نے تو صرف اٹھارہ عمل نقل کیے ہیں اور ان کے ایک ایک رسالے میں پانچ پانچ سو عملیات درج ہیں اور پچھلے بیس تیس سال سے

رسالہ شائع ہورہا ہے، اسی سے اندازہ لگائیں اور کیا کیا خرافات اس رسالے میں موجود ہوں گی۔ پھر یہ رسالہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہ تاثر دے کر شائع کیا جاتا ہے کہ شاید یہ دیوبند کا رسالہ ہے۔

علامات، سنبل، اور کوڈنگ اور تعویذ

قارئین کرام اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں میں مختلف قسم کی تاثیر رکھی ہے۔ جیسے کھانے پینے کی چیزیں کسی کا مزاج گرم ہوتا ہے کسی کا سرد ہوتا ہے کسی کا بلغمی اور کسی کا سوداوی یا صفراوی وغیرہ۔ اسی طرح زہر کے اندر یہ تاثیر ہے کہ انسان کو ہلاک کر دیتا ہے، چاہے کوئی غلطی سے کھائے یا جان بوجھ کر ہلاک ہی ہو جاتا ہے۔ پانی میں اللہ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ انسان کی پیاس کو بجھا دیتا ہے۔ اللہ نے انسان کے خیال میں بھی طاقت رکھی ہے، جسے قوت خیالیہ کہا جاتا ہے، اسی قوت خیالیہ کا منفی اثر نظر بد لگنا کہلاتا ہے۔ اسی طرح الفاظ کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی یا انبیائے کرام کی سیرت اور زندگیوں سے جو ہمیں حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم طبّی علاج کے علاوہ اپنے رب کو پکار کر اس کی مدد بھی حاصل کریں، اس سے دعا مانگیں، کیونکہ اصل حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، چاہے ہم کوئی دوائی لیں یا کوئی ٹوٹکا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں بھی اور احادیث میں بھی ہمیں بے شمار دعائیں ملتی ہیں، جنہیں ہم پڑھتے ہیں۔

دوسری طرف شیطانی طاقتیں بھی سرگرم ہیں وہ بھی کسی بیمار یا پریشان حال انسان کی مجبوری کو موقع غنیمت جان کر اسے شرک اور عقیدے کی خرابی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک مسلمان جس کا یہ عقیدہ ہے میں نے صرف اللہ کو پکارنا ہے اللہ کے علاوہ کسی اور کا پکارنا جائز نہیں، اس کے سامنے اگر کوئی ایسی چیز آئے جس میں شیطان کو یا شیطانی طاقتوں کو پکارا گیا ہو، تو وہ ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ اس لیے شیطانی طاقتوں نے اس کا حل یہ نکالا کہ اگر کوئی خود نہیں کرتا تو اس سے یہ کام انجانے میں ہی کروایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے شیطانی کلمات کو علامات، سنبل اور کوڈنگ میں تبدیل کر دیا۔ اور پھر اس شیطانیت کو روحانیت کے نام سے مسلمانوں میں مشہور و معروف کر دیا۔

کسی بھی زبان کو لکھنے کے کئی کئی طریقے ہو سکتے ہیں، انہیں طریقوں میں سے ایک طریقہ ہندسوں میں لکھنا بھی ہے۔ جیسے آپ جانتے ہیں ہیں کہ بسم اللہ کو ہندسوں میں 786 لکھا جاتا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ شرعی لحاظ سے 786 بسم اللہ شمار نہیں ہوتا اور نہ ہی 786 لکھنے سے وہ برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل بسم اللہ لکھنے سے حاصل ہوتی ہیں، کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور ایک دین وشریعت اور نبی کی تعلیمات کے پابند ہیں، لہذا ہمیں اسی راستے پر چلنا چاہیے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے تجویز کیا ہے۔

شیطانی طاقتوں نے بے شمار ایسے نشانات، علامات، سنبلز اور کوڈنگ بنائی ہیں جس میں شیطانوں کو پکارا گیا ہے، یا جن کا مطلب و معنی کسی خاص عقیدے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اپنے عقیدے اور مقصد کو شارٹ کر کے مجہول اور آسانی سے نہ سمجھ آنے والے انداز سے لکھنا شروع سے ہی شیطانی قوتوں کا طریقہ رہا ہے۔ اسلام اور مسلمان اپنا عقیدہ، اپنی پکار، اور طرز عمل ہمیشہ واضح رکھتا ہے، یہ چیز اسے قرآن سے ودیعت ہوئی ہے۔ جبکہ شیطانی طاقتوں میں اتنی ہمت نہیں ہوتی، وہ بزدل، مکار، دھوکے باز ہوتی ہیں، لوگوں کو دھوکے سے پھسلانا، بہکانا ہمیشہ سے ان کا وطیرہ رہا ہے۔ اسلام شک کا دین نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مجہول دین ہے، اسلام واضح، محکم اور بیّن دین ہے۔ جو لوگ عجیب و غریب قسم کے تعویذات لکھ کر دے رہے ہوتے ہیں ان میں سے اکثر کو خود بھی نہیں پتا ہوتا کہ ہم کیا لکھ کر دے رہے ہیں، بس کسی شیطانی کتاب میں دیکھا اور لکھ کر دے دیا، اب یہ کیا ہے اس کا معنی ومطلب کیا ہے یہ انہیں خود بھی معلوم نہیں ہوتا۔

بابـــ دوازدھــم

حفاظتی حصار مسنون اذکار دعائیں

یادرکھیں:

پریشانی اور راحت دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔سب سے بڑا وظیفہ دعا ہے،سب سے بڑا علاج صبر ہے، سب سے بڑا سکون اللہ پر یقین ہے۔عاملوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔اللہ والے علماء جو قرآن و حدیث کی روشنی میں زندگی گزارنے کی عملی تلقین کرتے ہیں،اور خود بھی باعمل ہیں۔ تعویذ گنڈوں اور عملیات کی دنیا سے دور ہیں ان سے تعلق رکھیں۔

پریشانی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

پریشانی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

پریشانی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

یا تو آزمائش ہوتی ہے اور یا اپنے برے اعمال کی سزا ہوتی ہے۔۔۔۔دونوں صورتوں میں توبہ استغفار اور اللہ کی طرف پہلے سے بھی زیادہ رجوع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔مسائل سے نکلنے کا حل کیا ہے؟

☆حل یہ ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی نافرمانی کرنا چھوڑ دیں۔دین کا علم حاصل کریں اور اپنے تمام کاموں پر غور کریں کہ کہاں کہاں آپ اللہ رسول کے حکم کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

☆گناہوں سے پکی اور سچی توبہ کریں۔دو رکعت صلوۃ توبہ پڑھیں اور اللہ سے معافی مانگیں۔

☆حرام کھانے، حرام دیکھنے، حرام سننے سے اپنے آپ کو بچائیں۔

☆نماز، روزہ، زکوۃ سمیت تمام فرائض کی مکمل پابندی کریں۔

☆قرآن مجید کی روزانہ اور بلاناغہ تلاوت کریں۔ کم از کم ایک رکوع ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔

☆یاد رکھیں! شیاطین خواہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے ان کے شر سے حفاظت کے لیے

☆قرآن و سنت میں تعویذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، تعویذ لٹکانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اللہ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اگر تمہارا فلاں مسئلہ ہو تو یہ تعویذ لکھ کر لٹکاو گے تو میں ٹھیک کروں گا ورنہ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تمام مسائل کا حل تقوے کی زندگی اختیار کرنے کو قرار دیا ہے، اور اپنی حفاظت کے لیے تعویذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

☆لہذا تقوے کی زندگی اختیار کریں اور نیچے دیے ہوئے تعویذات کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔

☆گھر میں جتنے بھی تعویذ ہیں چاہے وہ آپ نے علاج کی غرض سے لیے ہیں انہیں پھاڑ کر پانی میں بہا کر ضائع کر دیں۔

☆روزانہ بلاناغہ کم از کم ایک سپارے کی تلاوت کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کم از کم ایک رکوع ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔ اگر گھر میں ترجمہ موجود ہے تو ٹھیک ورنہ پلے سٹور سے Ruh ul Quran تفسیر یا معارف القرآن، یا بیان القرآن ڈاون لوڈ کر کے مطالعہ شروع کریں۔

☆جمعے والے دن سورہ کہف کی تلاوت کریں یا کم از کم پہلے اور آخری رکوع کی تلاوت ضرور کریں تا کہ اگلے جمعے تک تمام فتنوں، گمراہیوں سے حفاظت اور مکر و فریب، دجل و کذب اور باطل کی پہچان ہوتی رہے۔ بہتر ہے پہلا اور آخری رکوع حفظ کر لیں۔

پرہیز:

موسیقی سے پرہیز کریں، کیونکہ جدید ترین جادو، موسیقی کی دھنوں میں فیڈ کیا گیا ہوتا ہےجسے سننے سے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بیہودہ فلمیں، ڈرامے اور کارٹون دیکھنے سے بھی اجتناب کریں، کیونکہ مووی کے فریمز کے اندر شارٹ ویژن کے انداز میں جادوئی تصویریں فٹ کی گئی ہوتی ہیں، جو دیکھنے میں نظر تو نہیں آتی مگر آنکھوں کے سامنے سے گزرتے وقت دماغ کے لاشعور میں فٹ ہو جاتی ہیں اور پھر انسان لاشعوری طور پر وہی کرتا ہے

جواس مووی کے ذریعے فیڈ کیا جاتا ہے۔ لڑکیوں پر زیادہ تر جنات کے اثرات شادی کی محفلوں سے لگتے ہیں جب وہ بن سنور کر بے پردہ ہو کر شادی کی موسیقی کی محفل میں شریک ہوتی ہیں۔

نوٹ: یادرکھیں: یہ روزانہ کے مسنون اعمال آپ کا حصار ہیں، اگر آپ اور آپ کے بچے یہ اعمال کرتے رہیں گے تو نظر، حسد، جادو جنات سے بچے رہیں گے۔ ایسا کوئی وظیفہ نہیں جسے پڑھنے سے آپ راتوں رات کروڑ پتی بن جائیں، مرضی کے رشتے ملیں، اور ہر مراد پوری ہو جائے۔ اصل طریقہ اللہ رسول کی اطاعت ہے، اور تقویٰ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا بھی ملتی ہے اور آخرت تو ملے گی

9۔۔ مشکلات سے نکلنے، کاروبار میں برکت، جاب کی تلاش، رشتوں اور اولاد کے حصول کے لیے کثرت کے ساتھ چار کام کریں۔

1۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھیں۔ 2۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب کثرت سے پڑھیں۔

3۔ نماز والا درود شریف پڑھیں۔۔ 4۔ روزانہ عشاء کے بعد دو رکعت نفل صلاۃ حاجت پڑھ کر اپنے دکھ درد اللہ کے سامنے رکھیں۔ کیونکہ نبیوں کا مشکلات سے نکلنے اور اپنی حاجات کے حصول کا وظیفہ یہی ہوتا تھا۔

نہایت اہم نوٹ: یہ تمام وظائف اس وقت کام دیں گے جب آپ فرض نماز، روزے، زکوۃ اور حج کا اہتمام کرنے والے ہوں گے۔ اگر آپ فرائض ادا نہیں کرتے تو یہ نفلی اذکار فائدہ نہیں دیں گے۔

10۔۔ کسی سے اپنا حساب کروانا قطعاً ناجائز ہے۔ نہ تو شرعاً اس کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی عقلاً اس کی کوئی حیثیت ہے۔ اگر یہ حساب پانچ فیصد بھی درست ہوتے تو دنیا بھر کی فوجیں اور پولیس ایک ایک حساب کرنے والا تھانے میں تفتیش کرنے کے لیے ضرور رکھتے۔

اسمِ اعظم

اسمِ اعظم اور دعا کی قبولیت میں اُس کے اثر کا بیان

۱۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم 1 جس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اُس کو قبول کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ جو بھی اللہ سے سوال کیا جائے، اللہ تعالیٰ اُس کو پورا کر دیتے ہیں، اس آیت کریمہ میں ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

ترجمہ: (اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۔ایک اور حدیث میں آیا ہے: اللہ تعالیٰ کا وہ اسم جس کے ساتھ اللہ سے جو بھی مانگا جائے (ضرور) دیتا ہے اور جو بھی دعا کی جائے، اللہ (ضرور) قبول کرتا ہے، یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ ہی کوئی اُس کے برابر کا (ہمسر) ہے۔

بعض روایتوں میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ
وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ 1

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تو ہی اللہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ بہت بڑا نام جس سے جب بھی دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ ضرر قبول فرماتے ہیں اور جو بھی مانگا جائے، وہ ضرور دیتے ہیں، یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَلْحَنَّانُ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ترجمہ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تیری ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، (تو) بہت بڑا مہربان ہے، بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا تو ہی (بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے، اے (عظمت و) جلال اور (انعام و) احسان کے مالک!

اور بعض روایتوں میں (بجائے یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اور سب کو قائم رکھنے والے) بھی اِسکے آخر میں آیا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسمِ اعظم اِن دو آیتوں میں ہے:

۱۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ: اور تمہارا معبود تو وہی یگانہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا ہی رحم کرنے والا ہے اور بہت مہربان ہے۔

۲۔ الٓمّٓ O اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ O

ترجمہ: الف، لام، میم، اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

۵۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسمِ اعظم تین سورتوں میں ہے: ا۔ سورۃ البقرہ ۲۔ سورۃ آل عمران ۳۔ سورۃ طٰہٰ 2

۶۔ قاسم (بن عبدالرحمن) نے کہا ہے: میں نے (اِس حدیث کے تحت) اس کو تلاش کیا تو الحہ القیوم کو اسمِ اعظم پایا۔

۷۔ حصن حصین کے مصنف امام جزری فرماتے ہیں: میرے نزدیک {

اَللّٰهُ لَاۤاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اسمِ اعظم ہے، تاکہ (سب) حدیثیں موافق و مطابق ہو جائیں اور اس لیے بھی کہ واحدی کی کتاب الدعاء کی حدیث جو یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے، وہ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

ا۔ حدیث شریف میں آیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(اے عظمت و جلال اور احسان و اکرام کے مالک)

تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی، اب تو (جو چاہے) مانگ۔

۲۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے، جو شخص تین مرتبہ:

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

(اے سب رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے!)

کہتا ہے، وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے: بے شک سب سے بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے، اب تو جو چاہے سوال کر۔ 3

۳۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گذرے، جو

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

کہہ رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا: تو (جو چاہے) مانگ، اللہ کی نگاہِ کرم تیری طرف ہے۔

یہ دعائیں صبح شام روزانہ پڑھیں

۱۔ تین مرتبہ یہ دعا مانگے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی، زمین میں اور آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔

فائدہ ۱: جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلائے ناگہانی خوفناک مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔

۲۔ تین مرتبہ دعا مانگے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اُس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

فائدہ: جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ دعا مانگے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر مخلوق کے، خصوصاً سانپ بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیں گے، خصوصاً رات میں۔ بعض روایتوں میں صرف شام کے وقت تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

۳۔ تین مرتبہ یہ تعوّذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

میں سب کچھ سننے اور جاننے والے خدا کی پناہ لیتا ہوں، مردود شیطان (کے وسوسوں) سے۔

اس کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے

یہ تعوّذ بھی دن رات کثرت سے پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡکَسۡلِ وَالۡھَرَمِ وَسُوۡءِ الۡکِبَرِ وَفِتۡنَۃِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کسل مندی اور کاہلی سے، ضعفِ پیری [بڑھاپا] سے اور برے بڑھاپے سے اور دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے (تو مجھے ان سب سے) بچالے۔

یہ دعا صبح شام پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡءَلُکَ الۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ، اللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡءَلُکَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ، اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَتِیۡ وَاٰمِنۡ رَوۡعَتِیۡ، اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ وَعَنۡ شِمَالِیۡ وَمِنۡ فَوۡقِیۡ، وَاَعُوۡذُ بِعَظۡمَتِکَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ۔

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر وعافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین میں اور دنیا میں، اپنے اہل وعیال اور مال ومنال [مال واسباب] میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی کر اور میرے خوف اور پریشانی کو امن وامان سے بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما، میرے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی، اور میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں کسی اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں نیچے کی جانب سے۔

صبح شام تین تین مرتبہ دعامانگے:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ ! تو مجھے جسمانی صحت وعافیت عطافرما،اے اللہ ! تو میری قوت سماعت میں عافیت وسلامتی عطافرما، اے اللہ ! تو میری قوت بینائی میں عافیت وسلامتی عطافرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اس کے بعد تین تین مرتبہ تعوّذ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ ! میں کفر اور احتیاج سے تیری پناہ لیتا ہوں،اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

صبح کے وقت یہ دعا اور تعوّذ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْم۔فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ۔

خدایا ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد وپیمان [وعدہ] پر جتنا مجھ سے بن پڑا [ہوسکا] قائم ہوں،اور میں تیری جو بھی نعمت مجھ پر ہے،اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔پس تو میرے گناہ بخش دے،اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔میں اپنے تمام کیے ہوئے کاموں کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں (تو مجھے بچالے)۔

ادائے قرض اور فکر و غم دور ہونے کی دعائیں

اگر کوئی قرض یا کسی اور دنیوی فکر وپریشانی میں گرفتار ہو تو صبح شام یہ دعا پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِوَالْکَسْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

اے اللہ! میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں ہر فکر و غم سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخل سے

جب کوئی شخص قرض میں گرفتار ہو جائے تو یہ دعا کیا کرے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

اے اللہ! تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچا دے، اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا [اپنے علاوہ] سے بے نیاز [لاپرواہ] کر دے۔

یا یہ دعا پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ۔

اے اللہ! فکر کو دور کرنے والے، غم کو دفع کرنے والے، مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا و آخرت کے بہت بڑے رحم کرنے والے مہربان! تو ہی مجھ پر رحم کیا کرتا ہے۔ پس تو ہی (اس وقت) اپنی اُس رحمت (خاص) سے مجھ پر رحم فرما، جس سے تو مجھے اپنے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

گھر میں خیر وبرکت کی دعائیں

جب گھر میں داخل ہو یا گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے اور پھر (گھر والوں کو) سلام کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

اے اللہ ! میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ ہم اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر میں آتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے جاتے ہیں، اور اپنے پروردگار اللہ جل شانہ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے: جب انسان گھر آتا ہے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت، کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیتا ہے تو شیطان اپنی ذریت (شتونگڑوں) سے کہتا ہے: (اس گھر میں) نہ تمہارے لیے رات کا ٹھکانا ہے اور نہ کھانا پینا (چلو یہاں سے)، اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے: (آؤ آؤ) رات کا ٹھکانا بھی تمہیں مل گیا اور کھانا بھی (اسی گھر میں ڈیرے ڈال دو)۔

فائدہ: بہتر تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا دعا پڑھے، ورنہ جو بھی مناسب دعا یاد ہو، پڑھ لیا کرے۔

سرِ شام، شام ہوتے وقت، اور رات کے آداب اور دعائیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ سرِ شام چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو، اس لیے کہ اس وقت شیاطین نکل پڑتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں۔ جب کچھ رات گذر جائے تو چھوڑ دو (اور اندر باہر آنے جانے دو)۔ اور سوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر دروازے بند کردو اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ہی چراغ بجھاؤ اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ہی مشکیزوں [مٹکے وغیرہ] کا منہ باندھ دو اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ہی (کھلے) برتن ڈھکو اور کچھ نہ ہو تو کوئی بھی چیز (لکڑی وکڑی) برتن کے اوپر رکھ دو (تاکہ شیطان کے اثر سے سب چیزیں محفوظ رہیں)۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ سونے کے وقت باوضو بستر پر آؤ، وضو نہ ہو تو نماز کے وضو کی طرح پورا وضو کرلو، پھر تہبند [شلوار، دھوتی] کے پلوؓ [دامن] سے (یا کسی بھی کپڑے سے) تین مرتبہ بستر کو جھاڑو۔ پھر یہ دعا پڑھ کر بستر پر لیٹو۔

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ۔ م۔ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ. اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ۔

تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا ہے (اور لیٹا ہوں) اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا (بیدار ہو کر اٹھوں گا)، اگر تو میری جان کو روک لے (اور سوتے میں روح قبض کرلے) تو اس کی مغفرت کردیجیو اور اگر تو اس کو چھوڑے (اور زندہ بیدار کرے) تو اس کی ایسی ہی حفاظت کیجیو جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔
اور دائیں کروٹ پر لیٹے اور دائیں ہاتھ کو تکیہ بنائے یعنی اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھے، اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ۔ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی۔

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے (اور لیٹا ہوں)، اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو (مجھ سے) دور کردے اور تو میری گردن کو (ہر ذمہ داری سے) آزاد کردے اور میرے اعمال کے ترازو کا پلہ بھاری کردے اور مجھے اعلیٰ طبقہ میں شامل کردے۔
اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں) سے اٹھائے۔

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔

اے اللہ! میں تیرے ہی نام پر مروں گا اور (تیرے ہی نام پر) جیتا ہوں۔

پھر ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔6

فائدہ: یہ وہ عظیم ترین عطیہ ہے جو آقائے دو جہاں ﷺ نے اپنی چہیتی [لاڈلی] بیٹی حضرت فاطمہ زہرا ؓ کو غلام اور کنیز کے بجائے عطا کیا اور فرمایا ہے: یہ تمہارے لیے غلام و کنیز سے بہتر ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

سوتے وقت دونوں ہاتھ ہلالے اور قرآن کی آخری تین سورتیں پڑھ کر ان پر دم کرے، پھر جہاں تک ہو سکے ان کو تمام جسم پر پھیرے۔ سر اور چہرہ اور بدن کے سامنے کے حصہ سے شروع کرے۔ اس طرح تین مرتبہ عمل کرے۔

سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھے۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں اور صبح تک شیطان اس کے پاس نہیں آتا۔

سوتے میں اچھا یا برا خواب دیکھ کر آنکھ کھل جانے کے وقت کے آداب و دعا

حدیث شریف میں آیا ہے: اگر سوتے میں کوئی اچھا خواب دیکھے اور آنکھ کھل جائے تو اس پر الحمد للہ کہے اور اس کو بیان بھی کرے، مگر انھیں لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس سے محبت کرتے ہیں (تاکہ وہ اچھی تعبیر دیں)۔

اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے یا تھوک دے یا پھونک مار دے اور تین مرتبہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّءْیَا

پڑھے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور جس کروٹ پر سو رہا ہے اس کو بدل دے یا اٹھ کر (تہجد کی) نماز پڑھے۔

نیند نہ آنے، یا نیند میں ڈرنے کی دعائیں

اگر سوتے میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اُغائب ہو جائے تو یہ تعوُّذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب وغصہ سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِى الْاَرْضِ وَمَا يُخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ۔

میں اللہ کے ان کلماتِ تامہ کی جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد، پناہ لیتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے (پھوٹ کر) نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے (ناگہانی) واقعات اور حادثوں کے شر سے، بجز اس اچھے حادثہ کے جو خیر کو لائے (کہ وہ تو سراسر رحمت ہے)، اے رحمٰن (بہت رحم کرنے والے)۔

اگر سوتے میں نیند اغائب جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَمَا اَظَلَّتۡ وَرَبَّ الۡاَرۡضِیۡنَ وَمَا اَقَلَّتۡ
وَرَبَّ الشَّیَاطِیۡنِ وَمَا اَضَلَّتۡ کُنۡ لِّیۡ جَارًا مِّنۡ شَرِّ خَلۡقِکَ اَجۡمَعِیۡنَ
اَنۡ یَّفۡرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنۡھُمۡ وَاَنۡ یَّطۡغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس پر سات آسمان سایہ فگن [سایہ کیے ہوئے] ہیں اور (ساتوں) زمینوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار جس کو وہ زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے، تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دہندہ [پناہ دینے والا] بن جا کہ (مبادا) ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر تعدی کرے یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ دیا ہوا (شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے اور تیرا نام ہی برکت (و عظمت) والا ہے۔

اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوۡمُ وَھَدَاَتِ الۡعُیُوۡنُ وَاَنۡتَ حَیٌّ قَیُّوۡمٌ لَّا تَاۡخُذُکَ
سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ اَھۡدِیۡ لَیۡلِیۡ وَاَنِمۡ عَیۡنِیۡ۔

اے اللہ! (آسمان پر) ستارے بھی چھپ گئے اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئیں اور تو ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والا اور (سب کو) قائم رکھنے والا نگہبان ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اے حی و قیوم (پروردگار) تو میری رات کو بھی پر سکون بنادے اور میری آنکھوں کو بھی نیند بخش دے۔

کسی بھی غم، اضطراب اور پریشانی پیش آنے کے وقت کی دعا

جو شخص کسی بھی رنج و غم، اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہو یا کوئی پریشان کن مشکل میں گرفتار ہو جائے، اس کو یہ پڑھنا چاہیے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرش عظیم کا رب (مالک) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اور عرش کریم کا مالک ہے۔

یا یہ پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا بردبار، بہت کرم کرنے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں کا پروردگار ہے، زمین کا پروردگار ہے، بڑا کرم کرنے والا عرش کا مالک ہے۔

یا یہ پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا ہی بردبار، بہت ہی بزرگ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرش عظیم کا رب (مالک) ہے۔

اسکے بعد جو رنج و غم یا مصیبت و پریشانی درپیش ہو، اسکے دور کرنے کے لیے دعا مانگے۔

کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی شخص سے (کسی قسم کا) خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِءْتَ۔

اے اللہ! تو ہمیں اس شخص سے بچا جس طرح تو چاہے۔

اگر کسی خاص گروہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَاُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں اور تجھ سے ہی ان کے مقابلہ میں اپنا دفاع کرتے ہیں۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! میں تجھے ان کے مقابلہ میں (اپنے لیے) سپر بناتا ہوں اور ان کے شروں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

ا۔اگر کسی بادشاہ، حکمران یا کسی ظالم وجابر شخص یا قوم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا۔ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ قوی (اور غالب) ہے، اللہ اُس سے بھی زیادہ قوی (اور غالب) ہے، جس سے میں خائف ہوں اور ڈر رہا ہوں۔ میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے، (اور اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے، اور اس کی فوج ولشکر کے، اور اس کے پیرووں اور خدمت گذاروں کے، جن ہوں یا انسان کیشر سے۔ اے اللہ! تو ان سب کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا، تیری حمد وثنا بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی قابل عبادت نہیں ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں، اس سے کہ ان میں سے کوئی بھی ہم پر زیادتی کرے یا ظلم کرے۔

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِلٰهَ جِبْرَاءِیْلَ وَمِیْکَاءِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰهَ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ، وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ۔

اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود اور ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود، تو مجھے عافیت دے، اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کسی ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر جس (کی مدافعت کرنے یا برداشت کرنے) کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

اور یہ پڑھے:

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا۔

میں (برضا ور غبت) اللہ کو (اپنا) رب، اسلام کو (اپنا) دین اور محمد (ﷺ) کو (اپنا) نبی اور قرآن کو حکم (فیصلہ کرنے والا) اور (اپنا) پیشوا مانتا ہوں۔

شیاطین وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی شیطان (خبیث جن بھوت) وغیرہ سے خوف ہو تو یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ النَّافِعِ، وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ۔ يَا رَحْمٰنُ۔

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی جو بڑا ہی کرم کرنے والا ہے اور اللہ کے ان تمام کلمات کی جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہے، ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی اور بے مثال بنائی، اور ہر اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو آسمان سے اتری ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمانوں میں چڑھتی (جاتی ہے)، اور ہر اس چیز (مخلوق) کے شر سے جو اس نے زمین میں پھیلائی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں (بلاؤں) کے شر سے، اور ہر رات کو (پیش آنے والے) حادثہ کے شر سے، بجز اس (پیش) آنے والے (واقعہ) کے جو خیر و برکت لاتا ہے۔ اے بہت رحم کرنے والے (مجھ پر رحم فرما)۔

جنگلوں، بیابانوں یا ویرانوں میں بھوت پریت کے گھیر لینے کے وقت کا عمل

جب کسی شخص کو جنگل بیابان (یا کسی ویرانہ) میں بیابانی بھوت پریت گھیر لیں تو بلند آواز سے اذان دے۔ اور آیت الکرسی (بلند آواز سے) پڑھے، (سب بھاگ جائیں گے اور کوئی نقصان نہ پہنچے گا)۔

جو شخص دہشت و گھبراہٹ محسوس کرے، اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

میں اللہ کے نام (ہمہ گیر) کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب (و غصہ) سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (وسوسوں) سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔

کسی چیز سے مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا

جب کسی شخص یا کسی چیز (کام) سے مغلوب (اور بے بس) ہو جائے تو یہ پڑھنا چاہیے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

کافی ہے میرے لیے اللہ اور وہ بڑا ہی اچھا کارساز ہے۔

منشا کے خلاف چیز پیش آجانے کے وقت کی دعا

جس شخص کی پسند اور منشا کے خلاف کوئی چیز پیش آجائے تو اس کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ تقدیر الٰہی سے ہوا جو ہوا۔ اللہ نے جو چاہا کیا (اسے اختیار ہے جو چاہے کرے)۔

کوئی کام دشوار اور مشکل ہو جانے کے وقت کی دعا

ا۔ کوئی کام دشوار ہو جائے (یا کوئی مشکل آن پڑے) تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ۔

اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جس کو تو آسان کردے، اور تو توجب چاہے سنگلاخ [سخت (زمینوں) کو بھی نرم وہموار کردے۔

نماز حاجت کا طریقہ اور دعا حاجت کا بیان

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے خوب اچھی طرح، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نماز حاجت پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اس کے بعد یہ دعا کرے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَسْءَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَاءِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ کُلِّ ذَمنْبٍ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِیْ ذَمنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرشِ عظیم کا رب (مالک) ہے۔ سب تعریف (مخصوص) ہے اللہ رب العالمین کے لیے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے (واجب کر دینے والے) اسباب کا، اور تیری مغفرت کو پختہ کر دینے والی خصلتوں کا، اور ہر گناہ سے حفاظت کا، اور ہر نکوکاری کی نعمت کا، اور ہر نافرمانی سے سلامتی کا۔ اے اللہ! تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ، اور میری کسی فکر (و پریشانی) کو بغیر دور کیے مت چھوڑ، اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو، بغیر پورا کیے مت چھوڑ، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

یا مذکورہ بالا طریق پر وضو کر کے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ،
یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ،
اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی (محمد ﷺ) نبی رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد (ﷺ) آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دعا کرتا ہوں) تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! تو میرے بارے میں آپ کی سفارش قبول کر لے۔

توبہ کا طریقہ اور دعا

جب بھی کوئی خطا سرزد ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور دونوں ہاتھ اللہ عزوجل کی طرف اٹھا کر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا۔

اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ گناہ یا خطا ہرگز نہیں کروں گا۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس طرح توبہ کرے گا، اس کا گناہ بخش دیا جائے گا، بشرطیکہ دوبارہ وہی گناہ نہ کرے۔

نمازِ توبہ

جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور (گناہ سے طہارت کی نیت سے) اچھی طرح غسل یا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نمازِ توبہ پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس طریق پر (غسلِ توبہ اور نمازِ توبہ کے بعد) اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا، اس کا گناہ ضرور معاف کر دیا جائے گا۔

کوئی بڑا گناہ سرزد [واقع] ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بنسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (روتا پیٹتا) ''ہائے میرے گناہ''، ''ہائے میرے گناہ'' کہتا آیا۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم فرمائی۔ اس نے اسی طرح دعا کی۔ آپ نے فرمایا: دوبارہ کہو۔ اس نے دوبارہ یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا: سہ بارہ کہو۔ اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اٹھو جاؤ، اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیئے

کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرے۔

فائدہ ا: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں، تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرلے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں، تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرلے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا)، یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آئے)۔3

فائدہ ۲: اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر وہ اس گناہ سے توبہ واستغفار کرلیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ دوبارہ وہی گناہ کرلیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کردی جاتی ہے اور (یادرکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ۔

وسوسوں میں مبتلا ہونے کے وقت کی دعا

۱۔ جو شخص وسوسوں (کے مرض) میں مبتلا ہو جائے، اسے چاہیے کہ (جب وسوسے پریشان کریں)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے

پڑھے اور (حتی الامکان) وسوسوں سے باز رہے (یعنی دور کرنے کی کوشش کرے)۔

۲۔ یا یہ پڑھے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔

میں تو ایمان لے آیا اللہ اور اس کے رسولوں پر۔

۳۔ یا یہ پڑھے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار [تھو تھو کرنا] دے۔

اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر [برابر] ہے۔

۴۔ اور اس کے بعد یہ تعوّذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ فِتْنَتِہٖ۔

پناہ لیتاہوں میں اللہ کی مردود شیطان اوراس کے فتنوں سے۔

اگر یہ وسوسے اعمال (وضو نماز وغیرہ) میں پیش آتے ہوں تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس طرح کے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام خِنْزَبٌ ہے۔اس کو تعوُّذ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے۔

کسی چیز کے گم ہو جانے یا غلام، نوکر، جانور وغیرہ کے بھاگ جانے کے وقت کی دعا

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا غلام (نوکر، جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّآلَّۃِ، وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ، اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ، فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاءِکَ وَفَضْلِکَ۔

اے اللہ! گم ہوئی چیزوں کو واپس لانے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے، تو اپنی قدرت اور طاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو دلادے، اس لیے کہ وہ چیز تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل وانعام میں سے ہے۔

۲۔ یا وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات کے بعد یہ دعا کرے:

بِسْمِ اللّٰہِ یَا ھَادِیَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّآلَّۃِ، اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ، فَاِنَّھَا مِنْ عَطَاءِکَ وَفَضْلِکَ۔

اللہ کے نام کے ساتھ (دعامانگتا ہوں) اے گمراہ کو ہدایت دینے والے اور کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلانے والے! تو اپنی قدرت وطاقت سے میری کھوئی ہوئی چیز کو واپس دلادے، اس لیے کہ وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل وانعام سے ہے۔

نظرِبد لگ جانے کے وقت کی دعا

ا۔ جس کو نظر بد لگ جائے، اس کو رسول اللہ ﷺ کے اس قولِ مبارک سے جھاڑے:

بِسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔

اللہ کے نام پر! اے اللہ تو اس (نظر بد) کے گرم وسرد کو، اور دکھ درد کو دور کردے۔

۲۔ اس کے بعد کہے:

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔

جانور کو نظرِبد لگنے کے وقت کی دعا

اگر کسی چوپائے کو نظر بد لگی ہو تو اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ یہ پڑھ کر پھونکے:

لَا بَأْسَ. اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ. اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ۔

کوئی ڈر نہیں، دور کردے دکھ بیماری اے لوگوں کے پروردگار، ِشفا دے دے، تو ہی ِشفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی دکھ تکلیف کو دور نہیں کرسکتا۔

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دعا

ا۔ صدق دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ، وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔

اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول (ﷺ) کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔

فائدہ ۱: حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا، وہ اگرچہ بستر پر پڑ کر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں میں پہنچادے گا۔

فائدہ ۲: نیز حدیث میں آیا ہے: جو شخص صدق دل سے شہادت کا طلبگار ہوگا، اس کو شہادت کا درجہ دے دیا جائے گا، اگرچہ بظاہر شہادت میسر نہ آئے۔

فائدہ ۳: نیز حدیث شریف میں آیا ہے: جس شخص نے سچے دل سے اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کی دعا مانگی پھر (چاہے اپنی موت) مر جاوے یا قتل کر دیا جائے، (بہر صورت) اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا ثواب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے (اللہ کی راہ میں) اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر (ذراسی دیر) بھی جنگ کی، اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

مرنے کے وقت کی دعا

۱۔ مرنے کے وقت مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔

اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ (انبیا و صالحین) کے ساتھ ملادے۔

۲۔ اور یہ کہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بے شک موت کی سختیاں (برحق) ہیں۔

۳۔اور یہ دعا کرتا رہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ۔

اے اللہ تو موت کی سختیوں پر اور جان کنی (کی تکلیف) پر میری مدد فرما۔

قرآن سے تعلق

روزانہ قرآنِ عظیم کی تلاوت کیا کریں کیونکہ

۱۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لیے آئے گا۔

۲۔حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کو قرآنِ کریم (کے تلاوت کرنے، یاد کرنے یا غور و فکر کرنے اور تفسیر و ترجمہ وغیرہ کرنے) کی مشغولیت (و مصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا (یعنی ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دعائیں (اور حاجتیں) مانگنے والوں کو دیتا ہوں (یعنی اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کر دیتا ہوں)۔اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔

۳۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قرآن کو سیکھو اور اس کا علم حاصل کرو اور اس کو پڑھو پڑھاؤ، اس لیے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے حق میں جس نے قرآن سیکھا (اور اس کا علم حاصل کیا) پھر اس کو پڑھا پڑھایا بھی اور اس پر عمل بھی کیا (خاص کر تہجد کی نماز میں پڑھا) ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی ایک (منہ کھلی) مشک جس کی مہک ہر جگہ پہنچتی ہو اور اس شخص کے حق میں جو قرآن کو سیکھتا تو ہے (اور اس کا علم بھی حاصل کرتا ہے) مگر (رات کو غافل پڑا) سوتا رہتا ہے (نہ تہجد میں قرآن پڑھتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے) حالانکہ

اس کے (دل کے) اندر قرآن موجود (ومحفوظ) ہے ایسی ہے جیسے ایک مشک سے بھری ہوئی مشک جس کا منہ کس [مضبوطی کے ساتھ] کر باندھ دیا گیا ہو۔

۴۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن) کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب (کم از کم) دس گناہ ہوتا ہے، میں یہ نہیں کہتا (یعنی یہ نہ سمجھنا) کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے اور ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے، (لہٰذا الٓمٓ پڑھنے میں تین نیکیاں ہیں اور ان کا ثواب کم از کم تیس نیکیوں کے برابر ہے)۔

۵۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قابل رشک دو ہی شخص ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ پاک نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز (اس کے حکم کے مطابق) اس مال کو خرچ کرتا رہتا ہے۔

٦۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتے جاؤ اور ایسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور چڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر (قرآن) پڑھا کرتے تھے، اس لیے کہ تمہارا مقام (اور درجہ) اس آخری آیت پر ہے جو تم پڑھو گے۔

۷۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قران پڑھتا ہے اور وہ اس میں خوب ماہر ہے (خوب رواں پڑھتا ہے) وہ تو قیامت کے دن (نیکیاں) لکھنے والے معزز اور نکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس (طرح پڑھنے) میں کافی مشقت برداشت کرتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک قران پڑھنے کا، ایک مشقت اٹھانے کا)۔

مختلف دعائیں

یہ دعائیں بھی مسنون ہیں،ان میں سے جس قدر ہو سکیں اپنی حالت کے مناسب یاد کر لینی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً خصوصاً نمازوں کے بعد اور ان اوقات میں جن کا ذکر دیباچہ میں آچکا ہے،ضرور پڑھنی چاہئیں اور اپنی ہر ضرورت اور حاجت اللہ سے ہی مانگنی چاہیے۔

1۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ ! ہمارے پروردگار ! تو ہمیں دنیا میں بھی اچھی نعمتیں عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھی نعمتیں (عطا فرما) اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

2۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓءَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ۔

اے اللہ تو معاف فرما دے میری خطاؤں کو،میری نادانیوں کو اور میری اپنے کام میں بے اعتدالیوں کو اور ان تمام باتوں کو جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

3۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَاءِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ (وَفِیْ رِوَایَةٍ) اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے اللہ ! تو میرے سچ مچ کیے ہوئے اور ہنسی لگی میں کیے ہوئے بے قصد وارادہ کیے ہوئے اور قصداً وعمداً کیے ہوئے تمام گناہوں کو معاف کر دے اور یہ سب مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

(ایک روایت میں یہ بھی ہے) تو ہی (اپنی رحمت کی توفیق میں جس کو چاہے) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (جس کو چاہے)

4۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡءَلُکَ الۡھُدٰی وَالتُّقٰی وَالعَفَافَ وَالۡغِنٰی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیز گاری اور پارسائی اور (مخلوق سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

5۔ اَللّٰھُمَّ اَصۡلِحۡ لِیۡ دِیۡنِیَ الَّذِیۡ ھُوَ عِصۡمَۃُ اَمۡرِیۡ، وَاَصۡلِحۡ لِیۡ دُنۡیَایَ الَّتِیۡ فِیۡھَا مَعَاشِیۡ، وَاَصۡلِحۡ لِیۡ اٰخِرَتِیَ الَّتِیۡ فِیۡھَا مَعَادِیۡ، وَاجۡعَلِ الۡحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیۡ فِیۡ کُلِّ خَیۡرٍ، وّاجۡعَلِ الۡمَوۡتَ رَاحَۃً لِّیۡ مِنۡ کُلِّ شَرٍّ۔

اے اللہ! تو میرے دین کو درست کر دے جو میرے (ہر) کام کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور میری دینا کو درست کر دے جس میں مجھے زندگی بسر کرنی ہے اور میری آخرت کو درست کر دے جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر اچھے کام میں زیادتی کا ذریعہ بنادے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے نجات کا ذریعہ بنادے۔

6۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَعَافِنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ وَاھۡدِنِیۡ۔

الٰہی! تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے (صحت و) عافیت عطا فرما اور مجھے (حلال) روزی نصیب فرما اور مجھے ہدایت دے۔

7۔ رَبِّ اَعِنِّیۡ وَلَا تُعِنۡ عَلَیَّ وَانۡصُرۡنِیۡ وَلَا تَنۡصُرۡ عَلَیَّ وَامۡکُرۡ لِیۡ وَلَا تَمۡکُرۡ عَلَیَّ وَاھۡدِنِیۡ وَیَسِّرِ الۡھُدٰی لِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ عَلٰی مَنۡم بَغٰی عَلَیَّ۔ رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ لَکَ ذَکَّارًا، لَکَ شَکَّارًا، لَکَ رَھَّابًا، لَکَ مِطۡوَاعًا، لَکَ مُطِیۡعًا، لَکَ مُخۡبِتًا، اِلَیۡکَ اَوَّاھًا مُّنِیۡبًا۔ رَبِّ تَقَبَّلۡ تَوۡبَتِیۡ وَاغۡسِلۡ حَوۡبَتِیۡ وَاَجِبۡ دَعۡوَتِیۡ وَثَبِّتۡ حُجَّتِیۡ وَسَدِّدۡ لِسَانِیۡ، وَاھۡدِ قَلۡبِیۡ وَاسۡلُلۡ سَخِیۡمَۃَ صَدۡرِیۡ۔

اے میرے پروردگار! تو میری مدد کر اور میرے خلاف کسی اور کی مدد نہ کر اور مجھے کامیاب (و کامران) فرما، میرے اوپر کسی کو کامیاب نہ فرما اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے اوپر کسی کی تدبیر کارگر نہ فرما اور مجھے ہدایت

دے اور ہدایت (پر قائم رہنے) کو میرے لیے آسان فرمادے اور جو مجھ پر تعدی (زیادتی) کرے اس کے مقابلہ پر میری مدد فرما۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے کثرت سے اپنا ہی ذکر کرنے والا، اپنا ہی شکر کرنے والا، اپنے سے ہی بہت ڈرنے والا، اپنا ہی بہت بہت فرماں بردار، اپنا ہی خوب اطاعت کرنے والا، تجھ سے بہت زیادہ عاجزی کرنے والا، تیرے ہی سامنے بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے والا اور (تیری ہی جانب) رجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے رب! تو میری توبہ کو قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری (اس) دعا کو قبول فرمالے اور میری (نجات کی) دلیل پر مجھے ثابت قدم رکھ اور میری زبان کو درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کے کھوٹ کو نکال پھینک۔

8۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ۔

اے اللہ! تو ہماری مغفرت کردے، ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور (ہماری بندگی) قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سارے کام درست کردے۔

9۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا۔

اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں باہمی الفت پیدا کردے اور ہمارے باہمی معاملات (اور تعلقات) درست کردے اور ہم کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت فرما اور ہم کو (کفر و گمراہی کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی جانب نجات دے اور ہم کو ظاہری اور باطنی بدکاریوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں کو، ہماری آنکھوں کو اور ہمارے دلوں کو اور ہماری بیوی بچوں کو ہمارے حق میں باعث برکت بنادے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول

کرنے والا مہربان ہے اور رکھ اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ان کا ثناخوان اور اہل بنادے اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرما دے۔

10۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ، وَاَسْءَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ، وَاَسْءَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ، وَاَسْءَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْءَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ، اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر دین کے کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے پختہ نیکوکاری کا سوال کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کا شکرادا کرنے (کی توفیق) کا اور تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہیں اور میں تجھ سے سچی زبان، بے عیب دل اور درست اخلاق کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو ہی جانتا ہے، پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کی خیر وخوبی کا جس کو تو ہی جانتا ہے، سوال کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے جس کو تو ہی جانتا ہے، مغفرت چاہتا ہوں، بے شک تو ہی تمام غیب کی باتوں کا بہت بڑا جاننے والا ہے۔

11۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

الٰہی! تو میرے پہلے کیے ہوئے اور بعد میں کیے ہوئے، چھپا کر کیے ہوئے اور علانیہ کے ہوئے تمام گناہ اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب بخش دے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

12۔ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَاءِبَ الدُّنْیَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ

ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

اے اللہ! تو ہمیں اپنے خوف کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اور نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور فرماں برداری کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمیں اپنی بہشت میں پہنچادے اور یقین وایمان کا اتنا حصہ دیدے جس سے تو ہمارے اوپر دنیا کی مصیبتوں کا (سہنا) آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمارے کانوں سے، ہماری آنکھوں سے اور ہماری طاقت و قوت سے ہم کو نفع پہنچا اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث (ہمارے مرنے کے بعد ہماری یادگار) بنادے اور جو ہم پر ظلم کرے، اس سے ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے عداوت رکھے اس پر ہماری مدد فرما اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت تجویز کر (یعنی ہمیں دینی مصیبت میں مت ڈال) اور تو دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی منزلِ مقصود اور ہماری رغبت کی آخری حدمت بنا اور تو ان لوگوں کو ہم پر حکمران نہ بنا جو ہم پر ترس نہ کھائیں۔

13۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا، وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

الٰہی! تو ہماری نیکیاں زیادہ فرما اور کم نہ فرما اور تو ہمیں عزت عطا فرما اور ذلیل وخوار نہ کر اور تو ہمیں (اپنی نعمتیں) عطا فرما اور محروم نہ کر اور تو ہمیں ہی ترجیح دے اور ہم پر (کسی اور کو) ترجیح نہ دے اور تو ہم کو بھی راضی کر دے اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔

14۔ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

الٰہی! تو میرے دل میں نکوکاری ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔

15۔ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا جَھِلْتُ۔

اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے ہر کام میں نیکو کاری کا عزم، پختہ ارادہ عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو بلا ارادہ کیا اور جو قصداً کیا اور جو نادانی سے کیا، سب معاف کر دے۔

16۔ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت (دونوں) کی عافیت چاہتا ہوں۔

17۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَّاَسْءَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کو چھوڑنے کی توفیق اور غریبوں سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور یہ کہ جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے، تو مجھ کو تو اس آزمائش میں ڈالے بغیر ہی (دنیا سے) اٹھا لیجیو اور میں تجھ سے تیری محبت اور ہر اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت سے قریب کر دے، مانگتا ہوں۔

18۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے، سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو اپنی محبت کو میرے لیے میری جان سے، اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

19۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ۔ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔

اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا فرمادے اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرمادے جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے۔ اے اللہ! پس جس طرح تو نے مجھے وہ چیزیں دی ہیں جو میں پسند کرتا ہوں، تو (اسی طرح) ان (چیزوں) کو اس چیز کی قوت (کا ذریعہ بھی) بنادے جو تجھے پسند ہے اور اے اللہ! جس طرح تو نے مجھ سے ان چیزوں کو دور رکھا ہے جو مجھے پسند ہیں تو (اسی طرح) تو مجھے ان چیزوں میں (مصروف کرکے) جو تجھے پسند ہیں (ان سے) فارغ البال (بھی) بنادے (کہ ان کا خیال بھی نہ آئے)۔

19۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ، وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّی، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَأْرِیْ۔

اے اللہ! تو مجھ کو میرے کانوں سے اور آنکھوں سے (صحیح) فائدہ پہنچا اور انہی دونوں (کی منفعتوں) کو میرا وارث (یادگار) بنادے اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ پر میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

20۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

اے دلوں کو پلٹ دینے والے! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

21۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَۃَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَۃِ الْجَنَّۃِ جَنَّۃِ الْخُلْدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایساایمان مانگتا ہوں جواپنی جگہ سے نہ ہٹے اور ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ درجہ یعنی جنتِ خلد میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں (تو قبول فرما)۔

22۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُہٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کے ساتھ صحت کا اور حسنِ اخلاق کے ساتھ ایمان کا اور ایسی کامرانی کا جسکے بعد تو فلاح (دارین) عطا فرمائے اور تیری (خاص) رحمت وعافیت کا اور تیری (خاص) مغفرت کا اور تیری رضامندی کا سوال کرتا ہوں (تو پورا فرمادے)۔

23۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ۔

اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے، اس سے مجھے نفع بھی پہنچا اور جو مجھے نفع دے اس کا علم بھی عطا فرما اور مجھے وہ علم نصیب فرما جس سے تو مجھے نفع پہنچائے۔

24۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے، اس سے مجھے نفع (بھی) پہنچا اور جو علم مجھے نفع دے، وہ مجھے عطا فرما اور میرے علم میں زیادتی فرما، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ہے اور میں جہنم والوں کی حالت سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

25۔ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْءَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَاَسْءَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا یَنْقَطِعُ

وَاَسْءَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَاءِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّاءِ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

اے اللہ! تو اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک تیرے علم میں میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت تو مجھے (دنیا سے) اٹھالے جب تیرے علم میں میرے لیے مرجانا بہتر ہے اور میں تجھ سے تنہائی میں بھی (جب کوئی نہ ہو) اور سب کے سامنے بھی تجھی سے ڈرنے کا اور خوشنودی اور ناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ اخلاص (حق بات کہنے کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے وہ نعمتیں مانگتا ہوں، جو کبھی ختم نہ ہوں اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک (مسرت و اطمینان) مانگتا ہوں، جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تیرے فیصلہ پر راضی ہونے کی (توفیق) اور مرنے کے بعد پر سکون زندگی تجھ سے طلب کرتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کی دعا کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں ضرر رساں بدحالی اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔
اے اللہ! تو ہم کو (نور) ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔

26۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ، عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ، عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ وَاَسْءَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَيْرًا (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَاَسْءَلُکَ مَا قَضَيْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔

اے اللہ ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر وخوبی، جلد آنے والی بھی اور دیر میں آنے والی بھی، جو میں جانتا ہوں، وہ بھی اور جو میں نہیں جانتا، وہ بھی طلب کرتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر قسم کے شر سے جو جلد آنے والا ہو، اس سے بھی اور جو دیر میں آنے والا ہو، اس سے بھی اور جو میں جانتا ہوں، اس سے بھی اور جو میں نہیں جانتا، اس سے بھی۔ اے اللہ ! میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں اور خوبیاں مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے مانگی ہیں اور میں تجھ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے پناہ مانگی ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا جو مجھے جنت سے قریب تر کر دے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے جو مجھے جہنم سے قریب تر کر دے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر بنا دے اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ جس امر کا تو میرے حق میں فیصلہ کرے اس کا انجام میرے لیے اچھا کر دے۔

27۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

الٰہی ! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔

28۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاءِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَاءِنُهٗ بِیَدِکَ۔

اے اللہ ! تو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اسلام کے ذریعہ میری حفاظت کر اور بیٹھا ہوا ہونے کی حالت میں بھی اسلام کے ذریعے میری حفاظت کر اور سونے کی حالت میں بھی اسلام کے ذریعے میری حفاظت کر (اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حالت میں اسلام کی پناہ میں رکھ) اور کسی دشمن کو یا حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقعہ نہ دے۔ اے اللہ ! میں تجھ ہی سے وہ تمام خوبیاں اور بھلائیاں مانگتا ہوں، جن کے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔

29۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ مَا اَنۡتَ اٰخِذٌم بِنَا صِیَتِہٖ، وَاَسۡءَلُکَ مِنَ الۡخَیۡرِ الَّذِیۡ ھُوَ بِیَدِکَ کُلِّہٖ۔

الٰہی! تیری پناہ لیتاہوں ہر اس چیز کے شر سے، جو تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور اس تمام خیر وخوبی کا سوال کرتاہوں، جو تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔

30۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡءَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ وَعَزَاءِمَ مَغۡفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنۡ کُلِّ اِثۡمٍ وَّالۡغَنِیۡمَۃَ مِنۡ کُلِّ بِرٍّ وَّالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے قطعی اسباب (اعمال واخلاص) اور تیری مغفرت کے پختہ وسائل طلب کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی کی دولت مانگتے ہیں اور جنت تک رسائی اور دوزخ کی آگ سے نجات کی دعا کرتے ہیں۔

31۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعۡ لِیۡ ذَمۡنُبًا اِلَّا غَفَرۡتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجۡتَہٗ وَلَا دَیۡنًا اِلَّا قَضَیۡتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنۡ حَوَاءِجِ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیۡتَھَا یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ۔

اے اللہ! تو ہمارا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ، جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی ایسی فکر وپریشانی چھوڑ، جسے تو دور نہ کرے اور نہ کوئی ایسا قرض، جسے تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی دنیا اور آخرت کی ایسی حاجت، جسے تو پورا نہ کردے۔اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

32۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ۔

اے اللہ! تو ہماری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر (اور ہمیں ان کی توفیق دے دے)۔

33۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

اے اللہ! تو میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر۔

34۔ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ، وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَاءِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔

اے اللہ! جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور تو میری ہر غائب چیز (مال و عیال وغیرہ) پر خیر کے ساتھ میرا قائم مقام (محافظ) بن جا (یعنی سب کو بخیر وعافیت رکھ)۔

35۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ۔

اے اللہ! میں اپنے غنا کا اور اپنے (ہر) مددگار کے غنا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

36۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ۔

اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی کی اور موزوں موت کی اور بغیر کسی رسوائی اور فضیحت کے (دنیا سے) واپسی کی (یعنی حشر کی) دعا مانگتا ہوں۔

37۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفع پہنچانے والے علم کا اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں (تو پورا کردے)۔

38۔ اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا۔

اے اللہ! تو ہمارے ملک میں برکت، سرسبزی و شادابی اور امن و سکون رکھ دے۔

39۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْکَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے (حق میں) سب سے اچھے کام کی رہنمائی طلب کرتا ہوں اور تجھ ہی سے اپنے نفس کے شر پناہ مانگتا ہوں۔

40۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔

الٰہی! تونے میری جسمانی خلقت کو اچھا بنایا ہے تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے۔

41۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ۔

اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کردے اور رحم فرما اور مجھے پختہ (اور محکم) راہ پر (صراط مستقیم پر) چلا۔

42۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور صحت وعافیت طلب کرتا ہوں (تو عطا فرمادے)۔

فائدہ ا: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو، اس لیے کہ کسی بھی شخص کو ایمان ویقین کے بعد عفو اور عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

درود شریف

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (اصلی) بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

یارسول اللہ! میں نے اذکار ودعا کا (اپنا تمام وقت) آپ پر درود پڑھنے کے لیے ہی وقف کردیا، حضور ﷺ نے فرمایا:

تب تو تمہاری تمام مشکلیں حل (اور ضرورتیں پوری) ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے (آخر حدیث تک)۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔

یہ تمام دعائیں اور اذکار مشہور کتاب حصن حصین سے لی گئی ہیں جس کے مصنف محمد بن محمد بن محمد بن الجزری ہیں۔

حکیم مولانا سید عبدالوہاب شاہ شیرازی
2021/09/28
معہد علوم القرآن، مسجد سیدہ فاطمہ اسلام آباد

نوٹ: کتاب ابھی مکمل نہیں ہوئی کام جاری ہے۔ اگر کوئی اس کتاب کو شائع کرنا چاہے تو رابطہ کر سکتے ہیں:

03470005578 - 03215083475

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ
مفردات جدیدہ
جدید سائنسی تحقیقات پر مبنی جڑی بوٹیوں کے تعارف اور فوائد پر
بہترین کتاب، جس میں جڑی بوٹیوں کا مزاج، طب قدیم اور جدید
سائنسی ریسرچ کے مطابق ان کے فوائد و استعمال کو لکھا گیا ہے۔
تالیف:
حکیم سید عبدالوہاب شاہ شیرازی

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ
طب پاکستانی
قانون مفرد اعضاء (طب پاکستانی) کے طالبعلموں کے لیے
بنیادی، آسان، مختصر مگر جامع ابتدائی طبی کتاب۔
تالیف:
حکیم سید عبدالوہاب شاہ شیرازی
دماغ و اعصاب
قانون
مفرد اعضاء
جگر و غدد
قلب و عضلات